تفسیر الکتاب

یشوع — آستر

وِلیم میکڈونلڈ

تفسیر الکتاب

کلام الٰہی کی عام فہم اور آیت بہ آیت تشریح

یشوع — آستر

از

ولیم میکڈونلڈ

مترجم

بشپ سموئیل ڈی۔ چند

ناشرین

مسیحی اشاعت خانہ

۳۶۔ فیروز پور روڈ، لاہور

بار ـــــــــــــــــــــ اول
تعداد ـــــــــــــــــــــ ایک ہزار
قیمت ـــــــــــــــــــــ ۷۵ روپے

سنہ ۲۰۰۲ء

اردو ایڈیشن کے جملہ حقوق بحق ناشر، مسیحی اشاعت خانہ، لاہور محفوظ ہیں۔

Copyright © 1995, 1992, 1990, 1989 by William MacDonald
Urdu edition published by permission of author

مینیجر مسیحی اشاعت خانہ ۳۶ فیروز پور روڈ، لاہور نے موسیٰ کاظم پرنٹرز، لاہور سے
چھپوا کر شائع کیا۔

مُصنّف کا دیباچہ

تفسیرالکتاب کا مقصد ایک عام مسیحی کو پُرانے عہد نامے کے متعلق بنیادی معلومات فراہم کرنا ہے۔

تفسیرالکتاب کا یہ بھی مقصد ہے کہ اِن نظرانداز کی ہُوئی کتابوں کے ذوق وشوق کے لئے ایسی تحریک پیدا کی جائے کہ ایماندار اِن لازوال خزانوں کے لئے چھان بین کرسکے۔ گو عُلمائے کرام اپنی رُوحوں کی تقویت کے لئے ضرور مواد حاصل کرلیں گے، لیکن وُہ یہ سوچنے پر حق بجانب ہوں گے کہ یہ کتاب بنیادی طور پر عُلما کے لئے نہیں بلکہ عام لوگوں کے لئے لکھی گئی ہے۔

مزامیر، امثال اور واعظ کی کتابوں کے سِوا، پُرانے عہدنامے کی تفسیر آیت بہ آیت کی نسبت، پارہ بہ پارہ کی گئی ہے۔ متن کی تشریح کے ساتھ ساتھ، موقع محل کی نسبت سے رُوحانی حقائق کے عملی اطلاق اور تمثیلی عِلامات کے مُطالعہ کا بھی اِضافہ کیا گیا ہے۔

نجات دہندہ کی آمد سے متعلق حوالہ جات کو نمایاں مقام دیتے ہُوئے اُن کی تفصیلی تشریح کی گئی ہے۔

مزامیر، امثال اور واعظ کی کتابوں کا آیت بہ آیت مُطالعہ پیش کیا گیا ہے، کیونکہ اُن کی اِختصار سے تشریح کرنا مشکل ہے۔ علاوہ ازیں اکثر ایماندار ان کا ذرا گہرے طور پر مُطالعہ کرنا چاہتے ہیں۔

ہم نے متن سے متعلق مسائل کا حل پیش کرنے کی کوشش کی ہے، اور جہاں ممکن ہُوا ہم نے متبادل تشریحات بھی پیش کی ہیں۔ کلام کے کئی حصّے مفسّرین کے لئے مایوسی کا باعث ہیں۔ اِن پر غور کرتے وقت ہمیں اِس بات کا احساس ہوتا ہے کہ ابھی "ہم کو آئینے میں دُھندلا سا دکھائی دیتا ہے"۔

ہر تفسیر کی نسبت، خُدا کا کلام بذاتہٖ زیادہ اہمیّت کا حامل ہے، کیونکہ وُہ خُدا کے پاک رُوح سے مُنوّر ہے۔ اِس کے بغیر کوئی زندگی، ترقی، پاکیزگی یا معقول عبادت نہیں ہے۔ ہمیں چاہئے کہ اِسے پڑھیں، گہرے طور پر اِس کا مُطالعہ کریں، اِسے یاد کریں، اِس پر گیان دھیان کریں، مزید برآں اِس پر عمل کریں۔ کسی نے کہا ہے "رُوحانی علم کا وسیلہ فرمانبرداری ہے"۔

اِس کتاب کا طریقِ استعمال

تفسیرالکتاب کے استعمال کے مختلف طریقے ہیں۔ ہم درج ذیل چند ایک طریقے پیش کرتے ہیں:

متفرق حصّوں کا مُطالعہ کرنا۔ اگر آپ بائبل کو پسند کرتے اور اِس سے محبت رکھتے ہیں، تو آپ اِس تفسیر کی ورق گردانی سے لُطف اندوز ہوں گے۔ اور کہیں کہیں سے اِس کا مطالعہ کرنے سے پُوری کتاب کے مزاج سے واقفیت حاصل کریں گے۔

خصُوصی پارے۔ ممکن ہے کہ کسی آیت یا پارے کے بارے میں آپ کے ذہن میں کوئی سُوال ہو جس کے لئے آپ کو مدد کی ضرورت ہے۔ متن میں موزوں جگہ میں تلاش کیجئے، یقیناً آپ کو اچھا مواد مِل جائے گا۔

موضُوعات۔ اگر آپ تخلیق، سبت، عہُود یا خُداوند کے فرشتے وغیرہ کے موضُوع پر مُطالعہ کر رہے ہیں، تو اُن پاروں کو دیکھئے جن کا اِن مضامین سے تعلق ہے۔ فہرستِ مضامین میں اِن موضُوعات پر کئی مقالہ جات کی فہرست دی گئی ہے۔ اِس فہرست کے عِلاوہ مرکزی پاروں کی راہنمائی کے لئے کلیدی الفاظ کلیدالکتاب کی مدد سے تلاش کریں۔

بائبل کی کتاب۔ شاید آپ کی کلیسیا یا بائبل سٹڈی گروپ پُرانے عہدنامہ کی کسی کتاب کا مُطالعہ کر رہے ہیں۔ اگر آپ مُطالعہ کے لئے مطلُوبہ پارے کا پہلے سے مُطالعہ کریں، تو اِس پر بحث کے لئے اپنے سامعین کو دینے کے لئے آپ کے پاس کافی مواد ہوگا۔

پُوری کتاب۔ ہر ایک مسیحی کو پوری بائبل کا مُطالعہ کرنا چاہیے۔ ساری بائبل میں متن کے مشکل حِصّے بھی ہیں اور تفسیرالکتاب ایسی محتاط اور راسخ الاعتقاد تصنیف آپ کے مُطالعۂ بائبل میں آپ کی بہت زیادہ مُعاونت کرے گی۔

ہوسکتا ہے کہ شروع میں بائبل کا مُطالعہ کچھ خُشک ہو۔ جب آپ اس کا آغاز کرتے ہیں، تو یہ گندم کے دانوں کی طرح بکھری ہوئی ہو لیکن آپ رفتہ رفتہ محنت کرتے ہیں تو یہ پکی ہوئی روٹی کی صُورت اختیار کر لیتی ہے۔

پچاس سال قبل مسٹر میکڈونلڈ نے مجھے نصیحت کی تھی "تفسیروں کو حقارت کی نگاہ سے

نہ دیکھئے"۔ مُفسّر موصُوف کی پُرانے اور نئے عہدنامے پر تفسیر الکتاب کا مُطالعہ کرتے اور اُسے ترتیب دیتے ہوئے میری مزید نصیحت یہ ہے کہ اِن سے "لُطف اندوز ہوں"۔

اِس کتاب کے مُطالعہ کے ساتھ ساتھ ایم۔آئی۔کے کی شائع کردہ مندرجۂ ذیل کُتب کے نقشہ جات اور چارٹوں کو دیکھنا بھی مفید ثابت ہوگا۔

۱۔ بائبل اٹلس

۲۔ عہدِ عتیق کا تاریخی سفر

۔ ناشر۔

تواریخی کُتُب کا تعارُف

جو لوگ ایک اچھی اور خاص کر سچّی کہانی کو پسند کرتے ہیں، اُن کے لئے عہدِ عتیق کا دُوسرا بڑا حصّہ نہایت دِل کش ہے۔ یہ خُدا کی اُمّت کی کہانی کو وہاں سے آگے بڑھاتا ہے جہاں استِثنا کی کتاب نے ختم کیا تھا اور اِس کے بعد عہدِ عتیق کے اختتام تک کی ہزار سالہ تاریخ کو قلم بند کرتا ہے (شاعری اور نبوّت کی کتابیں بھی اِسی دَور کی ہیں لیکن وُہ کہانی کو مزید آگے نہیں بڑھاتیں)۔

وُہ لوگ جو ”تاریخ“ کو (فطری طور پر یا تاریخ کے بور اساتذہ کی وجہ سے) پسند نہیں کرتے، اُن سے ہم صِرف یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ تاریخ منفرد ہے۔ اوّل۔ بائبل کی تاریخ، ایک پُرانی کہاوت کے مطابق ”خُدا کی تاریخ“ ہے۔ یہ عبرانی تاریخ کے کسی دَور کا مکمل بیان نہیں ہے، بلکہ خُدا کی راہنمائی میں ایک منتخب اور مسلسل کہانی ہے۔ دوم۔ یہ ایک ایسی تاریخ ہے جس کا کوئی مقصد ہے۔ یہ محض ہدایت یا دِل بہلانے کے لئے نہیں بلکہ ہمیں بہتر ایمان دار بنانے کے لئے ہے۔ عہدِ جدید میں پولُس رسُول کے الفاظ کے مطابق یہ باتیں ”ہماری تعلیم کے لئے لکھی گئیں“ (رومیوں ۱۵: ۴)۔

اگرچہ یہ تمام واقعات وقوع پذیر ہُوئے لیکن خُدا نے رُوح کے اِلہام سے اِن کے اِنتخاب اور بیان کرنے کے انداز کے لئے انسانی مُصنّفین کو استعمال کیا تاکہ گیان دھیان کرنے والے قاری کے لئے اُن اسباق کو سیکھنا آسان ہو جو خُدا اُسے سکھانا چاہتا ہے۔ مثلاً داؤد کی زِندگی سے، منقسم سلطنت سے یا اسیری کے بعد یہودی بقیہ کی واپسی سے وغیرہ۔

۱۔ تاریخ وار سِلسِلۂ واقعات

تواریخی کُتُب ۱۴۰۰ ق۔م تا تقریباً ۴۰۰ ق۔م یعنی یہودی تاریخ کے ایک ہزار سالہ عرصے پر محیط ہیں۔ یہ طویل دَور فِطری طور پر تین ۳ بڑے اَدوار میں تقسیم ہوتا ہے۔ مذہبی حکومت کا دَور (۱۴۰۵—۱۰۴۳ ق۔م)، شہنشاہی دَور (۱۰۴۳—

۵۸۶ ق م یا ساؤل سے یروشلیم کی تباہی تک)، اور بحالی کا دور (۵۳۶—۴۲۰ ق م)۔

۲۔ مذہبی حکومت کا دور

جمہوریت (یونانی = عوام کی حکومت) ایک ایسی حکومت ہوتی ہے جسے عوام چلاتے ہیں، لیکن مذہبی حکومت براہِ راست خدا چلاتا ہے۔ یشوع سے ساؤل تک قدیم اسرائیل (۱۴۰۵-۱۰۴۳ ق م) ایسی ہی حکومت تھی جسے خدا چلاتا تھا۔

مذہبی حکومت کا عرصہ تین۳ کتب یعنی یشوع، قضاۃ اور روت پر محیط ہے۔

ا۔ یشوع

اِس کتاب کا موسیٰ کے اِنتقال اور اُس کے جانشین یشوع سے آغاز ہوتا ہے جو نہ فقط جنگی لیڈر بلکہ روحانی لیڈر بھی تھا۔ یشوع اسرائیلیوں کو چیلنج کرتا ہے کہ وہ نہ صرف فلسطین کو فتح کریں بلکہ خداوند کی پیروی بھی کریں۔ کتاب کے پہلے نصف حصّے میں موعودہ مُلک کی فتح کا بیان ہے اور دوسرے نِصف میں بارہ۱۲ قبائل میں اِس مُلک کی تقسیم کا ذِکر ہے۔

ب۔ قضاۃ

چونکہ اسرائیلیوں نے خدا کی نافرمانی کی اور پورے مُلک میں کہیں کہیں غیر قوموں کو ہلاک کرنے کے بجائے چھوڑ دیا، اِس لئے بالآخر انہیں یکے بعد دیگرے غیر قوم استحصالیوں سے واسطہ پڑا، جو تعداد میں کُل سات۷ تھے۔

قضاۃ کی کتاب میں ایک یا دو۲ دہشتناک قِسم کے واقعات ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا کے کلام کی نافرمانی کا انجام کیا ہوتا ہے۔

ج۔ رُوت

اِس چھوٹی سی دِل چسپ کتاب کے واقعات قضاۃ کی کتاب کے بعد رُونما نہیں ہوئے بلکہ قضاۃ کے رُوحانی طور سے تاریک زمانے میں۔ اِس سے یہ دِکھانا مقصود

ہے کہ بہُت بڑے رُوحانی زوال کے وقت بھی خُدا اپنے بقیہ کے وسیلے سے نہایت خوبصُورت اور پسندیدہ طریقے سے اپنا کام سرانجام دے سکتا ہے ۔

۳ ۔ شہنشاہی دَور

تین ۳ کتابیں شہنشاہی دَور کے عرصے پر مُحیط ہیں (۱۰۴۳ - ۵۸۶ ق-م)، لیکن انہیں موجُودہ تراجم میں سہولت کے پیشِ نظر چھ ۶ کتابوں میں تقسیم کیا گیا ہے ۔

ا ۔ سموئیل

۱، ۲ سموئیل کو تین ۳ ناموں کے تحت خُلاصے کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے : سموئیل، ساؤل اور داؤد ۔ یہ کتابیں سموئیل نبی کے نام سے موسُوم کی گئی ہیں جس نے اسرائیل کے پہلے بادشاہ ساؤل اور اُس کے بعد اُس کے جانشین داؤد کو مسح کیا جس کی مشکلات اور کامیابیوں کو کسی حد تک تفصیل سے بیان کیا گیا ہے ۔

ب ۔ سلاطین

داؤد کا بیٹا سلیمان گو ایک دانش مند اور اعلیٰ پائے کا حکمران تھا، لیکن اُس نے بہُت سی غیر قوم عورتوں سے شادی کی بِنا پر اپنی رُوحانی قوّت کو کھو دیا ۔ اُس کے بیٹے رحبعام کی وجہ سے سلطنت بٹ گئی یعنی جنوب میں یہوداہ (جس میں اچھے اور بُرے حکمران تھے) اور شمال میں اسرائیل (جس میں صِرف بُرے بادشاہ تھے) دو ۲ سلطنتیں بن گئیں ۔ ۷۲۲ ق م میں شمالی سلطنت اسیری میں چلی گئی اور ۶۰۵ اور ۵۸۶ ق-م کے درمیانی عرصے میں جنوبی سلطنت اسیر ہو گئی ۔

ج ۔ تواریخ

عبرانی بائبل میں یہ آخری کتاب ہے جس میں یہوُدی تاریخ کا آدم (محض نسب نامے کی صُورت میں) سے جنوبی سلطنت کے زوال تک کا بیان کیا گیا ہے ۔ چونکہ اس میں عبرانی تاریخ کے رُوحانی پہلُو کو از سرِ نَو بیان کیا گیا، اِس لئے یہ مثبت عناصر پر زور دیتی

ہے (حتیٰ کہ داؤد کے بہت بڑے گناہ اور باغی شمالی سلطنت کے بیان کو کُلّی طور پر نظر انداز کر دیتی ہے)۔

۴۔ بحالی کا دَور

بابل میں ستّر سال کی اسیری کے بعد وُہ ملک جس پر کبھی دینی حکومت تھی اور بعد میں شاہی اب وُہ غیر قوم حکومتوں کا محض ایک صُوبہ بن کر رہ گیا ـــــ پہلے فارس، بعد میں یونان، اور پھر روم کا۔ یہ عرصہ ۵۳۶ ـ ۴۲۰ ق۔م کے دَور پر محیط ہے۔

ا۔ عزرا

۵۳۶ ق۔م میں خورس بادشاہ نے ایک فرمان جاری کیا جس کے تحت اُس نے یہودیوں کو اجازت دی کہ وُہ اپنے وطن کو واپس چلے جائیں۔ تقریباً ۵۰ ہزار یہودی (بہت قلیل تعداد) زرُبّابل کی سربراہی میں ہیکل بنانے کے لئے واپس گئے۔ عزرا کاہن ۴۵۸ ق۔م میں تقریباً ۲۰۰۰ یہودیوں کو اپنے ساتھ لے کر گیا۔

ب۔ نحمیاہ

۴۴۴ ق۔م میں نحمیاہ نے شاہِ فارس سے از سرِ نو تعمیر شُدہ ہیکل کے گرد یروشلیم کی فصیل بنانے کی اجازت حاصل کی۔ جب فصیل بن گئی تو عزرا اور نحمیاہ نے یہودی ریاست میں تحریکِ اصلاح اور بیداری کے لئے قیادت کی۔

ج۔ آستر

تواریخی طور پر بحالی کی تین کتابوں میں یہ آخری کتاب نہیں ہے، کیونکہ اس میں مرقوم واقعات عزرا کے چھٹے اور ساتویں باب کے درمیانی عرصے میں فارس میں رُونما ہوئے۔ شاید اِس کتاب کو آخر میں اِس لئے جگہ دی گئی ہے کیونکہ یہ اُن لوگوں کی زندگیوں کا بیان کرتی ہے جنہوں نے ارضِ مقدّس میں واپس آنے کی تکلیف گوارا نہ کی، حالانکہ وُہ واپس آسکتے تھے۔ آستر کی کتاب کے مناظر کے پس پشت خدا کا ہاتھ

کارفرما نظر آتا ہے (اگرچہ خُدا کے نام کا ایک بار بھی ذِکر نہیں کیا گیا) کہ وُہ اپنی قدیم قوم کو سامی نسل کے خِلاف نسل کُش قوم کی ایذا رسانی سے محفوظ رکھے۔ خُدا نے ایک خوبصُورت اور بہادر عورت اور اُس کے ذہین چچیرے بھائی مردکیؔ کو آلۂ کار بنایا۔

یشُوع

تعارُف

بائبل مُقدّس میں یہاں ایک تاریخی کتاب اور تاریخی آرٹ کو پیش کیا گیا ہے۔ اگرچہ ہماری موجُودہ نسل نے تاریخ پر بہُت کچھ لکھا ہے ما تاہم وُہ اِس طرح کی تاریخی حِس اور اِدراک کے لحاظ سے تہی دست ہے۔

۱۔ فہرستِ مُسلّمہ میں مُنفرد مقام

یشوع کی کتاب موسیٰ کی کتابوں اور مُلکِ کنعان میں اسرائیل کی تاریخ کے مابین ایک ضرُوری تعلق قائم کرتی ہے۔ عبرانی کُتُب کی ترتیب اور موجُودہ مسیحی ترتیب کے مطابق یشوع عہدِ عتیق میں چھٹی کتاب ہے۔ مسیحیوں کے نزدیک ۱۲ تواریخی کتابوں (یشوع سے آستر تک) میں یہ پہلی کتاب ہے۔ یہُودیوں کے نزدیک یہ اُس مجمُوعے کی پہلی کتاب ہے جِسے وُہ "قدیم انبیا" کے نام سے پکارتے تھے۔ (اِس میں یشُوع تا عزرا اور نحمیاہ شامل ہیں جبکہ رُوت اور تواریخ کو عبرانی بائبل کے آخر میں "نوِشتوں" میں شامل کیا گیا ہے)۔

جینسن اِس کتاب کی اہمیّت کو ان الفاظ میں بیان کرتا ہے:

> یشُوع کی کتاب حقیقی معنوں میں ترقی پذیر تاریخ کا عروج اور اسرائیل کے لئے ایک نئے تجربے کا آغاز ہے۔ یُوں تاریخی تسلسل کے لحاظ سے عہدِ عتیق میں اِسے اہم مقام حاصل ہے۔

۲۔ مُصنّف

اگرچہ مُصنّف کا نام بتایا نہیں گیا، قدیم روایت یہ ہے کہ اِسے کافی حد تک خُود یشوع نے لکھا، اور اُس کے انتقال کے بعد اِسے سردار کاہن الیعزر اور اُس کے بیٹے فینحاس نے مکمّل کیا۔ یہ روایت کافی حد تک قابلِ قبول بھی ہے۔ یشُوع کی کتاب ایسا واضح مواد ہے جِس سے ثابت ہوتا ہے کہ مُصنِّف چشم دید گواہ تھا۔ بعض ایک پاروں

میں صیغۂ متکلّم "مَیں" اور "ہم" موجود ہے جیسے ۵ : ۱، ۶ - اِس کتاب میں خصوصی طور پر یہ بھی درج ہے کہ یشوعؔ کے پاس بعض تحریری دستاویزات موجود تھیں (۱۸ : ۹؛ ۲۴ : ۲۶) - یہ حقیقت کہ اِس کتاب کی تدوین کے وقت راحبؔ زندہ تھی (۶ : ۲۵) ثابت کرتی ہے کہ یشوعؔ ہی اِس کے بیشتر حصّے کا مُصنّف تھا -

۳ - تاریخ

یشوع کی کتاب کا کسی حد تک خرُوج (۱۵ یا ۱۳ صدی ق م) کی تاریخ پر اِنحصار ہے - حقائق راسخُ الاعتقاد کی پہلی تاریخ یعنی ۱۴۰۰ ق - م کے درمیانی عرصے سے زیادہ ہم آہنگ ہیں - ۱۴۰۰ اور ۱۳۵۰ ق - م کی درمیانی تاریخ درجِ ذیل حقائق کی بِنا پر موزُوں لگتی ہے : یہ کتاب سلیمانؔ (۱۶ : ۱۰ بمقابلہ ۱ - سلاطین ۹ : ۱۶) اور اُس کے باپ داؤدؔ سے قبل (۱۵ : ۶۳ بمقابلہ ۲ - سموئیل ۵ : ۵ - ۹) لکھی گئی - چونکہ یشوع ۱۳ : ۴ - ۶ میں فینیکیوں کو صیدانی کہتا ہے، اس لئے لازماً یہ ۱۱۰۰ ق - م سے پہلے لِکھی گئی جب صُورؔ نے صیدا پر تسلّط قائم کرلیا، اور ۱۲۰۰ ق - م سے بھی پہلے کیونکہ فلستیوں نے اِس وقت کے بعد فلسطین پر حملہ کیا، لیکن یشوعؔ کے ایّام میں وُہ اُس کے لئے کوئی مسئلہ نہ تھے -

۴ - پس مَنظر اور مضمُون

جیسے خرُوج خُدا کی کہانی ہے کہ وُہ اپنے لوگوں کو مصر سے نکالتا ہے، بعینہٖ یشُوع کی کتاب خدا کی کہانی ہے کہ وُہ اپنے لوگوں کی مملکِ موعُود میں داخِل ہونے میں قیادت کر رہا ہے - اُس نے جِس اچھے کام کو شرُوع کیا تھا قوم کی بے اعتقادی کے باوجُود وُہ اُسے پایۂ تکمیل تک پہنچائے گا - جیسا کہ ہم دیکھیں گے کہ لوگ بدلے نہیں تھے - وُہ ابھی تک بے اعتقاد اور بے وفا تھے - تاہم خُدا کا کلام پُورا ہوگا اور ابرہام کی نسل مُلک میں آباد ہوگی (پیدائِش ۱۵ : ۱۳ - ۱۶) تاکہ وُہ وہاں سکونت کرکے جڑ پکڑے -

اِس کتاب میں درج واقعات استثنا کی کتاب کے آخری باب میں مندرج واقعات کا تسلسل ہیں - بنی اسرائیل نے یردنؔ کے مشرق میں موآبؔ کے میدانوں

میں پڑاؤ ڈالا تھا۔ موسیٰ خُداوند میں سو چُکا تھا اور اب قیادت یشوعؔ کے ہاتھ میں تھی۔ وُہ اُنہیں یردن کے پار موعُودہ مُلک میں لے جانے کو تھا۔ شریعت جسے موسیٰ نے پیش کیا، خُداوند کے لوگوں کو اُن کی وراثت میں نہیں لے جا سکتی۔ صرف زندہ یسوعؔ ہی جس کا مثیل یشوعؔ ہے یہ کام سرانجام دے سکتا ہے۔

آئیے ہم یشوعؔ کے بارے میں چند ایک اہم حقائق کا دوبارہ جائزہ لیں۔ موسیٰ نے اُس کا نام ہوسیعؔ سے تبدیل کر کے یشوعؔ رکھا (گنتی ۱۳: ۱۶)۔ وُہ افرائیمی تھا (گنتی ۱۳: ۸) اور موسیٰ کا ذاتی خادم تھا (یشوع ۱: ۱)۔ وُہ شرُوع سے ایسا شخص تھا جو خداوند کی جنگوں میں شامل تھا۔ اُس نے عمالیقیوں کے خِلاف پہلی جنگ لڑنے کے لئے اسرائیلیوں کی قیادت کی (خروج ۱۷ باب)، اور مصر سے نکلنے کے بعد وہ واحد جرنیل تھا جسے وُہ جانتے تھے۔ لیکن موسیٰ کا جانشین اور قوم کا سربراہ بننے کا سبب اُس کی جنگی شجاعت نہیں تھی بلکہ اُس کی رُوحانی قوت اور ایمان۔ نوجوان کی حیثیت سے وُہ مُسلسل خداوند کے مسکن میں جاتا تھا (خروج ۳۳: ۱۱)۔ وُہ موسیٰ کے ساتھ کوہِ سینا پر بھی گیا تھا (خروج ۳۲: ۱۷)۔ ۳۸ سال قبل قادِس برنیع پر موجُود بالغ لوگوں میں وُہ اور کالبؔ واحد اشخاص تھے جنہوں نے مُلکِ موعُود کو اپنی آنکھوں سے دیکھا (گنتی ۱۴: ۶-۱۰)۔ جسے موسیٰ نے تربیّت دی، اُسے اب یہوواہ نے مقرر کیا، حالانکہ اُس کی عُمر اب ۹۰ سال سے اُوپر تھی۔

خاکہ

۱۔ موعودہ ملک پر قبضہ کرنا	**ابواب ۱-۱۲**
ا۔ یردن پار کرنے کی تیاری	باب ۱
ب۔ یریحو میں جاسوسوں کا جانا	باب ۲
ج۔ یردن کو پار کرنا	۱:۳ - ۱:۵
د۔ جلجال میں رسومات کی ادائیگی	۲:۵ - ۱۲
ہ۔ یریحو کو فتح کرنا	۱۳:۵ - ۲۷:۶
و۔ عی پر لشکر کشی	۱:۷ - ۲۹:۸
ز۔ سِکم کے مقام پر عہد کی تجدید	۳۰:۸ - ۳۵
ح۔ جبعونیوں سے معاہدہ	باب ۹
ط۔ جنوبی مہمات	باب ۱۰
ی۔ شمالی مہمات	باب ۱۱
ک۔ فتوحات کا خلاصہ	باب ۱۲
۲۔ موعودہ ملک میں نوآبادی	**ابواب ۱۳ - ۲۱**
ا۔ ممالک جن پر ابھی قبضہ کرنا باقی تھا	۱:۱۳ - ۷
ب۔ زمین کی تقسیم	۸:۱۳ - ۵۱:۱۹
(۱) روبن، جد اور منسّی کے نصف قبیلے کی میراث	۸:۱۳ - ۳۳
(۲) یہوداہ کو میراث دینا	ابواب ۱۴، ۱۵
(۳) یوسف کو میراث دینا	ابواب ۱۶، ۱۷
(۴) باقی قبائل کو میراث دینا	ابواب ۱۸، ۱۹
ج۔ پناہ کے شہر	باب ۲۰
پناہ کے شہروں کے لئے متفرق ہدایات	
د۔ لاویوں کے شہر	باب ۲۱

ہ۔ یردن کے مشرق میں مذبح	باب ۲۲
و۔ بنی اسرائیل کے قائدین کو یشوع کا الوداعی خطبہ	باب ۲۳
ز۔ بنی اسرائیل کو یشوع کا الوداعی خطبہ	۲۴:۱-۱۵
ح۔ سکم کے مقام پر تجدیدِ عہد	۲۴:۱۶-۲۸
ط۔ یشوع کا انتقال	۲۴:۲۹-۳۳

تفسیر

۱۔ موعودہ مُلک پر قبضہ کرنا ابواب ۱-۱۲

ا۔ یردن پار کرنے کی تیاری باب ۱

۱:۱-۹ خُداوند نے نون کے بیٹے یشوع کو آئندہ کی ذمہ داری سپُرد کی۔ اسرائیل سے مُلک کا وعدہ کیا گیا تھا، لیکن ضرُور تھا کہ وُہ اِس پر جنوب میں نجف سے شمال میں لبنان تک، اور مغرب میں بحیرہ رُوم سے مشرق میں دریائے فرات تک قابض ہوں (آیات ۳، ۴)۔ لازم تھا کہ یشوع مضبوط، دلیر اور فرماں بردار ہو۔ جب ہمارے دِل میں خُدا کا کلام ہو اور ہم اُس پر عمل کریں تو ہمیں اچھی کامیابی کی ضمانت دی جاتی ہے (آیت ۸)۔

خداوند نے یشوع سے تین بار کہا کہ مضبوط ہو جا اور حوصلہ رکھ (آیات ۶، ۷، ۹)۔ شاید اُس وقت یشوع کے لئے آئندہ اتنے بڑے کام اور ان کا دَورانیہ، ایک سرکش قوم کی قیادت کا دباؤ اور اُس کے رُوحانی ناصح موسیٰ کی عدم موجُودگی پریشانی کا باعث تھے۔ لیکن خُداوند اُسے حِکمت اور اہلیت دِئے بغیر نہیں بُلا رہا تھا۔ یشوع کے لئے حوصلہ رکھنے کے لئے کافی اچھی وُجوہات موجُود تھیں: خُدا کا وعدہ (آیات ۵، ۶)، یقینی فتح؛ خدا کا کلام (آیات ۷، ۸)، ایک محتاط راہنما؛ خُدا کی حضوری (آیت ۹)، ایک سہارا دینے والی قوت۔

ڈی۔ آسٹن سپارکس لکھتا ہے:

> یہاں ایمان کی حقیقی جنگ کا سنگم ہے۔ یہ نہیں کہ ہم کیا ہیں، بلکہ یہ کہ وُہ کیا ہے! یہ نہیں کہ ہم کیا محسوس کرتے ہیں، بلکہ اُس کے حقائق کیا ہیں۔

۱:۱۰-۱۸ لوگوں کو مُلکِ کنعان میں جانے کے لئے سفر کے واسطے زادِ راہ تیار کرنا تھی جو اڑھائی قبیلے یردن کے مشرق میں بس گئے، اُن کے مَردوں کو یاد دلایا گیا کہ مُلک کو

فتح کرنے کے لئے وُہ ضرُور مدد کریں اور پھر ہی اپنے خاندانوں میں واپس لوٹیں (آیات ۱۲-۱۵)۔ اِس کے لئے وُہ فوراً تیار ہو گئے (آیات ۱۶-۱۸)۔ اور جو یشوؔع کا حُکم نہ مانے وُہ جان سے مارا جائے۔

بعض گیتوں میں یردؔن پار کرنے کو موت سے اور کنعاؔن میں داخل ہونے کو آسمان سے تشبیہ دی گئی ہے۔ لیکن کنعاؔن میں تو جنگ تھی جبکہ آسمان میں کوئی جنگ نہیں ہو گی۔ دراصل مُلکِ کنعاؔن ہماری موجُودہ رُوحانی وراثت کی تصویر پیش کرتا ہے۔ یہ وراثت ہماری ہے، لیکن ہم کلام کی فرماں برداری، وعدوں کو اپنانے اور ایمان کی اچھی کشتی لڑنے سے اِس پر قبضہ کریں۔

ب۔ یریحوؔ میں جاسُوسوں کا جانا باب ۲

۲:۱ ال حملے کی تیاری کے طور پر نوؔن کے بیٹے یشوؔع نے شطؔیم سے یریحوؔ میں دو جاسُوس بھیجے۔ اِس سے اُس کے ایمان کی کمی ظاہر نہیں ہوتی، بلکہ اِس کا جنگی حکمتِ عملی سے تعلق ہے۔ انہیں بہُت سال پہلے کی طرح پُورے مُلک کی جاسوسی نہیں کرنا تھا، بلکہ اُنہیں اب ایک وقت میں ایک قدم اٹھانا تھا۔

۲:۱ ب-۲۴ جاسُوسوں کو راحؔب نامی ایک فاحشہ کے گھر میں پناہ مِلی۔ کائلؔ اور ڈیلِچؔ کا خیال ہے کہ "ایسی عورت کے گھر میں داخل ہونے سے کوئی زیادہ شکوک و شُبہات پیدا ہونے کی گنجائش نہیں تھی"۔ راحؔب کو ان بڑی بڑی فتوحات کا عِلم تھا جو یہُودیوں نے حاصل کی تھیں (آیات ۸-۱۱)۔ اُس نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ اُن کا خُدا ضرُور سچّا خُدا ہے، چنانچہ وُہ اُس پر ایمان لائی اور وُہ حقیقی نو مرید بن گئی۔ اُس نے اپنے ایمان کی سچائی کو جاسُوسوں کو تحفّظ دینے کے عمل سے ثابت کیا، حالانکہ یہ اُس کے اپنے مُلک سے غداری کے مترادف تھا۔

جاسُوسوں نے راحؔب سے وعدہ کیا کہ اگر وُہ سُرخ رنگ کے سُوت کی ڈوری کو اپنے گھر پر لٹکائے اور اُس کے گھرانے کے لوگ گھر کے اندر رہیں تو حملے کے دوران وُہ اُس کی جان بخشی کریں گے (آیات ۶-۲۱)۔ سُرخ رنگ کا سُوت ہمیں اُس گھر کی یاد دِلاتا ہے، جو پہلی فسح کے موقعے پر خُون کے ذریعے سے محفوظ رہا (خرُوج ۱۲ باب)۔

جب یریحو کے بادشاہ کے ایلچیوں نے راحب سے پوچھا کہ وہ جاسوس کہاں گئے تو اُس نے انہیں بتایا کہ وہ تو شہر سے جا چکے ہیں (آیت ۵)۔ جب یریحو کے لوگ اُنہیں یردن کی شاہراہ پر تلاش کرنے کے لئے گئے تو راحب نے جاسوسوں کو مغرب میں پہاڑوں کی طرف بھیج دیا۔ وہاں تین دِن تک چھپے رہنے کے بعد وہ بچ کر یردن کے پار گئے اور یشوع کو پُر اعتماد رپورٹ دی (آیات ۲۲-۲۴)۔

راحب اپنی باتوں سے نہیں بلکہ اپنے اعمال سے راست باز ٹھہری (یعقوب ۲: ۲۵)۔ بائبل اُس کے فریب کی نہیں (آیات ۴؛ ۵) بلکہ اُس کے ایمان کی تعریف کرتی ہے (عبرانیوں ۱۱: ۳۱)۔ یعقوب اُس کے عمل کو ایمان کا عمل کہہ کر پکارتا ہے (یعقوب ۲: ۲۵)۔ اُس نے جاسوسوں کی جان بچانے کے لئے اپنی جان خطرے میں ڈالی کیونکہ وہ اُن کے خُدا کی قدرت اور مُطلق العنان حیثیت پر ایمان رکھتی تھی۔ بعینہٖ ہمارے خُداوند کے ایام میں اِسرائیل قوم سے باہر کے لوگوں نے اُن کی نسبت زیادہ ایمان کا اظہار کیا جو اُس کے جلال کے چشم دید گواہ تھے (لوقا ۷: ۲-۹)۔ جہاں کہیں بھی بڑا ایمان ہو، اُس کا اجر دیا جاتا ہے (باب ۶)، کیونکہ یہ خُدا کو پسند آتا ہے (عبرانیوں ۱۱: ۶)۔

ج۔ یردن کو پار کرنا ۳: ۱—۵: ۱

۳: ۱-۱۳ دریائے یردن کو پار کرنے کا اب وقت تھا۔ یاد رہے کہ دریا اِس وقت طغیانی پر تھا۔ کاہنوں کو حکم دیا گیا کہ عہد کے صندُوق کو اُٹھا کر آگے آگے چلیں (جیسا کہ گنتی ۴: ۱-۱۵ میں لکھا ہے، عموماً قہاتی عہد کے صندُوق کو اُٹھا کر چلتے تھے، لیکن اِس خاص موقعے پر کاہنوں کو اُسے اُٹھانے کے لئے کہا گیا)۔ لوگوں کو یہ حُکم دیا گیا کہ وہ فاصلے پر اِس کے پیچھے چلیں، لیکن اِس پر اُن کی نظر رہے۔ عہد کا صندُوق مسیح کے بارے میں بیان کرتا ہے۔ ہم اُس کی ذات کے بارے میں بے ادبی سے اُن بھیدوں کو معلوم کرنے کی کوشش نہ کریں جو انسانی سمجھ سے باہر ہیں، اور یُوں باادب طریقے سے اُس سے فاصلہ رکھیں۔ مسیحی تاریخ میں بعض ایک بدترین بِدعتوں نے ایسی ہی گستاخانہ کاوشوں سے جنم لیا۔ لیکن ہماری نگاہیں ہمیشہ مسیح پر جمی رہیں۔ یہ بات ہمیں فتح کا یقین دِلاتی ہے۔

۳: ۱۴-۱۷ جب کاہنوں کے پاؤں پانی میں پڑے تو ایک معجزہ رُونما ہُوا۔

دریا کا پانی ادم کے شہر کے قریب شمال میں چند میلوں کے فاصلے پر رُک گیا۔ پانی رُک کر ایک ڈھیر ہو گیا اور دریا میں جو پانی تھا وہ بہ کر بحیرۂ مردار میں چلا گیا۔

دریائے یردن نہ تو زیادہ بڑا ہے اور نہ ہی زیادہ شان دار، لیکن بائبل میں مذکور واقعات کے سبب سے یہ دُنیا میں سب سے زیادہ مشہور دریا ہے۔

اِسی طرح دریائے یردن کا پانی ۱۲۶۷ء میں دس۱۰ گھنٹوں تک ادم کے قریب رُکا رہا، اور دُوسری بار ۱۹۲۷ء میں ۲۱ گھنٹوں تک۔ دونوں دفعہ یہ بھونچال کی وجہ سے ہُوا تھا۔ تاہم ڈاکٹر ڈمی۔ کے۔ کیمبل یہ دلیل دیتا ہے کہ یہاں وقت کی بات نہیں بلکہ ایک خصوصی مُعجزہ رُونما ہُوا:

> بہت سے فوق الفطرت عناصر متحد ہو گئے مثلاً (۱) یہ پیش گوئی کے مُطابق واقعہ رونما ہُوا (۳: ۱۳، ۱۵)۔ (۲) اِس کا وقت بالکل درُست تھا (آیت ۱۵)۔ (۳) یہ واقعہ اُس وقت رُونما ہُوا جب دریا پُوری طغیانی پر تھا (آیت ۱۵)۔ (۴) پانی ڈھیر ہو کر کئی گھنٹوں تک غالباً پُورے دِن تک ٹھہرا رہا (آیت ۱۶)۔ (۵) دریا فوری طور پر خشک ہو گیا (آیت ۱۷)۔ (۶) جب کاہن دریا سے باہر آئے اور سب لوگ گُزر چُکے تو پانی فوری طور پر واپس آگیا (۴: ۱۸)۔ کئی صدیوں کے بعد ایلیاہ اور الیشع نبی نے اِسی دریا کو مشرق کی طرف سے خُشک زمین پر سے عبُور کیا (۲۔ سلاطین ۲: ۸) اور اس کے بعد الیشع نے اِسے خُشک زمین پر پھر عبُور کیا۔ اگر یشوع کی قیادت میں اِسرائیلیوں کے دریا کو عبُور کرنے کے لئے قُدرتی اور عجیب و غریب واقعے ضرُوری ہیں تو ہم اِس سے یہ نتیجہ اخذ کریں گے کہ ایلیاہ اور الیشع کے عبُور کرتے وقت یکے بعد دیگرے دو۲ زلزلے رُونما ہُوئے، لیکن یہ محض ایک مفرُوضہ ہو گا۔

خُدا جس کی نمائندگی عہد کا صندُوق کر رہا تھا، نے یردن میں اُن کی راہنمائی کی اور وُہی یردن کے مغرب میں فتح کے لئے اُن کی قیادت کرنے کو تھا۔ وُہ اُن پر ثابت کر رہا تھا کہ اُس کی حضُوری سے بنی اسرائیل کے سامنے پانی دو۲ ٹکڑے ہو گیا، اِس لئے اُن کی کسی اپنی خُوبی کے باعث نہیں، بلکہ خُداوند ہی کی مدد کے باعث فتح کی اُمید تھی۔

کاہن دریا میں ہی کھڑے رہے جب تک کہ سارے بنی اسرائیل خُشک زمین پر سے

پار نہ ہو گئے۔

۴: ۱-۲۴ خُداوند نے بارہ آدمیوں کو حُکم دیا (ہر قبیلے سے ایک آدمی) کہ ہر ایک شخص دریا میں سے ایک ایک پتھر اُٹھائے اور اُس جگہ لے جائے جہاں یردن کے مغرب میں پہلا پڑاؤ ڈالیں۔ وہاں اُنہوں نے یادگاری کا نشان کھڑا کیا۔ جلجال میں یہ یادگار آئندہ نسلوں کو یاد دِلانے کے لئے کھڑی کی گئی تاکہ اُنہیں بتایا جائے کہ خُدا نے یردن کے پانی کو معجزانہ طور پر ٹھہرا دیا تاکہ بنی اسرائیل خشک زمین پر سے گزر جائیں۔

یردن کے مشرق میں وراثت حاصل کرنے والے قبائل یعنی روبن، جد اور منسّی کے آدھے قبیلے نے اپنے مسلح جنگی مردوں کو بھیجا کہ وہ کنعان کی زمین پر قبضہ کرنے میں اپنے بھائیوں کی مدد کریں۔ گو اِن اڑھائی قبائل کی کُل تعداد ایک لاکھ سے زائد تھی (گنتی ۲۶ باب) صِرف چالیس ہزار مردوں نے یردن کو عبور کیا، غالباً باقی لوگ زمین کے قبضے اور اپنے خاندانوں کے تحفظ کے لئے ٹھہرے رہے۔

جب اڑھائی قبیلوں کے مردوں سمیت سب لوگ یردن کے پار ہو گئے، اور جب یردن میں سے بارہ پتھر لے لئے گئے تو یشوع نے یردن کے بیچ میں بارہ پتھر نصب کئے جہاں کاہن کھڑے تھے۔ جونہی کاہن عہد کے صندوق کے ساتھ مغربی کنارے پر پہنچے یردن کا پانی بڑی طغیانی سے پھر واپس آ گیا۔

دریا میں پتھر مسیح کی موت سے مشابہت کو ظاہر کرتے ہیں۔ مغربی کنارے پر کے پتھر مسیح میں جی اُٹھنے کی مشابہت کو پیش کرتے ہیں۔

یردن کے پانی کو ٹھہرانے سے خداوند نے تمام بنی اسرائیل کے سامنے یشوع کو سرفراز کیا جیسے اِس سے پہلے اُس نے موسیٰ کو سرفراز کیا تھا۔ اب تک تو یشوع محض ایک خادم تھا جو بڑی فرماں برداری سے موسیٰ کی ماتحتی میں خدمت کرتا اور خُداوند کی راہوں کو سیکھ رہا تھا۔ اب سرفرازی کا وقت آ پہنچا تھا کیونکہ "جو کوئی ... اپنے آپ کو چھوٹا بنائے گا وہ بڑا کیا جائے گا" (لوقا ۱۴: ۱۱)۔

لوگوں نے پہلے مہینے کی دسویں تاریخ کو یردن کو عبور کیا۔ مِصر سے خرُوج کے وقت سے اب تک پانچ دِن کم چالیس سال گزر چکے تھے، اور فسح کی تیاری کرنے کا بھی وقت تھا (دیکھیں خروج ۱۲: ۲، ۳)۔

۱:۵ جب کنعان کے باسیوں نے سُنا کہ عبرانی فوج نے معجزانہ طور پر دریائے یردن کو عبور کر لیا ہے تو وُہ نہایت خوف زدہ ہُوئے۔

د- جلجال میں رسُومات کی ادائیگی ۱۲-۲:۵

۹-۲:۵ اس باب میں اُن واقعات کا ذِکر ہے جو جلجال میں رُونما ہُوئے، جہاں کنعان میں اسرائیل نے پہلا پڑاؤ ڈالا۔ مَردوں کا ختنہ کیا گیا (آیات ۹-۲)۔ وہاں اُنہوں نے کنعان میں پہلی فسح منائی (آیت ۱۰)۔ وہیں من موقوف ہُوا (آیات ۱۱، ۱۲)، اور وہیں یشوع کی ملاقات خداوند کے لشکر کے سردار یعنی مسیح خُداوند سے ہوئی (آیات ۱۵-۱۳)۔

خُداوند نے یشوع کو حُکم دیا کہ اِس موقعے پر وُہ ختنے کی رسم کی تجدید کرے۔ سب مَرد جو مصر سے نکلے اُن کا ختنہ ہو چُکا تھا، لیکن سب جنگی مَرد اِس اثنا میں مَر چُکے تھے (اِستثنا ۱۶:۲)۔ چالیس سال تک کبھی ختنہ نہ کیا گیا۔ چالیس سال کے بیابانی سفر کے دَوران ایک نئی نسل جنم لے چکی تھی اور اَب انہیں اِس رسم پر عمل کرنا تھا تاکہ یہ ان کے لئے عہد کی برکتوں میں پُورے طور پر شریک ہونے کا نشان ہو۔ جب تک وُہ بیابان میں گھُومتے رہے، مصری ان کا مذاق اُڑاتے رہے کہ وُہ مُلکِ موعُود حاصِل نہیں کر سکیں گے۔ لیکن اب جبکہ وُہ مُلک میں بس چکے تھے، ملامت کو اُن پر سے ڈھلکا دیا گیا (آیت ۹)۔ "دُوسری بار" (آیت ۲) کا مطلب ہے کہ دُوسری بار قوم نے ختنے کی رسم کو عملی جامہ پہنایا۔

۱۰:۵ یردن کو پار کرنے کے چار دِن بعد مہینے کی چودھویں تاریخ کو عیدِ فسح منائی گئی۔ یشوع کا ایمان ملاحظہ فرمائیے: اگرچہ وُہ دُشمن کے علاقے میں تھا، اُس نے اپنے سپاہیوں کا ختنہ کرنے اور عیدِ فسح منانے سے خُداوند کی فرماں برداری کی۔ ختنے اور فسح کے ذریعے سے خداوند اپنے لوگوں کو اپنے ساتھ اُن کے تعلقات کے بنیادی اصُولوں کی طرف رجُوع دلا رہا تھا۔ بیابان میں اِن دونوں رسُومات کو نظر انداز کیا گیا تھا۔

ختنہ خُدا اور ابرہام کے درمیان عہد کا نشان تھا، اور خُدا اُنہیں یہ ملک دیتے ہُوئے وفاداری سے اپنے غیر مشروط وعدے کو پُورا کر رہا تھا (پیدائش ۲۱-۱۸:۱۵)۔

یہ ناپاکی کو دُور کرنے کی تصویر تھی اور یہ فتح کے لئے ایک لازمی عمل تھا ۔ فسحؔ اُن کی مخلصی کی یاد دہانی تھی ۔ یہوواہ نے انہیں مول لے کر مصر کی غلامی سے آزادی دی ۔ فسحؔ مناتے ہُوئے یہُودی خُدا کے حکم کی تعمیل کر رہے تھے جو اُس نے چالیسؔ سال قبل موسیٰ کی معرفت پہلی فسح کے وقت دیا تھا (خروج ۱۳: ۵) ۔ اپنے لوگوں کو بُلانے اور مصر سے نکالنے کا محرک اُس کا فضل تھا ۔ اور انہیں ملکِ مَوعُود میں لے جانے کی ضمانت اُس کی وفاداری تھی ۔

۵: ۱۱، ۱۲ مَن مسیح کے تجسّم کی تصویر ہے ، اور یہ وُہ روٹی ہے جو ہماری بیابانی ضرُورتوں کو پُورا کرنے کے لئے دی گئی ہے ۔ زمین کی پیداوار مسیح کے جی اُٹھنے کی تصویر کو پیش کرتی ہے ، جو کنعان میں داخل ہونے کے بعد کی حالت ہے ۔ ہم دونوں کو کھاتے ہیں ۔ جُونہی اُنہوں نے بُھنی ہوئی بالیں کھائیں ، مَن موقوف ہوگیا ۔ ”خُدا کِس قدر وقتوں کا خیال رکھتا اور کیسا روزی رساں ہے؟!“

۵ ۔ یریحو کو فتح کرنا

۵: ۱۳ - ۶: ۲۷

۵: ۱۳، ۱۴ ا آیت ۱۳ میں مذکور ”شخص“ یہوواہ کا فرِشتہ ہے ۔ یہ تجسّم سے پہلے مسیح خُداوند کا ایک ظہُور ہے ۔ اُس نے خُداوند کے لشکر کے سردار کی حیثیت سے اپنا تعارف کرایا ، مسیح یقیناً ہمیں نقصان پُہنچانے کے لئے نہیں آتا ، اور نہ وُہ صِرف ہماری مَدد کرنے کے لئے آتا ہے بلکہ وُہ ہماری زندگی پر پُورے طور پر قبضہ کرنا چاہتا ہے ۔

۵: ۱۴ ب، ۱۵ یہاں پر ایک قطعی ثبوت ہے کہ یشُوعؔ خُدا کی حضُوری میں تھا اور اِس بات کو جانتا تھا ۔ فرِشتے کبھی پرستش کو قبول نہیں کرتے ، لیکن ”خُداوند کے فرِشتے“ نے پرستِش کا حُکم دِیا ، اور یُوں اپنی الٰہی فطرت کا ثبوت دیا ۔ یشُوعؔ کو شخصی طور پر سیکھنا تھا جو کُچھ موسیٰ نے اپنی خدمت کے شرُوع میں سِیکھا (خروج ۳ باب) — یعنی خُداوند کی پاکیزگی اور عظمت ۔

۶: ۱-۲۱ کنعانؔ کی فتح تینؔ فوجی مہمّات (مرکزی ، جنُوبی اور شمالی) میں مکمّل ہُوئی ۔ مرکزی مُہم تقسیم کرو اور فتح کرو کے اصُول پر مبنی تھی ۔ اور یہ یریحو اور عیؔ کی دُو بڑی مہمات پر مشتمل تھی ۔

یریحو ایک فصیل دار شہر تھا، لیکن اِس کی فصیلیں اور دروازے محض اپنے باسیوں کو سزا کے لئے بند رکھے ہُوئے تھے، اور اِنہوں نے یقیناً اسرائیل کو باہر نہ رکھا۔ جُغرافیائی طور پر یہ شہر سطحِ سمُندر سے ۸۰۰ فُٹ نیچے تھا اور اخلاقی طور پر بھی بہُت نیچے تھا۔ بربادی اِس شہر کا انجام تھا کیونکہ یہ خُدا کی زمین پر واقع تھا اور اِس کے اصلی مالک اپنی جائیداد کو واپس لینے کے لئے آچکے تھے۔ بہُت سی چیزیں ہماری زندگیوں میں یریحو کی طرح چھا جاتی ہیں، اور اپنی ملکیتوں پر قبضہ کرنے کے لئے ہماری ترقی کی راہ میں حائل ہو جاتی ہیں۔ شاید ہم اپنی آزمائشوں اور مشکلات کی زیادتی سے بے دِل ہو جاتے ہیں۔ اگر ہم محض فتح کا دعویٰ کریں تو خُداوند ہمیں فتح دیتا ہے اور ہم ایمان میں آگے بڑھتے ہیں اور اگر کامیابی کے لئے ہماری نگاہیں خُدا پر جمی ہوں تو ہم بھی معجزات دیکھیں گے۔

یہُودی حملہ آوروں کے پہنچنے سے پہلے ہی اُن کے خوف سے یریحو کی ناکہ بندی ہو چکی تھی۔ چھ دن تک اِسرائیلی شہر کے گِرد چکر لگاتے رہے، یعنی ہر روز ایک بار چکر لگا کر رات کے وقت جلجال میں واپس لوٹ آتے۔ ساتویں دِن انہوں نے اُس کے گِرد سات چکر لگائے۔ جب کاہنوں نے مینڈھے کے سینگوں کے نرسنگے پھُونکے تو اِسرائیلیوں نے زور سے للکارا اور دیواریں گر پڑیں اور خُدا کے لوگ شہر میں داخل ہو گئے۔

بائبل کے بعض ایک مفسّروں کا خیال ہے کہ دیواریں زمین پر سیڑھیوں کی مانند گِر گئیں اور اِسرائیلی اُن پر چڑھ کر شہر میں داخل ہو گئے۔ تاہم یہ وقوع پذیر ہُوا، اور یہ خُدا کے لوگوں کے ایمان کا نتیجہ تھا (عبرانیوں ۱۱: ۳۰)۔ ملاحظہ فرمائیے کہ عہد کے صندُوق کا ۶ اور ۱۲ آیات کے درمیان سات بار ذِکر کیا گیا ہے۔

شہر کی ہر ایک شے "ملعون" قرار دی گئی یعنی خُداوند نے حکم دیا کہ ہر ایک شے کو کنعان کے پہلے پھلوں کی حیثیت سے برباد کر دیا جائے۔ شہر کے تمام باسیوں (راحب اور اُس کے خاندان کے سِوا) اور چوپایوں کو برباد کرنے کا حُکم دیا گیا۔ لیکن چاندی، سونے، پیتل اور لوہے کو خداوند کے خزانے میں جمع کرنے کے لئے کہا گیا۔ کوئی شخص اِس میں سے اپنے لئے کچھ نہیں لے سکتا تھا۔

جب ہم کنعانیوں کی اخلاقی تنزلی کے بارے میں سوچتے ہیں تو ہم آسانی سے سمجھ سکتے ہیں کہ کیوں خُدا نے یریحو میں زندگی کو کُلی طور پر برباد کرنے کے لئے کہا۔ شریروں کو واجبی سزا دینے پر خداوند کی نکتہ چینی کرنے کے بجائے، ہمیں اُس کے فضل پر تعجّب کرنا چاہئے جس نے راحب اور اُس کے خاندان کو اِس انجام سے بچا لیا۔

۶:۲۲-۲۷ جس ایمان سے دیواریں گِر گئیں (عبرانیوں ۱۱:۳۰) اُسی ایمان سے راحب اور اُس کے رِشتے دار بچ گئے (عبرانیوں ۱۱:۳۱)۔ خُداوند کے فضل نے راحب کو نہ صِرف تحفظ دیا بلکہ اُسے داؤد اور بالآخر خُداوند یسوع مسیح کے نسب نامے میں اہم مقام عطا کیا (متی ۱:۵، ۶)۔ فضل ہمیں نہ صرف تباہی سے بچاتا ہے بلکہ سرفرازی کی ضمانت بھی دیتا ہے (رومیوں ۸:۲۹، ۳۰)۔ ایمان وہ ہاتھ ہے جو فضل کو تھام لیتا ہے۔

راحب اور اُس کے خاندان کو بحفاظت باہر نکال لے جانے کے بعد شہر کو جلا دیا گیا۔ یشوع نے پیش گوئی کے طور پر لعنت کی کہ جو کوئی بھی یریحو کو قلعے کے طور پر دوبارہ تعمیر کرے، اُس کی بُنیاد رکھتے وقت اُس کا سب سے بڑا بیٹا اور جب اُس کے کواڑ لگائے جائیں تو اُس کا سب سے چھوٹا بیٹا مر جائے گا۔ اِس لعنت کی تکمیل کے لئے ملاحظہ فرمائیے ۱-سلاطین ۱۶:۳۴۔

و۔ عَی پر لشکر کشی ۷:۱-۸:۲۹

باب ۷ میں کنعان میں گُناہ کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔ گو لوگ یردن کے پار جا چُکے تھے، تاہم وُہ ابھی تک گُناہ کی طرف مائل تھے۔ یہاں عَی میں اسرائیل کی شکست اور عکور میں اسرائیل کی گُناہ پر فتح کی کہانی ہے۔

۷:۱-۵ جب یشوع نے عَی کی طرف جاسوس بھیجے تو انہوں نے آکر یہ رپورٹ دی کہ شہر کو آسانی سے فتح کیا جا سکتا ہے اور حملے کے لئے بس دُو تین ہزار فوجی ہی کافی ہوں گے۔ لیکن جب تین ہزار افراد نے عَی پر چڑھائی کی تو فتح کے بجائے انہیں شکست نصیب ہُوئی۔

۷:۶-۱۰ اکثر اوقات فتح کے بعد شکست ہوتی ہے، یعنی اُس وقت جب

جب ہمیں اِس کی بہت کم توقع ہو، یعنی اُس وقت جب ہم اپنے آپ کو بہت مضبوط تصوّر کرتے ہوں۔ لوگوں نے عَی پر چڑھائی کرنے سے پیشتر نہ تو دُعا کی، اور نہ خُداوند نے ہی انہیں اِس پر چڑھائی کرنے کا حکم دیا، جیسا کہ اُس نے یریحو پر قبضہ کرنے کے لئے حکم دیا تھا۔ بالآخر انہیں بڑی تلخی سے معلوم ہُوا کہ حالات بدل چُکے ہیں۔ کنعانی اِس قدر زور آور نہیں تھے، بلکہ اسرائیلی کمزور ہو چُکے تھے، اور اِس کی وجہ یہ تھی کہ لشکر گاہ میں گُناہ داخل ہو چُکا تھا۔ گو یہ صرف ایک آدمی کا گناہ تھا تو بھی پُوری قوم مُجرم ٹھہری (آیت ۱۱) جس کے نتیجے میں چھتیس ۳۶ لوگ مارے گئے (آیت ۵)۔ خُداوند نے یشوع کو بتایا کہ یہ دُعا کا نہیں بلکہ عمل کا وقت تھا۔

۷: ۱۱-۲۶ یشوع کو معلوم ہُوا کہ لشکر گاہ میں گناہ کے سبب سے شکست ہُوئی ہے۔ کسی نے یریحو کی فتح کے دوران لوٹ مار کرنے میں نافرمانی کی ہے۔ ہمیں یہ نہیں بتایا گیا کہ مُجرم کا پتہ چلانے کا کون سا طریقہ استعمال کیا گیا، شاید قرعہ ڈالنے سے یہ کام سرانجام دِیا گیا۔ بہرکیف گھیرا تنگ ہوتا گیا، پہلے قبیلے تک، پھر گھرانے تک، پھر خاندان تک اور پھر شخص یعنی عکن تک۔ اُس نے اقرار کیا کہ اُس نے بابل کی نفیس چادر، دُو سو مثقال چاندی اور سونے کی ایک اینٹ چُرائی ہے۔ اُس نے یہ بھی تسلیم کیا کہ اُس نے چُرایا ہُوا مال اپنے خیمے کے اندر زمین میں چھپایا ہے۔

”مَیں نے دیکھا تو للچا کر اُن کو لے لیا“ (آیت ۲۱)۔ عکن کی کہانی یعقوب ۱: ۱۴، ۱۵ کی واضح تشریح پیش کرتی ہے ”ہر شخص اپنی ہی خواہشوں میں کھنچ کر اور پھنس کر آزمایا جاتا ہے۔ پھر خواہش حاملہ ہو کر گناہ کو جنتی ہے اور گُناہ جب بڑھ چُکا تو موت پیدا کرتا ہے“۔

عکن نے ممنوعہ چیزوں کو لے کر اپنے لئے لعنت کمائی (اِستثنا ۷: ۲۶)۔ شاید یہ سزا حد سے زیادہ سخت معلوم ہو کہ عکن کے سارے خاندان کو اُس کے ساتھ سزا برداشت کرنا پڑی، لیکن یاد رکھیں کہ گناہ ایک سنگین مُعاملہ ہے۔ راحب کے ایمان نے اُس کے سارے گھرانے کو بچا لیا اور عکن کے گناہ نے اُس کے خاندان کو سزا کے لائق ٹھہرا دیا۔ علاوہ ازیں وُہ ضرور اُس کی سرگرمیوں سے واقف ہوں گے کیونکہ اُس نے چُرائی ہُوئی چیزیں اپنے خیمے میں دبائی تھیں۔ شاید اُس کے

بچےّ بھی اُس کے گناہ میں شامل ہُوئے ہوں ۔ یہ بالکل واضح تھا کہ خداوند اپنے لوگوں کو کیا سبق سکھا رہا تھا ۔ گُناہ پُوری لشکر گاہ کو ناپاک کرتا ہے ۔ اور جب یہ ظاہر ہو جائے تو اِس کا مکمل طور پر خاتمہ ضرُوری ہے ۔

عکنؔ اور اُس کے خاندان کو یہ سزا ملی کہ پہلے انہیں سنگسار کیا گیا اور پھر جلا دیا گیا ۔ اُنہوں نے اُس کے مال اور چُرائی ہوئی چیزوں کو بھی جلا دیا ۔ ایچ ۔ جے ۔ بلیر یُوں تاثرات دیتا ہے :

> عکنؔ کی موت سے بے حُرمتی کے عمل کی تلافی کر دی گئی، اور المیہ کا منظر یعنی وادیٔ عکور قوم کے آگے بڑھنے کے لئے اُمید کا دروازہ بن گیا ۔

۸: ۱-۲۹ دُوسری بار حملہ کرنے پر یشوعؔ اور اُس کی فوج نے گھات لگانے کے طریقِ عمل سے عَیؔ کو فتح کر لیا ۔ گو گھات کے اِس طریقِ عمل کی ساری تفصیلات کو جاننا بُہت مشکل ہے، تاہم ظاہری منصُوبہ یہ تھا : اسرائیلیوں کا ایک جتھا رات کی تاریکی میں شہر کے مغرب میں جا کر چھپ گیا ۔ اگلی صُبح باقی ماندہ سپاہیوں نے شمال کی طرف سے شہر پر حملہ کر دیا ۔ جب عَیؔ کے رہنے والوں نے اِس کے مقابلے میں حملہ کیا تو یشوعؔ اور اُس کے آدمی اِرادۃً پیچھے ہٹنے لگے اور یُوں شہر کے باشندوں کو بہُت دُور لے آئے ۔ تب یشوعؔ نے اپنا بھالا شہر کی طرف بڑھایا ۔ یہ گھات میں بیٹھے لوگوں کے لئے نشان تھا کہ وُہ شہر میں داخل ہو کر اُسے آگ لگا دیں ۔ شہر میں آگ لگی دیکھ کر عَیؔ کے لوگ گھبرا گئے ۔ اسرائیلیوں کے لئے بہُت آسان تھا کہ عَیؔ کے سپاہیوں پر دونوں اطراف سے حملہ کر کے انہیں برباد کر دیں ۔

آیت ۳ میں لکھا ہے کہ گھات لگانے کے لئے شہر کی طرف تیس ۳۰ ہزار جنگی مَرد بھیجے گئے، جبکہ آیت ۱۲ میں پانچ ہزار کا ذِکر کیا گیا ہے ۔ ممکن ہے کہ دو ۲ گھاتیں ہوں ۔ لیکن گھات کے لئے تیس ۳۰ ہزار بہُت زیادہ تعداد ہے ۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ تیس ۳۰ ہزار کو تیس ۳۰ سردار پڑھنا چاہیے، کیونکہ ہزار کے لئے عبرانی لفظ کا مطلب سردار بھی ہے ۔ بعض ایک کا یہ خیال ہے کہ اصل تعداد پانچ ہزار ہے لیکن تیس ۳۰ ہزار تعداد کاتب کی غلطی ہے ۔ ممکن ہے کہ پانچ ہزار جنگی مردوں

کو عی کے مغرب میں ڈیڑھ میل کے فاصلے پر بیت ایل کے لوگوں کے ممکنہ حملے کو پسپا کرنے کے لئے بھیجا گیا ہو۔

اِس خصوصی حملے میں یہودیوں کو اجازت دی گئی کہ وُہ مویشیوں اور مالِ غنیمت کو لے سکتے ہیں۔ اگر عکن انتظار کرتا تو وُہ جان کے نقصان کے بغیر مالِ غنیمت حاصل کر لیتا۔

گزشتہ لڑائی میں اسرائیلیوں کے ۳۶ آدمی مارے گئے، لیکن بائبلی دستاویز کے مطابق اس دفعہ کوئی بھی نہ مارا گیا۔ اپنے آپ کو آلودگی سے پاک کرنے کے بعد ایک بار پھر وُہ جنگ کے دَوران محفوظ تھے۔ مسیحی زندگی میں تصادم کی عدم موجُودگی فتح نہیں ہے، بلکہ تصادم کے دَوران خُداوند کی حضوری اور تحفظ کا نام فتح ہے۔

ز۔ سکم کے مقام پر عہد کی تجدید ۸ : ۳۰ - ۳۵

۸ : ۳۰ - ۳۵ خُداوند کے کلام کی تعمیل (استثنا ۲۷ : ۲-۶) کے مُطابق یشوع نے کوہِ عیبال پر ایک قُربان گاہ بنائی، اور موسیٰ کی شریعت کی ایک نقل کندہ کی۔ چھ قبائل کوہِ گرزیم اور چھ۶ کوہِ عیبال کے سامنے کھڑے ہُوئے۔ یشوع نے اُن کے درمیان وادی میں کھڑے ہو کر موسیٰ کی شریعت میں لکھی ہُوئی برکتوں اور لعنتوں کو یا تو خُود پڑھا، یا پھر لاویوں کو اِنہیں پڑھنے کے لئے کہا (استثنا ۲۷ : ۱۴)۔

ح۔ جبعونیوں سے مُعاہدہ باب ۹

۹ : ۱ - ۲۷ اِسرائیل کی فوجی کامیابیوں کی خبر سے کنعان کے تمام بادشاہ یشوع اور اسرائیل کے خلاف متحد ہو گئے (آیات ۱، ۲)۔ لیکن جبعون اور دیگر تین۳ شہروں کفیرہ، بیروت اور قریت یعریم کے باشندوں نے فیصلہ کیا (آیات ۳، ۱۷) کہ حملہ آوروں کی مخالفت کرنا بے سُود ہو گا۔ وُہ جانتے تھے کہ اسرائیلیوں کو حکم دیا جا چُکا ہے کہ وُہ مُلک کے تمام غیر قوم باشندوں کو برباد کر دیں۔ لیکن وُہ یہ بھی جانتے تھے کہ کنعان سے باہر کی قوموں کے لئے انہیں ایسے احکام نہیں مِلے (استثنا ۲۰ : ۱۰، ۱۵)۔ اگر وُہ یشوع اور اُس کی فوج کو قائل کر سکیں کہ وُہ دُور کے ایک مُملک سے طویل سفر کر کے آئے ہیں تو اُنہیں

قتل نہیں کیا جائے گا۔

چنانچہ اُنہوں نے پھٹے پُرانے جُوتے اور چیتھڑے پہن کر اپنا بھیس بدل لیا اور وُہ اپنے ساتھ پھپھوندی لگی ہوئی روٹیاں اور پھٹی ہُوئی مشکیں لائے۔ انہوں نے یشوعؔ کو بتایا کہ وُہ دُور کے مُلک سے آئے ہیں اور اِس کی تصدیق کے لئے اُنہوں نے یہ چیزیں پیش کیں۔

اسرائیلیوں نے اِس بات کے بارے میں خُداوند سے مشورت کئے بغیر جبعُونیوں کے ساتھ عہد باندھ لیا۔ تینؔ دِن کے بعد یہ منصوبہ فاش ہوگیا۔ اِس پر کُچھ یہُودیوں نے اِصرار کیا کہ دھوکا دہی کرنے والوں کو قتل کر دیا جائے، لیکن جماعت کے سرداروں نے فیصلہ کیا کہ وُہ مُعاہدے کا پاس کرتے ہُوئے جبعُونیوں کی جان بخشی کر دیں۔ تاہم وُہ خُداوند کے گھر کے لئے لکڑہارے اور پانی بھرنے والوں کی حیثیت سے جماعت کی خدمت کریں گے۔

یشوعؔ اور جماعت کے سرداروں نے اپنی قسم کو پُورا کرنے کے لئے نہایت دانش مندی کا قدم اُٹھایا، حالانکہ اِس مُعاملے میں انہیں دھوکا دیا گیا تھا۔ مابعد ساؤلؔ نے جبعونیوں کو قتل کرنے کی کوشش کی جِس کے لئے اُسے سزا دی گئی (۲-سموئیل ۲۱ باب)۔

ط۔ جنوبی مُہمّات

باب ۱۰

__۱۰: ۱-۶__ باب ۱۰ میں جنوبی مہمات کا ذِکر کیا گیا ہے۔ جب پانچؔ کنعانی شہروں کے بادشاہوں نے سُنا کہ جبعُونیوں نے اسرائیلیوں سے صلح کر لی، تو انہیں احساس ہُوا کہ اِس سے مرکزی کوہستانی علاقے غیر محفُوظ ہو گئے، چنانچہ انہوں نے جبعونؔ پر حملہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ جبعونیوں نے فوجی مُعاونت کے لئے یشوعؔ سے درخواست کی۔

__۱۰: ۷، ۸__ ایک بار پھر خُداوند کے مُنہ سے یشوعؔ نے وُہی تسلّی بخش کلمات سُنے: "اُن سے مت ڈر"۔ اُس نے یہ الفاظ یریحوؔ کی فتح اور عیؔ کی کامیاب گھات سے پہلے سُنے تھے۔ دشمنوں کی تعداد کے باوجُود یہ الفاظ فتح کی یقین دہانی تھے۔

__۱۰: ۹-۱۱__ خُداوند کی طرف سے فتح کی یقین دہانی کے بعد یشوعؔ نے جبعونؔ کے مقام پر دُشمنوں کی فوجوں کا مقابلہ کر کے انہیں بھگا دیا۔ دُشمن کی تباہی کے سِلسلے میں

دو معجزات رونما ہوئے۔ اوّلاً بہت بڑے ژالہ باری کے طوفان سے بہت زیادہ جنگی مرد مر گئے، اور یہ اُس تعداد سے زیادہ تھے، جنہیں اسرائیل نے قتل کیا۔ ملاحظہ فرمائیے کہ اَولوں نے صِرف دشمنوں کو مارا۔

۱۰: ۱۲-۱۵ پھر یشوع کی درخواست پر سُورج اور چاند ٹھہرے رہے تاکہ اِسرائیلیوں کو اپنے دُشمنوں کا تعاقب کرنے کے لئے زیادہ وقت مِل جائے اِس سے پیش تر کہ وُہ اپنے فصیل دار شہروں میں چھپ جائیں۔ یہ لغوی طور پر تصریحی زبان ہے کہ سُورج اور چاند ٹھہرے رہے۔ جیسے ہم کہتے ہیں کہ سُورج ڈوب گیا ہے۔ اِس سِلسلے میں مختلف تشریحات پیش کی گئی ہیں کہ حقیقت میں اِس وقت کیا وقوع پذیر ہوا۔ لیکن یہی جاننا کافی ہے کہ یہ ایک معجزہ تھا، تاکہ جنگ کرنے کے لئے طویل دِن مِل جائے۔ سپرجن کہتا ہے:

> یہ سُوال کرنا ہمارا کام نہیں کہ اُس نے یہ کیسے کیا ... اور یہ بھی ہمارا کام نہیں کہ مُعجزات میں کسی طرح کی کمی کریں بلکہ اِن مُعجزات کے لئے خُدا کا جلال ظاہر کریں۔

آشر کی کتاب (آیت ۱۳) کا یہ مطلب بھی ممکن ہے کہ "راست باز کی کتاب"۔ آج کل اِس نام کی ایسی کوئی کتاب موجود نہیں، اور بے شک یہ اِلہامی کتاب نہیں تھی۔

یہ جنگ اِسرائیلیوں کے لئے نہایت بڑا کام تھا۔ وُہ ساری رات چلتے رہے اور تاریخ میں طویل ترین دِن میں لڑتے رہے۔ اُنھوں نے اپنی قوّت سے بڑھ کر محنت کی، تاہم یہ فتح خُداوند کی تھی (آیات ۱۰، ۱۱)۔ میتھیو ہنری اِس ضمن میں کہتا ہے:

> یشوع کو کیا ضرورت پڑی تھی کہ وُہ اور اُس کے لوگ اِس قدر طویل وقت تک لڑتے؟ کیا خُدا نے اُس سے وعدہ نہیں کیا تھا کہ وُہ اُس کے دشمنوں کو اُس کے ہاتھوں میں کر دے گا؟ یہ سچ ہے کہ اُس نے یہ وعدہ کیا تھا۔ لیکن خُدا کے وعدوں کا مقصد یہ نہیں کہ ہم سُست پڑ جائیں بلکہ یہ کہ ہم اَور بھی جاں فشانی کریں۔

۱۰: ۱۶-۲۷ پانچ بادشاہوں کو مقیدہ کے مقام پر ایک غار میں بند کر دیا گیا، بعد ازاں اُنہیں قتل کر کے اُن کی لاشوں کو درختوں پر ٹانگ دیا گیا، اور بالآخر انہیں غار میں دفن

کر دیا گیا۔

۱۰:۲۸-۳۹ اِس کے بعد یشوع نے کنعانی شہروں مقیدہ (آیت ۲۸)، لبناہ (آیات ۲۹، ۳۰)، لکیس (آیات ۳۱، ۳۲)، جزر (آیت ۳۳)، عجلون (آیات ۳۴، ۳۵)، حبرون (آیات ۳۶، ۳۷) اور دبیر (آیات ۳۸، ۳۹) کو فتح کیا۔ آیت ۳۷ میں مذکور حبرون کا بادشاہ، آیت ۲۶ میں قتل کئے ہوئے بادشاہ کا جانشین تھا۔

۱۰:۴۰-۴۳ ان آیات میں جنوبی مہمات کا خُلاصہ پیش کیا گیا ہے۔ اِس باب میں تباہی کو عمومی معنوں میں لیا جائے۔ جیسے کہ ہیلے کہتا ہے:

> یشوع نے بڑی تیزی سے اِس علاقے میں کامیابی حاصل کی اور اِس کی آبادی کو کُلی طور پر ختم کر دیا گیا۔ جن کا اُس نے تعاقب کیا انہیں اُس نے ہلاک کر دیا، لیکن اُس نے ممکنہ چھپنے کی جگہوں کی تلاشی نہ لی۔ اور یہ کام ہر ایک قبیلے پر چھوڑ دیا گیا کہ وُہ اپنی میراث میں تلاش کرنے کی ذِمّہ داری سنبھالے۔

ی۔ شمالی مُہمات

باب ۱۱

۱۱:۱-۹ اسرائیل کی بڑھتی ہُوئی فتوحات نے شمالی علاقوں کے بادشاہوں کو مُتحد ہونے پر مجبور کر دیا۔ وُہ گلیل کی جھیل کے شمال میں میرُوم کی جھیل پر اِکٹھے ہُوئے۔ یشوع نے ان پر حملہ کر کے انہیں شکست دے دی۔ تب خداوند کی فرماں برداری میں یشوع نے اُن کے گھوڑوں کی کونچیں کاٹ دیں اور اُن کے رتھوں کو جلا دیا۔ اِس کا مطلب ہے کہ گھوڑوں کی ٹانگوں کے پٹھوں کو کاٹ دِیا گیا تاکہ وُہ بھاگنے کے قابل نہ رہیں۔

۱۱:۱۰-۱۵ حصُور کا بڑا شہر جلا دیا گیا۔ ٹیلوں پر کے شہر برباد کر دِئے گئے لیکن جلائے نہ گئے۔ شاید یشوع نے محسوس کیا کہ ٹیلوں پر قائم شہر وہاں سکونت کرنے والے اسرائیلیوں کے لئے سُودمند ہوں گے۔ تمام شہروں کے باشندوں کو قتل کر دیا گیا، اور اِسرائیلی سارا مالِ غنیمت لے گئے۔ مکمل فرماں برداری مکمل فتح کا سبب بنتی ہے (آیت ۱۵)۔

۱۱:۱۶-۲۰ اِن آیات میں یشوع کی جنوب میں ادوم (سعیر) سے شمال مشرق میں حرمون تک، اور شمال مغرب میں لبنان کی وادی تک فتح کا ذِکر کیا گیا ہے۔ جبعون

تباہی سے بچ گیا۔ داؤد کے ایام تک یروشلیم فتح نہ ہوا (آیت ۱۶ میں مذکور جشن مصر میں واقع جشن کا علاقہ نہیں بلکہ یہ فلسطین کے جنوب میں واقع ہے)۔

۱۱: ۲۱-۲۳ اِس حقیقت کا خصوصی ذِکر کیا گیا ہے کہ غزہ، جات اور اشدود کے سوا تمام شہروں میں عناقیم کو قتل کر دیا گیا۔ "ملک کو جنگ سے فراغت ملی" (آیت ۲۳) کا مطلب ہے کہ بڑی جنگیں لڑی گئیں، تاہم ابھی بہت حد تک صفائی کا کام باقی تھا۔

ک۔ فتوحات کا خُلاصہ باب ۱۲

۱۲: ۱-۶ پہلی چھ ۶ آیات میں اُس فتح کا ذِکر ہے جو خدا نے موسیٰ کو اموریوں کے بادشاہ سیحون اور بسن کے بادشاہ عوج پر دی۔ اِن فتوحات کو کُلّی فتح کا ایک حصّہ شمار کیا گیا ہے، کیونکہ دریائے یردن کے مشرق کے علاقے میں اڑھائی قبیلے قابض تھے۔

۱۲: ۷-۲۴ خُدا نے بنی اسرائیل سے اُن کے یردن پار کرنے سے پہلے وعدہ کیا تھا۔ "وُہ اُن کے بادشاہوں کو تیرے قابو میں کر دے گا اور تو اُن کا نام صفحۂ روزگار سے مِٹا ڈالے گا اور کوئی مَرد تیرا سامنا نہ کر سکے گا یہاں تک کہ تو اُن کو نابود کر دے گا" (استثنا ۷: ۲۴)۔ یہاں خدا کی وفاداری کی ۳۱ مثالیں ہیں (آیات ۷-۲۴)، یشوع نے یردن کے مغرب میں ۳۱ بادشاہوں کو شکست دی۔

۲۔ موعودہ مُلک میں نوآبادی ابواب ۱۳-۲۱

ا۔ ممالک جن پر قبضہ کرنا ابھی باقی تھا ۱۳: ۱-۷

۱۳: ۱-۶ یشوع اب بُوڑھا ہو چُکا تھا، لیکن اسرائیلیوں سے وعدہ کئے ہُوئے پُورے علاقے پر اُن کا قبضہ نہیں ہُوا تھا۔ آیات ۲-۶ میں شمال مغرب اور شمال مشرق میں اُن عِلاقوں کا ذِکر ہے جن میں ابھی تک غیر قوم بسے ہُوئے تھے۔ ہم جانتے ہیں کہ فرات سے مشرق کے علاقے کا بھی یہودیوں سے وعدہ کیا گیا تھا، لیکن اِس پر اُن کا کبھی بھی قبضہ نہ ہُوا۔

۱۳ : ۷ خُداوند نے یشوع کو حکم دیا کہ جو علاقہ فتح ہو چُکا ہے اُسے نو قبائل اور منسّی کے آدھے قبیلے میں تقسیم کر دیا جائے۔

ب- زمین کی تقسیم ۱۳ : ۸ - ۱۹ : ۵۱

(۱) رُوبن، جد اور مُنسّی کے نصف قبیلے کی میراث ۱۳ : ۸ - ۳۳

دریائے یردن کے مشرق میں اڑھائی قبیلوں میں پہلے ہی زمین تقسیم کی جا چکی تھی۔ تقسیم یُوں تھی: اڑھائی قبیلوں کا کُل مقبوضہ علاقہ (آیات ۸ - ۱۳)، رُوبن (آیات ۱۵ - ۲۳)، جد (آیات ۲۴ - ۲۸) اور منسّی کے آدھے قبیلے کے لئے (آیات ۲۹ - ۳۱)۔

لاوی کو کوئی میراث نہ مِلی (آیت ۱۴) کیونکہ وُہ کہانتی قبیلہ تھا۔ اُن کی میراث خداوند ہی تھا (آیت ۳۳)۔

لاوی کے قبیلے کو میراث نہ دینے کے باعث گیارہ قبائل رہ گئے۔ لیکن یوسف کے دو بیٹوں افرائیم اور منسّی کو یوسف کی جگہ شامل کیا گیا۔ یُوں پھر تعداد بارہ ہو گئی۔ یوسف کے لڑکوں کو میراث میں شامل کرنے کی وجہ یہ تھی کہ یعقوب نے اپنے انتقال سے پہلے انہیں لے پالک بنا لیا تھا (پیدائش ۴۸ : ۵)۔

اِس اَمر کا خصُوصی طور پر ذِکر کیا گیا ہے کہ جن کو یردن کے پار قتل کیا گیا اُن میں بلعام بھی شامل تھا (آیت ۲۲)۔ خداوند ابھی تک نہیں بھُولا تھا کہ اِس شریر نبی نے کس قدر اُس کی اُمّت کو خوف ناک مشکِل میں ڈالا تھا (دیکھیں گنتی ۲۳ تا ۲۵ ابواب)۔ "یہ جان لو کہ تمُہارا گناہ تمہیں پکڑے گا" (گنتی ۳۲ : ۲۳)۔

آیت ۲۵ میں ایک دِل چسپ مسئلہ پیدا ہوتا ہے۔ جد کے قبیلے نے عمونیوں کی کُچھ زمین پر قبضہ کر لیا تھا جس سے اِستثنا ۲ : ۱۹ میں منع کیا گیا تھا۔ لیکن اِس سے قبل اموریوں کے بادشاہ سیحون نے عمونیوں سے یہ علاقہ چھین لیا تھا۔ چنانچہ جب اسرائیل نے سیحون سے یہ علاقہ لیا، اِس پر عمونیوں کا کسی صُورت میں بھی قبضہ نہیں رہا تھا۔

آیت ۲۶ میں مذکور دبیر وُہ شہر نہیں جس کا گزُشتہ باب میں ذِکر کیا گیا ہے۔ وُہ شہر یردن کے مشرق میں تھا، جبکہ یہ شہر جسے یشوع نے فتح کیا، یردن کے مغرب میں تھا۔

(۲) یہُوداہ کو میراث دینا ابواب ۱۴-۱۵

۱۴: ۱-۵ اِس باب کے آغاز میں یردن کے مغرب میں ساڑھے ۹½ نو قبائل میں زمین کی تقسیم کا بیان ہے۔ خُداوند نے موسیٰ کو حُکم دیا تھا کہ وُہ قرعہ اندازی سے تقسیم کی جائے۔ غالباً اس کا یہ مطلب ہے کہ قبیلے کے حِصّے کے جغرافیائی عمومی محلِ وقوع کا قُرعہ اندازی سے تعیّن کیا گیا، لیکن علاقے کی وسعت کا قبیلے کی آبادی کے حساب سے تعیّن کیا گیا (گنتی ۲۶: ۵۳-۵۶)۔

۱۴: ۶-۱۵ فہرست میں سب سے پہلے یہوداہ کا ذِکر ہے (۱۴: ۶ — ۱۵: ۶۳)۔ یہوداہ کے مَرد اسرائیل کی فوجوں کی قیادت کرتے تھے (گنتی ۱۰: ۱۴) اور یہ سب سے بڑا اور زور آور قبیلہ تھا۔ وُہ اپنے ۷۶،۰۰۰ جنگی مردوں پر فخر کرتے تھے۔

علاقائی سرحدوں کی تقسیم سے قبل خدا کا رُوح حبرون کے شہر کے لئے کالب کی خوبصورت درخواست کو درج کرتا ہے۔ گو وُہ اِس وقت ۸۵ سال کا تھا تو بھی اُس کا ایمان، حوصلہ اور قوت پہلے کی طرح قائم تھی۔ وُہ رُوحانی فتوحات کا زیادہ خواہاں تھا۔ اپنی میراث کے طور پر اُسے حبرون حاصل ہُوا۔ حبرون سے مُراد صرف شہر ہی نہیں بلکہ اُس کا اِرد گرد کا علاقہ بھی اِس میں شامل ہے (آیت ۱۲)۔ یشوع نے پہلے ہی اِس شہر کو فتح کر لیا تھا (۱۰: ۳۶-۳۷)۔ بعد ازاں یہ کاہنوں کو دیا گیا لیکن کالب کے پاس میراث کے طور پر مضافاتی علاقہ تھا۔

کالب اُس وَبا سے بچ گیا تھا جِس نے ۴۵ سال قبل بے اعتقاد جاسُوسوں کی جان لے لی تھی (گنتی ۱۴: ۳۶ - ۳۸)۔ وُہ بیابانی آوارگی میں بھی محفوظ رہا اور کنعان میں کئی سالہ جنگوں میں بھی بچا رہا۔ وُہ جانتا تھا کہ خُدا جِس نے اُس کے ایمان کے اجر کے وعدے کے لئے اُسے زِندہ رکھا، اُسے عناقیم کے حوالے نہیں کرے گا۔ اُن کے جبّار ہونے کی اُسے کوئی پَروا نہ تھی۔ وُہ اُس کے قبضے میں تھے اور خُدا کی قُوت سے وُہ اُنہیں نکال باہر کرے گا۔ وُہ اب بھی حالات کو اُن کی ظاہری صُورت میں نہیں بلکہ ایمان کی آنکھوں سے دیکھتا تھا۔ یہ اُس کی قوت اور عجیب وغریب کامیابی کا راز تھا۔ وُہ اُس وقت تک اپنے کام سے سُبک دوش نہیں ہوگا (حالانکہ وہ ۸۵ سال کا تھا) جب تک وُہ اپنی وراثت و ملکیت پر قابض نہ ہو جائے۔

۱۵: ۱-۱۲ یہوداہ کی سرحدوں کا آیات ۱-۱۲ میں ذِکر کیا گیا ہے۔ آج کل

انہیں اُن کی بالکل اصلی حالت میں معلوم کرنا ناممکن ہے۔ بعض لوگ اِس بات پر حیران ہوں گے کہ بائبل میں یہ ساری تفصیلات کیوں دی گئی ہیں۔ اِس کا جواب یہ ہے کہ خُدا کی نظر میں اِن تفصیلات کی بڑی اہمیّت ہے۔ وُہ الہامی، سُود مند اور رُوحانی اسباق سے بھری ہیں۔

۱۵: ۱۳-۲۰ کالب کے حبرون کو فتح کرنے کا آیت ۱۴ میں ذکر ہے۔ اُس نے پیش کش کی کہ جو کوئی قریت سِفر (دبیر) کو فتح کرے وُہ اُس کے ساتھ اپنی بیٹی عکسہ بیاہ دے گا (آیت ۱۶)۔ کالب کے بھتیجے غتنی ایل نے شہر کو فتح کر کے دُلہن حاصل کر لی (آیت ۱۷)۔ بعدازاں وُہ اسرائیل کا پہلا قاضی مقرر ہُوا (قُضاۃ ۳: ۹)۔ عکسہ نے غتنی ایل کو ترغیب دی کہ وُہ اُس کے باپ سے کھیت بھی مانگ لے (آیت ۱۸)۔ عکسہ کے اِن الفاظ "کیونکہ تُو نے کچھ زمین مجھے عنایت کی ہے" سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ غتنی ایل نے ایسا ہی کر کے کھیت حاصل کیا تھا۔ تب عکسہ نے اُوپر کے چشموں اور نیچے کے چشموں کے لئے بھی درخواست کی۔

دبیر اور حبرون جیسے بعض شہروں پر قبضے کے لئے کنعانیوں کی گوریلا جنگ کی وجہ سے ایک بار نہیں بلکہ کئی بار حملہ کرنا پڑا۔ یاد رہے کہ ایک ہی نام کے ایک سے زائد شہر تھے (مثلاً دبیر)۔

۱۵: ۲۱-۶۳ آیات ۲۱-۶۳ میں یہوداہ کے علاقے کے شہروں کی فہرست پیش کی گئی ہے۔ قوم کے بزرگوں کے مُطالعہ سے اِن میں سے بعض ایک شہروں سے ہم واقف ہیں: حبرون (۵۴ آیت) (اِسے قریت اربع اور ممرے بھی کہا جاتا تھا) سے ابرہام، اضحاق اور یعقوب واقف تھے (پیدائش ۱۳: ۱۸، ۳۵: ۲۷) بلکہ وُہ سب وہاں دفن تھے (پیدائش ۲۳: ۱۷-۲۰)۔ شاید رُوحانی نقطۂ نظر سے کالب کے نزدیک یہ شہر گراں قدر تھا۔ بیر سبع (آیت ۲۸) کا مطلب ہے "قسم کا کُنواں"۔ بزرگوں نے بہت زیادہ وقت وہاں گزارا۔ یہ تازگی اور آرام کا مقام تھا (پیدائش ۲۱: ۳۱؛ ۲۶: ۳۳؛ ۴۶: ۱)۔ یروشلیم (آیت ۶۳) پر یبوسی قابض تھے۔ حتمی طور پر اُنہیں داؤد کے ایّام میں ہی یروشلیم سے نکالا گیا (۲-سموئیل ۵: ۶، ۷)۔

یہ شہر بنی یہوداہ کے لئے بہت عظیم میراث تھے، اور اُن کے ایمان کی تقویت کے محرّک تھے۔ ابرہام، اضحاق اور یعقوب کا خُدا اُن کے بچّوں کے درمیان تھا جس

نے قدیم وعدوں کو پُورا کیا۔

جب ہم آیات ۲۱-۳۲ میں شہروں کا شُمار کرتے ہیں تو یہ تعداد میں ۳۸ ہیں حالانکہ آیت ۳۲ میں لکھا ہے کہ یہ صِرف ۳۲ تھے۔ اِن میں سے ۹ شہر شمعون کی ملکیّت تھے، جن کی میراث یہوداہ کی سرحدوں میں تھی (۱۹: ۱-۹)۔ یُوں ۲۹ شہر یہوداہ کی میراث بنے۔ آیات ۳۳-۳۶ میں تعداد کے شُمار کا ایسا ہی مسئلہ ہے۔ شہروں کی تعداد ۱۵ بتائی گئی ہے۔ لیکن شاید جدیرہ اور جدیرتیم ایک ہی شہر کے دو نام ہیں۔ یُوں آیت ۳۶ میں مذکور ۱۴ شہر بچتے ہیں۔

خصُوصی طور پر آخری آیت ملاحظہ فرمائیے۔ کوہِ صیون یعنی شہر کے بالائی حِصّے پر داؤد کے ایّام میں قبضہ کیا گیا۔ یروشلیم کا زیریں حِصّہ یہوداہ نے لے لیا تھا (قضاۃ ۱: ۸)، لیکن اِسے پھر یبوسیوں نے واپس لے لیا (قضاۃ ۱: ۲۱)۔ فہرست میں لِکھا ہے کہ یروشلیم بنیامین اور یہوداہ دونوں کی میراث تھا (۱۸: ۲۸)۔ یہ دونوں قبیلوں کے درمیان سرحد پر واقع تھا۔

(۳) یُوسُف کو میراث دینا ابواب ۱۶، ۱۷

۱۶: ۱-۴ اِس کے بعد یوسف کے قبیلے کی باری آئی۔ یوسف کو پہلوٹھے کا حق دیا گیا (یعنی دُگنا حصّہ ۱-تواریخ ۵: ۱) جسے رُوبن نے کھو دیا تھا (پیدائش ۴۹: ۴)۔ یوسف کے علاقے کی سرحدوں کا آیات ۱-۴ میں ذِکر ہے۔ یہ افرائیم اور منسّی کے آدھے قبیلے میں جو یردن کے مغرب میں سکونت پذیر ہوئے تقسیم کیا گیا۔

۱۶: ۵-۱۰ افرائیم کی سرحدوں کا آیات ۵-۱۰ میں بیان کیا گیا ہے۔ خصُوصی طور پر آیت ۱۰ ملاحظہ فرمائیے۔ کنعانیوں کو نہ نکالنے کی وجہ سے بعد ازاں اسرائیلیوں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔

۱۷: ۱-۱۳ منسّی کی کُچھ میراث یردن کے مشرق میں جلعاد اور بسن میں تھی (آیت ۱)، اور کچھ حِصّہ یردن کے مغرب میں تھا (آیات ۷-۱۱)۔ یردن کے مغرب کا علاقہ چھ کنعانی قلعہ بند شہروں یعنی بیت شان، اِبلیعام، دور، عین دور، تعناک اور مجدّو کے پہلو میں تھا (آیات ۱۱، ۱۲)۔

اِفرائیم کے بعض ایک شہر مُنسّی کے علاقے میں، اور منسّی کے بعض ایک قصبے آشر اور اشکار کے علاقے میں تھے (آیات ۷-۱۲)۔

جیسے خُدا نے مُوسیٰ کو حکم دیا تھا (آیات ۳، ۴) (گنتی ۲۷: ۱-۷) صلافحاد کی بیٹیوں کو

منسّی کے بیٹوں کے ساتھ میراث ملی ۔ گو صلافحاد کی کوئی نرینہ اولاد نہ تھی، تاہم اُس کے گھرانے کو میراث میں حصّہ ملا ۔ بیٹیوں کو اپنے ہی قبیلے کے مردوں سے شادی کرنا تھی تاکہ دُوسرے قبیلوں میں شادیوں کے باعث منسّی کی میراث اُن کے قبیلوں کی میراث میں ضم نہ ہو جائے (گنتی ۳۶: ۱-۱۳)۔

۱۷: ۱۴-۱۸ جب افرائیم اور منسّی کو یردن کے مغرب میں ملحقہ میراث دی گئی تو اُنھوں نے شکایت کی کہ ہمیں صرف ایک ہی حصّہ ملا ہے (آیت ۱۴)، اور ہم شمالی قلعوں کے گھیرے میں ہیں (آیت ۱۶)۔ یشوع نے اُن کے تمام دلائل کو ردّ کر دیا۔ جب اُنھوں نے کہا کہ وُہ تعداد میں زیادہ ہیں اِس لئے اُنہیں زیادہ زمین کی ضرورت ہے (آیت ۱۴) تو اُس نے انہیں بتایا کہ وُہ اپنے علاقے میں جنگل کو صاف کرنے کے لئے اپنی افرادی قوت کو استعمال کریں اور وہاں سکونت کریں (آیت ۱۵)۔ جب اُنہوں نے یہ شکایت کی کہ اُن کی سرحدوں میں کنعانی ہیں جن کے پاس لوہے کے رتھ ہیں (آیت ۱۶) تو اُس نے اُنہیں یقین دِلایا کہ کنعانیوں کو خارج کرنے کے لئے اُن کے پاس اِس سے اعلیٰ قوت ہے (آیت ۱۸)۔

آیت ۱۴ میں مذکور "ایک حصّہ" کا مطلب ہے یردن کے مغرب میں منسّی اور افرائیم کے مشترکہ علاقے۔ جب یشوع نے کہا کہ "تمہارے لئے فقط ایک ہی حصّہ نہ ہو گا" (آیت ۱۷ ب) تو اِس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ اُنہیں اضافی زمین دی جائے گی بلکہ یہ کہ وُہ اُس ساری زمین پر قبضہ کریں جو انہیں دی گئی ہے۔

(۴) باقی قبائل کو میراث دینا ابواب ۱۸، ۱۹

۱۸: ۱ اسرائیل کی جماعت کا پڑاؤ اب جلجال سے سیلا میں منتقل ہو گیا۔ یہاں خیمۂ اجتماع کھڑا کیا گیا اور یہ سموئیل کے زمانے تک یہاں رہا۔ یہاں بھی زمین کی تقسیم جاری رہی۔

۱۸: ۲-۱۰ یہوداہ اور یوسف کو قرعہ اندازی کے ذریعے سے اُن کی میراث ملی، لیکن یردن کے مغرب میں ابھی تک سات قبائل کو میراث نہیں ملی تھی۔ چنانچہ یشوع نے کچھ مردوں یعنی ہر ایک قبیلے میں سے تین اشخاص کو بھیجا تاکہ قرعہ اندازی سے باقی ماندہ سات قبائل کا جائزہ لیا جائے۔

۱۸: ۱۱-۲۸ بنیمین کی سرحدوں کا آیات ۱۱-۲۰ اور اُن کے شہروں کا ۲۱-۲۸

میں ذکر ہُوا ہے۔ بنیمین کا حِصّہ تھوڑا تھا لیکن یہ بہترین علاقہ تھا۔ اِس میں مُلک کا مرکزی حِصّہ شامِل تھا۔

جلجال بنیمین کے علاقے میں تھا، یعنی یردن کے مغرب میں پڑاؤ کا پہلا مقام تھا۔ یہاں یادگاری کے وُہ پتھّر تھے جو یردن کو پار کرنے کے مُعجزے کے گواہ تھے۔ یہاں اُنہوں نے کنعان میں پہلی فسح منائی اور مُلک کی پیداوار کھائی۔ یہاں قوم کا ختنہ ہُوا اور یُوں اُس نے مِصریوں کی ملامت کو ڈھلکا دیا۔ تاریخی طور پر سارے مُلکِ کنعان میں شاید ہی کوئی اور مقام اِتنی اہمیّت کا حامِل ہوگا جتنا کہ یہ مقام، کیونکہ کسی دوسرے مقام سے اِس قدر رُوحانی اسباق وابستہ نہیں تھے۔

یریحو کے کھنڈرات ابھی بنیمین کی سرزمین میں موجُود تھے۔ اُس کی دیواریں جو کبھی ناقابلِ تسخیر تھیں، اب گر چُکی تھیں۔ راحب کا قائم و دائم گھر خُدا کے فضل کی گواہی دے رہا تھا۔ کوئی بھی بنیمینی جب کبھی اُسے تازہ یاد دہانی کی ضرورت ہو کہ جنگ خُداوند کی تھی اِس مقام پر جا سکتا تھا۔

بیت ایل (خُداوند کا گھر) بنیمینیوں کو اُن کے آبا و اجداد کے ایمان اور اِسرائیل کے الٰہی نجات دہندہ کی وفاداری کی یاد دلاتا تھا (پیدایش ۲۸: ۱۸-۲۲؛ ۳۵: ۱-۱۵)

یروشلیم کو دارالحکومت بننا تھا، لیکن یہ اُس وقت تک دارالحکومت نہ بنا جب تک یسّی کے بیٹے نے یبوسیوں کو اُن کے پہاڑی قلعوں سے نکال باہر نہ کیا۔

بنیمین کا علاقہ ماضی، حال اور مستقبل کی بہت سی برکتوں کو اپنے دامن میں سمیٹے ہُوئے تھا۔ یعقوب کے سب سے چھوٹے بیٹے کو کس قدر خوبصورت حِصّہ ملا۔

۱۹: ۱-۹ شمعون کی میراث یہوداہ کے قبیلے کی میراث کے درمیان تھی۔ یُوں محسُوس ہوتا ہے کہ یہوداہ کا علاقہ اِس قدر بڑا تھا کہ قبیلہ اپنے حِصّے پر قابض نہ ہو سکا اِس لئے کُچھ حِصّہ شمعون کو دے دیا گیا۔ شمعون کے بارے میں یہ یعقوب کے نبوّتی الفاظ کی تکمیل تھی: ”مَیں اُنہیں یعقوب میں الگ الگ اور اِسرائیل میں پراگندہ کر دُوں گا“ (پیدایش ۴۹: ۷)۔

بیر سبع اور سبع غالباً (آیت ۲) دونوں ایک ہی جگہ کا نام ہیں کیونکہ آیت ۶ میں صِرف کُل تیرہ ۱۳ شہروں کا ذکر کیا گیا ہے۔ بعض ایک شہروں کی فہرست انفرادی حصّوں

کی سرحدوں کی تفصیلات کے ساتھ پیش کی گئی ہے، حالانکہ وُہ علاقے میں شامل نہیں تھیں۔ چنانچہ بعض اوقات شہروں کی دی ہُوئی تعداد آیت میں مذکور تعداد سے مطابقت نہیں رکھتی (مثلاً آیات ۱۵، ۳۰، ۳۸)۔

۱۹: ۱۰-۳۹ اِس کے بعد باقی چھ قبائل کی سرحدوں کا ذکر ہے۔ زبولون (آیات ۱۰-۱۶)، اِشکار (آیات ۱۷-۲۳)، آشر (آیات ۲۴-۳۱)، نفتالی (آیات ۳۲-۳۹)، اور دان (آیات ۴۰-۴۸)، دان کو یہوداہ کے کچھ شہر بھی ملے (آیات ۴۱، اور ۱۵: ۳۳)۔

۱۹: ۴۰-۴۸ شروع میں دان کو بحیرہ روم کے کنارے کے ساتھ جنوب مغرب کا علاقہ دیا گیا۔ اِس میں یافا اور عقرون کے شہر شامل تھے (آیات ۴۰-۴۶)۔ بعد ازاں جب یہ علاقہ کم ثابت ہُوا تو قبیلے کے کچھ لوگ شمال مشرق میں لشم کی طرف ہجرت کر گئے اور شہر کا نام تبدیل کر کے اُس کا نام دان رکھ دیا (آیات ۴۷، ۴۸، بمقابلہ قضاۃ ۱۸ باب)۔

۱۹: ۴۹-۵۱ آیت ۵۱ میں ملک کی تقسیم اختتام پذیر ہوتی ہے۔ لیکن پناہ کے شہروں کو مخصوص کرنے (باب ۲۰) اور لاویوں کے شہروں کو مقرر کرنے کا کام ابھی باقی تھا (باب ۲۱)، تاہم یشوع کا کام تقریباً ختم ہو چکا تھا۔ اُسے خُداوند کے کہنے کے مطابق تمنت سرح کا شہر دیا گیا (آیت ۵۰)۔

ج۔ پناہ کے شہر

باب ۲۰

اگلا قدم یہ تھا کہ دریائے یردن کے دونوں طرف پناہ کے تین تین شہر مخصوص کئے جائیں جہاں خُونی خُون کا انتقام لینے والے سے بھاگ کر پناہ لے سکے۔ یہاں خُونی سے وُہ شخص مُراد ہے جو حادثاتی اور غیرارادی طور پر کسی دُوسرے شخص کو مار دیتا۔ خون کا انتقام لینے والا عموماً مقتول کا قریبی رشتے دار ہوتا تھا۔ اگر خُونی پناہ کے شہر میں بھاگ کر چلا جاتا تو اُسے وہاں سردار کاہن کی موت تک پناہ مل سکتی تھی۔ تب وُہ اپنے آبائی شہر میں واپس آ کر بحفاظت زندگی بسر کر سکتا تھا۔

پناہ کے شہر

پناہ کے شہر بہت دل چسپ اور علم الٰہیات کے نقطۂ نگاہ سے نہایت اہمیت

کے حامل ہیں۔ میکلیر اِن شہروں کے متعلق روایتی تفصیلات پیش کرتا ہے:

> یہودی مفسّرین ہمیں بتاتے ہیں کہ بعد کے ایام میں نادانستہ طور پر قتل کرنے والے کو کس طرح زیادہ سے زیادہ تحفّظ دینے کی کوشش کی گئی۔ (ا) پناہ کے شہروں کو جانے والی سڑکوں کی مسلسل مرمت کی جاتی اور یہ ۴۸ فٹ چوڑی رکھی جاتی تھیں۔ (ب) ہر طرح کی رُکاوٹیں دُور کی جاتیں تاکہ بھاگنے والے کو راستے میں کسی طرح کی رکاوٹ نہ ہو اور اُس کے پاؤں کو ٹھوکر لگ کر اُس کی رفتار میں کمی واقع نہ ہو۔ (ج) سڑک میں ہر طرح کے ٹیلے کو ختم کیا جاتا، دریا کے اُوپر پُل تعمیر کیا جاتا۔ (د) ہر ایک موڑ پر ایسے نشان تھے جن پر لکھا ہوتا "پناہ" تاکہ پریشان حال شخص کی راہنمائی ہو سکے۔ (ہ) جب خُونی اُس شہر میں جاتا تو اُسے آرام دِہ رہائش دی جاتی اور وہاں کے باشندے اُسے کوئی ہنر سکھاتے تاکہ وہ اپنی روزی کما سکے۔

یہ شہر اسرائیلی قوم اور مسیح کو قتل کرنے کے اُن کے جُرم کی تصویر پیش کرتے ہیں۔ مسیح پناہ کا شہر ہے جس میں تائب اسرائیلی پناہ کے لئے بھاگ سکتے ہیں۔ ڈی۔ ایل موڈی نے بیان کیا کہ "پناہ کے شہر مسیح کے مثیل ہیں اور اُن کے نام اِس سلسلے میں بڑی اہمیّت کے حامل ہیں۔"

پناہ کے شہر اور اُن کے ناموں کے مُعانی درج ذیل ہیں:

یردن کے مغرب میں

قادِس	پاکیزگی
سِکم	قوّت
قریت اربع یا حبرون	رفاقت

یردن کے مشرق میں

رامہ جلعاد	بُلند کرنا

جولان	خوشی
بصر	محافظت

یوں مسیح وہ تمام برکتیں دیتا ہے جو ان شہروں کے نام ظاہر کرتے ہیں۔ نقشے سے ظاہر ہوتا ہے کہ پناہ کے شہروں کا محلِ وقوع اس انداز سے تھا کہ کوئی مقام بھی کسی پناہ کے شہر سے تیس میل سے دور نہ تھا۔ موڈیی اِس کا یوں اطلاق کرتا ہے:

> جیسا کہ پناہ کے شہروں کا محلِ وقوع ایسا تھا کہ ملک کے کسی بھی حصے سے وہاں پہنچنا آسان تھا، بعینہٖ مسیح ہر ایک ضرورت مند گنہگار کے لئے قابلِ رسائی ہے (۱-یوحنا ۲:۱، ۲)۔

خونی کو پناہ کے شہروں میں پیش کردہ عارضی نجات اور گنہگار کو مسیح میں پیش کردہ ابدی نجات کے مابین مشابہتیں ملاحظہ فرمائیے۔ شہر کو جانے والی سڑکیں صاف تھیں اور ان پر واضح نشانات تھے۔ نجات کا راستہ بالکل ایسے ہی صاف ہے تاکہ کوئی شخص غلطی کر کے ہلاک نہ ہو جائے۔ یہ شہر پورے ملک میں پھیلے ہوئے تھے اور اُن تک رسائی بہت آسان تھی، بعینہٖ مسیح ہر ایک شخص کے لئے قابلِ رسائی ہے۔ پریشانیاں لوگوں کو پناہ کے شہر میں لانے کا سبب بن جاتی تھیں، بالکل اِسی طرح اکثر اوقات پریشانیاں ضروری ہیں کہ وہ لوگوں کو پناہ کے لئے خداوند یسوع کے پاس لے آئیں۔ مجرم شخص کے لئے کوئی غیر جانب دار جگہ نہیں تھی۔ یا تو وہ پناہ کے شہر میں محفوظ تھا یا وہ اُس کے باہر خون کا انتقام لینے والے کے غضب کا نشانہ بن جاتا۔ ہر ایک شخص یا تو مسیح میں محفوظ ہے یا پھر وہ خدا کے غضب کے ماتحت ہے (یوحنا ۳:۳۶)۔

د- لاویوں کے شہر باب ۲۱

۲۱: ۱-۴۲ جیسا کہ خداوند نے حکم دیا تھا (گنتی ۳۵: ۲-۸) لاویوں کو ۴۸ شہر (آیت ۴۱)، چراگاہوں کے لئے زمین اور پناہ کے شہر دیے گئے۔

(ا) قہاتی کو ہارون کے بیٹے (یعنی کاہن)، یہوداہ ... شمعون اور بنیمین کے قبیلے میں سے تیرہ ۱۳ شہر ملے۔

(ب) باقی قہاتیوں کو افرائیم، دان اور منسّی کے آدھے قبیلے میں سے دس ۱۰ شہر ملے۔

جیرسونی کو اِشکار، آشر، نفتالی اور منسی کے آدھے قبیلے میں سے تیرہ ۱۳ شہر ملے ۔
بنی مراری کو رُوبن ، جد اور زبولون کے قبیلے میں سے ۱۲ شہر ملے ۔
یہوداہ اور شمعون نے مِل کر نَو ۹ شہر دِئے ، نفتالی نے تین ۳ اور باقی ہر ایک قبیلے نے چار ۴ چار ۴ شہر دئے ۔

پناہ کے شہر جو لاویوں کے شہر تھے (آیات ۱۳، ۲۱، ۲۷، ۳۲، ۳۶، ۳۸)، اِسرائیل کے سب قبیلوں میں پھیلے ہُوئے تھے تاکہ یعقوب کی پیش گوئی پُوری ہو (پیدائش ۴۹ : ۵ - ۷) اور وُہ بہتر طریقے سے قوم کے درمیان تعلیمی و تدریسی خدمت سرانجام دے سکیں ۔

۲۱ : ۴۳ اِس آیت کا کلامِ مُقدس کے دُوسرے حِصّوں کی روشنی میں مُطالعہ کریں ۔ اِس کا یہ مطلب نہیں کہ بنی اسرائیل مصر کے دریا سے لے کر دریائے فرات تک سارے مُلک پر قابض ہو گئے ، بلکہ اِس کا یہ مطلب ہے کہ وُہ علاقہ جو یشوع نے اُن میں تقسیم کیا وُہ خدا کے اِس وعدے کی تکمیل تھی کہ جِس جِس جگہ اُن کے پاؤں کا تلوا ٹکے اُسے وُہ اُنہیں دے گا (یشوع ۱ : ۳) ۔

۲۱ : ۴۴ بعینہٖ آیت ۴۴ کی تفسیر نہایت احتیاط سے کی جائے ۔ مُلک میں ابھی تک دشمن موجُود تھے ، اور تمام کنعانیوں کو ہلاک نہیں کیا گیا تھا ۔ لیکن یہ خُدا کی غلطی نہیں تھی ۔ اُس نے اسرائیلیوں کے خلاف لڑنے والے ہر ایک دشمن کو شکست دے کر اپنا وعدہ پُورا کیا ۔ اگر ابھی تک ایسے دشمن تھے جنہیں شکست نہیں دی گئی تھی اور کہیں کہیں مخالفت کی فضا موجُود تھی تو اِس کی وجہ یہ تھی کہ اسرائیل نے خُدا کے وعدے پر حقِ ملکیت جتاتے ہُوئے عمل نہ کیا تھا ۔

۲۱ : ۴۵ آیت ۴۵ ملاحظہ فرمائیے ۔ خُدا نے ہر ایک وعدہ پُورا کیا تھا ۔ اُس کے وعدے کا ایک ایک لفظ پُورا ہُوا ۔ خُدا کی وفاداری کیسی عظیم ہے ۔ لیکن اسرائیل نے ہر ایک وعدے سے مُستفید ہونے کی کوشش نہ کی ۔

ل ۔ یردن کے مشرق میں مذبح

باب ۲۲

۲۲ : ۱ - ۹ جب یردن کے مغرب کا علاقہ تقسیم کر دیا گیا تو یشوع نے رُوبنیوں،

جدیوں اور منسّی کے آدھے قبیلے کو یردن کے مشرق میں اپنے علاقے کو واپس جانے کی اجازت دی، جس پر شروع سے اتفاق ہوا تھا۔ اُس نے اُنہیں جنگوں سے حاصل شدہ مالِ غنیمت کو بھی ساتھ لے جانے کے لئے کہا۔

سات سال کا عرصہ گزر چکا تھا کہ اِن لوگوں نے کنعانیوں سے جنگ کرنے کے لئے اپنے عزیزوں کو خیر باد کہا تھا۔ علاقے کے حصول تک اُنہوں نے جنگ کی سختیاں برداشت کی تھیں۔ ہمارے سپہ سالار نے بھی ہمیں بُلایا ہے کہ زمین پر آسمانی بادشاہی کی وسعت اور ترقی کے لئے ایمان کی اچھی کُشتی لڑتے ہُوئے سختیاں برداشت کریں (۱-تیمتھیس ۶:۱۲؛ ۲-تیمتھیس ۲:۳)۔ اِس قسم کی قُربانی آسان نہیں، لیکن خداوند اِس سے خُوش ہوتا ہے۔ دَورِ حاضر میں میدانِ جنگ میں پُرجوش اور سرگرم لوگوں کی ضرورت ہے۔

۲۲: ۱۰، ۱۱ اپنے گھروں کو واپس آتے ہُوئے اِن جنگی مَردوں نے یردن کے کنارے پر مذبح کھڑا کرنے کا فیصلہ کیا۔ جب دُوسرے ساڑھے نو قبائل نے اِس کے بارے میں سُنا تو وُہ بہت زیادہ خفا ہُوئے۔ انہیں خدشہ تھا کہ یہ سیلا میں مذبح کے مقابلے میں مذبح کھڑا کیا گیا ہے۔ وُہ اِس بات سے بھی خائف تھے کہ کہیں آنے والے دِنوں میں یہ مذبح بت پرستی کے لئے استعمال نہ ہو اور یُوں اِس کی وجہ سے خُدا ساری قوم کو سزا دے۔

۲۲: ۱۲-۲۰ یردن کے مشرق میں بسنے والے قبائل سے اعلانِ جنگ کرنے سے قبل بنی اِسرائیل نے اُن سے اِس صورتِ حال کے بارے میں معلومات لینے کے لئے ایک وفد بھیجا اور اُنہیں یہ بھی پیش کش کی کہ اگر وُہ یردن کے مشرق کی میراث کو ناپاک تصور کرتے ہیں تو یردن کے مغرب میں آجائیں (آیت ۱۹)۔

مذبح بنانے والوں سے بات چیت کرتے ہوئے فینحاس اور دیگر لوگوں نے انہیں یاد دلایا کہ فغور کی بدی (آیت ۱۷، قب گنتی ۲۵ باب) اور عکن کے گناہ کی وجہ سے خُدا نے کیسے بنی اسرائیل کو سزا دی (آیت ۲۰، قب باب ۷)۔

انہوں نے محسوس کیا کہ یہ مذبح اُن کی فلاح کے لئے ایک خطرہ ہے، اِس لئے اُنہوں نے اِس کے خلاف شدید ردِّعمل کا اظہار کیا۔ ایک قوم کی حیثیت سے انہوں نے سیکھا تھا کہ گناہ نے پُوری جماعت کو ناپاک کیا تھا، اور خُدا نے انفرادی عمل کے لئے ساری قوم کو ذمہ دار ٹھہرایا۔

۲۲: ۲۱-۲۹ تب رُوبن ... جد اور مُنسّی کے آدھے قبیلے کے لوگوں نے وضاحت کی کہ ہرگز یہ قربانی کے لئے مذبح نہیں تھا، بلکہ یہ تو محض یادگار کا مذبح تھا، اور یہ آنے والی نسلوں کے لئے گواہی ہونا تھا کہ یردن کے مشرق میں رہنے والے قبائل اسرائیل قوم کا ایک اٹوٹ حصّہ ہیں۔

۲۲: ۳۰-۳۴ یہ سُن کر دیگر قبائل بہت خوش ہُوئے اور یُوں خانہ جنگی کا خطرہ ٹل گیا۔ مشرقی قبائل نے اِس مذبح کو "عید" یعنی گواہی کا نام دیا۔ اِس کا یہ مطلب تھا کہ یہ یردن کے دونوں اطراف کے قبائل کے درمیان گواہی ہے کہ خُداوند ہی سچا خُدا ہے۔

و۔ بنی اِسرائیل کے قائدین کو یشوع کا الوداعی خطبہ باب ۲۳

یہاں یشوع کے دو الوداعی خطبوں میں سے پہلا خطبہ ہے۔ یہاں وہ اسرائیل کی قیادت سے ہم کلام ہُوا۔

ہمّت باندھنے اور شریعت پر عمل کرنے (آیت ۶) کے یشوع کے حکم سے خُداوند کے اُن الفاظ کی گُونج سُنائی دیتی ہے جو اُس نے شروع میں کہے تھے (۱: ۷)۔ چونکہ اُس نے زندگی کی مُشکلات میں اِن الفاظ کی صداقت کی تصدیق دیکھی تھی اِس لئے اُس نے بڑے اعتماد سے یہ الفاظ دُوسری پُشت کو بتائے۔

اُس نے اُنہیں مُلک اور اُس کے غیر قوم باشندوں کے سلسلے میں خُدا کے وعدوں کی تکمیل کی یاد دلائی۔ خُداوند مُسلسل دُشمنوں کو نکالتا رہے گا لیکن اِس کے لئے لازم ہے کہ لوگ اُس کے فرماں بردار رہیں۔ مزید براں وہ دیگر قوموں کی بُت پرستی سے باز رہیں اور کنعانیوں سے مخلوط شادیاں نہ کریں۔ ورنہ بے دین لوگ اِسرائیل کے لئے مُسلسل تکلیف کا باعث بنے رہیں گے۔

خُدا کا کلام حرف بہ حرف پُورا ہُوا (آیت ۱۴)۔ اُس کی ایک بات بھی نہ چھُوٹی۔ اِس کا یہ مطلب نہیں کہ سارا ملک اب تک یہودیوں کے قبضے میں آچکا تھا، کیونکہ خُداوند نے خود کہا تھا کہ وُہ ایک ہی بار نہیں بلکہ کنعانیوں کو تھوڑا تھوڑا کرکے دفع کرے گا (استثنا ۷: ۲۲)۔ اِس حقیقت کے پیشِ نظر کہ خُداوند کا ایک بھی وعدہ نہ چھُوٹا تھا،

یشوعؔ نے سرداروں کو تلقین کی کہ جس کام کو اُس نے شروع کیا ہے، اُسے پایۂ تکمیل تک پہنچائیں۔ اِس نصیحت کے ساتھ اُس نے انتباہ بھی کیا (آیات ۵، ۱۶) کہ اگر وُہ اپنے عہد پر قائم نہ رہے بلکہ بُتوں کی طرف راغب ہو گئے تو یہوؔواہ اُنہیں برباد کرنے میں حق بجانب ہو گا جیسا کہ اُس نے کنعانیوں کو برباد کیا تھا۔

عہدِ جدید میں اِس باب کے متوازی ۲-کرنتھیوں ۶: ۱۴-۱۸ ہے۔ مردِ خُدا کے لئے علیحدگی بہت زیادہ اہم ہے۔ ہم بیک وقت خُدا سے لپٹے رہنے اور اُس کے دشمنوں سے رفاقت رکھنے کا دعویٰ نہیں کر سکتے۔

ز۔ بنی اِسرائیل کو یشوعؔ کا الوداعی خُطبہ ۲۴: ۱-۱۵

۲۴: ۱-۱۴ دُوسرا الوداعی خطبہ بنی اسرائیل کی جماعت کو سکمؔ کے مقام پر دیا گیا۔ اس موقعے پر یشوعؔ نے خدا کی قوم کی تاریخ کو دُہرایا۔ اُس نے تارحؔ سے شروع کر کے ابرہامؔ، اضحاقؔ اور یعقوبؔ کے ایام تک حالات کو بیان کیا۔ اس نے لوگوں کو مصؔر سے عجیب و غریب مخلصی، بیابان کے سفر اور یردنؔ کے مشرق میں موآبیوں پر فتح کی یاد دِلائی۔ تب اُس نے موعُودہ مُلک میں اُن کے داخلے، یریحوؔ پر فتح اور کنعاؔن کے بادشاہوں کی ہلاکت کا ذکر کیا (آیات ۲ تا ۱۳)۔ آیت ۷ میں مذکور تاریکی کا تعلق خرُوج ۱۴: ۱۹، ۲۰ سے ہے جہاں بادل نے اسرائیلیوں کو روشنی بخشی اور مِصریوں کو تاریکی میں مبتلا کر دیا۔

پیدائش سے یشوعؔ تک اِس تاریخی خُلاصے میں ایک حقیقت بہُت نمایاں ہے اور یہ ہے خدا کے قادرِ مطلق ہونے کی صِفت کا اظہار۔ ملاحظہ فرمایئے کہ وُہ کس طرح کہانی بیان کرتا ہے۔ "مَیں نے ... رہبری کی" (آیت ۳)، "مَیں نے ... دیا" (آیت ۴)، "مَیں نے ... بھیجا" (آیت ۵)، "مَیں ... لے آیا" (آیات ۶-۸)، "مَیں نے نہ چاہا کہ ... سُنوں" (آیت ۱۰)، "مَیں نے ... ہاتھ میں کر دیا" (آیت ۱۱)، "مَیں نے ... بھیجا" (آیت ۱۲)، "مَیں نے ... عنایت کئے" (آیت ۱۳)۔ یہوؔواہ اپنے ازلی ارادے کے مُطابق کام کرتا ہے۔ اُس کے ہاتھ کے سامنے کون کھڑا رہ سکتا ہے؟ ایسے خُدا سے ڈریں اور اُس کی فرماں برداری کریں (آیت ۱۴)۔

۲۴: ۱۵ یہاں انتخاب خُداوند اور بُتوں کے درمیان نہیں تھا۔ یشوعؔ نے پہلے سے مفروضہ قائم کر لیا تھا کہ بنی اسرائیل نے خُداوند کے خلاف فیصلہ کر لیا ہے۔

چنانچہ اُس نے انہیں چیلنج کیا کہ وُہ اُن دیوتاؤں جن کو اُن کے آباواجداد مسوپتامیہ میں پُوجتے رہے، اور ملکِ کنعان میں اموریوں کے دیوتاؤں میں سے چُن لیں۔ یشوؔع کا اپنے اور اپنے گھرانے کے لئے خوبصورت فیصلہ ایمان داروں کی آنے والی نسلوں کے لئے پُرتاثیر تحریک کا باعث رہا ہے۔ "اَب رہی میری اور میرے گھرانے کی بات سو ہم تو خُداوند کی پرستش کریں گے"۔

ح۔ سکمؔ کے مقام پر تجدیدِ عہد ۲۴: ۱۶-۲۸

۲۴: ۱۶-۲۸ جب لوگوں نے وعدہ کیا کہ وُہ یہوواہ کی پرستش کریں گے تو یشوؔع نے کہا "تم خُداوند کی پرستش نہیں کر سکتے" (آیت ۱۹)۔ اِس کا مطلب ہے کہ وہ یہوواہ اور بُتوں دونوں کی ایک ساتھ پرستش نہیں کر سکتے۔ بلاشُبہ یشوؔع کو یہ احساس تھا کہ لوگ بُت پرستی کی طرف رجوع کریں گے، کیونکہ اُس وقت تک اجنبی معبُود اُن کے خیموں میں موجُود تھے۔ لیکن لوگوں نے بڑے وثوق سے وعدہ کیا کہ وُہ خُدا سے وفادار رہیں گے، چنانچہ یشوؔع نے بلوط کے درخت کے نیچے ایک بڑا پتھر کھڑا کیا تاکہ یہ اسرائیل کے عہد کا گواہ ٹھہرے۔ (آیت ۲۶ میں مذکور مَقدِس کا تعلق خیمۂ اجتماع سے نہیں جو سیلاؔ میں تھا بلکہ اِس کا مطلب محض "مُقدّس جگہ" ہے)۔

بُتوں کے مسئلے کے سلسلے میں کارل آرمرڈنگ لکھتا ہے:

> یُوں محسُوس ہوتا ہے کہ بُت پرستی بنی اسرائیل کا نہایت بڑا مسئلہ تھا۔ جیسا کہ ہم دیکھ چُکے ہیں کہ آباواجداد دُوسرے دیوتاؤں کی پرستش کرتے تھے (آیت ۲)۔ جب یعقوبؔ اپنے خاندان سمیت لابنؔ سے جُدا ہؤا، تو راخلؔ نے اپنے باپ کے بُت چُرا لئے (پیدائش ۳۱: ۳۰-۳۴)۔ لیکن جب وُہ اپنے مُلک میں پُہنچے تو یعقوبؔ نے اپنے گھرانے کو حکم دیا کہ وُہ "بیگانہ دیوتاؤں" کو دُور کریں اور اُس نے انہیں سکمؔ میں بلُوط کے درخت کے نیچے دبا دیا (پیدائش ۳۵: ۲-۴)۔ اور اسی مقام پر یشوؔع نے اپنی نسل کو حکم دیا کہ وُہ اُن دیوتاؤں کو دُور کریں جنہیں اُن کے آباواجداد پُوجتے تھے (آیت ۱۴)۔

ط۔ یشوع کا انتقال ۲۴: ۲۹-۳۳

ایک سَو۱۱۰ دس سال کی عُمر میں یشوع کا انتقال ہُؤا اور اُسے اپنی میراث کے شہر میں دفن کیا گیا۔ جب تک یشوع کی پُشت کے لوگ زِندہ رہے بنی اسرائیل خُداوند سے وفادار رہے۔ ہم نہیں جانتے کہ اِس کتاب کی آخری آیات کو کس نے لِکھا اور یہ جاننا ضرُوری بھی نہیں، ورنہ اِس کا ضرُور ذِکر کر دیا جاتا۔

یُوسف کی خواہش پر مصر سے لائی ہوئی اُس کی ہڈیاں اب سِکم میں دفن کر دی گئیں (پیدائش ۵۰: ۲۴؛ خرُوج ۱۳: ۱۹)۔

بالآخر ہارُون کے بیٹے الیعزر نے رحلت کی۔ اُسے افرائیم کے کوہستانی مُلک میں دفن کر دیا گیا۔

اِس کتاب کی آخری آیات میں تین۳ اشخاص کی تدفین کا ذِکر کیا گیا ہے: یشوع (آیات ۲۹-۳۱)، یُوسف (آیت ۳۲) اور الیعزر (آیت ۳۳)۔ اِن تینوں کو یُوسف کے علاقے میں دفن کیا گیا۔ اِن تینوں نے اپنے خدا اور مُلک کی بہت اچھی طرح سے خِدمت کی۔ یشوع اور یُوسف اپنے ایام میں مخلصی دینے والے عظیم شخص تھے، اور الیعزر اپنی موت تک مخلصی دینے والا تھا، کیونکہ وہ سردار کاہن تھا۔ اُس کی موت نے اُن سب کو آزاد کر دیا جو پناہ کے شہروں میں بھاگ کر گئے تھے (۲۰: ۶)۔ پیدائش اور استِثنا کی کتابوں کی طرح یشوع کی کتاب بھی عظیم اور دین دار لوگوں کی موت کے ساتھ اختتام پذیر ہوتی ہے۔ "خُدا اپنے کارکُنوں کو دفن کرتا ہے لیکن وُہ اپنے کام کو جاری رکھتا ہے"۔

قُضاۃ

تعارُف

"قُضاۃ کی کتاب میں بہت سی ایسی باتیں ہیں جنہیں پڑھ کر قاری کا دِل اُداس ہو کر رہ جاتا ہے۔ شاید کتابِ مُقدّس کی کوئی اَور کتاب اِس قدر اِنسانی کمزوریوں کی نشان دہی نہیں کرتی۔ لیکن اِس کے ساتھ ساتھ الٰہی رحم اور صبر کے واضح نشانات بھی موجود ہیں۔ جب ہم ان چھوٹے چھوٹے "نجات دہندوں" کی زندگیوں پر غور کرتے ہیں، تو اُس عظیم نجات دِہندے کی ضرورت کا کتنا احساس ہوتا ہے جس کی زندگی بے داغ ہو اور جو ہمیں نہ صِرف عارضی اور وقتی بلکہ ابدی اور کامِل نجات دے سکے۔"

آر تھرای۔ کنڈال

۱۔ فہرستِ مُسلّمہ میں مُنفرِد مقام

اِس دلچسپ کتاب میں بتایا گیا ہے کہ خُدا کس طرح انسانی کمزوری میں اپنا زور ظاہر کرتا ہے۔ درحقیقت قُضاۃ کی کتاب کسی حد تک تین آیات کی تفسیر پر مبنی ہے۔ "خُدا نے دُنیا کے بیوقوفوں کو چُن لیا کہ حکیموں کو شرمندہ کرے اور خُدا نے دنیا کے کمزوروں کو چُن لیا کہ زور آوروں کو شرمندہ کرے۔ اور خُدا نے دُنیا کے کمینوں اور حقیروں کو بلکہ بے وجُودوں کو چُن لیا کہ موجُودوں کو نیست کرے تاکہ کوئی بشر خُدا کے سامنے فخر نہ کرے" (۱کرنتھیوں ۱: ۲۷-۲۹)۔ مثلاً: اہُود بین ہتھا اَور بنیمینی تھا (۳: ۱۲-۳۰)، بایاں ہاتھ دہنے ہاتھ کی نسبت کمزور سمجھا جاتا تھا۔ شمجر نے بَیل کے پینے کو استعمال کیا، جو کسی صُورت میں جنگی ہتھیار نہیں، اور اس سے چھ سو دشمنوں کو قتل کر دیا (۳: ۳۱)۔ دبورہ کا تعلق صنفِ نازک سے تھا (گو وُہ خُود نازک اور کمزور نہ تھی) (۴: ۱-۵: ۳۱)۔ برق کے ۱۰ر۰۰۰ پیادہ سپاہی اِنسانی نقطۂ نظر کے لحاظ سے سیسرا کے ۹۰۰ لوہے کے رتھوں کے مقابلے میں بالکل ہیچ تھے (۴: ۱۰، ۱۳)۔ یاعیل کا تعلق بھی صنفِ نازک سے تھا، اُس نے ڈیرے کی میخ کو سیسرا کی کنپٹیوں پر رکھ کر ایسا مارا کہ وُہ اُس کے سر سے پار ہو گئی، اور یُوں سیسرا کو مار ڈالا (۴: ۲۱)۔ جدعون نے ایک ایسی فوج کے ساتھ دُشمن کا مُقابلہ کیا جس کی تعداد

خُداوند نے ۳۲٬۰۰۰ سے ۳۰۰ کر دی (۷: ۱تا ۸)۔ جَو کی روٹی، غریبوں کی خوراک، غُربت اور کمزوری کو ظاہر کرتی ہے (۷: ۱۳)۔ جدعون کی فوج کے ہتھیار، عام جنگی ہتھیاروں سے بہُت مختلف تھے یعنی مٹّی کے گھڑے، مشعلیں اور نرسنگے (۷: ۱۶)، اور گھڑوں کو توڑنا تھا (۷: ۱۹)۔ ایک عورت نے چکّی کا پاٹ پھینک کر ابی ملک کی کھوپڑی کو توڑ ڈالا (۹: ۵۳)۔ تولع کا مطلب ہے "کیڑا" (۱۰: ۱)۔ جب ہم سمسُون کی ماں سے ملتے ہیں تو اُس کے نام کا ذکر نہیں، اور وُہ بانجھ عورت ہے (۱۳: ۲) لیکن اُسی کے بطن سے سمسون پیدا ہُوا جس نے گدھے کے جبڑے سے ۱۰۰۰ فلستیوں کو مار ڈالا۔

۲۔ مُصَنِّف

گو قضاۃ کے مُصنّف کا ذکر نہیں، تاہم یہودی تالمود اور قدیم مسیحی روایات کے مُطابق قضاۃ، روت اور سموئیل کی کتابوں کو سموئیل نے لکھا۔ اِس نظریہ کی ۱۔سموئیل ۱۰: ۲۵ سے تائید ہوتی ہے کہ نبی ہی اِس کتاب کا مصنّف تھا۔ اِس کے ساتھ ساتھ داخلی ثبوت بھی سموئیل کے دَور سے مُطابقت رکھتے ہیں۔

۳۔ سنِ تصنیف

دَرج ذیل وُجوہات کی بِنا پر قضاۃ کی کتاب بادشاہت کی پہلی نِصف صَدی کے دَوران لکھی گئی ہوگی (۱۰۵۰-۱۰۰۰ ق م)۔

اوّل۔ یہ جُملہ "ان دنوں اِسرائیل میں کوئی بادشاہ نہ تھا" (۱۷: ۶؛ ۱۸: ۱؛ ۱۹: ۱؛ ۲۱: ۲۵) ظاہر کرتا ہے کہ جب یہ کتاب لکھی گئی اُس وقت بادشاہ تھا۔

دوم۔ چونکہ ۱: ۲۱ سے ظاہر ہوتا ہے کہ یبُوسی ابھی تک یروشلیم میں تھے اِس لئے ایسی تاریخ ہی موزُوں ہے جو داؤد کے یروشلیم کو فتح کرنے سے قبل ہو۔ نیز ۱: ۲۹ میں مذکورہ جزر بعد میں فرعون کی طرف سے سلیمان کو شادی کے تحفہ کے طور پر دیا گیا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مذکورہ واقعہ اِس سے پہلے کی تاریخ ہے۔ یُوں ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کتاب ساؤل کے عہدِ حکومت یا داؤد کے عہدِ حکومت کے ابتدائی سالوں میں لکھی گئی۔

۴۔ پس منظر اور مضمُون

قُضاۃ کی کتاب میں اسرائیل قوم کی تاریخ کو وہاں سے شروع کیا گیا ہے، جب یشوع کی پُشت ختم ہو چکی تھی۔ اسرائیلی کنعانی باشندوں کو کلی طور پر مُلک سے نکالنے سے قاصر رہے۔ دراصل وُہ بے دین لوگوں کے ساتھ راہ و رسم بڑھا کر بُت پرستی کی طرف مائل ہو چکے تھے۔ اور اِس کا یہ نتیجہ ہُؤا کہ خُدا نے بار بار اپنے لوگوں کو غیر قوم استحصالی قُوتوں کے ہاتھوں میں دے دیا۔ یہ غُلامی یہودیوں کو توبہ اور شکستہ دِلی کے مقام پر لے آتی۔ جب وُہ خُدا کے سامنے مخلصی کے لئے فریاد کرتے تو وُہ اُن کے لئے قاضی برپا کرتا۔ ان قائدین سے اِس کتاب کا نام "قضاۃ" پڑ گیا۔

اِس کتاب کے واقعات غُتنی اَیل سے سمسُون تک ۳۲۵ سالوں پر مُحیط ہیں۔

قاضی محض انصاف کرنے والے شخص ہی نہیں تھے بلکہ فوجی راہنما بھی تھے۔ ایمان کے ذریعہ زور دار کارناموں سے وُہ خُدا کی عدالت کو عمل میں لائے اور اپنے اُوپر استحصالی قُوتوں کا جُوا اُتار پھینکا، اور اپنی قوم کے لئے کسی حد تک امن و آزادی کو قائم کیا۔ اسرائیل کی مخلصی کے لئے بارہ ۱۲ قاضیوں کو برپا کیا گیا۔ کتاب میں بعض ایک کے بارے میں تو خاصا تفصیلی ذِکر ہے، جبکہ بعض ایک کا صِرف ایک ۱ یا دو ۲ آیات میں بیان کیا گیا ہے۔ اُن کا تعلق نو مُختلف قبیلوں سے تھا۔ اُنہوں نے اپنی قوم کو اہلِ مسوپتامیہ، موآبیوں، فلستیوں، کنعانیوں، مدیانیوں اور عمونیوں سے رہائی دِلائی۔ سموئیل کے عِلاوہ کِسی بھی قاضی نے پوری قوم پر حکومت نہ کی۔

پہلے دو ۲ ابواب میں تعارفی مواد ہے اور یہ تاریخی اور نبوتی نوعیت کا ہے۔ قاضیوں کے ریکارڈ (۳-۱۶ ابواب) میں ضروری نہیں کہ سب قاضی یکے بعد دیگرے برسرِ اقتدار تھے بلکہ ممکن ہے کہ بعض ایک ہی وقت میں، مُلک کے مختلف حِصّوں میں اپنے دشمنوں کا مقابلہ کر رہے ہوں۔ یہ یاد رکھنا ضرُوری ہے کہ اگر اِس کتاب میں مذکورہ سالوں کو سلسلہ وار جمع کیا جائے تو یہ کُل ۴۰۰ سال سے زائد بنتے ہیں، جو کہ اُس وقت سے زائد ہے جو بائبل اِس دَور کے لئے مختص کرتی ہے (اعمال ۱۳: ۱۹، ۲۰؛ ۱-سلاطین ۶: ۱)۔

اختتامی ابواب (۱۷-۲۱) میں وُہ واقعات درج ہیں جو قاضیوں کے دَور میں

رُونما ہُوئے، لیکن انہیں کتاب کے آخر میں درج کیا گیا تاکہ اِس دَور کے دوران اسرائیل میں ہونے والی مذہبی، اخلاقی اور معاشرتی تنزّلی کی تصویر کو پیش کیا جائے۔ اِن اَدوار کی حالت کو ۱۷: ۶ میں بہت خوبصورت انداز میں بیان کیا گیا ہے "اُن دِنوں اسرائیل میں کوئی بادشاہ نہ تھا اور ہر شخص جو کُچھ اُس کی نظر میں اچھا معلُوم ہوتا وُہی کرتا تھا"۔

اگر ہمارا یہ ایمان ہے کہ خُدا کا ہر ایک لفظ سچا اور تمام الہامی نوشتے فائدہ مند ہیں، تو قُضاۃ کی کتاب میں ہمارے لئے اہم روحانی مضامین اور اسباق ہیں۔ اِن میں سے بعض اسباق غیر قوم حملہ آوروں اور اسرائیل کو مخلصی دینے والوں میں پوشیدہ ہیں۔ حملہ آور اس دُنیا کی قُوتوں کی تصویر پیش کرتے ہیں جو خُدا کے لوگوں کو غُلامی کی زنجیروں میں جکڑنا چاہتی ہیں۔ قاضی اُن وسائل کی علامت ہیں جن کے ذریعہ سے ہم رُوحانی جنگ لڑتے ہیں۔

ہم نے اپنی تفسیر میں بعض ایک عملی اطلاقات کو شامل کیا ہے۔

ہمیشہ اِس بات کا خدشہ موجود رہتا ہے کہ تشبیہات و علامات کے مُطالعہ میں ہم اِنتہاپسندی کا مظاہرہ کریں۔ ہم نے اپنی تفسیر میں اِس خطرے سے بچنے کی کوشش کی ہے۔ عِلاوہ ازیں ہمیں یہ بھی تسلیم کرنا ہو گا کہ بعض ایک ناموں کے معنی غیر یقینی ہیں۔ جہاں ممکن تھا ہم نے متبادل مُعانی دِیئے ہیں۔

خاکہ

۱- نظرثانی اور پیش بینی	۱:۱ - ۳:۶
ا- ماضی پر نظر	۱:۱ - ۲:۱۰
ب- مُستقبل پر نظر	۲:۱۱ - ۳:۶
۲- قاضیوں کے اَدوار	۳:۷ - ۱۶:۳۱
ا- غُتنی ایل	۳:۷-۱۱
ب- اہود	۳:۱۲-۳۰
ج- شمجر	۳ : ۳۱
د- دبورہ اور برق	ابواب ۴، ۵
(۱) اُن کی کہانی نثر میں	باب ۴
(۲) اُن کی کہانی نظم میں	باب ۵
ہ- جدعون	۶:۱ - ۸:۳۲
(۱) خدمت کے لئے جدعون کی بُلاہٹ	باب ۶
(۲) جدعون کے تین سَو مَرد	باب ۷
(۳) جدعون کی فلستیوں پر فتح	۸:۱-۳۲
و- ابی مَلک کا غاصبانہ قبضہ	۸:۳۳ - ۹:۵۷
ز- تولع اور یائیر	۱۰:۱-۵
ح- افتاح	۱۰:۶ - ۱۲:۷
(۱) اِسرائیل کی مُصیبت	۱۰:۶-۱۸
(۲) افتاح اِسرائیل کا دِفاع کرتا ہے	۱۱:۱-۲۸
(۳) اِفتاح کی مَنّت	۱۱:۲۹-۴۰
(۴) افتاح اِفرائیمیوں کو قتل کرتا ہے	۱۲:۱-۷

ط۔ ابصان، ایلون، عبدون	۱۲: ۸-۱۵
ی۔ سمسون	ابواب ۱۳-۱۶
(۱) سمسون کی دِین داری کی میراث	باب ۱۳
(۲) سمسون کی ضیافت اور پہیلی	باب ۱۴
(۳) سمسون کی انتقامی کارروائیاں	باب ۱۵
(۴) دلیلہ کا سمسون کو فریب دینا	باب ۱۶
۳۔ مذہبی، اخلاقی اور سیاسی زوال	ابواب ۱۷-۲۱
ا۔ میکاہ کا بُت خانہ قائم کرنا	باب ۱۷
ب۔ میکاہ اور دان کا قبیلہ	باب ۱۸
ج۔ لاوی اور اُس کی حرم	باب ۱۹
د۔ بنیمینیوں سے جنگ	باب ۲۰-۲۱

تفسیر

۱۔ نظرِ ثانی اور پیش بینی ۱:۱-۳:۶

ا۔ ماضی پر نظر ۱:۱-۲:۱۰

۱:۱-۳ یشوع کی موت کے بعد (بمقابلہ ۲:۸) جنوب میں کنعانیوں سے جنگ میں یہوداہ کے قبیلے نے قیادت کی۔ خدا کی طرف سے فتح کے وعدے کے باوجود یہوداہ نے شمعون کے قبیلے سے مدد مانگی، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُن میں خُدا کے کلام پر مکمل بھروسے میں کمی تھی۔

۱:۴-۷ اُن کی سب سے پہلی فتح اہلِ بزق پر تھی۔ دس ہزار لوگوں کو قتل کرنے کے بعد انہوں نے بادشاہ کے ہاتھوں اور پاؤں کے انگوٹھے کاٹ دِئے، جیسا کہ اُس نے اپنے دشمنوں کے ساتھ کیا تھا۔ خُداوند کے حکم کے مُطابق اُسے قتل کر دینا چاہئے تھا (اِستثنا ۷:۲۴)، لیکن اِس کی بجائے اُسے صرف اپاہج کر دیا گیا۔ تب اُسے یروشلیم میں لے جایا گیا جہاں وہ بعد ازاں مر گیا۔ اِس سے ملک میں غیر قوموں کے ساتھ سلوک کے سلسلے میں بنی اسرائیل کی نافرمانی ظاہر ہوتی ہے۔ اُنہیں مکمل طور پر برباد کرنے کی بجائے بنی اسرائیل نے انہیں اپاہج و معذور بنا دیا۔ یہ جُزوی فرماں برداری نافرمانی تھی اور آنے والے ایام میں یہودیوں کو اِس کی بھاری قیمت چُکانا تھی۔

۱:۸ یہوداہ کو یروشلیم کو فتح کرنے میں قدرے کامیابی حاصل ہُوئی۔ اُس نے شہر کو آگ سے پھُونک دیا۔ لیکن نہ بنی یہوداہ اور نہ ہی بنیمینی، یبوسیوں کو اُن کے قلعوں سے نکال سکے (دیکھیں تفسیر، یشُوع ۱۵:۲۱-۶۳)۔ یہ کام داؤد کے زمانے تک سرانجام نہ دیا گیا (۲-سموئیل ۵:۶، ۷)۔

۱:۹-۱۵ یہاں یہ بتایا گیا ہے کہ حبرُون کو یہوداہ نے فتح کیا جبکہ یشُوع الواب

۱۴ اور ۱۵ میں یہ ذِکر کیا گیا ہے کہ کالب نے اِس شہر کو فتح کیا۔ چونکہ کالب بنی یہوداہ میں سے تھا، اِس لئے یہاں کسی قسم کا کوئی تضاد نہیں۔ آیات ۹ اور ۱۰ میں غالباً شہر کی فتح کے لئے کالب کی طرف اشارہ ہے (مقابلہ کریں آیت ۲۰) نہ کہ اِس کا تعلق یشوع کی موت کے بعد کسی اَور مُہم سے ہے۔ اِسی طرح غتنی ایل کے قریت سفر کو فتح کرنے کا آیات ۱۱ - ۱۵ میں دوبارہ ذِکر کیا گیا ہے، حالانکہ یہ پہلے وقُوع پذیر ہو چُکا تھا (یشوع ۱۵: ۱۶- ۱۹)۔

۱:۱۶ قینی بنی یہوداہ کے ساتھ سکونت پذیر رہے، حالانکہ کبھی بھی وُہ حقیقی طور پر یہوواہ کی طرف نہ پھرے تھے۔

۱:۱۷-۲۱ یہوداہ کی دیگر فتوحات میں حرمہ، غزہ، اسقلون اور عقرون شامل ہیں، لیکن یہ فتوحات مکمل نہیں تھیں۔ وادی کے باشندوں کے پاس لوہے کے رتھ تھے اور یہوداہ کا ایمان اِس قدر مضبوط نہ تھا کہ وُہ اُن پر حملہ کرتے۔ مشکل حالات میں وُہ ثابت قدم نہ رہ سکے۔ آیت ۲۱ سے ظاہر ہوتا ہے کہ داؤد کے یروشلیم پر قبضہ کرنے سے پہلے قُضاۃ کی کتاب لکھی گئی۔

۱:۲۲-۲۶ دیگر فتوحات کے لئے صرف یوسف کے دُو قبیلوں کے سر سہرا ہے (ان آیات کا تعلق شاید بیت ایل کی فتح سے ہے جبکہ یشوع ابھی زندہ تھا (یشوع ۱۲: ۱۶) بعینہٖ جیسے حبرون اور قریت سفر سے متعلقہ گزشتہ آیات کا اِس عظیم جرنیل کے ایام سے تعلق ہے)۔ اُنہوں نے بیت ایل پر حملہ کیا جو اِس سے قبل لوز کہلاتا تھا اور اِسے برباد کر دیا۔ لیکن اُنہوں نے ایک غیر یہودی مُعاون کو تحفظ کا وعدہ دینے میں غلطی کی۔ اُسی آدمی نے حتّیوں کی سرزمین میں جا کر فوری طور پر لوز کے نام سے ایک اَور شہر بسانا شروع کر دیا۔ جس گناہ کو سزا نہ دی جائے بلکہ چھوڑ دیا جائے بعد میں اُس کے نتائج بھگتنا پڑتے ہیں۔

۱:۲۷-۳۶ باقی ماندہ باب میں سات مرکزی اور شمالی قبائل کا ذِکر ہے کہ وُہ کنعانیوں کو اُن کے علاقہ سے نکالنے میں ناکام رہے یعنی بنیمین (آیت ۲۱)، منسّی (آیت ۲۷، ۲۸)، افرائیم (آیت ۲۹)، زبولون (آیت ۳۰)، آشر (آیات ۳۱، ۳۲)، نفتالی (آیت ۳۳) اور دان (آیات ۳۴ - ۳۶)۔

۲:۱-۵ خُداوند کے فرشتے (خداوند یسوع) نے بوکیم (رونے والے) کے مقام پر لوگوں کو اُن کی نافرمانی کے سبب سے ملامت کی۔ آیت ۱ میں لکھا ہے کہ وُہ جلجال (برکت

کے مقام) سے بوکیم (رونے والے مقام) کو آیا۔ اسرائیلی فتح کے مقام سے ماتم کے مقام کی طرف چلے گئے تھے۔ وُہ کنعانیوں کو نکالنے اور اُن کی بُت پرستی کے مذبحوں کو ڈھانے سے قاصر رہے تھے۔ اِس لئے خُداوند نے بھی ملک کے باشندوں کو نکالنے سے انکار کر دیا بلکہ اُن کو اُس نے وہاں رہنے دیا کہ وُہ اسرائیلیوں کے لئے پھندا بنے رہیں۔ چنانچہ اِس کے بعد ہونے والے ظُلم کی وجہ آیات ۱-۵ میں بتائی گئی ہے۔ حیرانی کی بات نہیں کہ لوگ روئے اور اُس جگہ کا نام بوکیم رکھا۔

۲: ۶-۱۰ آیات ۶-۱۰ میں یشوعؔ کی زندگی کے اختتام اور اُس کے بعد کی نسل کا بیان کیا گیا ہے۔ استثنا ۶ باب میں خُداوند نے اپنے لوگوں کو چند خُصوصی احکامات دِیئے تھے۔ اُن کی نافرمانی کرنے سے آیت ۱۰ میں مذکُور افسوس ناک صُورتِ حال پیدا ہو گئی، جہاں رُوحانی قیادت کے فقدان سے خُدا کے لوگوں میں فرماں برداری کی کمی واقع ہوئی۔ گزشتہ نسل نے اپنی اولاد کو خُدا کے خوف اور اُس کے حکموں پر عمل کرنے کی تعلیم نہ دی تھی۔ والِدین کی بےپروائی سے اُن کے بیٹے گمراہ ہو گئے۔

ب۔ مُستقبِل پر نظر ۲: ۱۱-۳: ۶

۲: ۱۱-۱۹ باقی آیات میں قُضاۃ کے پُورے دَور کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ ان میں اُس چوطرفہ چکر کا بیان کیا گیا ہے جو اُس وقت کا معمول بن چُکا تھا یعنی

گُناہ	(آیات ۱۱-۱۳)
غُلامی	(۱۴، ۱۵)
مناجات	(یہاں بیان نہیں کی گئیں، لیکن دیکھیں ۳: ۹؛ ۳: ۱۵؛ ۴: ۳ وغیرہ وغیرہ)
نجات	(آیات ۱۶-۱۸)

اِس رویّہ کو اِن الفاظ میں بھی بیان کیا گیا ہے۔

بغاوت
گُناہوں کی سزا
توبہ
آرام

جینسن اِس بات کی نشان دہی کرتا ہے کہ اِس حوالے میں (آیات ۱۱-۱۹) دوؔ نمایاں حقائق کو پیش کیا گیا جو پُوری کتاب میں بار بار نظر آتے ہیں۔

> (۱) اِنسانی دِل کی شدید بُرائی، ناشکری، ضدی پن، بغاوت اور حماقت ظاہر ہوتی ہے (۲) خُدا کا صبر، برداشت اور رحم۔ بائبل کی کِسی اَور کتاب میں اِن دوؔ حقائق کا اتنا واضح موازنہ پیش نہیں کیا گیا۔ یعنی اِسرائیل کی مکمّل نالائقی اور یہوواہ کا مُسلسل فضل۔

۲: ۲۰-۲۳ چونکہ بنی اسرائیل نافرمانی میں بضِد تھے، اِس لئے خُدا نے فیصلہ کیا کہ وُہ مُلک میں قوموں کو رہنے دے گا تاکہ وُہ اُن کے لئے تادیب و عذاب کا باعث ہوں (آیات ۲۰-۲۳)۔ نافرمانی کی سزا ہی واحِد وجہ نہیں تھی کہ خُدا نے تمام کنعانیوں کو دفع نہ کیا۔ اُس نے اُنہیں وہاں اِسرائیل کو آزمانے کے لئے بھی رہنے دیا (آیات ۲۲؛ ۳: ۱، ۴) اور اس لئے بھی کہ آنے والی نسلوں کو جنگ کی تربیت دی جائے (۳: ۱، ۲)۔ ہم اِس سے یہ سبق حاصل کرتے ہیں کہ خُدا ایمان داروں کو کیوں مصائب و مشکِلات میں سے گُزرنے دیتا ہے۔ وُہ جاننا چاہتا ہے کہ وُہ خُداوند کی راہ پر چلیں گے یا نہیں (آیت ۲۲)۔

۳: ۱-۴ وُہ قومیں جنہیں اسرائیل کی آزمائش کے لئے رہنے دیا، اُن کی فہرست آیت ۳ میں درج ہے۔ فلستیوں کے ۵ سردار، تمام کنعانی، صیدونی، اور حوّی جو کوہِ لبنان میں سکونت پذیر تھے۔

اب پہلا چکر شرُوع ہوتا ہے: گُناہ (آیات ۵-۷)، سزا (آیت ۸)، مناجات (آیت ۹ ا)، نجات (آیات ۹ ب-۱۱)۔

۳: ۵، ۶ جن سات بے دین قوموں کے درمیان بنی اسرائیل رہتے تھے، اُن میں سے چھ کا یہاں ذکر کیا گیا ہے۔ آیت ۳ میں قوموں کی دی ہوئی فہرست کے ساتھ یہاں حِتّیوں، اموریوں، فرِزّیوں، حوِّیوں اور یبوسیوں کا ذِکر کیا جاتا ہے۔ ساتویں قوم جرجاسی تھے (یشوع ۳: ۱۰؛ ۲۴: ۱۱)۔

ڈاکٹر کوہن نہایت جامع طور پر زوال کی ہر ایک گردش کی نشان دہی کرتا ہے:

> اِسرائیلیوں نے موسیٰ کے اِنتباہ کو نظر انداز کر دیا (استثنا ۷: ۳-۴)، اور مقامی باشندوں کے ساتھ مخلوط شادیاں کیں، جس کے نتیجے میں اُنہوں نے

اُن کی شہوانی رسُومات کو اپنا لیا۔

۲۔ قاضیوں کے اَدوار ۳:۷-۱۶:۳۱

ا۔ غُتنی ایل ۳:۷-۱۱

۳:۷-۸ قوم نے خُداوند کے آگے بدی کی، کیونکہ انُہوں نے غیر قوموں سے شادیاں کیں اور اُس کے ساتھ اُن کے بُتوں کی پرستش بھی کرنے لگے۔ ناپاکی اور بد اخلاقی (آیت ۶) انہیں بُت پرستی کی طرف لے گئی (آیت ۷)۔ خُدا نے اِس سے قبل انہیں آگاہ کر دیا تھا کہ کنعانی باشندوں سے میل جول کے خطرناک نتائج ہوں گے۔ وُہ ایک مقدّس قوم تھے، اور اگر وُہ خُدا کی برکتیں حاصل کرنا چاہتے تھے، تو لازم تھا کہ ناپاکی سے اپنے آپ کو علیحدہ رکھتے (استثنا ۷: ۳-۶)۔ خُدا نے بنی اسرائیل کو کوشن رِسعتیم شاہِ مسوپتامیہ کے ہاتھ میں بیچ ڈالنے سے سزا دی۔ اُس کے نام کا مطلب ہے دوہری بدی والا آدمی۔

۳:۹-۱۱ جب خُداوند کے لوگوں نے توبہ کرتے ہُوئے اُس سے فریاد کی، تو اُس نے کالب کے بھتیجے غُتنی ایل کو برپا کیا کہ وُہ انہیں اُن کے دشمنوں سے مخلصی دِلا کر چالیس^{۴۰} سالہ آرام میں داخل کرے۔ غُتنی ایل (خُدا کا شیر) نے اِس سے پہلے قریت سفر کو لے لیا تھا (کتاب کا شہر) اور اُس کا نام دبیر (ابدی قول) میں تبدیل کر دیا۔ ایمان خُدا کے کلام کے ساتھ یہی کام سرانجام دیتا ہے۔

ب۔ اہود ۳:۱۲-۳۰

۳:۱۲-۱۴ دوُسری گردش میں بنی اسرائیل کو شاہِ موآب عجلون نے آٹھ^{۸} سال تک مطیع کر لیا۔

۳:۱۵-۳۰ اِس بار خُدا نے بنی اسرائیل کو جو فوجی قائد دیا، اُس کا نام اہود تھا۔ وُہ بنیمین کے قبیلے کا بیں ہتھا آدمی تھا۔ بنی اسرائیل نے اُس کے ہاتھ شاہِ عجلون کو ہدیہ بھیجا۔ اُس نے دوُ^{۲} دھاری تلوار اپنے کپڑوں میں چھپا رکھی تھی۔ جب تحفہ دیا گیا تو بادشاہ اپنی یہودی رعایا کے رویّہ کے بارے میں مطمئن ہو گیا۔ تب اہود نے کہا کہ وُہ علیحدگی میں اُس سے ایک

خاص پیغام دینا چاہتا ہے۔ جب اُس کے تمام خادِموں کو باہر نکال دیا گیا تو اہود بادشاہ کو قتل کر کے بھاگ گیا۔ جب اِس سارے مُعاملے کا پتہ چلا تب تک اہود نے اسرائیل کے جنگی مَردوں کو اکٹھا کر لیا تھا، اور اُس نے موآب کے خلاف پیش قدمی کی اور تقریباً ۱۰ ہزار بھاگتے ہُوئے سپاہیوں کو مار دیا۔ تب اسرائیل کو اسّی ۸۰ سال تک چَین ملا۔

جب دُعا (جیرا، آیت ۱۵) حمد وثنا (اہود) کو جنم دیتی ہے، تو دُنیا کا حکمران (عجلون) دُو ۲ دھاری تلوار (بائبل مُقدّس) سے تباہ ہو جاتا ہے، حتیٰ کہ جب بین ہتھا کلام کو استعمال کرتا ہے تو یہی نتائج برپا ہوتے ہیں۔

غتنی ایل اسرائیل کے سب سے زور آور قبیلہ سے تھا۔ اہود کا تعلّق سب سے چھوٹے قبیلہ سے تھا۔ خدا فتح کے لئے بڑے اور چھوٹے دونوں کو استعمال کر سکتا ہے کیونکہ فتح ہر صورت میں اُس کی طرف سے ہے۔ لوگ تو محض مخلصی کے لئے آلۂ کار ہیں نہ کہ مخلصی پیدا کرنے والے۔

ج۔ شمجر ۳: ۳۱

اِس قاضی کا صِرف ایک آیت میں ذِکر کیا گیا ہے۔ اُس نے چھ ۶ سو فلِستی مَردوں کو بَیل کے پینے سے مارا (یہ بیلوں کو ہانکنے کے لئے ایک نوک دار ہتھیار تھا)۔ قُضاۃ کی کتاب میں یہ ایک اَور مثال ہے جہاں خُدا نے ایک "کمزور شے" کو بڑی فتح کے حصُول کے لئے استعمال کیا۔ ایک ہی ایمان دار (شمجر) خُدا کے کلام کے استعمال (پینے۔ واعظ ۱۲: ۱۱) سے خُدا کے لوگوں میں گھسے ہوئے دشمنوں (فلستیوں) کو مار بھگا سکتا ہے۔

د۔ دبورہ اور برق ابواب ۴، ۵

(۱) اُن کی کہانی نثر میں باب ۴

۴: ۱-۳ اگلا ظالم یابین، حصور کی کنعانی سلطنت کا بادشاہ تھا۔ اُس کے لشکر کا سردار سیسرا تھا۔ اپنے نو سو جنگی رتھوں کے بَل بوتے پر اُس نے بیس ۲۰ سال تک بنی اسرائیل کو مطیع رکھا۔

۴: ۴-۹ خُدا نے اِس بار کسی مَرد کو نہیں بلکہ ایک "صنفِ نازک" دبورہ نامی نبیہ کو برپا کیا (خُدا کا عام رویّہ نہیں کہ کسی عورت کو قائد کے طور پر برپا کرے - یہاں یہ اِس لئے ہُوا کہ یہ زوال کا وقت تھا، اُسے آج کل کی کلیسیا میں عورت کے کردار کا نمونہ نہیں سمجھنا چاہئے - یہ بھی یاد رکھیں کہ یہ اسرائیل کا مُعاملہ تھا نہ کہ کلیسیا کا) - دبورہ نے برق کو شمال کی طرف جانے اور سیسرا کی فوجوں پر حملہ کرنے کے لئے کہا - لیکن اُس نے کہا کہ جب تک دبورہ اُس کے ساتھ نہ جائے، وُہ نہیں جائے گا - راہنمائی اور قیادت کے لئے اُس کے پس وپیش کی وجہ سے اُسے بتایا گیا کہ سیسرا پر فتح اُسے نہیں بلکہ ایک عورت کو دی جائے گی -

۴: ۱۰-۱۶ جیسا کہ خُداوند نے حکم دیا تھا، دبورہ نے برق کو سیسرا سے جنگ کرنے کے لئے بلایا - لیکن عبرانیوں ۱۱: ۳۲ میں دبورہ کے ایمان کی نہیں بلکہ برق کے ایمان کی تعریف کی گئی ہے - گو پہلے تو اُس نے پس وپیش سے کام لیا لیکن بعد ازاں اسرائیل کو مخلصی دلانے کے لئے ایمان سے خُداوند کی فرماں برداری کی -

> برق نے اعلانیہ طور پر اپنی دس ہزار فوج کو کوہِ تبور کی جنوبی ڈھلوان میں دِکھایا - سیسرا پھندے میں پھنس گیا - اُس نے اور اُس کے رتھوں نے حروست کے جنوب میں خشک ندی قیسون کو پار کیا - اُنہوں نے قدیم شاہراہ کے ساتھ تعناک کی جنوب مشرق کو دوڑ لگائی - اِفرائیم یعنی جنوب سے بنی اسرائیل یانین (۵: ۱۴) کے مقام پر وادی میں داخل ہُوئے، اور قیسون کے جنوب میں تعناک کے نیچے، برق کے دستوں سے فوج آ ملی - دبورہ نے حملے کا حکم دیا (آیت ۱۴) - پیادہ فوج رتھوں کا مقابلہ کر رہی تھی - عین اِس موقعے پر بارش ہُوئی، جس نے میدان کو دَلدل میں تبدیل کر دیا، اور گھوڑے اور رتھ دَلدل میں پھنس گئے (۵: ۴) - یہ ساری صُورتِ حال پیادہ فوج کے حق میں تھی... برق نے بھرپُور حملہ کیا - سیسرا اپنے لوگوں سے علیحدہ ہو گیا اور بھاگ اُٹھا - اپنے قائد کے بغیر فوج اپنی جان بچانے کے لئے بھاگ اُٹھی، کیونکہ انہیں پیادہ جنگ کا تجربہ نہ تھا - بارش جاری رہی اور قیسون میں سیلاب آ گیا - جو اسرائیلیوں کے ہاتھوں قتل نہ ہُوئے، وُہ حروست جانے کے لئے قیسون سے پار ہوتے وقت مر گئے... (آیات ۱۰-۱۶، بمقابلہ ۵: ۲۰-۲۱) -

قاضیوں کی فہرست

ظالم	مُعانی وتمثیل	ظلم کے سال	مخلصی دِلانے والا	معانی	آرام کے سال	حوالہ
مسوپتامیہ کا بادشاہ کوشن رسعتیم	کوشن۔ دوہری شرارت والا آدمی۔ مغرور ومتکبر	۸	غتنی ایل	خُدا کا شیر (خدا کی قوت)	۴۰	۳:۷-۱۱
عجلون شاہِ موآب	چکر دنیوی پیشہ	۱۸	اہود	حشمت	۸۰	۳:۱۲-۳۰
فلِستی	جسمانی مذہب	-	شمجر	اجنبی یا زائر	-	۳:۳۱
یابین کنعان میں شاہِ حصور	سوچ وسمجھ یا اِنسانی عقل آبادی	۲۰	دبورہ	شہد کی مکھی	۴۰	۴:۱- ۵:۳۱
سیسرا	مُعانی نامعلوم		برق	بجلی		
مدیانی	دُنیا، جھگڑا	۷	جدعون (یربعال)	نیچے تک کاٹنے والا بعل کو اپنے لئے التجا کرنے دے یا بعل سے لڑنے والا	۴۰	۶:۱- ۸:۳۵
			ابی ملک	میرا باپ بادشاہ تھا ایک غاصب	۳	۹:۱-۵۷
			تولع	ایک کیڑا	۲۳	۱۰:۱،۲
			یائیر	روشنی دینے والا	۲۲	۱۰:۳-۵
عمونی	عقلیت پسندی یا غلط عقائد	۱۸	افتاح	وُہ کھولے گا	۶	۱۰:۶- ۱۲:۷
			ابصان	مُعانی غیر یقینی	۷	۱۲:۸-۱۵
			ایلون	مُعانی غیر یقینی	۱۰	
			عبدون	خدمت	۸	
فلِستی	جسمانی مذہب	۴۰	سمسون	چھوٹا سورج	۲۰	۱۳:۱- ۱۶:۳۱

۴: ۱۷-۲۴ سیسرا نے ایک قینی خاتون یاعیل کے خیمے میں پناہ لی۔ جب وُہ سو رہا تھا تو یاعیل نے خیمے کی ایک میخ اُس کی کنپٹی کے پار کر دی۔ جب برق تعاقب کرتے ہُوئے گُزر رہا تھا، تو یاعیل نے اُسے بتایا کہ وُہ آکر اپنے دشمن کی لاش کو دیکھ لے۔ یوں دبورہ کی آیت ۹ میں مذکُور پیشین گوئی پُوری ہو گئی۔ خُدا نے محض شہد کی مکھی (دبورہ کا مطلب) کو انسانی عقل (یابین) کو مات کرنے کے لئے استعمال کیا، جبکہ اُس نے اپنے آپ کو خُدا کے عِلم کے مقابلہ میں سربُلند کیا تھا۔ دشمن پر سزا بجلی (برق) کی طرح نازل ہوئی۔ یاعیل (چڑھائی پر چڑھنے والی) نے زورآور کے دعوؤں کو باطِل کرنے کے لئے ڈیرے کی ایک میخ (اُس کی مُسافرانہ زِندگی کی علامت) کو استعمال کیا۔ میخچو (ہتھوڑا) خُدا کے کلام کی علامت ہے (یرمیاہ ۲۳: ۲۹)۔

(۲) اُن کی کہانی نظم میں باب ۵

۵: ۱-۵ دبورہ اور برق کا گیت اِلہامی ادب کا ایک اعلیٰ شاہکار ہے۔ خُداوند کی شُکرگُزاری کے بعد دبورہ نے خُداوند کے فتح مند کُوچ کو یاد کیا، جب بنی اسرائیل ادوم کی سرحدوں سے ملک موعُود کی طرف چلے۔ اسرائیل کے خُدا کی حشمت کے سامنے تمام مخالف قوتیں پگھل گئیں۔

۵: ۶، ۷ اِس کے بعد اُس نے شمجر کے ایام میں حالات کا بیان کیا۔ خطرات سے بچنے کے لئے مُسافر شاہراہوں پر سفر نہیں کرتے تھے۔ دبورہ کے برپا ہونے سے قبل دیہاتی لوگ اپنے گھروں سے نکلنے کی جرأت نہیں کرتے تھے۔

۵: ۸ چونکہ قوم نے بُتوں کی طرف رجُوع کر لیا تھا، اِس لئے مُلک میں جنگ اور کُشت وخون تھا، اور اسرائیل کے پاس جنگ کے ہتھیار نہیں تھے۔

۵: ۹-۱۵ لیکن جب خُدا نے دبورہ اور برق کو برپا کیا، تو اسرائیل کے بعض ایک سردار مدد کے لئے آگے آئے۔ اُن میں افرائیم، بنیمین، مکیر (منسّی کا قبیلہ)، زبلون اور اشکار کے قبائل کے لوگ شامل تھے۔

۵: ۱۶، ۱۷ اور پھر دبورہ نے اُن لوگوں کو یاد کیا جو مدد کے لئے نہ آئے۔ رُوبن کے دِل میں بڑے بڑے ارادے تھے، لیکن وُہ اپنی بھیڑ بکریوں کے پاس بیٹھا رہا۔ جلعاد (جد) نے جنگ میں شامل ہونے کے لئے یردن کو عبور نہ کیا۔ دان اپنے جہازوں میں بیٹھ

رہا، اور آشر، سمندر کے ساحل پر بے کار بیٹھا رہا۔

کلامِ مُقدّس میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ کس نے جنگ میں حِصّہ لیا اور کون کون بے کار بیٹھے رہے۔ وُہ یہوواہ کے لئے اپنی جان کا خطرہ مول لینے کے لئے تیار نہ تھے۔ آج کل بھی صُورتِ حال ایسی ہی ہے۔ خُداوند جانتا ہے کہ کون دُنیا اور شیطان کا مقابلہ کرتا ہے اور کون کون محض تماشائی ہے۔ ایک ایسا وقت آنے والا ہے کہ جب اجر دیا جائے گا، لیکن یہ نقصان کا وقت بھی ہوگا (۱۔کرنتھیوں ۳: ۱۰-۱۵)۔

۵: ۱۸-۲۲ زبولون اور نفتالی بہت نمایاں تھے۔ اُنہوں نے یہوواہ کے لئے بغیر کسی مُعاوضے کے جان خطرہ میں ڈالی (اُنہوں نے مالِ غنیمت کے طور پر چاندی نہ لی)۔ وُہ کنعانی بادشاہوں سے گھمسان کی جنگ لڑ رہے تھے۔ کائنات کی قوتیں اُن کے ساتھ تھیں، کیونکہ وُہ خداوند کے ساتھ تھے۔

۵: ۲۳-۲۷ میروز پر لعنت کا خصُوصی ذِکر کیا گیا کیونکہ وُہ یہوواہ کی مدد کے لئے نہیں آیا تھا۔ اِس شہر کے لوگ غیر جانب دار رہے جبکہ دشمنوں کا مقابلہ کرنے میں مدد کی ضرورت تھی۔ لیکن ڈیرے میں رہتی یاعیل کو اُس کی بہادری اور چالاکی کے لئے برکت ملی کیونکہ اُس نے سیسرا کو قتل کیا تھا۔ یسوع کی ماں واحِد دُوسری خاتون ہے جسے عورتوں میں مبارک کہا گیا ہے (لوقا ۱: ۴۲)۔

۵: ۲۸-۳۱ اِسی اثنا میں سیسرا کی ماں کھڑکی میں سے اپنے بیٹے کا انتظار کر رہی تھی کہ وُہ فتح کر کے مالِ غنیمت کے ساتھ واپس آئے گا۔ وُہ اِس دیر کی وجہ نہیں سمجھ سکتی تھی۔ اُس کی بہت ہی عقل مند سہیلیوں نے اُسے یقین دِلایا کہ وُہ اپنے لوگوں کے ساتھ مالِ غنیمت بانٹ رہا ہوگا۔ لیکن سیسرا کبھی واپس نہیں آئے گا۔ دُعا ہے کہ یہوواہ کے سب دشمنوں کا یہی انجام ہو۔

دُوسری طرف خُداوند سے محبّت رکھنے والے طلُوع ہونے والے آفتاب کی مانند ہوں۔

یہ باب اِس بیان کے ساتھ ختم ہوتا ہے کہ سیسرا کی موت کے بعد مُلک میں چالیس برس امن رہا۔

۵- جدعون ۳۲:۸-۱:۶

(۱) خدمت کے لئے جدعون کی بلاہٹ باب ۶

۱:۶-۶ اگلی گردش میں مدیانیوں نے اسرائیلیوں پر ظلم کیا۔ یہ لوٹ مار کرنے والے بدو گروہ تھے، جو اسرائیلی فصلوں پر حملہ کرتے، اور ٹڈیوں کی طرح فصلوں کو چٹ کر جاتے اور مویشیوں کو چرا لے جاتے۔ اسرائیل کی برگشتگی کا نتیجہ غربت، غلامی اور خوف کی صورت میں نکلا تھا۔ جن لوگوں پر کسی وقت بنی اسرائیل نے فتح حاصل کی تھی، اب وہ اُن کے آقا بن چکے تھے۔ جب ہم مسیحی کی حیثیت سے خداوند سے برگشتہ ہوتے ہیں تو پرانی عادات ہمیں غلام بنا کر روحانی غربت میں دھکیل دیتی ہیں۔

۷:۶-۱۶ جب بنی اسرائیل نے مدد کے لئے خداوند سے فریاد کی تو پہلے ایک نبی بھیجا گیا تاکہ اُن کی بُت پرستی کے متعلق انہیں یاد دِلایا جائے۔ تب خداوند کا فرشتہ جو ہماری دانِست میں قبل از تجسم خُود مسیح (نیچے مضمون ملاحظہ فرمائیے) خداوند تھا منسّی کے گھرانے کے جدعون نامی ایک شخص پر ظاہر ہُوا، جب وُہ چھپ کر مدیانیوں کے ڈر سے مَے کے کولھو میں گیہوں جھاڑ رہا تھا۔ فرشتے نے اِس "زبردست سُورما" کو بتایا کہ وُہ اِسرائیل کو مدیانیوں کے ہاتھ سے مخلصی دِلائے گا۔ جدعون کے احتجاج کے باوجود فرشتے نے اُسے پُر زور الفاظ میں بتایا کہ اسے اِس اہم کام کے لئے بُلایا گیا ہے۔

خُداوند کا فرشتہ

"خداوند کا فرشتہ" کی اِصطلاح سے مُراد تجسّم کے ظہُور سے قبل خُداوند یسُوع مسیح ہے۔ جن پاروں میں اُس کا ذکر کیا گیا ہے، اُن کے مُطالعہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وُہ تثلیث کا دُوسرا اقنوم ہے۔

اوّل: کتابِ مقدس ظاہر کرتی ہے کہ وُہ خُدا ہے۔ جب وُہ ہاجرہ پر ظاہر ہُوا، اُس نے اُسے پہچان لیا کہ وُہ خُدا کی حضوری میں ہے اور اُس نے اُسے "خدائے بصیر" کہا (پیدائش ۱۳:۱۶)۔ کوہِ موریا پر ابرہام سے باتیں کرتے ہُوئے، فرشتے نے اپنے آپ کو "خداوند"

(عبرانی یاوے، یا یہوواہ؛ پیدائش ۲۲ : ۱۶) کے طور پر ظاہر کیا۔ فرشتے نے یعقوب سے اپنے آپ کو متعارف کراتے ہوئے کہا کہ وہ بیت ایل کا خدا ہے (پیدائش ۳۱ : ۱۱-۱۳)۔ یوسف کو برکت دیتے ہوئے اسرائیل نے خدا اور "فرشتہ" کے نام استعمال کئے (پیدائش ۴۸ : ۱۵، ۱۶)۔ جلتی ہوئی جھاڑی میں یہ خداوند کا فرشتہ تھا جو ظاہر ہوا (خروج ۳ : ۲)، لیکن موسیٰ نے "اپنا منہ چھپایا کیونکہ وہ خدا پر نظر کرنے سے ڈرتا تھا" (خروج ۳ : ۶)۔ خداوند جو اسرائیل کے آگے بادل کے ستون میں چلتا تھا "خداوند کا فرشتہ" (خروج ۱۴ : ۱۹) تھا۔ جدعون ڈرتا تھا کہ وہ مر جائے گا کیونکہ اس نے خدا کے فرشتہ یعنی خدا کو دیکھا ہے (قضاۃ ۶ : ۲۲، ۲۳)۔ خدا کے فرشتے نے منوحہ کو بتایا کہ اس کا نام عجیب ہے (۱۳ : ۱۸)، یہ خدا کے ناموں میں سے ایک نام ہے (یسعیاہ ۹ : ۶)۔ جب یعقوب نے فرشتے سے کشتی لڑی، تو اس نے خدا سے کشتی لڑی (ہوسیع ۱۲ : ۳، ۴)۔ یہ ثبوت اس امر کے لئے قائل کرتے ہیں کہ پرانے عہد نامہ میں جب "خداوند کے فرشتے" کا ذکر آتا ہے، تو اس سے مراد خداوند یسوع مسیح ہے۔

جان۔ ایف۔ والورڈ اس حقیقت کی حمایت میں چار ثبوت پیش کرتا ہے:

> "(ا) عہدِ جدید میں دوسرا اقنوم واضح خدا ہے۔ (ب) عہدِ عتیق کا "یہوواہ کا فرشتہ" مسیح کے تجسم کے بعد دوبارہ نہیں آتا۔ (ج) یہوواہ کے فرشتے اور مسیح دونوں کو باپ نے بھیجا ہے۔ (د) یہوواہ کا فرشتہ نہ تو باپ اور نہ روح القدس ہی ہو سکتا ہے کیونکہ باپ اور روح القدس دونوں انسان کے لئے نادیدنی ہیں، اور دونوں کی صفات غیر مادی ہیں"۔ وہ نتیجۃً کہتا ہے کہ اس بات کا انکار کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ یہوواہ کا فرشتہ ذاتِ الٰہی کا دوسرا اقنوم ہے۔ ہر ایک حقیقت اس امر کی نشان دہی کرتی ہے کہ وہ عہدِ جدید کا مسیح ہے۔"

۶ : ۱۷-۲۴ اس احساس کے تحت کہ وہ خداوند سے باتیں کر رہا ہے، جدعون نے نشان مانگا۔ تب اس نے بکری کے ایک بچے اور فطیری روٹیوں کی نذر تیار کی۔ جب خدا کے فرشتے نے اس نذر کو اپنے عصا کی نوک سے چھوا اور یہ آگ سے بھسم ہو گئی تو جدعون کو معلوم ہوا کہ وہ خداوند کی حضوری میں ہے اور وہ ڈرا کہ وہ مر جائے گا۔ لیکن

خُداوند نے اُسے اِن الفاظ کے ساتھ تسلّی دی کہ "تیری سلامتی ہو"۔ پھر جدعون نے وہاں ایک مذبح بنایا جس کا اُس نے یہوواہ سلوم نام رکھا (یعنی خداوند سلامتی ہے)۔

۶:۲۵-۳۲ خداوند کی فرماں برداری کے طور پر اُس رات جدعون نے بعل کے مذبح کو ڈھا دیا جو اُس کے باپ نے کھڑا کیا تھا اور اِس کے ساتھ یسیرت کو بھی ڈھا دیا، اور اُن کی جگہ یہوواہ کے نام کا ایک مذبح بنایا۔ صُبح کو شہر کے باشندے اُس کے اِس فعل کے لئے اُسے مار ڈالنے کے درپے تھے۔ لیکن اُس کے باپ یوآس نے مداخلت کرتے ہوئے کہا کہ اگر بعل سچّا خُدا ہے تو وُہ خود اپنا دِفاع کرے۔ یوآس نے اعلان کیا کہ اگر کوئی شخص بعل کی طرف سے جھگڑا کرے تو وُہ مارا جائے۔ جدعون کا نام یرُبعل پڑ گیا جس کا مطلب ہے "بعل خُود اُس سے جھگڑا کرے"۔

شاید بعض لوگ اِسے جدعون کی غلطی تصوّر کریں کہ اُس نے ڈر کے مارے رات کے وقت مذبح ڈھایا۔ لیکن ہم اِس حقیقت سے چشم پوشی نہ کریں کہ اُس نے خُداوند کی فرمانبرداری تو کی۔ اُس کے ڈر نے اُسے فرماں برداری سے نہ روکا۔ ہم سب میں خوف اور ڈر تو موجود ہے، لیکن ڈر بذاتہٖ غلط نہیں ہے۔ لیکن جب یہ خداوند کی فرماں برداری میں رُکاوٹ بن جاتا ہے، تو یہ ایمان میں رکاوٹ ہے اور یہ گناہ ہے۔

۶:۳۳-۳۵ اِس وقت مدیانی، عمالیقی اور اہلِ مشرق اکٹھے ہوئے، اور یردن کو پار کر کے یزرعیل کی وادی میں ڈیرے لگائے کہ اسرائیل سے جنگ کریں۔ خُداوند کی رُوح جدعون پر نازل ہوئی اور اُس نے منسّی، آشر، زبولون اور نفتالی کے قبیلوں میں سے فوج تیار کی۔ ابی عزر (آیت ۳۴) جدعون کے آباؤ اجداد میں سے تھا۔ اُس کا نام یہاں (عبرانی متن میں) خاندانی نام کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔

۶:۳۶-۴۰ جنگ میں جانے سے پہلے جدعون خداوند سے فتح کی تصدیق چاہتا تھا۔ پہلی تصدیق یہ ہو کہ اوس اُس کی اُون پر پڑے اور اِس کے اِردگرد کی زمین خشک رہے۔ دُوسری تصدیق یہ ہو کہ آئندہ رات اوس اون پر نہیں بلکہ زمین پر پڑے۔

جدعون کی اُون کے بارے میں مسیحی اکثر غلط فہمی کا شکار ہوئے ہیں۔ اس واقعہ سے متعلق ہمیں دو باتوں کو اپنے ذہن میں رکھنا چاہیے۔ اوّل، جدعون کی اُون پر راہنمائی کے لئے نہیں بلکہ تصدیق کے لئے نگاہیں جمی ہُوئی تھیں۔ خُدا تو اُسے پہلے بتا چکا تھا کہ وُہ کیا کرنے کو

ہے۔ جدعون محض کامیابی کی یقین دہانی کا متمنی تھا۔ وُہ لوگ جو خداوند کی مرضی کو معلوم کرنے کے لئے اُون یعنی کوئی چیز بھی استعمال کرتے ہیں، وُہ اِس پارے کا غلط اطلاق کرتے ہیں۔ دوم، جدعون کوئی فِطری نہیں بلکہ فوق الفطرت نشان مانگ رہا تھا۔ فِطری طور پر جدعون جس بات کا تقاضا کر رہا تھا، وُہ خُدا کی براہِ راست مداخلت کے بغیر ظہور پذیر نہیں ہو سکتی تھی۔ آج کل لوگ مختلف چیزوں کو "اُون" کے طور پر استعمال کرتے ہیں جو بغیر الٰہی مداخلت کے فطری طور پر رُونما ہو سکتی ہیں۔ اِس کہانی کا استعمال کرنے کا یہ بھی ایک غلط طریقہ ہے۔ ہم یہاں دیکھتے ہیں کہ خُدا ایک کمزور ایمان والے شخص کو اُس کی فتح کے بارے میں یقین دِلاتا ہے۔ خُدا آج بھی ہماری دُعاؤں کے جواب میں ہمیں ایسی یقین دہانی کرا سکتا اور کراتا ہے۔

(۲) جدعون کے تین سَو مرد باب ۷

۷:۱-۳ اِس بات کو واضح کرنے کی غرض سے کہ مدیانیوں کے خلاف فتح واقعی خُداوند کی طرف سے نظر آئے خداوند نے جدعون کی ۳۲،۰۰۰ فوج میں سے شریعت کے مُطابق ڈرپوک اور کچ دِلے لوگوں کو گھر بھیج دیا۔ ایسا کرتے ہُوئے دس ہزار رہ گئے (استثنا ۲۰:۸)۔

۷:۴-۸ فوج کو مزید کم کرنے کے لئے خُداوند نے سپاہیوں کا دریا پر امتحان لیا۔ جن لوگوں نے گھٹنوں کے بَل جُھک کر پانی پینے میں دیر لگائی اُنہیں خارج کر دیا گیا۔ اِس کے برعکس جنہوں نے کُتّے کی طرح چپڑ چپڑ کر جلدی سے پانی پیا اور چل پڑے، انہیں فوج میں رکھ لیا گیا۔ ان مَردوں کی تعداد تین سَو تھی۔

۷:۹-۱۴ تب خُداوند نے جدعون کو حکم دیا کہ وُہ رات کے وقت مدیانیوں کی لشکرگاہ کے باہر سے اُن کا جائزہ لے۔ اپنے نوکر فوراہ کے ساتھ جدعون مدیانیوں کی لشکرگاہ کے کنارے تک گیا۔ وہاں اُس نے سُنا کہ ایک مدیانی اپنے دوست کو بتا رہا ہے کہ اُس نے خواب میں دیکھا کہ جَو کی ایک روٹی مدیانی ڈیرے پر لڑھکتی ہُوئی آئی اور اُسے تباہ کر دیا۔ دوست نے اِس خواب کی یہ تعبیر کی کہ مدیانی، اسرائیلیوں کے ہاتھ سے شکست کھائیں گے۔ جَو عام کسان لوگوں کی خوراک تھی اور اِس سے مُراد اسرائیل تھے۔ ڈیرے سے مُراد مدیانیوں کی فوج تھی۔

۷: ۱۵-۲۰ شاید فوج کی کمی کے باعث پھر سے جدعون میں خوف پیدا ہوگیا، اور وُہ کسی حد تک حق بجانب تھا۔ خُدا اُسے کہہ رہا تھا کہ ۱،۳۵،۰۰۰ فوج کا ۳۰۰ جنگی مردوں کے ساتھ مُقابلہ کرے (۸: ۱۰) لیکن اب اُس کے دشمنوں کے مُنہ سے اِن الفاظ نے اُس کے ایمان کو مضبوط کر دیا۔ اِس کے بعد اُس نے پہلے سجدہ کیا (آیت ۱۵) اور پھر جنگ کی۔

یُوں فتح کی یقین دہانی کے ساتھ جدعون اسرائیل کی لشکر گاہ میں واپس آیا اور اپنے لوگوں کو جنگ کے لئے بُلایا۔ اُس نے ایک ایک سَو کے تین غول بنائے، اور ہر ایک جنگی مَرد کو نرسنگے، مٹی کے گھڑے، اور اُن میں مشعل کے ساتھ لیس کیا۔ وُہ مدیانیوں کی لشکر گاہ کے کنارے کی طرف گئے، اور مقررہ سگنل پر اُن سب نے نرسنگے بجائے، اور مٹی کے گھڑے توڑ دِیے تاکہ روشنی نظر آئے اور چلائے، "یہوواہ کی اور جدعون کی تلوار"۔

۷: ۲۱-۲۵ پریشانی اور ابتری کے عالم میں مدیانی آپس میں ایک دُوسرے پر حملہ شرُوع کر کے بھاگ اُٹھے۔ سب سے پہلے نفتالی، آشر، اور منسّی کے قبیلہ نے اُن کا تعاقب کیا۔ لیکن اِس کے بعد افرائیم کے سارے مَردوں کو بُلایا گیا کہ وُہ یردن کے گھاٹوں پر قابض ہونے اور دریا کے پار بھاگنے والے دشمنوں کو قتل کرنے میں ان کی مدد کریں۔ افرائیمیوں نے دُو سرداروں عوریب (غارت گر) اور زئیب (بھیڑیا) کو پکڑ کر قتل کر دیا۔

ہم جدعون کی کارروائی سے قیادت کے بارے میں کچھ اسباق سیکھ سکتے ہیں۔ قائد کو دُوسروں کی قیادت کرنے سے قبل مکمّل طور پر قائل ہونا چاہئے کہ وُہ کیا کرنے کو ہے۔ لازم ہے کہ وُہ سب سے پہلے خُدا کی پرستش کرنے والا ہو، یعنی خُدا کو اُس کا حقیقی مقام دینے والا ہو (آیت ۱۵)۔ وُہ اپنے نمونہ سے قیادت کرے (آیت ۱۷)۔ اُسے اِس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ ہر ایک کے حق کا خیال رکھے۔ سب سے پہلے خُدا اور اُس کے منتخب آلۂ کار لوگوں کا (آیت ۱۸)۔

(۳) جدعون کی فِلستیوں پر فتح ۸: ۱-۳۲

۸: ۱-۳ اولاً تو افرائیم کے لوگ جدعون سے ناراض تھے کہ اُنہیں مدد کے لئے اِس سے پہلے کیوں نہ بلوایا گیا۔ لیکن جب جدعون نے انہیں یاد دلایا کہ اُن کا دُو سرداروں پر فتح حاصِل کرنا اُس کی اپنی کارکردگی سے کہیں زیادہ اہمیّت کا حامِل تھا، تو اُن کا غصّہ

ٹھنڈا ہوگیا۔ جیسا کہ ہم پہلے بھی وضاحت کر چکے ہیں کہ ابیعزر (آیت ۲) سے مُراد جدعون اور اُس کے لوگ ہیں۔

۸: ۴-۷ سکات کے یہودیوں نے جدعون اور اُس کے تین۳ سو مِلُو کے جنگی مردوں کو کھانا دینے سے انکار کر دیا کیونکہ وُہ خائف تھے کہ اگر اُنہیں شکست ہوگئی تو مدیانی اُن کے خِلاف انتقامی کارروائی کریں گے۔ جدعون نے دھمکی دی کہ جب خُداوند زبح اور ضلمنع کو اُس کے ہاتھ میں کر دے گا تو وُہ اُن کے گوشت کو ببول اور سدا گُلاب کے کانٹوں سے نُچوائیگا (عبرانی پھٹکارنا)۔

۸: ۸، ۹ کھانے کی چیزوں کے لئے جدعون کی درخواست کا فنوایل کے لوگوں نے بھی نفی میں جواب دیا۔ اُن کو اُس نے یہ دھمکی دی کہ جب مَیں سلامت لَوٹوں گا تو مَیں تمہارے بُرج کو ڈھا دُوں گا۔

۸: ۱۰-۱۷ جدعون اپنی بات پر قائم رہا۔ اُس نے دو۲ مدیانی بادشاہوں کو پکڑ لیا اور سارے لشکر کو بھگا دیا۔ ایک نوجوان مُخبر کی تحریری فہرست کی مدد سے سکات کے ۷۷ سرداروں کو سبق سکھایا۔

جہاں تک فنوایل کا تعلق ہے جدعون نے اُس کا بُرج ڈھا دیا اور شہر کے باشندوں کو بھی قتل کیا۔

"نرم جواب قہر کو دُور کر دیتا ہے پر کرخت باتیں غضب انگیز ہیں" (امثال ۱۵: ۱)۔ امثال کی پہلی سچائی کا نمونہ آیات ۱-۳ میں جدعون کے افرائیمیوں کو دِئے گئے جواب میں موجُود ہے۔ اور دُوسری سچائی آیات ۴-۱۷ میں سکات اور فنوایل کے لوگوں کے الفاظ میں ظاہر ہے۔

۸: ۱۸-۲۱ زبح اور ضلمنع نے تبور کے مقام پر جدعون کے بعض بھائیوں کو قتل کیا تھا۔ چنانچہ اُس نے اپنے سب سے بڑے بیٹے یتر کو حُکم دیا کہ وُہ انہیں قتل کرے۔ چونکہ ابھی وُہ لڑکا تھا اِس لئے وُہ ڈر گیا، چنانچہ جدعون نے خود یہ کام سرانجام دیا۔

۸: ۲۲، ۲۳ بنی اسرائیل نے جدعون کی فوجی کامیابیوں سے متاثر ہو کر اُسے اُن کا بادشاہ بننے کی درخواست کی۔

انہوں نے خُداوند کی بجائے ایک اِنسان کو جلال دیا (مُقابلہ کریں ۷: ۲)۔ لیکن

جدعون نے بڑی خوبصورتی سے اِنکار کرتے ہوئے کہا کہ نہ تو وُہ اور نہ اُس کے بیٹے ہی اُن پر حکومت کریں گے ، بلکہ صرف خُداوند ہی اُن پر حکومت کرے ۔

۸ : ۲۴-۲۷ جدعون نے ایک آزمائش کا مقابلہ تو کیا، لیکن دُوسری میں گر گیا۔ اُس نے مدیانیوں سے لی ہوئی بالیاں مانگ لیں (مدیانیوں کو اسماعیلی بھی کہا گیا ہے، خروج ۳۲ : ۱-۶) ۔ اُن سے اُس نے افود بنایا، یہ کاہن کا لباس تھا۔ اُسے اس نے عفرہ میں رکھا تو یہ بُت پرستی کا باعث بنا اور یُوں یہ اسرائیل کے لئے پھندا بن گیا، کیونکہ اِس سے اُن کی توجہ سیلا اور خیمۂ اجتماع سے ہٹ گئی تھی ۔ ”اُس نے بادشاہت کا انکار کیا لیکن کہانت کا خواہاں تھا۔“

۸ : ۲۸-۳۲ مدیانیوں پر فتح حاصل کرنے کے بعد بنی اسرائیل نے چالیس سال تک اَمن میں گزارے ۔

اِس حقیقت کا خصُوصی طور پر ذِکر کیا گیا ہے کہ جدعون کی کئی بیویاں تھیں جن سے اُس کے ستر بیٹے پیدا ہوئے ۔ عِلاوہ ازیں سکم میں اُس کی ایک حرم تھی جس سے ابی ملک نامی اُس کا لڑکا پیدا ہوُا۔

جدعون کی شخصیت کے کئی پہلو تھے۔ اُس کی دُو اور خصُوصیات اِس باب میں نمایاں طور پر نظر آتی ہیں۔ مدیانیوں کے بے رحمانہ تعاقب سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُس نے اپنے احکامات پر پُوری طرح سے عمل کیا اور عمل کروایا ۔ گو وُہ تھک چکا تھا، گو اُس نے پہلے ہی بہت کُچھ کیا تھا، گو کسی نے اُس کی مدد نہ کی ، وُہ آگے بڑھتا گیا حتیٰ کہ اُس نے اسمٰعیلیوں کو قتل کیا اور اُن کے بادشاہ اُس کے پاؤں پر مُردہ پڑے تھے ۔ پولُس رسُول میں بھی ایسی ہی تحریک تھی البتہ اُس نے اُسے رُوحانی جنگ میں ظاہر کیا (فلپّیوں ۳ : ۱۲-۱۴) ۔

دُوسری خصوصیت منفی ہے ، اُس نے لُوٹ کے مال میں سے سونے کی بالیاں ، اِسمٰعیلیوں کو شکست دینے کے انعام کے طور پر وصُول کیں (آیت ۲۴)، اور یہ جدعون ، اُس کے خاندان اور مُلک کے لئے پھندا بن گئیں ۔ پیدائش ۱۴ : ۲۱-۲۴ میں ابرہام کے رویہ سے اِس کا موازنہ کیجئے ۔ ہم خُدا کی راہنمائی میں جدعون کی خوبیوں کو اپنائیں اور اُس کی بُرائیوں سے گریز کریں ۔

و۔ ابی ملک کا غاصبانہ قبضہ ۸:۳۳-۹:۵۷

جونہی جدعون نے وفات پائی، بنی اسرائیل گمراہ ہو کر بعل کی پرستش کرنے لگے۔ وُہ جدعون کی اعلیٰ قومی فتوحات کو کس قدر جلدی سے بھول گئے، اور خداوند کی مخلصی کو بھول کر جدعون کے خاندان سے بدسلوکی کرنے لگے۔ کیا ہم خُداوند اور اپنے ساتھیوں کی مہربانیوں کو یاد رکھتے ہیں؟ بڑی شرم کی بات ہے کہ ہم اُنہیں اکثر بھول جاتے ہیں۔

۹:۱-۶ ابی ملک (میرا باپ بادشاہ تھا) جدعون کا بیٹا تھا۔ وُہ اسرائیل کا قاضی نہیں تھا بلکہ ایک غاصب تھا جس نے مناسب اختیار کے بغیر بنی اسرائیل پر حکومت کرنے کی کوشش کی۔ اپنی حکومت کے لئے ہر طرح کے خطرہ کو ختم کرنے کے لئے اُس نے چھوٹے بھائی یوتام کے سوا، باقی تمام بھائیوں کو قتل کر دیا۔ سکم میں اپنے گھٹیا قسم کے رشتہ داروں کے ذریعہ اُس نے اُس علاقہ کے لوگوں کو ترغیب دی کہ وُہ اُسے بادشاہ تسلیم کریں۔ چونکہ جدعون کے ستّر بیٹے تھے (آیت ۲) اور سب قتل نہیں کئے گئے تھے، اِس لئے آیت ۵ میں مذکور ستّر کا مطلب ضرور "ستّر کے قریب" ہوگا۔

۹:۷-۱۵ اناجیل میں بہت سی تمثیلیں اور کہانیاں ہیں جن کے بہت گہرے معانی ہیں۔ یہاں عہدِ عتیق کی چند ایک تمثیلوں میں سے ایک تمثیل ہے۔ جینسن درج ذیل الفاظ میں اِس کی وضاحت کرتا ہے:

> جب یوتام نے ابی ملک کی تاج پوشی کے بارے میں سُنا، اور لوگ نیچے وادی میں جمع تھے، تو وُہ اُس وقت کوہِ گرزیم کی چوٹی پر چڑھ گیا۔ اُس واضح مقام سے وادی میں آواز صاف سُنائی دیتی تھی اور لوگوں نے بڑے غور سے اُس کی تمثیل کو سُنا۔ اُس نے درختوں کی جمہوریہ کی تمثیل استعمال کی کہ وُہ اپنا بادشاہ چُننا چاہتے تھے، اِس کی مدد سے اُس نے اسرائیل کے رویّہ کی تصویر پیش کی۔ اُس نے جدعون کے بیٹوں کو زیتون، انجیر اور انگور کے درختوں سے تشبیہ دی جنہوں نے بڑی عقل مندی سے خُدا کی طرف سے مقرر کردہ سُود مند حیثیت کو چھوڑنے سے اِنکار کرتے ہوئے کہا کہ ہم جا کر درختوں پر حکومت نہیں کریں گے۔ اُس نے ابی ملک کو اُونٹ کٹارے سے تشبیہ دی جس نے نہ

صِرف دعوت کو قبول کر لیا بلکہ اُس نے انتباہ کیا کہ اگر لبنان کے دیو داروں نے اُسے بادشاہ کی حیثیت سے منتخب نہ کیا تو وُہ اُنہیں برباد کر دے گا۔

۹:۱۶-۲۱ یوتام نے بڑی دلیری سے لوگوں کو بتایا کہ اگر اُنہوں نے اُس کے بھائیوں کو قتل کرنے میں راست قدم اُٹھایا ہے تو وُہ اپنے نئے بادشاہ کے ساتھ خوشی منائیں۔ اگر نہیں تو اہلِ سِکم اور ابی ملک خانہ جنگی میں ایک دُوسرے کو قتل کریں گے۔

۹:۲۲، ۳۳ بالکل یہی ہُوا۔ تین ۳ سال کے بعد خُدا نے اہلِ سِکم اور ابی ملک کے درمیان بُری رُوح بھیجی۔ خُدا بدی کا بانی نہیں، لیکن وُہ بدی کی اجازت دیتا ہے، اور اُسے بُرے لوگوں کے ذریعہ اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے استعمال کرتا ہے (۱۔ سموئیل ۱۶:۱۴؛ ۱۔ سلاطین ۲۲: ۱۹-۲۳)۔ سِکم کے لوگ، سِکم کے نزدیک تجارتی شاہراہوں پر مُسافروں کو لُوٹ لیتے تھے، اور یُوں وُہ حاصل ہونے والے محصُول سے ابی ملک کو محرُوم کر دیتے (آیت ۲۵)۔ جعل بن عبید نے فصل کی کٹائی کے موقعے کو ابی ملک کے خلاف بغاوت کے لئے استعمال کرتے ہُوئے کہا "ابی ملک کون ہے اور سِکم کون ہے کہ ہم اُس کی اطاعت کریں؟ ابی ملک کے سِکم کے کٹھ پُتلی گورنر زبول نے خفیہ طور پر ابی ملک کو اِس سازش کی خبر دی اور اُسے مشورہ دیا کہ وُہ صبح کو اُن پر حملہ کر دے۔

۹:۳۴-۴۰ جب جعل صُبح کے وقت شہر کے پھاٹک پر گیا تو اُسے ایسا لگا کہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر سے لوگ نیچے اُتر رہے ہیں۔ پہلے تو زبول نے ظاہر کیا کہ جو کچھ وُہ دیکھ رہا ہے محض سائے ہیں۔ اُسے اُمید تھی کہ یُوں ابی ملک کو موقع مِل جائے گا۔ بالآخر جعل کو احساس ہُوا کہ وُہ درحقیقت لوگ ہیں، ایک دُوسرا غول ایک اَور سمت کی طرف سے آ رہا تھا۔ تب زبول نے اُسے چیلنج کیا کہ وُہ جا کر اُس سے لڑے جس کی حکومت سے اُس نے نفرت کی ہے۔ جب جعل اور اُس کے باغی ساتھیوں نے دشمن کا مقابلہ کیا تو اُس کے اکثر ساتھی زخمی ہو کر گر پڑے اور اُسے شہر تک رگیدا گیا۔

۹:۴۱-۴۴ زبول نے ابی ملک کے ساتھ ارومہ کے قریب قیام کیا۔ اُس نے جعل اور اُس کے بھائیوں کو سِکم سے نکال دیا۔ اگلے دِن سِکم کے لوگ کھیتوں میں کام کرنے کے لئے گئے، یا شاید گرے ہُوئے لوگوں کا مالِ غنیمت اکٹھا کرنے گئے۔ جب ابی ملک نے

یہ سُنا، تو اُس نے اپنے آدمیوں کے تین۳ غول بنا کر گھات لگائی۔ دو۲ غول تو اُن پر جھپٹ پڑے اور تیسرے نے اُن کا شہر میں واپس جانا ناکام بنا دیا۔ یہ گھات کامیاب رہی۔

۹:۴۵ ایک دِن کی لڑائی کے بعد شہر فتح ہو گیا۔ لوگوں کو قتل کر دیا گیا، اُن کا شہر مِسمار کر دیا گیا، اور اُس میں نمک چھڑکوا دیا گیا۔ (نمک چھڑکوانے کا مطلب ہے زمین کو بنجر بنایا۔ یہاں ابی مَلک کا یہ فعل اُس کے اِس عزم کو ظاہر کرتا تھا کہ یہ زمین سدا بنجر رہے)۔

۹:۴۶-۴۹ سِکم کے بُرج کے قریب ابریت دیوتا کا مندر تھا۔ اُس بُرج کے لوگ مندر کے ایک بہُت بڑے کمرے میں چُھپ گئے۔ ابی مَلک اور اُس کے لوگوں نے کوہِ ضلمنع کے جنگل میں سے ٹہنیاں کاٹیں اور اس قلعہ پر ڈال کر آگ لگا دی۔ تقریباً ایک ہزار مَرد اور عَورتیں آگ سے بھسم ہو گئے۔

۹:۵۰-۵۷ تیبض کو فتح کرتے ہُوئے ابی مَلک زوال پذیر ہُوا۔ جب اُس نے ایک بُرج پر حملہ کیا جِس میں بہت سے لوگوں نے پناہ لے رکھی تھی تو ایک عورت نے چکّی کا اُوپر کا پاٹ ابی مَلک کے سر پر گرا دیا۔ وُہ شدید زخمی ہو گیا۔ اُس نے اپنے ایک آدمی سے کہا کہ وُہ اُسے قتل کر دے تاکہ اُس کے بارے میں یہ نہ کہا جائے کہ اُسے ایک عورت نے قتل کیا۔ جیسا کہ یوتام نے پیشین گوئی کی تھی، اُس کی شرارت کا بدلہ اُسے مِلا۔

اِنصاف کا اپنا طریقِ کار ہے کہ وُہ جُرم کی مناسبت سے سزا دیتا ہے۔ ابی مَلک نے اپنے بھائیوں کو پتھر پر قتل کیا تھا (آیت ۵) اور ایک پتھر نے اُس کے غرور سے بھرے ہُوئے سر کو کُچل دیا۔ جو تشدد کی زندگی گزارتے ہیں، وُہ تشدد سے مَریں گے۔

ز۔ تولع اور یائیر

۱۰:۱-۵

اشکار کے قبیلہ کا تولع اسرائیل کا ۲۳ سال تک قاضی رہا۔ وُہ افرائیم کے کوہستانی مُلک میں رہتا تھا۔

اگلا قاضی جلعادی یائیر تھا جِس نے اسرائیل پر ۲۲ سال تک حکمرانی کی۔ اِس بات کا بھی ذِکر کیا گیا ہے کہ اُس کے تیس۳۰ بیٹے، تیس۳۰ قصبوں پر حکُومت کرتے تھے۔

ح ۔ افتاح ۱۰:۶-۱۲:۷

(۱) اسرائیل کی مصیبت ۱۰:۶-۱۸

اب پھر ہم مایوس کن بیان پڑھتے ہیں کہ کس طرح بنی اسرائیل نے خداوند کو چھوڑ کر بتوں کی طرف رجوع کیا۔ بتوں کی پرستش سے بنی اسرائیل بت پرستوں کی غلامی میں چلے گئے۔ یردن کے مشرق میں رہنے والے عمونی اور مغرب میں رہنے والے فلستی یہودیوں سے لڑے، اور عمونیوں نے یردن کو پار کر کے، یہوداہ، بنیمین اور افرائیم سے بھی جنگ کی۔

اسرائیلی فلستیوں اور عمونیوں کے سامنے بے بس تھے کیونکہ انہوں نے یہوواہ کی پرستش کو ترک کر کے، غیر قوموں کے دیوتاؤں کی پرستش شروع کر دی تھی (آیت ۶)۔

۱۰:۱۰-۱۶ جب بنی اسرائیل نے خداوند سے فریاد کی تو پہلے تو اس نے اُن کی فریاد کو سننے سے انکار کر دیا۔ اس نے ماضی میں مخلصی کی کئی مثالیں پیش کرتے ہوئے انہیں یاد دلایا کہ ہر دفعہ مخلصی کے بعد وہ اس سے پھر برگشتہ ہو گئے (آیت ۱۳)۔ لیکن جب انہوں نے مسلسل دعا کی اور اپنے بتوں کو دور کیا تو خدا نے اُن کی فریاد کو سنا۔ آیت ۱۶ سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ خدا کس قدر رحیم ہے۔ باپ کی طرح وہ اپنے برگشتہ بچوں کی بدحالی سے غمگین ہوا۔ اُن کی مصیبت نے اُسے مائل بہ کرم کیا۔

۱۰:۱۷، ۱۸ باب کے اختتام پر عمونی فوج جلعاد میں فراہم ہوئی اور اسرائیل مصفاہ میں اکٹھے ہوئے۔ جلعاد کے لوگ کسی فوجی راہنما کی تلاش میں تھے (آیات ۱۷، ۱۸)۔

(۲) اِفتاح اسرائیل کا دفاع کرتا ہے ۱۱:۱-۲۸

۱۱:۱-۳ افتاح جلعادی زبردست سورما اور غیر عورت کا بیٹا تھا۔ جب اُس کے اپنے ملک کے لوگوں نے اُسے رد کر دیا تو وہ طوب کے ملک میں رہنے لگا (غالباً شام) جہاں وہ شہدے (بدمعاش یا لچے) لوگوں کا قائد بن گیا۔

۱۱:۴-۱۱ جلعاد کے بزرگوں نے اِفتاح سے کہا کہ عمونیوں کے خلاف اِسرائیلی فوج کی قیادت کرے اور اُس سے وعدہ کیا کہ اگر وہ دشمنوں کو شکست دے دے تو وہ

اُسے اپنا حکمران تسلیم کرلیں گے۔

اُس کی پیدائش پر ایک پردہ تھا اور اُسے اُس کے بھائیوں نے ردّ کر دیا۔ جب اسرائیلی غلامی میں گرفتار ہوگئے تو اُنہوں نے اُسے یاد کیا، اور اُس سے مدد مانگی ۔ وُہ جلعادیوں کی مدد کرنے کو تیار ہوگیا اور ایسا کرتے ہوئے وُہ اُن کا حاکم بننے کو بھی راضی ہؤا۔

۱۱: ۱۲-۲۸ افتاح کا پہلا کام یہ تھا کہ اُس نے عمونی بادشاہ کے پاس ایلچی بھیجے، اور اُسے موقع فراہم کیا کہ وُہ اپنے ظلم کی وضاحت کرے۔ بادشاہ نے شکایت کی کہ جب اسرائیل مصر سے کنعان میں آئے تو انہوں نے اُس کی زمین پر قبضہ کیا تھا۔ افتاح نے بتایا کہ ایسا ہرگز نہیں خُداوند نے اپنے لوگوں کو ہدایت کی تھی کہ ادومیوں (استثنا ۲: ۴، ۵)، موآبیوں (استثنا ۲: ۹) یا عمونیوں (استثنا ۲: ۱۹) کو بالکل چھیڑا نہ جائے کیونکہ یہ یہودیوں کے دُور کے رشتہ دار ہیں۔ چنانچہ بنی اسرائیل ادوم اور موآب کی سرزمین پر سے چکر کاٹ کر گُزر گئے۔ تاہم جب وُہ عمونیوں کے علاقہ میں آئے، تو اُسے پہلے سے اموریوں نے فتح کر لیا تھا جن کا بادشاہ سیحون تھا۔ اسرائیلیوں نے اموریوں کو شکست دے کر مُلک پر قبضہ کیا تھا۔

جب عمونی بادشاہ نے اپنے اِس دعویٰ سے دست بردار ہونے کے لئے اِنکار کر دیا تو افتاح جنگ کے لئے تیار ہوگیا۔

(۳) اِفتاح کی مَنّت ۱۱: ۲۹-۴۰

جنگ پر جانے سے قبل افتاح نے بڑی جلد بازی سے مَنّت مانی، کہ جب وُہ فتح کرکے واپس لوٹے تو جو اُس کے گھر میں سے پہلے اُس سے مِلے وُہ خُداوند کا ہوگا۔ خُداوند نے اُسے عمونیوں پر فتح بخشی اور جب وُہ اپنے گھر آیا تو سب سے پہلے اُسے ملنے کے لئے اُس کی بیٹی باہر آئی۔ چنانچہ اُس نے اُسے خُداوند کے حضور پیش کر دیا۔

افتاح نے اپنی بیٹی کے ساتھ کیا کیا اِس کے متعلق کئی مختلف آراء ہیں۔ ایک نظریہ یہ ہے کہ اُس نے اُسے ذبح کرکے سوختنی قربانی کے طور پر خُداوند کے حضور پیش کر دیا۔ متن کے لحاظ سے تو یہی مطلب اخذ ہوتا ہے حالانکہ اِنسانی قربانی کا تصوّر نہایت مکروہ ہے اور خُدا نے کبھی اِسے پسند نہیں کیا (استثنا ۱۸: ۹-۱۴)۔ صِرف جانوروں کی قربانی دی

جاتی تھی ، انسانوں کو مخصُوص کیا جاتا تھا اور زرِ فدیہ دے کر انہیں چھُڑا لیا جاتا تھا (خرُوج ۱۳: ۱۲، ۱۳؛ احبار ۲۷: ۱-۸) ۔

ایک دُوسرا عام نظریہ یہ ہے کہ افتاحؔ نے اپنی بیٹی کو خداوند کی خِدمت کے لئے مخصُوص کر دیا اور کہ وُہ اِس خدمت کے لئے ہمیشہ کنواری رہے ۔ اِس نظریہ کے حامل لوگوں کا یہ خیال ہے کہ افتاحؔ کی مَنّت یہ تھی کہ جو کوئی اُس کے گھر کے دروازہ سے نکل کر اُس کے استقبال کو آئے "وُہ خُداوند کا ہو گا یا مَیں اُس کو سوختنی قُربانی کے طور پر گُزرانوں گا" (آیت ۳۱) ۔ مُسلسل کنوار پن کے تصوّر کو آیات ۳۷-۳۹ سے تقویت ملتی ہے ۔ بہرکیف اِس سے ہم یہ سبق اخذ کرتے ہیں کہ ہم جلد بازی میں وعدے نہ کریں ۔

(۴) اِفتاحؔ ، اِفرائیمیوں کو قتل کرتا ہے ۱۲: ۱-۷

۱۲: ۱-۴ افرائیمؔ کے لوگ ، افتاحؔ کی فتح سے حسد کرتے تھے ۔ اُنہوں نے شکایت کی کہ اُنہیں اِس جنگ میں شرکت کرنے کی اِجازت کیوں نہیں دی گئی ۔ افتاحؔ نے اُنہیں یاد دلایا کہ اُس نے اُن سے مدد کے لئے کہا تھا ، لیکن اُنہوں نے مدد کرنے سے انکار کر دیا تھا ۔ (افرائیمی پریشانیاں پیدا کرنے والے لوگ تھے ، جب جدعونؔ نے مدیانیوں کو شکست دی تھی تو اُس کے ساتھ بھی جھگڑا کرنے کی کوشش کی (باب ۸) اور اب افتاحؔ کے ساتھ بھی بِلا وجہ جھگڑنے لگے) ۔

۱۲: ۵، ۶ اِفتاحؔ اور اُس کے لوگوں نے اِفرائیمیوں پر حملہ کیا اور یردنؔ کے گھاٹوں پر قبضہ کر کے اُن کے بچ نکلنے کے راستے بند کر دِئے ۔ کِسی شخص کو یردنؔ عبُور کرنے کی اجازت دینے سے پہلے مجبُور کیا جاتا کہ وُہ "شِبّلت" کا لفظ کہے (لغوی مطلب بہتی ندیا) ۔ افرائیمی اِس لفظ کا صحیح تلفّظ ادا نہیں کر سکتے تھے ۔ اور وہ "سِبّلت" کہنے سے پہچانے جاتے ۔ اِفتاحؔ نے یردن پر افرائیمؔ کے چالیس ہزار افراد کو قتل کیا ، یہ اپنے ہم وطنوں کا خوف ناک قتلِ عام تھا ۔

خُدا کے لوگوں کا آپس میں جھگڑنا کِس قدر افسوس ناک بات ہے ۔ افرائیمیوں کا خُون اب عمّونیوں کے خوُن سے مِل چُکا تھا ۔ کیسی عجیب بات ہے کہ قُضاۃ میں اچھے موقعوں پر بھی مُصیبت آدھمکتی ہے ۔ ریڈاٹؔ اپنے افسوس ناک مشاہدہ کا اِن الفاظ میں ذِکر

کرتا ہے:

> کیا یہ حقیقت نہیں کہ جنھوں نے بدعتوں کا ڈٹ کر مُقابلہ کیا وہی لوگ بعد میں اپنے بھائیوں کے پیٹ میں چھُرے گھونپ رہے ہیں، اور اُن باتوں پر جھگڑتے ہیں جو حقیقتاً بنیادی اہمیت کی حامل نہیں۔

۱۲: ۷ افتاح نے قاضی کی حیثیت سے چھ سال تک خدمت کی۔ تب اُس نے وفات پائی اور جلعاد میں دفن ہُوا۔ عبرانیوں ۱۱: ۳۲ میں افتاح کا جدعون، برق اور سمسون کے ساتھ ذِکر ہُوا ہے۔ اِن تمام لوگوں میں کمزوریاں تھیں، لیکن انھوں نے کسی نہ کسی وقت اپنے عظیم ایمان کا اظہار کیا۔

ط۔ ابصان، ایلون، عبدون ۱۲: ۸-۱۵

۱۲: ۸-۱۰ ابصان سات سال تک قاضی رہا۔ اِس کے بارے میں ہم صرف یہ جانتے ہیں کہ وُہ بیت لحم کا رہنے والا تھا اور اُس کے تیس بیٹے تھے جن کے لئے اُس نے دیگر قبائل سے بیویاں لیں۔

۱۲: ۱۱، ۱۲ ایلون کا تعلق زبولون کے قبیلہ سے تھا۔ وُہ دس سال تک قاضی رہا، اور اُسے عجلون میں دفن کیا گیا۔

۱۲: ۱۳-۱۵ ہلیل کے بیٹے عبدون کا تعلق فرعاتون شہر سے تھا، جو عمالیقیوں کے کوہستانی علاقہ، افرائیمیوں کی سرزمین میں ہے۔ وُہ آٹھ سال تک قاضی رہا۔ اُس کے چالیس بیٹوں اور تیس پوتوں کا خصوصی ذِکر کیا گیا ہے۔

ی۔ سمسون ابواب ۱۳-۱۶

(۱) سمسون کی دینداری کی میراث باب ۱۳

۱۳: ۱-۳ ساتویں بار ہم قضاۃ کی کتاب میں پڑھتے ہیں "بنی اسرائیل نے پھر خُداوند کے آگے بدی کی"۔ یہ چکر پھر شرُوع ہوتا ہے۔ اِس بار بنی اسرائیل چالیس سال تک فلستیوں کی غلامی میں رہے۔ یہ قوم کے لئے غلامی اور ظلم برداشت کرنے کا طویل ترین

دُور تھا۔ جب بنی اسرائیل فلستیوں کے ظُلم کی چکّی میں پس رہے تھے، خُداوند کا فرِشتہ (مسیح کا ظہُور) دان کے قبیلہ کے منوحہ کی بیوی پر ظاہر ہُؤا۔ گو وُہ بانجھ تھی تو بھی فرِشتے نے اُسے بتایا کہ وُہ ایک بیٹے کی ماں بنے گی۔ بانجھ پن اکثر خُدا کے مقصد کے لئے نقطۂ آغاز ہوتا ہے۔ وُہ موت میں سے زندگی پیدا کرتا ہے، اور نیست سے ہست کرتا ہے۔

۱۳: ۴-۷ اس بیٹے کے لئے پیشین گوئی کی گئی کہ وُہ ماں کے پیٹ سے اپنی موت تک نذِیر ہوگا۔ بتایا گیا کہ وُہ نہ تو مَے پیئے گا، نہ انگور یا کشمش کھائے گا اور نہ ہی اُس کے سر پہ اُسترہ پھرے گا۔ اور ماں کو بھی شراب یا ناپاک شے سے گریز کرنا ہوگا۔

نذیر کی مَنّت کے لئے پسِ منظر کو گنتی ۶: ۲ میں ملاحظہ فرمائیے۔ نذیر ہونے کے لئے کوئی شخص اپنی مرضی سے مَنّت مانتا تھا، لیکن سمسُون کے سِلسلہ میں اُس کا نذیر ہونا اُس کی پیدائش سے موت تک تھا۔

۱۳: ۸-۱۴ منوحہ نے دُعا کی کہ خُداوند کا فرشتہ ایک بار پھر آئے اور اُسے مزید ہدایات دے۔ فرِشتہ پھر اُس عورت کے پاس آیا اور وُہ اِس آسمانی مہمان کی مُلاقات کے لئے جلدی سے اپنے خاوند کو بُلا لائی۔ تاہم فرِشتہ نے اِس بار مزید ہدایات نہ دیں۔

۱۳: ۱۵-۱۸ منوحہ نے پیش کش کی کہ وُہ فرِشتہ کے لئے کھانا تیار کرے گا، اُس کا یہ خیال تھا کہ وُہ محض انسان ہے۔ فرشتے نے منوحہ کے ساتھ کھانا کھانے سے اِنکار کر دیا، کیونکہ وُہ کسی صُورت میں بھی اُس کے ہم پلہ نہ تھا۔ اِس کی بجائے اُس نے یہ مشورہ دیا کہ خداوند کے لئے بکری کا بچّہ سوختنی قربانی کے طور پر پیش کیا جائے۔ جب منوحہ نے فرِشتے کا نام پُوچھا تو اُس نے جواب دیا کہ اُس کا نام "عجیب" ہے۔ یسعیاہ ۹: ۶ میں یہ خُداوند یسُوع کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔

۱۳: ۱۹-۲۳ اِس پر منوحہ نے بکری کے بچّے کو خداوند کے حضُور نذر کے طور پر پیش کیا۔ تب فرشتہ مذبح کے شعلہ میں آسمان کی طرف چلا گیا۔ یُوں وُہ واضح طور پر ظاہر کرنا چاہتا تھا کہ یہ بذاتِ خُود خداوند کا ظہُور تھا۔ منوحہ اور اُس کی بیوی نے مُنہ کے بَل ہو کر سجدہ کیا۔ اگر فرِشتہ خُدا کی ذات سے کم تر ہوتا تو یہ عمل غیر مناسب ہوتا۔ اُنہوں نے خُداوند کو دیکھا تھا لیکن وُہ اِس کے نتیجے میں نہ مَرے کیونکہ خُدا نے اُن سے سوختنی

اور نذر کی قربانی قبول کر لی تھی۔

۱۳: ۲۴، ۲۵ اِس کے بعد بیٹا پیدا ہؤا اور اُس کا نام سمسون (چھوٹا سُورج) رکھا گیا۔ یہ بہُت جلدی ظاہر ہو گیا کہ خُداوند کا رُوح بڑے زور سے اُس کی زندگی میں کارفرما تھا۔

بائبل کے بہت کم لوگوں میں قُوّت اور کمزوری اِس حد تک ساتھ ساتھ نظر آتی ہیں جب ہم سمسون کے بارے میں سوچتے ہیں تو ہم عموماً اُس کی قوّت کو یاد کرتے ہیں۔ اُس نے اپنے ہاتھوں سے شیر کو مار دیا (قضاۃ ۱۴: ۶)۔ اُس نے اکیلے تیس ۳۰ فلستیوں کو مار دیا (۱۴: ۱۹)، اُس نے اُن رسیوں کو توڑ دیا جن سے یہوداہ کے لوگوں نے اُسے باندھا تھا۔ اور گدھے کے جبڑے سے ایک ہزار فلستیوں کو مار ڈالا (۱۵: ۱۴-۱۶)۔ جب فلستیوں نے اُسے گھیرے میں لے لیا تو وُہ غزہ شہر کے پھاٹک کو اُکھاڑ کر لے گیا (۱۶: ۳)۔ تین ۳ بار وُہ دلیلہ کے فریب سے بچا۔ ایک بار اُس نے سات ہری ہری بیدوں کو جن سے وُہ جکڑا گیا تھا، توڑ دیا۔ پھر جب نئی رسّی سے اُسے باندھا گیا تو اُس نے اُسے دھاگے کی مانند توڑ ڈالا، اور ایک بار جب اُس کی لٹوں کو بُن دیا، اور اُس نے بلّی کے کھونٹے کو تانے کے ساتھ اکھاڑ دیا (۱۶: ۶-۱۴)۔ بالآخر اُس نے اُس گھر کے ستُونوں کو گرانے سے اُن فلستیوں کو مار دیا جو اُس کا تماشہ دیکھ رہے تھے۔ یُوں اُس نے اپنی زندگی کے دَوران لوگوں کو مارنے کی نسبت موت کے وقت زیادہ لوگوں کو مارا (۱۶: ۳۰)۔

لیکن سمسون کی کمزوریاں زیادہ نمایاں ہیں۔ عورت اُس کی کمزوری تھی۔ اپنی پسندیدہ عورت کو حاصل کرنے کے لئے وُہ خُدا کی نافرمانی کرنے پر آمادہ تھا (۱۴: ۱-۷)۔ اُس نے اپنے والدین کی نافرمانی بھی کی (۱۴: ۳)۔ اُس نے دھوکا دہی کو اپنایا (۱۴: ۹؛ ۱۶: ۷، ۱۱، ۱۳ ب)۔ اُس نے تیس ۳۰ فلستیوں کے ساتھ جو خدا کے دشمن تھے بھائی چارا پیدا کیا (۱۴: ۱۱-۱۸)۔ وُہ انتقامی اور کینہ پرور بن گیا (۱۴: ۱۹ ب؛ ۱۵: ۴، ۵)۔ وُہ فطری طور پر ظالِم تھا (۱۵: ۴، ۵)۔ اُس نے ایک کسبی سے جنسی تعلقات قائم کئے (۱۶: ۱، ۲)۔ اُس نے بدی میں وقت ضائع کیا (۱۶: ۶-۱۴)۔ اُس نے اپنی قوّت کا راز اپنے دشمن کو بتا دیا (۱۶: ۱۷، ۱۸)۔ وُہ حد سے زیادہ اپنے پر اعتماد کرتا تھا (۱۶: ۲۰ ب)۔ بالآخر اُس نے نذیر ہونے کی منّت کو توڑ دیا (۱۴: ۹)۔

(۲) سمسون کی ضیافت اور پہیلی

باب ۱۴

۱۴: ۱-۴ فلستی عورت سے شادی کے ارادے سے سمسون کی ضد بہت جلد ظاہر ہوگئی۔ یاد رہے کہ فلستیوں کا خُدا کے دیگر دشمنوں میں شمار ہوتا تھا۔ اُس کے ماں باپ نے اُسے روکنے کی کوشش کی لیکن وُہ بضد رہا۔ آیت ۴ کا یہ مطلب نہیں کہ خُدا نے سمسون کی نافرمانی کی تصدیق کی، لیکن اُس نے اِس کی اجازت دی اور دشمن کی سزا اور بنی اسرائیل کی بہتری کے لئے اُسے اِستعمال کیا۔

۱۴: ۵-۷ تمنت (ایک فلستی شہر) کو اپنے والدین کے ساتھ جاتے ہُوئے سمسون کو ایک جوان شیر کا مقابلہ کرنا پڑا۔ خُداوند کی رُوح اُس پر زور سے نازِل ہُوئی تو اُس نے اُسے بغیر کسی ہتھیار کے مار دیا۔ شاید اُس وقت شادی کے اِنتظامات ہو رہے تھے۔

۱۴: ۸، ۹ بعد ازاں جب سمسون اپنی بیوی کو لینے کے لئے آ رہا تھا، اُس نے جس شیر کو مارا تھا اُس کے پنجر میں شہد کا چھتہ لگا دیکھا۔ اُس نے شہد لے کر اپنے والدین کے ساتھ کھایا۔ اُس نے اُنہیں یہ نہ بتایا کہ شہد لاش کی وجہ سے ناپاک ہوگیا تھا (نذیر ہونے کی حیثیت سے اُس نے جانور کی لاش کو چھونے سے اپنی مَنّت کا ایک حصّہ توڑا)۔

۱۴: ۱۰-۱۴ تمنت میں بہت بڑی ضیافت کا اہتمام کیا گیا۔ اِس موقعے پر سمسون نے ایک پہیلی پُوچھی اور پیشکش کی کہ اگر وُہ یہ پہیلی بتا دیں تو وُہ انہیں تیس ۳۰ کتانی کُرتے اور تیس ۳۰ جوڑے کپڑے دے گا۔ اور اگر وُہ نہ بتا سکیں تو اُنہیں اُسے تیس ۳۰ کتانی کُرتے اور تیس ۳۰ جوڑے کپڑے دینے ہوں گے۔

پہیلی یہ تھی:

"کھانے والے میں سے تو کھانا نکلا
اور زبردست میں سے مٹھاس نکلی"

اِس کا تعلق اُس کے شیر کو مارنے اور اُس کے پنجر میں سے شہد نکالنے سے تھا۔

۱۴: ۱۵-۱۸ جب حاضرین اِس پہیلی کو بُوجھنے میں ناکام ہو گئے تو اُنھوں نے

دھمکی دیتے ہُوئے سمسون کی بیوی کو قائل کیا کہ وُہ اُس سے جواب پُوچھے۔ اُس نے پہیلی کا جواب پُوچھا اور تیس۳۰ جوانوں کو بتا دیا۔ وُہ سمسون کے پاس جواب لے کر آئے اور اُس سے کپڑوں کا مُطالبہ کیا۔ تب سمسون کو احساس ہُوا کہ اُنہوں نے اِس پہیلی کو بُوجھنے کے سِلسلہ میں اُس کی بیوی کا تعاوُن حاصِل کیا تھا۔

۱۴: ۱۹، ۲۰ نوجوانوں کو کپڑے دینے کے لئے سمسون نے بڑے غُصّے میں اسقلون کے تیس۳۰ آدمیوں کو مار کر اُن کے کپڑوں کے جوڑے لے لئے۔ ساتویں دِن جب شادی اپنے اختتام کو پُہنچی تو وُہ گھر واپس آیا۔ اُس کی بیوی اُس کے دوست یعنی شہ بالا کو دے دی گئی۔

(۳) سمسون کی انتقامی کارروائیاں باب ۱۵

۱۵: ۱-۶ جب اُس کے سُسر نے سمسون کو اپنی بیوی کے پاس نہ جانے دیا تو سمسون نے شخصی انتقام لینے کے لئے تین۳۰۰ سو لومڑیوں کو جوڑوں کی صُورت میں اُن کی دُمیں باندھیں، اور اُن میں ہر ایک جوڑے کی دُموں میں مشعلیں باندھیں اور اُنہیں کھیتوں، تاکستانوں اور زیتون کے باغوں میں چھوڑ دیا۔ جب فلستیوں کو اِس ظالمانہ تخریب کاری کے عمل کا عِلم ہُوا تو اُنہوں نے انتقاماً سمسون کے سُسر اور بیوی کو جَلا کر مار دیا۔

۱۵: ۷-۱۳ اِس کے ردِّعمل کے طور پر سمسون نے فلستیوں کے بہت زیادہ لوگوں کو قتل کیا۔ تب وُہ اور اُس کے ساتھی یہوداہ کے علاقہ ایتام کی پہاڑی کی دراڑ میں اُتر گئے۔ لیکن تشدّد زیادہ تشدّد کو جنم دیتا ہے۔ جب فِلستی اُس پر چڑھ آئے، تو یہوداہ کے باشندوں نے غلامانہ ذہنیت سے اُسے یاد دلایا کہ فِلستی اُن کے حاکم ہیں۔ اپنی جان بخشی کے لئے وُہ اِس بات پر متفق ہو گئے کہ وُہ اُسے باندھ کر دشمن کے حوالہ کر دیں۔ سمسون بھی متفق ہو گیا بشرطیکہ اُس کے اپنے لوگ اُسے قتل نہ کریں۔ وُہ گھٹیا ذہنیت پر اُتر آئے تھے۔ اُنہوں نے اپنے ہم وطن سے غداری اور اپنے اُوپر ظلم کرنے والوں سے وفاداری کا اِظہار کیا، اِس کی بجائے کہ وُہ سمسون کا ساتھ دے کر اپنی غُلامی کی زنجیروں سے خلاصی حاصِل کرتے۔

۱۵: ۱۴-۱۷ اِس کے بعد سمسون کی زندگی کے شان دار لمحات کا ذکر ہے۔ جب اُسے باندھ کر لایا گیا تو خُداوند کی رُوح اُس پر زور سے نازِل ہُوئی۔ اُس نے گدھے کے جبڑے سے ایک ہزار فلستیوں کو مار ڈالا۔ اُس نے اُس جگہ کا نام رامت لحی (جبڑے کی

ہڈی کی بلندیاں) رکھا۔

ہم حیران ہو جاتے ہیں کہ خُدا نے کیوں ایسے عجیب ہتھیار سے اتنی بڑی فتح دی۔ سمسون کو منع کیا گیا تھا کہ وُہ کسی ناپاک شے کو نہ چھوئے، اور جبڑے کی ہڈی ایک مُردہ جانور کا عُضو تھا۔ لیکن اِس غیر معمولی ہتھیار سے اَور بھی واضح ہو گیا کہ یہ فتح فوق الفطرت تھی کیونکہ یہ نہایت کم تر وسائل سے حاصل ہوئی۔ یہ اِس بات کی ایک مثال ہے کہ خُدا شدید بُحران کے دَوران بے قاعدگی کی اجازت دیتا ہے جس کی عام حالات میں اجازت نہیں ہوتی۔

۱۵: ۱۸-۲۰ پانی کے لئے سمسون کی دُعا کے جواب میں خُدا نے معجزانہ طور پر پانی کا چشمہ مہیا کیا۔ اِس جگہ کا نام "عین ہقّور" پڑ گیا جس کا مطلب ہے "بُلانے والے کا چشمہ"۔

سمسون کی زندگی کے اِس مثالی دَور میں خُدا کے رُوح نے بیان کیا ہے کہ وُہ بیس۲۰ برس تک اسرائیلیوں کا قاضی رہا۔

(۴) دلیلہ کا سمسون کو فریب دینا باب ۱۶

۱۶: ۱-۳ اُس کی حکمرانی کے آخری ایّام میں سمسون کی بے لگام شہوانی خواہشات اُسے فلستیوں کے شہر غزّہ کی ایک کسبی کے گھر تک لے گئیں۔ اُس شہر کے لوگوں نے سوچا کہ بالآخر ہم نے اپنے دشمن کو گھیرے میں لے لیا ہے۔ لیکن سمسون آدھی رات کے وقت اُٹھا اور شہر کے پھاٹک کے دونوں پلوؤں اور دونوں بازوؤں کو پکڑ کر بینڈے سمیت اکھاڑ لایا اور اُسے حبرُون کے سامنے والی پہاڑ کی چوٹی پر لے گیا، یہ تقریباً چالیس۴۰ میل کا فاصلہ تھا۔

۱۶: ۴-۱۰ اِس کے بعد سمسون کو دلیلہ نامی ایک فِلستی عورت سے عشق ہو گیا۔ جب یہ بات مشہور ہو گئی تو فلستی سرداروں نے اُسے بہت بڑی پیش کش کی کہ اگر تُو سمسون کو پھُسلا کر اُس کی شہ زوری کا بھید معلوم کرے تو ہم تجھے بھاری رقم دیں گے۔

اس کی پہلی کوشش پر سمسون نے اُسے کہا کہ اگر مجھے سات ہری ہری بیدوں سے باندھ دیا جائے تو مَیں کمزور ہو جاؤں گا۔ چنانچہ اُس نے اُسے سات ہری ہری بیدوں سے باندھ دیا اور اُسے بتایا کہ فِلستی تجھ پر چڑھ آئے۔ لیکن سمسون نے سُن کر سوت کی طرح اُن بیدوں کو توڑ دیا۔

۱۶: ۱۱-۱۲ دوسری کوشش میں دلیلہ نے سمسون کے کہنے پر اُسے نئی رسیوں سے باندھا۔ جب اُسے آگاہ کیا کہ فلستی تجھ پر چڑھ آئے تو اُس نے پھر اُن رسیوں کو دھاگے کی طرح توڑ دیا۔

۱۶: ۱۳-۱۴ ابھی تک آگ کے ساتھ کھیلتے ہوئے سمسون نے دلیلہ کو بتایا کہ اگر وُہ اُس کے سر کی ساتوں لٹیں تانے کے ساتھ بُن دے تو وُہ بالکل بے بس ہو جائے گا۔ لیکن جب اُس نے اُسے جگا کر خبردار کیا کہ فلستی تجھے پکڑنے کے لئے چڑھ آئے تو اُس نے بلّی کے کھونٹے کو تانے کے ساتھ اکھاڑ ڈالا۔

۱۶: ۱۵-۲۰ بالآخر سمسون نے ہتھیار ڈال دِئے۔ اُس نے دلیلہ کو اپنی قوت کا راز بتا دیا۔ اُس کے لمبے بال گو اُس کی قوت کا منبع نہ تھے، لیکن نذیر ہونے کے ناطے ایک ظاہری نشان تھے کہ وُہ خُدا کے لئے مخصوص کیا جا چکا ہے۔ خُدا کے ساتھ تعلقات نہ کہ اپنے بالوں کی وجہ سے وُہ شہ زور تھا۔ لیکن اگر میرے بال کاٹ دِئے جائیں، تو میں کمزور ہو جاؤں گا۔ دلیلہ کو اب پتہ چل گیا کہ اُسے اُس کی قوت کا راز مل گیا۔ جب وُہ اُس کے زانوؤں پر سویا ہُوا تھا تو اُس نے فلستیوں کو بُلا لیا۔ اُن میں سے ایک شخص نے اُس کا سر مونڈ دیا تو اُس کا زور اُس سے جاتا رہا۔

سی۔ ایچ۔ میکنٹوش اپنے تاثرات یُوں بیان کرتا ہے:

> دلیلہ کی گود، سمسون کے دِل کے لئے بہت مضبُوط ثابت ہُوئی اور جو کام ایک ہزار فلستی سرانجام نہ دے سکے، ایک واحد خاتون نے اپنے دام میں پھنسا کر انجام دے دیا۔

جب سمسون نیند سے بیدار ہُوا تو اُس نے اپنی قوت کو استعمال کرنا چاہا لیکن اُسے معلُوم نہ تھا کہ خداوند اُس سے الگ ہو گیا ہے۔

۱۶: ۲۱، ۲۲ فلستیوں نے اُس کی آنکھیں نکال دیں اور اُسے غزہ میں قید کر دیا جہاں وُہ چکی پیسا کرتا تھا۔ لیکن رفتہ رفتہ اُس کے سر کے بال بڑھنے لگے۔

۱۶: ۲۳-۳۱ جب فلستیوں کے سرداروں نے اپنے دیوتا دجون کے لئے قربانی کے لئے بہت بڑی ضیافت کا اہتمام کیا، تو وُہ سمسون کو ثبوت کے طور پر لائے کہ اُن کے دیوتا نے ان کے لئے کیا کُچھ کیا ہے۔ اور انہوں نے اُسے مجبور کیا کہ وُہ کوئی کھیل کھیل کر اُنہیں

محفوظ کرے۔ ضیافت کے دَوران اُس نے ان دو ستونوں کو تھاما جن پر وہ مندر کھڑا تھا، اور خُداوند سے قوت و زور کے لئے التجا کی، اور ستونوں کو گرا کر عمارت کو مسمار کر دیا۔ سب لوگ مارے گئے۔ جن کو اُس نے مَرتے دم جتنے لوگوں کو مارا وہ اُن سے بھی زیادہ تھے جن کو اُس نے جیتے جی قتل کیا۔ چُونکہ اُس نے اپنی زندگی کے دوران اکثر فلستیوں کے ساتھ ازدواجی تعلقات قائم کئے اور اُن کی عورتیں اُسے بہت دِل کش لگیں، سمسون کی لاش اب فلستیوں کی لاشوں کے درمیان، دجون کے مندر کے ملبے میں پڑی ہے۔ اگر وہ اُن سے علیحدہ رہتا تو وہ اِس سے بہتر موت مرتا۔ یہاں ہمیں ایک ایسا سبق دیا گیا ہے جسے نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔ علیحدگی (تقدیس) کو کھو دینے سے قوت چھن جاتی ہے اور یہ بربادی کا باعث بنتی ہے۔ اپنے اعضا کو گناہ کے حوالے کرنے سے ہم اپنی تباہی کو دعوت دیتے ہیں۔ سمسون کے رشتہ داروں نے اُس کی لاش کو دان کے علاقہ میں لے جا کر اُسے وہاں دفن کیا۔

۳۔ مذہبی، اخلاقی اور سیاسی زوال ابواب ۱۷-۲۱

قضاۃ کی کتاب کا آخری حصّہ، ضمیمہ جیسا ہے۔ جہاں تک وقت کا تعلق ہے، ابواب ۱۷-۲۱ کہانی کو آگے نہیں بڑھاتے بلکہ مذہبی، اخلاقی اور سیاسی حالت کی اُس تنزلی کی خوف ناک جھلکیاں پیش کرتے ہیں جس کا بنی اسرائیل قاضیوں کے دَور میں شکار ہو چکے تھے۔ اِسی طرح رُوت کی چھوٹی سی کتاب، قاضیوں کی تاریخ کو آگے نہیں بڑھاتی، بلکہ موازنہ کی صُورت میں، عبرانی تاریخ کے اِس تاریک دَور میں دین دار بقیہ کی دِلکش جھلکیاں پیش کرتی ہے۔

ا۔ میکاہ کا بُت خانہ قائم کرنا باب ۱۷

۱۷: ۱-۴ پہلا بیان مذہبی بدی کا بیان ہے۔ افرائیم کے قبیلے کے ایک شخص میکاہ نے اپنی ماں کے گیارہ سو سکّے چُرا لئے تھے۔ اِس کے لئے اُس کی ماں نے چور پر لعنت بھیجی، لیکن اُسے عِلم نہیں تھا کہ یہ اُس کا اپنا ہی بیٹا ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ وہ لعنت کے نتائج سے خائف تھا، چنانچہ اُس نے وہ چاندی کے سکّے ماں کو واپس کر دِئے۔ ماں نے

لعنت واپس لے لی اور چاندی لوٹانے کے لئے اپنے بیٹے کو برکت دی ۔ اب وُہ اِسے اپنے مقصد کے مُطابق اِستعمال کرسکتی تھی ۔ اُس نے چاندی کے دُو سو سِکّے لے کر ان سے دُو بُت بنوائے ۔ ایک تو کھُدا ہُوا لکڑی کا بُت تھا جس پر چاندی منڈھی ہُوئی تھی ۔ دُوسرا ڈھالا ہُوا تھا یعنی سارے کا سارا چاندی کا تھا ۔

۱۷ : ۵، ۶ میکاہ نے بُتوں کو، اپنے گھرانے کے بُتوں کے ساتھ بُت خانہ میں رکھا ۔ اُس نے اپنے گھرانے میں کہانت کے قیام کا بھی فیصلہ کیا، چنانچہ اُس نے ایک افود (کہانتی لباس) بنوایا ۔ یہ سراسر خُدا کی شریعت کے خلاف تھا کیونکہ کوئی افرائیمی کاہن نہیں بن سکتا تھا ۔ حقیقت تو یہ ہے کہ سارا طریقِ کار مُوسوی شریعت کے خلاف تھا ۔

۱۷ : ۷ - ۱۳ کچھ عرصے کے بعد یہُوداہ کے علاقے کے بیت لحم میں رہنے والا ایک لاوی اِفرائیم کے کوہستانی ملک کو گیا اور وہاں رہنے کے لئے جگہ تلاش کی (اُسے تو قوم کی خدمت کرتے ہُوئے قوم کی دہ یکی پر بسر اوقات کرنا چاہئے تھا ۔ چونکہ شریعت کی پابندی نہیں ہو رہی تھی اِس لئے وُہ اپنا مقام بنانے کے لئے مجبُور تھا) ۔ میکاہ نے اپنے گھرانے کی کہانت کی پیش کش کی ۔ یہ شخص لاوی تو تھا لیکن وُہ ہارُون کے گھرانے سے نہیں تھا، اِس لئے وُہ کہانت کے عہُدہ پر فائز نہیں ہو سکتا تھا ۔ میکاہ کی تنخواہ، کھانے اور کپڑوں کی پیش کش پر وُہ اُن کا کاہن بننے کے لئے رضامند ہو گیا ۔ لاوی کو چاہئے تھا کہ وُہ میکاہ کو صاف صاف جواب دے دیتا کہ یہ تمام انتظامات خُدا کے نظام کے خلاف ہیں ۔ لیکن اِس کی بجائے اُس نے تنخواہ اور دیگر مفادات کی خاطر اپنے منہ کو بند رکھا اور خدا کی پُوری مرضی کو ظاہر نہ کیا ۔

اِس باب میں حالات کو بیان کرنے کے لئے کلیدی لفظ "گڑبڑی" ہے ۔ چُرائی ہُوئی رقم بتوں کے لئے استعمال کی گئی اور چور کو برکت دینے سے خُداوند سے دُعا کی (آیت ۲)، خیمہ اجتماع میں پرستش کی بجائے انفرادی بُت خانہ کو متبادل بنایا گیا، لاویوں اور عام لوگوں کی کاہنوں کے طور پر تقدیس کی گئی، یہوواہ کی پرستش میں بتوں کو استعمال کیا گیا (آیت ۱۳) ۔ یہ گڑبڑی اِنسان کے دِل سے نِکلی (آیت ۶) ۔ اگر خداوند کی شریعت کی اِس وقت پابندی کی جاتی، تو اِن میں سے کوئی بات بھی وقُوع پذیر نہ ہوتی ۔ "ایسی راہ بھی ہے جو اِنسان کو سیدھی معلُوم ہوتی ہے، پر اِس کی اِنتہا میں موت کی راہیں ہیں" (امثال ۱۴ : ۱۲)،

جیسا کہ ہم آئندہ باب میں دیکھیں گے۔

ب - میکاہ اور دان کا قبیلہ باب ۱۸

۱۸: ۱-۶ عین اِنہی ایام میں دان کے قبیلہ کے لوگوں نے سکونت کے لئے اضافی علاقہ کی تلاش شروع کی۔

(جب آیت ۱ میں یہ لکھا گیا ہے کہ دان کے قبیلے کو میراث نہیں مِلی تھی، تو اِس کا یہ مطلب نہیں کہ جب ملکِ کنعان کی تقسیم ہُوئی، تو اُنہیں کوئی علاقہ نہیں دیا گیا تھا (یشوع ۱۹: ۴۰ - ۴۸)، بلکہ اِس کا یہ مطلب ہے کہ بارہ ۱۲ قبائل میں اُن کی میراث بہُت کم تھی)۔ جب اُن کے کچھ جاسُوس افرائیم کے کوہستانی ملک میں جاسُوسی کے لئے میکاہ کے گھر آئے، تو انہوں نے جوان لاوی کی آواز پہچانی اور اُس سے اپنے منصُوبوں کے لئے الٰہی برکت کی یقین دہانی کے لئے درخواست کی۔

۱۸: ۷ - ۱۳ دان کے پانچ آدمیوں نے لیس کے شمالی شہر کی جاسُوسی کی تو انہیں پتہ چلا کہ وُہ اطمینان اور امن اور چین سے رہتے ہیں - مزید برآں اُن کا کسی سے سروکار نہ تھا، یعنی وُہ امن پسند لوگ تھے اور "اپنے پڑوسی لوگوں سے کسی طرح کا باہمی مُعاہدہ نہ تھا"۔ اُن کی غیر محفُوظ حالت کو نعمتِ خُداوندی تصوّر کرتے ہُوئے، دان کے چھ سو ۶۰۰ مردوں نے لیس پر چڑھائی کر دی۔

۱۸: ۱۴-۲۶ بعد ازاں جب وُہ پانچ آدمی لیس کو فتح کرنے کے لئے شمال کی طرف جا رہے تھے، تو انہوں نے میکاہ کے گھر میں گھس کر سارے بُتوں پر قبضہ کر لیا - ہلکے سے احتجاج کے بعد لاوی نے خوشی سے مان لیا کہ وُہ میکاہ کے ایک گھرانے کی خدمت کرنے کی بجائے دان کے قبیلہ کی خدمت کرے گا - جب میکاہ اور اُس کے شہر کے کُچھ لوگ دان کے لوگوں کے پاس جا کر بُتوں کی چوری کے لئے احتجاج کرنے لگے، تو بنی دان نے کہا کہ میکاہ اِس سلسلے میں خاموش رہے، بلکہ اُنہوں نے اُسے خالی ہاتھ واپس بھیج دیا۔

۱۸: ۲۷ - ۳۱ دان کے آدمیوں نے لیس کے پُرامن شہر پر حملہ کیا اور اُس کا نام تبدیل کر کے دان رکھا - اُنہوں نے کھُدا ہُوا بُت وہاں نصب کیا اور یونتن بن جیرسوم بن موسیٰ اور اُس کے بیٹوں کو کاہن مقرر کیا۔

غالباً یونتن اُس لاوی کا نام ہے جس کا پہلے ذِکر کیا گیا ہے۔ دآن کا شہر اِس وقت کے بعد بُت پرستی کا مرکز بن گیا۔ یہیں پر بعد ازاں یربعام نے سونے کے بچھڑوں میں سے ایک کو نصب کیا۔ یہ معلُوم نہیں کہ آیا آیت ۳۰ میں مذکُور اسیری کا اُس عِلاقے میں فلستی اسیری سے (مثلاً ۱-سموئیل ۴: ۱۱) یا اسور کی اسیری سے تعلق ہے (۲-سلاطین ۱۵: ۲۹)۔

دآن کے قبیلہ کے سب افراد لیس میں نہیں گئے (آیت ۱۱) اور نہ ہی سب بُت پرستی کا شکار ہوئے۔ بعض یہوداہ اور افرائیم کے درمیان اپنے عِلاقے میں ٹھہرے رہے۔ اِس قبیلہ کے سب سے مشہُور فرد سمسون کا تعلق دآن کے قبیلہ کے اُن لوگوں سے تھا۔

ج - لاوی اور اُس کی حرم   باب ۱۹

۱۹: ۱-۱۲ اِس وقت ہمارے سامنے ایک لاوی اور اُس کی حرم کی داستان ہے۔ اِس کہانی میں ازحد اخلاقی بدی کا بیان ہے۔ اِس لاوی کی ایک حرم تھی جو یہوداہ کے بیت لحم سے آیا تھا۔ اُس نے اپنے خاوند کو چھوڑ دیا اور فاحشہ کی زندگی بسر کرنے کے لئے اپنے گھر چلی گئی۔ وُہ اُسے لینے کے لئے اُس کے باپ کے گھر گیا اور ہر روز وہاں اُس کی آؤ بھگت ہوتی تھی۔ ہر بار جب وُہ اپنی حرم کے ساتھ رُخصت ہونا چاہتا تو اُس کا باپ مزید قیام کے لئے اِصرار کرتا۔ بالآخر وُہ پانچویں دن کی شام کو اپنے نوکر، اور زین کسے ہُوئے دو گدھوں، اور حرم کے ساتھ روانہ ہُوا۔ دِن بہُت ڈھل گیا تھا جب وُہ یبوس یعنی یروشلیم پہُنچے، لیکن وہاں وُہ نہ ٹھہرے کیونکہ شہر میں ابھی تک غیر قوم یبوسی موجُود تھے۔ جارج ولیم لکھتا ہے:

> اُس لاوی کے لئے بہتر ہوتا کہ وُہ غیر قوم کے ساتھ رات بسر کر لیتا کیونکہ نام نہاد خُدا کے فرزند، بدی میں غیر قوموں سے کہیں آگے بڑھ چکے تھے۔

۱۹: ۱۳-۲۱ غرُوبِ آفتاب کے وقت وُہ بنیمین کے علاقہ کے ایک مقام جبعہ میں آئے۔ کِسی نے بھی انہیں اپنے گھر میں قیام کی پیشکش نہ کی، چنانچہ لاوی نے وقتی طور پر بازار میں ہی آرام کیا۔ تب ایک بزرگ افرائیمی نے اُن کو اپنے گھر ٹھہرنے کی دعوت دی۔

۱۹: ۲۲-۲۴ اُس شام جنسی طور پر بگڑے ہُوئے چند خبیثوں نے اُس گھر کو گھیرے میں لے لیا اور اِصرار کیا کہ مہمان لاوی کو اُن کے حوالے کیا جائے۔ ایسے بُرے رویّہ کے بارے میں صرف لوط کے ایّام میں ذِکر موجود ہے (پیدائش ۱۹ باب)۔ بدقسمتی سے، سدوم کی طرح، اِس نوجوان عورت کے لئے یہاں کوئی مُحافظ فرشتے نہیں تھے۔ دونوں واقعات میں ایسے بدقماش لوگوں کا بہت بُرا انجام ہُوا۔ خُداوند ہم جنس پرستی سے نفرت کرتا ہے۔ اِنسانی بگاڑ اِس حد سے گر کر اور کہاں تک زوال پذیر ہو سکتا ہے۔ صاحبِ خانہ نے اِن شریر بنیمینیوں کی جنسی ہوس کو پُورا کرنے کے لئے اپنی کنواری بیٹی اور لاوی کی حرم کی پیش کش کی۔ آرتھر کنڈال درج ذیل الفاظ میں اپنے تاثرات بیان کرتا ہے:

> مہمان نوازی کی مُسلّمہ روایات کی خاطر یہ پیر مَرد ضابطوں کو توڑنے کے لئے رضامند تھا جو کہ دَورِ حاضر کے قاری کے لئے نہایت تشویش ناک ہے، یعنی اُس نے بے بس اور کمزور کی حفاظت نہ کی۔ قدیم دُنیا میں عورت کو بہت معمُولی اہمیّت کی حامل تصوّر کیا جاتا تھا۔ درحقیقت یہُودی ایمان اور خصُوصی طور پر مسیحی ایمان کی تنویر سے ہی عورت کو موجُودہ اہمیّت حاصل ہے۔ یہ پیر مَرد اپنی کنواری بیٹی اور لاوی کی حرم کو ان مُحاصرہ کرنے والوں کی شہوت کے لئے قُربان کرنے کو تیار تھا، لیکن وُہ اپنے مہمان کو کسی طرح کے نقصان سے دوچار نہیں ہونے دینا چاہتا تھا۔

۱۹: ۲۵-۳۰ بزدل لاوی نے اپنی جان کے خطرے کے پیشِ نظر بالآخر اپنی حرم کو اُن کے پاس بھیج دیا۔ اُس رات اُن لوگوں کی جنسی زیادتی کے باعث وُہ عورت مَر گئی۔ بنیمینیوں کے لئے عُذر پیش کئے بغیر ہم واضح کرنا چاہتے ہیں کہ اُس عورت نے اگر پہلے ہی اپنے آپ کو کسبی کے رُوپ میں نہ ڈھال لیا ہوتا (آیت ۲) تو وُہ کسبی کی موت نہ مرتی۔ گناہ اپنے پیروکاروں کو بڑی بے رحمی سے بدلہ دیتا ہے۔ لاوی نے جب دیکھا کہ وُہ صُبح کو دروازے پر مَری پڑی ہے تو وُہ طیش میں آ گیا کہ اِسرائیل میں اِس قدر بُرا فعل ہُوا ہے۔ چنانچہ اُس نے لاش کے بارہ ۱۲ ٹکڑے کئے اور ہر ایک قبیلہ کو ایک ایک ٹکڑا بھیج دیا اور یہ بھی انہیں بتایا کہ کیا واقعہ ہُوا ہے۔

یہ سُن کر بنی اِسرائیل دم بخود ہو گئے۔

د۔ بنیمینیوں سے جنگ ابواب ۲۰، ۲۱

۲۰: ۱-۱۴ سوائے بنیمین کے قبیلہ کے، اسرائیل کے باقی قبیلوں میں سے منتخب جنگی مرد مصفاہ کے مقام پر جمع ہوئے اور اُس لاوی سے سُنا کہ کیا واقع ہؤا ہے۔ اُنہوں نے جبعہ کے خلاف جنگ کرنے کا فیصلہ کیا لیکن اِس سے پہلے اُنہوں نے بنیمینیوں کو موقع دیا کہ وُہ مجرموں کو سزا کے لئے اُن کے حوالے کریں۔ جب بنیمینیوں نے اِنکار کر دیا، تو خانہ جنگی چھڑ گئی۔

۲۰: ۱۵-۴۸ یہ واقعہ یشوع کی موت اور اُس کی پُشت کے تھوڑے عرصے بعد ہؤا کیونکہ فینحاس اُس وقت سردار کاہن تھا (آیت ۲۸)۔ دِیگر قبائل کے چار لاکھ سپاہیوں کے مقابلے میں بنیمین کے قبیلہ کے صرف ۲۶،۷۰۰ جنگی مرد تھے (آیات ۱۵-۱۷)۔ پہلے معرکہ میں بنیمینیوں نے بائیس ہزار لوگوں کو مارا (آیات ۱۸-۲۱)، دُوسرے حملہ میں اسرائیل کے اٹھارہ ہزار جنگی مرد مارے گئے (آیات ۲۲-۲۵)۔ اسرائیل کا مؤقف گو دُرست تھا لیکن اِس کے باوجود انہیں شکست سے دوچار ہونا پڑا۔ اِس کی وجہ یہ تھی کہ وُہ خود خُداوند کے ساتھ نہیں چل رہے تھے۔ آیات ۱۸، ۲۳ اور ۲۶-۲۸ میں ہم دیکھ سکتے ہیں کہ قوم کو انکساری کے لئے مجبور ہونا پڑا، اِس سے پیشتر کہ اُن سے فتح کا وعدہ کیا جائے۔ تیسرے معرکہ میں اسرائیلیوں نے گھات کا طریقِ کار استعمال کیا۔ وُہ بنیمینیوں کو جبعہ کے شہر سے دُور لے آئے، شہر کو جلا دیا، اور جب بنیمینی بیابان کی طرف بھاگے تو اُن کے کُل پچیس ہزار ایک سو جنگی مردوں کو مار دیا۔ تب اُنہوں نے بنیمین کے تمام شہروں کو جلا دیا اور اُن کی عورتوں اور بچّوں کو مار ڈالا (آیات ۲۹-۴۸)۔

اِن تینوں لڑائیوں میں بنیمین کے ۲۶،۱۰۰ لوگ مارے گئے (آیات ۱۵، ۴۷)۔ (ہمیں ضرُور یہ نتیجہ اخذ کرنا چاہئے کہ پہلے دو دِنوں میں اُن کے ۱۰۰۰ آدمی مارے گئے)۔ آیات ۳۵ اور ۴۴-۴۶ میں مذکور مقتولین صِرف آخری لڑائی میں مارے جانے والوں کی طرف اشارہ ہے۔ بچ جانے والے چھ سو آدمیوں نے چار ماہ تک رِمّون کی چٹان میں پناہ لی (آیت ۴۷)۔ اگر یہ بقیہ نہ بچتا تو یہ قبیلہ کُلّی طور پر ختم ہو جاتا۔

۲۱: ۱-۱۵ اب اسرائیل کے گیارہ قبیلے بے حد مغموم تھے کہ بنیمین کا قبیلہ تقریباً ختم ہو گیا۔ وُہ نہیں چاہتے تھے کہ یہ قبیلہ بالکل ختم ہو جائے۔ تاہم انہوں نے مصفاہ میں بڑی

جلد بازی سے قسم کھائی تھی کہ وُہ اپنی بیٹیاں بنیمین کے قبیلے میں نہیں بیاہیں گے۔ اُنہوں نے پہلا حل یہ تلاش کیا کہ وُہ یردن کے مشرق میں یبیس جلعاد کے خلاف جنگ کریں گے کیونکہ وہاں کے لوگوں نے بنیمین کے خلاف جنگ میں اُن کا ساتھ نہیں دیا تھا۔ چار سو جوان کنواریوں کے سوا باقی سب لوگ مارے گئے۔ چنانچہ ان کنواریوں کو بنیمین کے قبیلے کے مردوں سے بیاہ دیا گیا۔

۲۱: ۱۶-۲۴ لیکن یہ صاف ظاہر تھا کہ قبیلے کی ترقی اور افزائش کے لئے مزید انتظامات کی ضرورت تھی۔ باقی قبائل نے قسم کھائی تھی کہ وُہ اپنی بیٹیاں بنیمین کے مردوں سے نہیں بیاہیں گے، اور وُہ اپنی قسم توڑنا بھی نہیں چاہتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے ایک اور ترکیب سوچی کہ جب لڑکیاں سیلا میں سالانہ تقریب (غالباً خیموں کی عید) میں ناچنے کے لئے آتی ہیں، تو بنیمین کے قبیلے کے بچ رہنے والے مرد اُن کو پکڑ کر اُن سے بیاہ کرلیں۔ جب سیلا کے مردوں نے شکایت کی، تو دیگر قبائل نے اُن سے وضاحت کی کہ اسرائیل کے ایک قبیلے کو نقصان سے بچانے کے لئے یہ ضروری ہے۔ چنانچہ بنیمین کے لوگ اپنی میراث میں واپس گئے کہ مستقبل کے لئے اُسے ازسرِ نو تعمیر کریں۔

اِن آخری چند ابواب میں ہمیں قضاۃ کے ابتدائی ادوار میں اسرائیل کے دو قبائل کے بارے میں کافی تفصیلی طور پر بتایا گیا ہے۔ ہم تصور کرسکتے ہیں کہ دیگر قبائل میں کیا کیا خرابیاں ہوئیں جن کا حال بیان نہیں کیا گیا۔ لیکن ہم جانتے ہیں کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ حالات ابتر ہوتے گئے۔ یہ خوف ناک داستانیں ظاہر کرتی ہیں کہ انسان کہاں تک خدا سے برگشتہ ہوسکتے ہیں۔ یہاں ہم کافی حد تک برگشتگی کا انجام دیکھتے ہیں اور اِسے دیکھ کر ہم اِس انجام سے گھن کھاتے ہیں۔ جو کچھ ہم نے پڑھا ہے، بہتر ہے کہ ہم دل سے خداوند اپنے خدا کی طرف رجوع کریں تاکہ ساری زندگی وفاداری سے اُس کی خدمت کریں۔

۲۱: ۲۵ قضاۃ کی کتاب غم ناک مضمون کے ساتھ اختتام پذیر ہوتی ہے اور یہ الفاظ ہمارے کانوں میں گونجتے رہیں گے۔ ”اُن دنوں اسرائیل میں کوئی بادشاہ نہ تھا۔ ہر ایک شخص جو کچھ اُس کی نظر میں اچھا معلوم ہوتا تھا وُہی کرتا تھا۔“

اِس تاریک دور کا ایک روشن واقعہ بھی ہے۔ لیکن اِسے ایک الگ کتاب میں بیان کیا گیا تاکہ مذکورہ افسوس ناک واقعات سے پلید نہ ہو جائے۔ یہ رُوت کی صاف ستھری کہانی ہے۔

رُوت

تعارُف

"رُوت کی یہ مختصر سی کتاب جس کی عمُوماً قضاۃ کے بعد تفسیر ہوتی ہے، صرف پچاسی ۸۵ آیات پر مشتمل ہے۔ لیکن اِن میں گُلاب کے پھُولوں کا ایک باغ ہے اور یہ پُر اسرار دوستی سے معمُور اور مُعطّر ہے، جیسے دورِ حاضر کا مُسافر آج بھی اسرائیل اور موآب کے سنسان کھنڈرات میں یردن کے اِس طرف اور اُس پار دیکھ سکتا ہے۔ اِس مختصر سے بیان کو جِس قدر زیادہ قدر کی نِگاہ سے دیکھا جائے کم ہے، خواہ اِس کا تعلق اُس تصوُّر سے ہو جس سے یہ بیان معمُور ہے، خواہ یہ تواریخی قدر و منزلت ہو جو اِسے امتیازی حیثیت عطا کرتی ہے، خواہ اِس کی پاکیزہ اور دِل کش ہئیت ہو جِس کے تحت یہ ترتیب دی گئی ہے۔"

پولُس کاسل

۱۔ فہرستِ مُسلّمہ میں اِس کا مُنفرد مقام

یہ اَمر قابلِ غور ہے کہ بائبل میں دُو ۲ کتابیں عورتوں کے نام سے موسُوم ہیں، ایک تو وُہ یہُودی لڑکی تھی جِس نے ایک ممتاز غیر قوم شخص سے شادی کی (آستر اور اخسویرس بادشاہ)، اور دُوسری ایک غیر قوم عورت تھی جس نے ایک ممتاز عبرانی شخص سے شادی کی (رُوت اور بوعز)۔ اِن دونوں عورتوں میں ایک اَور مشترک بات یہ ہے کہ یہ خُدا کی نجات بخش تاریخ کا حِصّہ ہیں۔ خُدا نے آستر کو اپنی اُمّت کو جِسمانی بربادی سے بچانے کے لئے استعمال کیا، جبکہ رُوت مسیح کے نسب نامے میں ایک اہم کڑی ہے، یعنی پہلے اِس سِلسلے میں اُس کا داؤد سے تعلق ہے، اور بالآخر مسیح سے جو اپنے لوگوں کو اُن کے گناہوں سے نجات دینے کو تھا۔ ہمیں متّی ۱:۵ میں بتایا گیا ہے کہ بوعز غیر قوم راحب سے پیدا ہُوا تھا، یقینی طور پر وُہ یریحو کی راحب سے پیدا ہُوا۔ اب رُوت ایک اَور غیر قوم عورت ہے جو بوعز کی بیوی کی حیثیت سے مسیح کے

نسب نامے میں داخِل ہوتی ہے۔ راحَب اور رُوت دونوں خُدا کے فضل کی تصویر کو پیش کرتی ہیں، کیونکہ نسلی لحاظ سے وُہ بنی اسرائیل سے خارِج تھیں۔

میلگی بیان کرتا ہے کہ "رُوت کی کتاب فِی الحقیقت ایک عورت کی کہانی ہے، اور خُدا نے اِسے الٰہی کُتُب خانے میں شامِل کر کے اِس پر اپنی تصدیق کی مُہر ثبت کی ہے"۔

ایک واقعہ کے دوران مشہُور امریکی سیاست دان اور مُوجِد بنجمن فرینکلن نے اِس کتاب کی خُوبصُورتی اور جاذبیت کی نہایت احسن طریقے سے وضاحت کی۔ جب وُہ ایک فرانسیسی عدالت میں کام کر رہا تھا تو اُس نے چند ایک اُمرا کو بائبل کی "تضحیک" کرتے سُنا کہ یہ کتاب قابلِ مُطالعہ نہیں، اِس کا اسلوبِ بیان خوبصُورت نہیں وغیرہ وغیرہ۔ گو وُہ شخصی طور پر مسیحی ایمان دار نہیں تھا، تاہم جوانی کے ایّام میں امریکی نوآبادیات سے تعلقات کی بنا پر وُہ بائبل کو ادبی نُقطۂ نِگاہ سے ایک خُوبصُورت کتاب تسلیم کرتا تھا۔ چنانچہ اُس نے قدرے ہوشیاری سے کام لیتے ہوئے رُوت کی کتاب کے تمام اَسمائے معرفہ کو فرانسیسی ناموں میں تبدیل کر دیا۔ پھر اُس نے یہ مسوّدہ فرانسیسی شُرفا کے سامنے پڑھ کر سنایا۔ اُن سب نے اِس پُرتاثیر کہانی کے اسلُوب بیان کی سادگی اور خوبصُورتی کی بہُت تعریف کی۔

"بہُت خوب! لیکن مسٹر فرینکلن! آپ نے یہ ادبی شہ پارہ کہاں سے حاصِل کیا؟"

اُس نے جواب دیا، "یہ اُس کتاب کا حِصّہ ہے جسے آپ حقارت کی نِگاہ سے دیکھتے ہیں، یعنی اِس کا بائبل مقدّس سے تعلق ہے"۔ پیرس میں اُس رات بعض لوگ بہُت حیران و ششدر تھے۔

۲۔ مُصنِّف

گو یہ کتاب غیر معرُوف ہے، تاہم یہُودی روایت کے مُطابق اِس کتاب کا مُصنِّف سموئیل ہے۔ چونکہ یہ کتاب داؤد کے ساتھ اِختتام پذیر ہوتی ہے، تو مُصنِّف نے کسی صُورت میں بھی اِسے اُس کے ایّام سے قبل نہ لِکھا۔ سموئیل جِس نے داؤد کو بادشاہ مسح کیا، ممکن ہے کہ اُس نے نئے بادشاہ کو اُس کے نسب نامے کے لئے یہ کتاب پیش کی ہو۔

۳۔ تارِیخ

چونکہ ۴: ۱۷ اور ۲۲ میں داؤد کا نام اُس منزل کی نشان دہی ہے جس کی طرف رُوت کی تاریخ کے واقعات بڑھ رہے ہیں، عین ممکن ہے کہ یہ اُس کے دورِ حکومت یا اِس کے فوراً بعد لکھی گئی ہو (۱۰۱۱ - ۹۷۰ ق م)، یا کم از کم بادشاہ کو مسح کرنے کے بعد سموئیل نے اِسے تحریر کیا ہو۔

جینسن لکھتا ہے:

> یہ داؤد کے جانشین سلیمان کی تخت نشینی سے پہلے لکھی گئی ہوگی، ورنہ مُصنّف غالباً سلیمان کا نام نسب نامے میں شامل کرتا۔ چنانچہ مُصنّف داؤد کا ہم عصر تھا۔"

تاہم بعض لوگ قدرے بعد کی تاریخ کو ترجیح دیتے ہیں، کیونکہ مُصنّف کاروباری مُعاہدے میں جوتی اُتارنے کی رسم کی وضاحت کی ضرورت کو محسوس کرتا تھا (۴: ۷)۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ رُوت کی کتاب اِس رسم کے موقوف ہونے کے کچھ عرصہ بعد احاطۂ تحریر میں آئی۔

۴۔ پسِ منظر اور مضمون

رُوت کی کتاب کے واقعات، قاضیوں کے ایّام میں رُونما ہُوئے (۱: ۱)۔ جب ساری اسرائیلی قوم خداوند سے برگشتہ تھی، تو ایک غیر قوم خاتون کا ایمان درخشِندہ نظر آتا ہے۔

اِس کتاب کا کلیدی لفظ "چھڑانا" ہے۔ اور ایک اَور کلیدی لفظ "قرابتی یا رشتہ دار" ہے۔ یہ بارہ ۱۲ دفعہ اِستعمال ہُوا ہے۔ بوعز چھڑانے والا رشتے دار ہے، جو الیملک کی میراث کو خریدتا ہے اور اُس کے خاندان کے نام کو جاری رکھتا ہے۔ وُہ مثیلِ مسیح ہے جو ایک حقیقی چھڑانے والا رشتے دار ہے۔ اور موآبی رُوت کلیسیا یعنی مسیح کی دُلہن کی تصویر کو پیش کرتی ہے، جسے اُس نے اپنے عجیب فضل سے مخلصی دِلائی ہے۔

خاکہ

۱- موآب میں سکونت اختیار کرنا	۱:۱-۵
۲- بیت لحم میں واپسی	۱:۶-۲۲
۳- روت بوعز کے کھیتوں میں	باب ۲
۴- روت کا چھڑانے والا رشتے دار	باب ۳
۵- بوعز چھڑاتا ہے	۴:۱-۱۲
۶- عوبید تک داؤد کا شاہی نسب نامہ	۴:۱۳-۲۲

تفسیر

۱۔ موآب میں سکونت اختیار کرنا ۱:۱-۵

۱:۱-۲ کتاب کے شروع میں ایک یہودی خاندان سے ہماری ملاقات ہوتی ہے جس نے یہوداہ (ستائش) کے بیت لحم (روٹی کے گھر) کو کال کی وجہ سے چھوڑا، اور بحیرۂ مُردار کے جنوب مشرق میں موآب کی سرزمین میں سکونت اختیار کی۔ والدین الیملک (میرا خدا بادشاہ ہے) اور نعومی (خُوش گوار) تھے۔ بیٹے محلون (بیمار) اور کلیون (جسم کا سو جانا) تھے۔ بہتر ہوتا کہ موآب جانے کے بجائے خُدا پر بھروسا کرتے ہوئے اپنے ملک میں ٹھہرتے۔ افراتہ بیت لحم کا قدیم نام تھا جس کا مطلب ہے (پھل دار)۔

قاضیوں کا دَور اخلاقی طور پر زوال پذیر تھا۔ اِس لئے حیرت کی بات نہیں کہ مُلک کال سے دوچار تھا۔ یہ نافرمانی کے لئے خُدا کی طرف سے موعُودہ تادیب تھی۔ الیملک کو کِسی بھی صُورت میں موعُودہ مُلک کو چھوڑ کر موآب میں سکونت اختیار نہیں کرنا چاہئے تھی۔ کاش وُہ اِستثنا ۲۳: ۳-۶ کو پڑھ لیتا! کیا بہتر نہ ہوتا کہ وُہ دریائے یردن کے مشرق میں اپنے یہودی بھائیوں کے ساتھ سکونت اختیار کرتا؟ وُہ اپنے خاندان کو زِندوں کے ملک سے موت اور بنجر پن (محلون اور کلیون کی اولاد نہ ہوئی) کی سرزمین میں لے گیا۔

۱: ۳-۵ الیملک کی موت کے بعد اُس کے بیٹوں نے موآبی لڑکیوں سے شادی کی۔ محلون نے روت سے (۴: ۱۰) اور کلیون نے عرفہ سے بیاہ کیا۔ گو استثنا ۷: ۱-۳ میں موآبیوں کا خصُوصی طور پر ذِکر نہیں کیا گیا کہ اُن سے اسرائیلیوں کا شادی کرنا منع ہے، لیکن بعد کے حوالہ جات سے واضح ہے کہ اِنہیں شریعت کے تحت ان اقوام میں شامل کیا جاتا تھا (عزرا ۹: ۱، ۲؛ نحمیاہ ۱۳: ۲۳-۲۵)۔ شریعت میں اِس اَمر کی بھی وضاحت کی گئی کہ موآبی کو دسویں پُشت تک خداوند کی جماعت میں شامل نہ کیا جائے (استثنا ۲۳: ۳)۔ روت کے مُعاملے میں فضل نے اِس اصُول کو برطرف کر دیا، جیسا کہ ہم بعدازاں دیکھیں

گے کہ خُدا نے اُس کی نسل سے داؤد کو بادشاہ بننے کی اجازت دی۔

دس سال کے بعد محلون اور کلیون مر گئے۔ اب نعومی کے پاس عُرفہ اور رُوت دو بدیشی بہوئیں تھیں۔

۲۔ بیت لحم میں واپسی ۱: ۶-۲۲

۱: ۶-۱۵ جب نعومی کو پتہ چلا کہ یہوداہ میں خوراک کی کثرت ہے تو اُس نے واپس جانے کا فیصلہ کر لیا۔ اُس کی دونوں بہوئیں اُس کے ساتھ چل پڑیں۔ لیکن جب اُس نے اِصرار کیا کہ وُہ اپنے گھروں کو چلی جائیں اور اُنہیں یاد دِلایا کہ اُس کے پاس اَور بیٹے نہیں کہ وہ اُن سے شادی کر سکیں تو عُرفہ نے اپنی ساس کو چوما اور واپس چلی گئی۔

تین بیواؤں کا رویّہ ملاحظہ فرمائیے۔ نعومی ایک دُکھی بیوہ تھی۔ وُہ الٰہی سزا سے اپنے خاوند اور خاندان کی زمینی خوشیوں سے محرُوم تھی۔ عُرفہ نے بڑی سنجیدگی سے اپنی ساس کے الفاظ پر غور کرتے ہُوئے اُسے چھوڑ دیا اور آسان اور پُرسکُون راستہ اختیار کیا۔ لیکن رُوت اپنی ساس کی دِل شکنی کی باتوں کے باوجُود اُس سے لپٹی رہی۔ جب رُوت نے نعومی کے ساتھ ایک نئی زِندگی کا آغاز کیا تو وُہ جانتی تھی کہ یہ آسان نہ ہوگا۔ یہ آنے والے ایّام میں سخت محنت اور غربت کا دَور ہوگا کیونکہ گھر میں کمانے والا کوئی مرد نہیں تھا۔ علاوہ ازیں اپنے عزیزوں اور گھر سے جدائی بھی تھی۔

۱: ۱۶، ۱۷ رُوت کسی بھی صُورت میں نعومی کو چھوڑنا نہیں چاہتی تھی۔ ایک غیر قوم کی حیثیت سے اُس نے اپنے خوبصُورت بیان سے ظاہر کیا کہ وُہ نعومی سے ایک مکمّل وعدہ کر رہی ہے۔ اُس نے نعومی کی منزِل، اُس کی جائے سکُونت، اُس کے لوگوں، اُس کے خُدا اور یہاں تک کہ اُس کی جائے تدفین کا انتخاب کیا۔

۱: ۱۸-۲۲ جب رُوت اور نعومی بیت لحم میں واپس پہنچیں تو یہ جَو کاٹنے کے موسم کا آغاز تھا، یہ پہلے پھلوں کا موسم تھا (یہ مسیح کے جی اُٹھنے کی علامت تھا)۔ سارا شہر نعومی کو ایک بار پھر دیکھ کر خوش تھا اور اُس کا نام لے کر اُس کا استقبال کیا۔

اُس نے اُنہیں کہا "مجھے نعومی (خوشگوار) نہیں بلکہ مارہ (تلخ) کہو اِس لئے کہ قادرِ مطلق میرے ساتھ نہایت تلخی سے پیش آیا ہے"۔ وُہ بھری پُوری گئی (اپنے خاوند

اور دو بیٹوں کے ساتھ) لیکن خُدا اُسے خالی واپس لایا (یعنی وُہ بیوہ تھی اور اُس کا کوئی بچّہ نہیں رہا تھا) ۔ ہمارا بھی یہی حال ہے ۔ اگر ہم خُود برگشتگی کے راستوں پر چلتے ہیں تو خُداوند ہمیں خالی واپس لائے گا، اور وُہ تلخ تادیب سے یہ کام سرانجام دیتا ہے ۔

۳۔ رُوت بوعز کے کھیتوں میں باب ۲

۲: ۱-۳ شریعت کے تحت، اسرائیلیوں کو اجازت نہیں تھی کہ فصل کی کٹائی کے وقت کھیتوں کو بالکل صاف کر دیں ۔ بلکہ حکم تھا کہ وُہ کُچھ فصل حاجت مندوں، پردیسیوں، یتیموں اور بیواؤں کے لئے بالیں چُننے کی خاطر چھوڑیں (احبار ۱۹: ۹؛ ۲۳: ۲۲؛ اِستثنا ۲۴: ۱۹) ۔

رُوت نے کھیتوں میں جا کر بالیں چُننے کے لئے اِس قانون سے فائدہ اُٹھانے کا فیصلہ کیا ۔ یہ اُس کی خوش قسمتی نہیں تھی بلکہ یہ الٰہی انتظام تھا کہ وُہ بوعز (اُس میں قوت ہے) کے کھیت میں گئی ۔ بوعز اُس کے مرحُوم سُسر کا ایک امیر رشتے دار تھا ۔

۲: ۴-۱۲ بوعز جب بیت لحم سے پُہنچا تو اُس نے اِس جوان عورت کے بارے میں پوچھا ۔ جب اُسے معلُوم ہُوا کہ وُہ نعومی کی بہو ہے تو اُس نے اُسے بڑی گرم جوشی سے دعوت دی کہ وُہ اُس کے کھیتوں میں بالیں چُنے اور وُہ اُس کے جوانوں کے لئے رکھے ہُوئے پانی میں سے پیئے ۔ بوعز نے اُس کے لئے مختصر سی دُعا بھی کی "خُداوند تیرے کام کا بدلہ دے بلکہ خداوند اسرائیل کے خُدا کی طرف سے جِس کے پَروں کے نیچے تُو پناہ کے لئے آئی ہے تجھ کو پُورا اَجر ملے" (آیت ۱۲) ۔

لی اون مورس اپنے تاثرات یُوں بیان کرتا ہے :

> بالآخر جِس شخص نے یہ دُعا کی اُسی کے وسیلے سے اِس دُعا کا جواب مِلا ۔ وُہ رُوت کی تبدیلیِ مُلک سے اُس کے مذہبی پہلُو کو پہچان لیتا ہے کیونکہ اُس نے کہا کہ وُہ یہوواہ کے پَروں کے نیچے پناہ کے لئے آئی ہے ۔ یہاں غالباً تشبیہ یہ ہے کہ ایک چھوٹا سا پرندہ رضاعی ماں کے پروں میں پناہ لے رہا ہے ۔ اِس میں اِعتماد و تحفُّظ کی تصویر ہے ۔

بعض حیران تھے کہ ایک یہودی کیونکر ایک غیر قوم سے اِس قدر محبّت کا اظہار کر رہا

ہے جس کی وُہ مُستحق نہ تھی۔ لیکن اِس کی ایک وجہ تھی۔ بوعز نے سُن رکھا تھا کہ رُوت کس طرح نعومی سے مہربانی سے پیش آئی اور کس طرح اُس نے یہُودی عقیدے کو قبُول کیا۔

۲: ۱۳-۱۶ وُہ اُس سے اِس قدر متاثر ہُؤا کہ اُس نے اُسے اپنے کارِندوں کے ساتھ کھانے کی دعوت دی اور کاٹنے والوں کو ہدایت کی کہ وُہ قصداً اُس کے لئے زائد جَو چھوڑتے جائیں۔

۲: ۱۷ دِن کے اِختتام پر جو کُچھ اُس نے چُنا تھا اُسے پھٹکا تو قریباً ایک ایفہ جَو نکلے۔ یہ اچھی خاصی مِقدار تھی۔

بوعز کی ذات میں ہم مسیح کی بہُت سی خوُبیوں کو دیکھتے ہیں۔ وُہ بہُت امیر شخص تھا (آیت ۱)۔ وُہ پردیسیوں پر مہربان تھا، جو اُس کی مہربانی کے بالکل مستحق نہ تھے (آیات ۸، ۹)۔ وُہ رُوت کے بارے میں سب کُچھ جانتا تھا۔ اُس نے بڑی فیاضی سے رُوت کی مدد کی، اور اُس کی تمام ضرُوریات کو پُورا کیا (آیت ۱۴)۔ اُس نے اُس کو تحفّظ اور مستقبل کے لئے ترقی دی (آیات ۱۵، ۱۶)۔ محبّت کے اِن اعمال میں ہم اپنے مُبارک مخلصی دینے والے قرابتی کی مہربانیوں کو دیکھتے ہیں۔

۲: ۱۸-۲۳ جب رُوت اناج لے کر گھر آئی اور جو کچھ ہُؤا وُہ سب نعومی کو بتایا تو وُہ دانش مند یہوُدی بزرگ جان گئی کہ خُداوند کا منصُوبہ بڑے تسلّی بخش انداز میں آشکارا ہو رہا ہے۔ وُہ جانتی تھی کہ بوعز اُس کے مرحُوم شوہر کا قریبی رشتے دار تھا اور اُسے محسُوس ہو رہا تھا کہ خُداوند رُوت اور اُس کے لئے بہُت عجیب وغریب طریقے سے کام کرے گا۔ اِس لئے اُس نے رُوت کی حوصلہ افزائی کی کہ وُہ بوعز کے کھیت میں بالیں چُننے کے کام کو جاری رکھے۔

نعومی کا بوعز کے کھیتوں میں ٹھہرنے کا بڑا دانش مندانہ مشورہ تھا۔ چونکہ اُس نے اُس پر اتنی مہربانی کی تھی تو وُہ اُس کے تحفّظ کو حقیر جان کر کیوں کسی دُوسرے شخص کے کھیت میں جائے؟ ہمیں بھی چاہئے کہ دُنیوی لذتوں کے کھیتوں میں جا کر موعُودہ مہربانیوں اور تحفّظ کو ردّ نہ کریں۔

۴- رُوت کا چھڑانے والا رشتے دار

باب ۳

۳: ۱-۵ نعومی فکر مند تھی کہ رُوت کو تحفّظ مِلے، یعنی اُسے شوہر اور گھر مِلے ۔ چنانچہ وُہ خُود شادی اور جائیداد کے دعوے سے دست بردار ہو گئی اور رُوت کو مشورہ دیا کہ رات کے وقت کھلیان میں جائے جہاں بوعز جَو پھٹکے گا ۔

> رُوت ایک پردیسی کی حیثیت سے اسرائیلی روایات سے واقف نہیں تھی، اِس لئے اُسے تفصیلاً بتانے کی ضرورت تھی کہ وُہ تحفّظ اور شادی کے لئے اپنے قرابتی سے کیسے اپیل کرے ۔

۳: ۶، ۷ جب بوعز کام ختم کر کے، کھانا کھانے کے بعد لیٹ گیا، تو رُوت اُس کے کمبل کے نیچے اُس کے پاؤں کے پاس لیٹ گئی ۔ گو یہ ہمارے مُعاشرے کے مُطابق درست معلُوم نہ ہو، تاہم یہ اُس دَور میں ایک مُسلّمہ روایت تھی (دیکھیں حزقی ایل ۱۶: ۸) ۔ تاہم اِس میں ایسی کوئی بُرائی یا معنی خیز بات نہ تھی ۔

۳: ۸-۱۱ آدھی رات کے وقت جب بوعز جاگا تو اُس نے دیکھا کہ رُوت اُس کے پاؤں کے پاس لیٹی ہے ۔ جب اُس نے اُس سے کہا کہ وُہ چھڑانے والے قرابتی کا حق ادا کرے تو اُس نے اُسے بالکل نہیں جِھڑکا بلکہ اُسے برکت دی ۔ جِس لفظ کا ترجمہ ۲: ۱۲ میں "پَر" کیا گیا ہے، اِسی کا ترجمہ یہاں "دامن" کیا گیا ہے ۔ بوعز نے رُوت کی تعریف کی تھی کہ اُس نے یہوواہ کے پَروں کے نیچے پناہ لی ہے، اِس لئے وُہ یہوواہ کی شریعت کے مُطابق اُسے پناہ دینے سے کیونکر اِنکار کر سکتا تھا! علاوہ ازیں وُہ پاک دامن عورت تھی جس کی قیمت مَرجان سے بھی بڑھ کر ہے (امثال ۳۱: ۱۰) ۔ اُس نے اُس کی وفاداری کی تعریف کی اور کہا کہ آخر میں اُس کی مہربانی (اُس کی ذات سے شخصی محبّت اور عقیدت) اُس کی پہلی مہربانی (اپنے گھر اور خاندان کو چھوڑ کر نعومی کے ساتھ چلے آنا) سے زیادہ ہے ۔

مُوسوی شریعت کے مُطابق جب کوئی شخص بے اولاد مَر جاتا تو قریبی رشتہ دار بیوہ سے شادی کرتا (استثنا ۲۵: ۵-۱۰)، تاکہ خاندان کے نام کو زندہ رکھے اور جائیداد کو بھی خاندان میں رکھے ۔ خاص طور پر یہ اُس وقت ضرُوری تھا جب کوئی شخص اولادِ نرینہ کے بغیر مَر جاتا، تو لازم تھا کہ کوئی دُوسرا بیوہ سے شادی کرے، تاکہ بیٹا پیدا ہو اور مرحُوم

کا نام زندہ رہے ۔

روتؔ بے اولاد تھی ۔ چونکہ بوعزؔ الیملکؔ کا رشتے دار تھا اِس لئے وُہ اُس سے شادی کر کے چھُڑانے والے رِشتے دار کا حق رکھتا تھا ۔ وُہ نہ صرف اِس کا حقدار تھا ، بلکہ وُہ اِس کے لئے رضامند بھی تھا ۔

۳: ۱۲، ۱۳ لیکن ابھی ایک قانونی پیچیدگی تھی ۔ ایک اَور رشتے دار اُس کی نسبت زیادہ قریبی تھا ۔ اُس شخص کا پہلا حق تھا ۔ اگر یہ زیادہ قریبی رشتے دار چھُڑانے والے کا حق ادا نہ کرے تو پھر بوعزؔ ایسا کرنے کو تیار تھا ۔ یہ مُعاملہ صُبح کو طے پانا تھا ۔

۳: ۱۴ - ۱۸ پَو پھٹنے تک روتؔ بوعزؔ کے پاؤں کے پاس لیٹی رہی ۔ صُبح کو اُٹھ کر بوعزؔ نے روتؔ کی چادر میں چھَے پیمانے جَو ڈال دِئے ۔ اِس سے روتؔ کو اُس کی گہری محبّت کی یقین دہانی ہُوئی اور نعومیؔ کے لئے یہ ثبوت تھا کہ بوعزؔ بہُت جلد مُعاملہ طے کرے گا ۔

روتؔ ایک شریف خاتون تھی ۔ وُہ بوعزؔ کی مہربانی اور محبّت کی مستحق تھی لیکن ہم تو گنہگار تھے اور کِسی طرح کی مہربانی کے مُستحق نہ تھے ۔ تاہم خُداوند نے جیسے ہم تھے ، ہمیں اپنے پَروں کے نیچے لے لیا ۔ اُس نے ہمیں انعام دِئے ہیں اور شادی کی تکمیل کے لئے دوبارہ واپس آنے کا وعدہ دے کر ہماری حوصلہ افزائی کی ہے ۔ ہماری نجات کا مُعاملہ طے پا چکا ہے اور یہ کام مکمّل ہو چکا ہے ۔ لیکن ہم دُلھا کی واپسی پر اُس سے یگانگت کی کامِل خوشی میں داخِل ہونے کے مُنتظر ہیں ۔

جو کُچھ وقوع پذیر ہُوا تھا جب نعومیؔ نے اِس کے بارے میں سُنا تو اُس نے روتؔ سے کہا کہ وُہ چپ چاپ بیٹھی رہے اور ان پیچیدہ مُعاملات کے نتیجے کا انتظار کرے ۔

اکثر ایمان کا یہ مشکل ترین حِصّہ ہوتا ہے ۔ جبکہ کسی مزید عمل کی ضرُورت نہیں ہوتی بلکہ صبر سے اِنتظار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے کہ خُداوند اپنی مرضی کو ظاہر کرے ۔ اِن لمحات میں شکوک پیدا ہوتے ہیں اور پریشانیاں جنم لیتی ہیں ۔

۵ ۔ بوعزؔ چھُڑاتا ہے ۴: ۱ - ۱۲

۴: ۱ - ۶ صُبح کے وقت بوعزؔ شہر کے پھاٹک پر گیا ، جہاں شہر کے بزرگ بیٹھتے تھے ، اور قانونی اُمور کا فیصلہ ہوتا تھا ۔ خُدا کا کرنا تھا کہ عین اُسی وقت نزدیک کا قرابتی

وہاں آ نکلا۔ اُس نے اُسے "بھائی" کہہ کر پکارا اور کُچھ دیر کے لئے رُکنے کو کہا۔ بوعز نے دس بزرگوں کے سامنے رُوت اور نعومی کی داستان بیان کی۔ تب اُس نے نزدیک کے قرابتی کو موقع دیا کہ وُہ الیملک کی جائیداد کو چھُڑا لے، جو غالباً اُس نے موآب جاتے ہُوئے گروی رکھی تھی۔ یہاں تک تو یہ نامعلوم رشتہ دار رضامند تھا۔ لیکن جب بوعز نے اُسے یہ بتایا کہ جو شخص اُس کی جائیداد کو خریدے، اُسے موآبی رُوت سے شادی کرنا ہوگی، تو اُس نے اِنکار کر دیا اور اِس کی یہ وجہ بتائی کہ وُہ اپنی میراث کو خراب نہیں کرنا چاہتا۔

اُسے رُوت کی میراث کی دیکھ بھال کے لئے وقت اور قوت خرچ کرنا ہوگی اور اُس کی اپنی میراث نظر انداز ہوگی۔ متعلقہ میراث اُس کے اپنے وارثوں کو نہیں بلکہ رُوت کے وارثوں کو ملنے کو تھی۔

نزدیک کے قرابتی کے نام کو نظر انداز کرنے کے بارے میں میتھیو پُول لکھتا ہے:

> بے شک بوعز اُس کے نام سے واقف تھا، اور اُس کو اُس کا نام لے کر پُکارا، لیکن مقدس مُصنّف نے اِسے نہیں لِکھا، ایک تو یہ وجہ تھی کہ اُس کے نام کو جاننا غیر ضروری تھا اور دُوسری بڑی وجہ یہ تھی کہ حقارت سے اُس کی سزا کے طور پر اُسے نظر انداز کیا گیا کیونکہ وُہ اپنے بھائی کے نام کو زندہ رکھنے کو تیار نہ تھا تو اُس کا اپنا نام بھی کیوں زندہ رہے۔

نزدیک کا قرابتی شریعت کی مانند ہے۔ دس گواہ (دس احکام) گنہگار کو چھُڑانے کے اہل نہیں۔ شریعت جن کو سزا دیتی ہے انہیں چھُڑا نہیں سکتی۔ یہ اُس کے اپنے مقصد کے خِلاف ہوگا۔ شریعت چھُڑا نہ سکی کیونکہ یہ جسم کے سبب سے کمزور تھی (رومیوں ۳:۸)۔ نزدیک کے قرابتی کے اِنکار سے بوعز آزاد ہوگیا، اِس کے بعد وُہ رُوت سے شادی کا مستحق تھا۔

۸-۷:۴ اُن ایام میں تبادلے اور چھُڑانے کے سِلسلے میں تمام مُعاہدوں کی تصدیق یُوں ہوتی تھی کہ ایک فریق اپنی جُوتی اتار کر دُوسرے کے حوالہ کر دیتا تھا۔ شریعت نے اِس کی یُوں تخصیص کی کہ بیوہ، اِنکار کرنے والے قرابتی کی جُوتی اُتارے اور اُس کے مُنہ پر تھُوکے (استثنا ۹:۲۵)۔ اِس موقع پر نزدیکی قرابتی نے صِرف اپنی جُوتی اتاری اور بوعز کو دے دی۔

۴: ۹-۱۲ جونہی بوعز کو جُوتی مِل گئی تو اُس نے اعلان کیا کہ وُہ الیملک کی میراث کو خریدے گا اور موآبی رُوت سے شادی کرے گا۔ تب لوگوں نے بوعز کو برکت دی اور دُعا کی کہ خُدا روت کو راخل اور لیاہ کی مانند برکت دے۔ یہوداہ اور تمر سے پیدا ہونے والے بیٹے فارص کے ذِکر میں اِس کہانی کے افسوس ناک پہلوؤں کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ یہاں محض اِس حقیقت پر توجہ مرکوز کی گئی ہے کہ یہ بھی ایک اِسرائیلی اور غیر قوم کی مخلوط شادی تھی۔

۶۔ عوبید تک داؤد کا شاہی نسب نامہ ۴: ۱۳-۲۲

۴: ۱۳-۱۶ بوعز نے روت سے شادی کی اور اُس سے بیٹا پَیدا ہُوا جس کا نام عوبید (خادم) رکھا گیا۔ نعومی نے اُس سے بیٹے کا سا سلوک کیا اور اُس کی دایہ بنی۔

۴: ۱۷-۲۲ عوبید بعد ازاں، داؤد کے باپ یسّی کا باپ بنا۔ یُوں یہ کتاب داؤد (پیارا) کے مختصر سے نسب نامے کے ساتھ اختتام پذیر ہوتی ہے جو مابعد ایک بہت بڑے نسب نامے کا حِصّہ بنا۔ یعنی داؤد کے عظیم بیٹے خُداوند یسوع مسیح کا (متی ۱)۔ یہ نسب نامہ مکمل طور پر نہیں لکھا گیا۔ سلمون کا قاضیوں کے ابتدائی دَور سے تعلق ہے جبکہ داؤد سلاطین کے دَور کے آغاز تک پیدا نہیں ہُوا تھا، یہ تقریباً ۴۰۰ سال کا وقفہ تھا۔ بعض اوقات بائبل کے نسب ناموں میں قصداً کئی نام نظر انداز کئے جاتے ہیں۔

داؤد کے ساتھ اختتام پذیر ہونے والے اِس مختصر سے نسب نامے کے ساتھ قاری بادشاہت، اور سموئیل کی پہلی اور دُوسری کتاب کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔

۱- سموئیل

تعارف

۱-سموئیل ایک نہایت ہی دِل چسپ کتاب ہے۔ یہ نہ صرف واقعات سے بھرپُور تاریخ کو بیان کرتی ہے، بلکہ واقعات سے بھرپُور تاریخ کی تین ۳ دِل چسپ شخصیات سموئیل، ساؤل اور داؤد کی سوانح عُمریوں کو بھی پیش کرتی ہے۔ تمام ابواب اِنہی تین ۳ شخصیتوں کا احاطہ کرتے ہیں۔

۱- فہرستِ مسلّمہ میں منفرد مقام

۱- اور ۲-سموئیل کے بغیر عہدِ عتیق کی مسلّمہ فہرست میں بہت بڑا خلا رہ جاتا۔ بُنیادی طور پر یہ ایک ہی کتاب ہے، لیکن سہولت کے تحت ہفتادی ترجمے میں پہلی بار اِسے دو ۲ حصّوں میں تقسیم کیا گیا۔ اِس کے بعد چھپنے والے ہر ترجمے، بلکہ عبرانی بائبل میں بھی اِسی ترتیب کو قائم رکھا گیا ہے۔

بے شمار یہودی اور مسیحی بچّوں کے لئے سموئیل، داؤد اور جولیت، داؤد اور یونتن، داؤد کا ساؤل کے سامنے سے بھاگنا، مفیبوست پر اُس کی مہربانی، اور اپنے بیٹے ابی سلوم کی بغاوت اور موت پر اُس کا غم دِل چسپی اور رُوحانی ترقی کا باعث رہا ہے۔

بالغ قارئین نے مزید عقائدی سطح پر داؤد کے عہد اور داؤد کے بت سبع سے گناہ کے مشابہ اُن خوف ناک گناہوں کا جو اُس کے بچّوں کی زندگیوں میں ظاہر ہُوئے مُطالعہ کیا ہے۔

سموئیل کی پہلی اور دُوسری کتاب قُضاۃ اور داؤد کی شاہی نسل کے قیام کے دَوران خلا کو پُر کرنے کے لئے پُل کا کام دیتی ہے۔ اِن کا اِسرائیل کی تاریخ میں ایک منفرد مقام ہے۔

۲- مُصنّف

گو یہودی روایت کے مُطابق سموئیل کی کتاب جو دو ۲ حصّوں میں تقسیم کی گئی ہے کا سموئیل ہی مُصنّف ہے، لیکن اِس کا اِطلاق صرف اُن واقعات پر ہوتا ہے جو اُس کے جیتے جی وقوع پذیر

ہُوئے (۱:۱-۵:۱)۔ ان کتابوں میں زیادہ تر مواد کا تعلق نبی کی موت کے بعد کے وقت سے ہے۔

یہ بھی ممکن ہے کہ کسی نوجوان نبی نے جس نے سموئیل کے زیرِ سایہ تعلیم پائی، اِس کتاب کو لکھا ہو اور اِس میں اپنے اُستاد کی تعلیمات کو بھی شامل کیا ہو۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ابیاتر کاہن جو دستاویزات کو جمع کرنے کا عادی تھا، اُس نے کتاب کی تالیف کی ہو۔ اُس کا داؤد کی زندگی کے ساتھ گہرا تعلق تھا، بلکہ اُس نے جلاوطنی میں بھی اُس کے ساتھ وقت گزارا۔

۳۔ تاریخ

سموئیل کی کتابوں کی تاریخ کی صحیح طور پر نشان دہی کرنا ناممکن ہے۔ ممکن ہے کہ پہلے حِصّے کی تاریخ ۱۰۰۰ ق۔م ہو۔ اِس حقیقت کے پیشِ نظر کہ اسرائیل کی اسیری کے بارے میں کوئی بات نہیں کی گئی (۷۲۲ ق۔م) یقیناً اِس واقعے سے پیشتر کی تاریخ ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ "اِسرائیل" اور "یہُوداہ" سے متعلق حوالہ جات کے سبب سے یہ ۹۳۱ ق۔م کے بعد کی تاریخ ہو گی کیونکہ بادشاہت اِس سن میں دو حصّوں میں بٹ گئی تھی۔

۴۔ پس منظر اور مضمون

سموئیل کی پہلی اور دُوسری کتاب میں خُدا کے اسرائیل سے تعلقات کا بارھویں صَدی ق۔م سے دسویں صدی ق۔م تک ذِکر موجود ہے۔ سموئیل (نبی اور قاضی)، ساؤل (مُسترد بادشاہ) اور داؤد (چوپان بادشاہ) وُہ اہم کردار ہیں جو سارے بیان کے محور ہیں۔

خُدا نے سموئیل کو برپا کیا کہ وُہ قاضیوں کے دَور کو ختم کر کے بادشاہوں کے دَور کا آغاز کرے۔ وُہ اُس دَور میں سے بھی گزرا جب اُس نے (عیلی اور اُس کے بیٹوں کی صُورت میں) کہانت کی ناکامی کو دیکھا اور اُس نے نبوت کی خدمت کو متعارف کرایا۔ سموئیل خود آخری قاضی تھا، اور وُہ اُس دَور کے نبیوں میں پہلا نبی تھا (یعنی وُہ کتابِ مُقدّس میں پہلا نبی نہیں تھا۔ پیدائش ۲۰: ۷)۔ اور یہ وُہ شخص تھا جس نے اسرائیل کے پہلے بادشاہ کو مسح کیا۔ گو وُہ لاوی تھا، لیکن وُہ ہارُون کے خاندان سے نہ تھا، تاہم اُس نے کاہن کی حیثیت سے خدمت کی، اور صاف ظاہر ہے کہ اُس نے خُدا کی مرضی سے یہ کام سرانجام دیا۔ اُس کا دِل پاک اور

وفادار، جبکہ ساؤل کا دِل ناپاک اور نافرمان تھا۔

سموئیل کی کتُب بیان کرتی ہیں کہ اسرائیل کے حقیقی بادشاہ یعنی خُدا نے لوگوں کی درخواست پر کیسے پہلے ساؤل اور بعد ازاں داؤد اور اُس کی نسل کو بادشاہت عطا کی۔ یوجین مرل بڑی خوبصورتی سے ساری بائبل کے مضمون سے اِن کتابوں کا ربط قائم کرتا ہے:

> داؤد کے شاہی گھرانے سے، اُس کا عظیم فرزند یسوع مسیح بالآخر مجسّم ہؤا۔ مسیح نے مکمّل طور پر اپنی زندگی میں بادشاہی کی، اور اپنی موت اور اپنے جی اُٹھنے میں وہ بنیاد مُہیا کی جس کے ذریعے اُس پر ایمان لانے والے سب لوگ اُس کے ساتھ اور اُس کی معرفت حکومت کریں گے (۲-سموئیل ۷: ۱۲-۱۶؛ زبور ۸۹: ۳۶-۳۷؛ یسعیاہ ۹: ۷)۔

خاکہ

۱۔ ساؤل کے مسح تک سموئیل کی خدمت	ابواب ۱-۹
ا۔ سموئیل کی پیدائش اور بچپن	باب ۱
ب۔ حنہ کا گیت	۲ : ۱-۱۰
ج۔ عیلی اور اُس کے شریر بیٹے	۲ : ۱۱-۳۶
د۔ سموئیل کی بُلاہٹ	باب ۳
ہ۔ عہد کا صندوق	ابواب ۴-۷
(۱) عہد کا صندوق چھن گیا	باب ۴
(۲) عہد کے صندوق کی قدرت	باب ۵
(۳) عہد کے صندوق کی واپسی	ابواب ۶، ۷
و۔ بادشاہ کے لئے درخواست اور بادشاہ کا چناؤ	ابواب ۸، ۹
۲۔ مسترد کئے جانے تک ساؤل کی حکومت	ابواب ۱۰-۱۵
ا۔ مسح اور تصدیق	ابواب ۱۰، ۱۱
ب۔ لوگوں کو ملامت اور اُن پر الزام	باب ۱۲
ج۔ نافرمانی اور مسترد کیا جانا	ابواب ۱۳-۱۵
(۱) ساؤل کی گناہ آلودہ قربانی	باب ۱۳
(۲) ساؤل کی جلد بازی میں قسم	باب ۱۴
(۳) ساؤل کی ادھوری فرماں برداری	باب ۱۵
۳۔ ساؤل کی موت تک داؤد کی زندگی	ابواب ۱۶-۳۰
ا۔ سموئیل کی معرفت مسح	۱۶ : ۱-۱۳
ب۔ داؤد کی طرف سے ساؤل کی خدمت	۱۶ : ۱۴-۲۳

ج ۔ جولیت کی شکست	باب ۱۷
د ۔ رمیکل سے شادی	باب ۱۸
ہ ۔ ساؤل کے ڈر سے فرار	ابواب ۱۹ – ۲۶
(۱) یونتن کی وفاداری	ابواب ۱۹، ۲۰
(۲) اخیملک کی داؤد پر مہربانی	باب ۲۱
(۳) داؤد کا بچ جانا اور ساؤل کا کاہنوں کو قتل کرنا	باب ۲۲
(۴) قعیلہ کی غداری	باب ۲۳
(۵) ساؤل کی جان بخشی	باب ۲۴
(۶) نابال کی حماقت	باب ۲۵
(۷) ساؤل کی دوسری بار جان بخشی	باب ۲۶
و ۔ فلستیوں کی سرزمین میں سکونت	ابواب ۲۷ – ۳۰
(۱) صقلاج کو لے لیا گیا	باب ۲۷
(۲) ساؤل کے انجام کی پیش گوئی	باب ۲۸
(۳) اکیس نے داؤد کو سبکدوش کر دیا	باب ۲۹
(۴) عمالیقیوں کی شکست	باب ۳۰
۴ ۔ ساؤل کی موت	باب ۳۱

تفسیر

۱۔ ساؤل کے مسح تک سموئیل کی خدمت

ابواب ۱-۹

ا۔ سموئیل کی پیدائش اور بچپن

باب ۱

۱:۱-۱۰ ۱۔سموئیل کے شروع میں ہمیں القانہ اور اُس کی دو بیویوں حنّہ (فضل) اور فِنّنہ (موتی) سے متعارف کرایا گیا ہے۔ وُہ افرائیم میں راماتیم صوفیم سے لاوی کے قبیلے کا ایک فرد تھا۔ تاہم آیت ۱ (۱۔تواریخ ۶: ۲۲-۲۸) میں اُس کا لقب افرائیمی ہے۔ من وعن تواریخی دستاویز پیش کرتے ہُوئے، بائبل میں کثرتِ ازواج کا ذِکر کیا گیا ہے لیکن اِس کی کبھی حمایت نہیں کی گئی۔ جیسے لیاہ اور راخل کی صُورتِ حال تھی کہ ایک کی تو اولاد تھی لیکن دُوسری بانجھ تھی ویسے ہی اِس خاندان میں بھی تھا۔ اِس سے گھر میں رقابت پَیدا ہوئی کہ گو حنّہ بے اولاد تھی لیکن اُس کا خاوند اُسے زیادہ پیار کرتا تھا۔ جب خاندان ہر سال سیلا میں کسی عید کے لئے جاتا تو سلامتی کے ذبیحہ میں سے حنّہ کو دُوگُنا حِصّہ مِلتا (آیات ۳-۵)۔ لیکن اِس بِنا پر اُسے فِنّنہ کی طرف سے جلی کٹی سُننی پڑتیں۔ ہر سال یہ گھاؤ گہرے ہوتے گئے، حتیٰ کہ مایُوسی میں حنّہ نے مَقدِس میں اپنا مُعاملہ خُداوند کے سامنے پیش کیا۔

۱:۱۱-۱۸ حنّہ نے مَنّت مانی کہ اگر خُداوند مُجھے بیٹا دے تو مَیں اُسے خُداوند کو واپس دے دُوں گی۔ وُہ پیدائش سے ہی نذیر ہوگا۔ بشپ ہال یہ تاثرات دیتا ہے:

> فیض حاصِل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہم فیض کو اُسی خُدا کے لئے مخصُوص کر دیں جِس سے ہم نے اُسے مانگا ہے۔ اِس طریقِ کار سے خُدا اپنے خادِم کو بھی خُوش کرے گا اور اُس کا اپنا جلال بھی ظاہر ہوگا۔

بُزرگ کاہن نے حنّہ کے ہونٹ ہِلتے دیکھے تو سوچا کہ وُہ نشے میں ہے۔ لیکن جُونہی اُس

نے اپنے مقاصد اور عمل کی وضاحت کی، کاہن نے اُس کی سنجیدگی کا اندازہ لگایا، اُسے برکت دی اور اُسے سلامتی سے رُخصت کیا۔ حنّہ اپنے جسمانی بانجھ پن کے سبب سے فکرمند تھی۔ ہمیں اپنے رُوحانی بانجھ پن پر غم کرنا چاہئے۔

۱: ۱۹۔۲۸ جب حنّہ کو دُعا کا جواب مِلا تو اُس نے اپنے بیٹے کا نام سموئیل (خدا نے سُنا) رکھا، کیونکہ وُہ خُدا سے مانگا ہُوا تھا۔ جب سموئیل کا دُودھ چُھڑایا گیا تو اُسے خُداوند کے گھر میں لے گئی اور اُسے ہمیشہ کے لئے خداوند کو دے دیا۔ اُس وقت سے لڑکا کاہنوں کی مُعاونت کرتے ہوئے خُداوند کی خدمت کرتا رہا۔ آیت ۲۸ کے آخری جُملے میں سموئیل شامِل ہے۔ گو وُہ ابھی چھوٹا تھا وُہ پرستش کرنے والا تھا، کیونکہ اُس کی زندگی خداوند کی خِدمت کے لئے مخصوص تھی۔

ب۔ حنّہ کا گیت ۲: ۱۔۱۰

عیلی کے خاندان کے بگاڑ کے مقابلے میں القانہ کی بیوی اور اُس کے بیٹے کی عقیدت نمایاں طور پر نظر آتی ہے۔ اپنا بیٹا خدا کو دینے کے بعد حنّہ نے شُکرگزاری میں اپنا دِل خُداوند کے حضُور انڈیل دیا۔ اُس کے الفاظ خُدا کے بارے میں اُس کے عِلم کی گہرائی، اُس کے کردار اور اعمال کو ظاہر کرتے ہیں۔ اُس کی دُعا فننّہ کی بہت سی حقارت آمیز باتوں کے لئے ملامت ہے، لیکن یہ خاندانی جھگڑوں کی حدوں سے پرے نبوتی طور پر اسرائیل کی اپنے دشمنوں پر فتح، اور مسیح کی بادشاہت کو بھی پیش کرتی ہے۔ مریم کا گیت (لُوقا ۱: ۴۶۔۵۵) حنّہ کے گیت سے متاثر تھا۔

ج۔ عیلی اور اُس کے شریر بیٹے ۲: ۱۱۔۳۶

۲: ۱۱۔۱۷ کہانی کا رُخ اب عیلی کے شریر بیٹوں کی طرف مڑتا ہے۔ وُہ خداوند کو نہیں جانتے تھے کیونکہ وُہ ایمان سے نجات یافتہ نہیں تھے۔ اُن کے تین گُناہ تھے۔ اوّل، سلامتی کے ذبیحوں کے حِصّے میں وُہ لوگوں کو لُوٹتے تھے اور ران اور سینے پر قناعت نہیں کرتے تھے (قب، احبار ۷: ۲۸۔۳۴)۔ دوم۔ وُہ خُداوند کو چربی پیش کرنے سے قبل گوشت کا تقاضا کرتے تھے، اور یُوں شریعت سے پہلوتہی کرتے تھے (قب، احبار

۳:۱۶؛ ۴:۱۰)۔ سوم۔ وُہ گوشت کو اُبالنے (قب، گنتی ۶:۱۹-۲۰) کے بجائے بُھوننا چاہتے تھے۔ یُوں وُہ اپنی جسمانی خواہش کو ترجیح دیتے تھے۔ اگر کوئی شخص احتجاج کرتا تو وُہ زبردستی گوشت چھین لیتے۔ اُن کا گناہ نہایت سنگین تھا کیونکہ وُہ خُداوند کی قربانی کی تحقیر کرتے تھے۔

۲:۱۸-۲۱ اُن کی شرارت کے مُقابلے میں بچّے سموئیل کی عقیدت اور اُس کے والدین کی وفاداری ملاحظہ فرمائیے کہ وُہ سال بہ سال عیدوں کے لئے آتے تھے۔ چونکہ حنّہ کے رحم کا پہلا پھل خُداوند کے لئے مخصُوص کیا گیا اِس لئے اُسے مزید تین بیٹے اور دو بیٹیاں عطا کیں۔ یہ ہمارے خُداوند کے اِس وعدے کی کتنی خوبصورت مثال ہے کہ "دیا کرو، تمہیں بھی دیا جائے گا" (لُوقا ۶:۳۸)۔

۲:۲۲-۲۶ جب تک عیلی کو اُس کے بیٹوں کی بدی کی رپورٹ نہ دی گئی، اُس نے اُنہیں ملامت نہ کی۔ اب اُس کی زبانی ملامت بے اثر ہو چکی تھی، اِس کا اُن پر کچھ اثر نہ ہُوا۔ اُنہوں نے اپنے دِلوں کو سخت کیا۔ قدیم فرعون کی طرح عدالت و سزا کے لئے اُن کے دِل سخت ہو گئے، کیونکہ خُدا اُنہیں برباد کرنے پر تُلا ہُوا تھا۔ اِس دوران سموئیل بڑھتا گیا اور اپنی پاکیزگی اور نیکی کے باعث خُدا اور انسان دونوں کا مقبول تھا۔ یہ واقعات قاضیوں کے ایّام میں رُونما ہُوئے۔ حیرت کی بات نہیں کہ اِن ایّام میں کہانت اخلاقی زوال سے نہ بچ سکی۔

۲:۲۷-۳۶ خُداوند کی عیلی کو ملامت سخت تھی، لیکن عیلی کی ملامت اپنے بیٹوں کے لئے بہُت ہلکی تھی۔ ایک بے نام مردِ خُدا نے آ کر عیلی کے گھرانے میں کہانت کے حشر کا اعلان کیا۔ نبی نے بات یُوں شرُوع کی کہ خُدا نے ہارُون اور اُس کے گھرانے کو بُلایا کہ وُہ اُس کے کاہن ہوں اور اُس نے بڑی فیاضی سے اجازت دی کہ وُہ بسر اوقات کے لئے قُربانی کے گوشت میں سے لے سکیں۔ نبی نے عیلی کو ملامت کی کہ اُس نے اپنے بیٹوں کو اجازت دی کہ وُہ خُداوند کے حق پر اپنی خواہشات کو ترجیح دیں (آیت ۲۹)۔ خُدا نے کہانت کے تسلسل کا گزشتہ وعدہ اِس بنا پر کیا تھا کہ کاہن باکردار آدمی ہوں گے۔ لیکن عیلی اور اُس کے گھرانے کی بدی کے باعث، اُنہیں کہانتی خدمات کی اجازت نہیں دی جائے گی، اُس کے خاندان کا کوئی بھی فرد عُمر رسیدہ ہونے نہ پائے گا۔ سیلا میں مسکن زوال پذیر ہو گا اور عیلی کی نسل غم اور ندامت کا شکار ہو گی۔ مزید براں حُفنی اور فینحاس دونوں اُسی دِن مر جائیں گے جس سے ثابت ہو گا کہ باقی سزائیں بھی اُس کے گھرانے کو دی جائیں گی۔

عیلی کے گھرانے کے انجام کی یُوں تکمیل ہُوئی۔ ساؤل نے اخیملک اور اُس کے تمام بیٹوں کو قتل کروا دیا سوائے ابیاتر کے (آیت ۳۱؛ ۲۲: ۱۶--۲۰)۔ ابیاتر کو سلیمان نے کہانت سے خارج کر دیا (آیات ۳۲، ۳۳؛ ۱-سلاطین ۲: ۲۷) اور حُفنی اور فینحاس مر گئے (آیت ۳۴، ۴: ۱۱)۔ عیلی کا اتمر کے گھرانے سے تعلق تھا، اور جب بعد میں سلیمان نے ابیاتر کو نکال دیا، تو کہانت الیعزر کے گھرانے میں بحال ہو گئی جہاں اِسے ہمیشہ سے قائم رہنا چاہئے تھا۔ عیلی کے بیٹے فینحاس کو ہارون کے پوتے فینحاس سے خلط ملط نہیں کیا جانا چاہئے (گنتی ۲۵: ۷، ۸)۔

آیت ۳۵ میں موعُودہ وفادار کاہن صدوق ہے جس کا تعلق الیعزر کے گھرانے سے تھا اور جس نے داؤد اور سلیمان کے ایّام میں خدمت کی (دیکھیں ۲-سموئیل ۸: ۱۷؛ ۱۵: ۲۴، ۳۵؛ ۱-سلاطین ۲: ۳۵)، حتیٰ کہ اُس کی کہانت مسیح کی ہزار سالہ بادشاہت میں بھی جاری رہے گی (حزقی ایل ۴۴: ۱۵)۔ لیکن عیلی کی اولاد خُداوند کی خِدمت کی نہیں بلکہ کچھ کھانے کے حصُول کی آرزُومند ہو گی (آیت ۳۶)۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ آیت ۳۵ میں لفظ "ہمیشہ" سے وفادار کاہن کا اشارہ مسیح کی طرف ہے۔

د۔ سموئیل کی بُلاہٹ

باب ۳

۳: ۱-۳ جن ایّام میں سموئیل سیلا میں خیمۂ اجتماع میں خُداوند کی خِدمت کر رہا تھا، خُداوند کا کلام گراں قدر تھا، یعنی وُہ کبھی کبھار ہی لوگوں سے رویا میں باتیں کرتا تھا۔ ولیم پہلی تینؔ آیات میں اسرائیل کی اخلاقی حالت کو دیکھتا ہے:

> رات کا وقت تھا، مسکن میں خُدا کا چراغ بجھنے کے قریب تھا، سردار کاہن کی آنکھیں دُھندلانے لگی تھیں، اور وُہ صاف طور سے نہیں دیکھ سکتا تھا، وُہ اور سموئیل دونوں سوئے ہُوئے تھے۔

خُدا کے چراغ سے مُراد چراغ دان تھا، جس کی روشنی طلُوعِ آفتاب پر بُجھائی جاتی تھی۔

۳: ۴-۹ ایک شب، صُبح ہونے سے قدرے پہلے سموئیل نے بُلاہٹ کی آواز سُنی۔ اُس نے سوچا کہ یہ عیلی کی آواز ہے، لیکن کاہن نے اُسے نہیں بلایا تھا۔ سموئیل نے ہنُوز خداوند کو نہیں پہچانا تھا، اِس کا یہ مطلب ہے کہ اس سے پہلے اُسے خداوند کی طرف سے کبھی براہِ راست اور شخصی مُکاشفہ نہیں مِلا تھا (آیت ۷)۔ جب مزید دوؔ بار سموئیل نے آواز سُنی تو

عیلی کو احساس ہوُا کہ خُداوند سموئیل کو بُلا رہا ہے۔ اِس پر بزُرگ کاہن نے لڑکے کو بتایا کہ اگر اُس نے پھر یہ آواز سُنی تو وُہ یہ کہے "اے خُداوند فرما کیونکہ تیرا بندہ سُنتا ہے"۔

۳: ۱۰-۱۴ جب خُداوند نے سموئیل کو چوتھی بار بُلایا تو اُس نے جواب دیا "فرما کیونکہ تیرا بندہ سُنتا ہے"، لیکن اُس نے لفظ "خُداوند" کو نظرانداز کر دیا۔ خُداوند کے پیغام نے اِس سے قبل عیلی اور اُس کے گھرانے کے خِلاف سزا کے اعلان کی تصدیق کی، اور شاید اِس سزا میں اِسرائیل کی شکست اور عہد کے صندُوق پر دشمنوں کا قبضہ بھی شامل ہو۔ بیٹوں کی طرح باپ پر بھی اتنا ہی اِلزام تھا، کیونکہ اُس نے اُنہیں اُن کے گناہوں سے نہ روکا۔ بے حُرمتی کرنے کے لئے محض ملامت کے بجائے انہیں سزائے موت دی جانی چاہئے تھی۔ ذبیحہ اُن کی بدکاری کا کفارہ نہیں دے سکتا تھا۔ دو۲ گواہوں کے مُنہ سے اُن کے انجام کی تصدیق ہو گئی۔ یعنی مَردِ خُدا (باب ۲) اور لڑکا سموئیل نبی (آیت ۱۴)۔

۳: ۱۵-۱۸ پہلے تو سموئیل عیلی کو بتانے سے خائف تھا کہ خُداوند نے اُس سے کیا کہا تھا، لیکن جب عیلی نے اُسے قسم دے کر اِصرار کیا تو اُس نے کاہن کو آنے والی سزا کے بارے میں بتا دیا۔ عیلی نے سزا کی خبر حلیمی سے سُن لی۔ یقیناً اُس نے محسُوس کیا کہ خُدا کی یہ سزا بجا ہے۔ جب اُس نے ہارُون کے بیٹوں کو ان کی بدی کے بدلے میں موت کی سزا دی (احبار ۱۰ باب) تو وُہ حُفنی اور فینحاس کو کیوں بے سزا چھوڑتا؟

۳: ۱۹-۲۰ بہت جلد سب بنی اسرائیل نے دان سے بیرسبع تک جان لیا کہ خُداوند سموئیل کے ساتھ ہے۔ اور تمام اِسرائیل نے تسلیم کیا کہ یہ جوان لڑکا خُدا کا حقیقی نبی ہے۔

۵۔ عہد کا صندوق ابواب ۴-۷

(۱) عہد کا صندوق چِھن گیا باب ۴

۴: ۱-۴ اگلے تین۳ ابواب میں ذکر ہے کہ کس طرح عہد کا صندُوق دشمن کے علاقے میں لے جایا گیا اور کیسے اُس کی واپسی ہوئی۔ خُدا فِلستیوں کے درمیان اپنی تعظیم کا دِفاع کرے گا (باب ۵)، لیکن وُہ اسرائیلیوں کا دِفاع نہیں کرے گا کیونکہ جب وُہ اُن کے درمیان تھا تو انہوں نے اُس کی تعظیم نہ کی۔ جب وُہ ابنِ عزر کے مقام پر فِلستیوں سے لڑنے کو نکلے تو اُن کے چار۴ ہزار مَرد مارے گئے۔ جنگ کا پانسہ پلٹنے کے لئے بزرگ عہد کے صندُوق کو سیلا سے لشکر گاہ میں

لے آئے۔

۴:۵-۱۱ اِسرائیلیوں نے جب عہد کے صندُوق کو دیکھا تو وُہ نہایت خوش ہوئے، اور فلستی بہت زیادہ ڈر گئے کیونکہ وُہ یہوواہ کی ساکھ کو جانتے تھے۔ تاہم اُنھوں نے ہمّت باندھی، اور ایک بار پھر حملہ کرنے کے لئے آگے بڑھے۔ وُہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ اِسرائیلی بھاگ گئے، اور اُن کے تیس ۳۰ ہزار پیادہ سپاہی مارے گئے، اور حُفنی اور فینحاس دونوں کاہنوں کو بھی قتل کر دیا گیا اور خُدا کا صندُوق بھی چِھن گیا۔

۴:۱۲-۲۲ جب لشکر میں سے ایک شخص نے دوڑ کر سیلا میں عیلی کو اِطّلاع دی کہ عہد کا صندُوق چِھن گیا تو بُوڑھا کاہن اپنی کُرسی سے پیچھے گر گیا، اُس کی گردن ٹُوٹ گئی اور وُہ مَر گیا۔ بُری خبر سُن کر فینحاس کی بیوی کو دردِ زہ شرُوع ہُوا اور وُہ بچّے کی پیدائش کے دوران مَر گئی۔ اپنے سُسر اور اپنے خاوند کی خبر نے اُسے اِس قدر پریشان نہ کیا جس قدر وُہ اِس بُری خبر سے پریشان ہُوئی کہ عہد کا صندوق چِھن گیا اور فلستیوں کے ہاتھ آ گیا ہے۔ مرتے ہُوئے اُس نے اپنے بیٹے کا نام یہ کہہ کر کہ "حشمت اسرائیل سے جاتی رہی" یکبود رکھّا۔

(۲) عہد کے صندُوق کی قُدرت باب ۵

۵:۱-۵ فِلستی خُدا کے صندوق کو ابنِ عزر سے اشدود میں لائے اور پھر اُسے دجون کے مندر میں رکھ دیا۔ دجون فلستیوں کا قومی دیوتا تھا۔ کتابِ مُقدّس میں ہم اکثر بعل کے بارے میں پڑھتے ہیں، یہی بعل، دجون کا باپ تصوّر کیا جاتا تھا۔ فلستیوں نے خُدا کے صندُوق کو دجون کے بُت کے پاس رکھ دیا۔ اُن کا یہ خیال تھا کہ یہ دونوں ہمسر ہیں۔ لیکن جب وُہ صُبح کے وقت مندر میں واپس آئے تو اُنھوں نے دیکھا کہ خُداوند کی قدرت سے دجون کا بُت عہد کے صندُوق کے سامنے اوندھے مُنہ پڑا ہے۔ اِس واقعے کا مطلب نہ سمجھتے ہُوئے اُنھوں نے ایک بار پھر دجون کو صندوق کے ساتھ کھڑا کر دیا۔ لیکن اگلی صُبح اِس بات میں کوئی شک وشُبہ نہ رہا کہ کون زور آور ہے، کیونکہ دجون کا سر اور ہاتھ دہلیز پر ٹُوٹ کر نیچے گرے ہُوئے تھے۔ اگر دجون سچا دیوتا ہوتا تو وُہ خُود اپنا دفاع کرتا۔ اچھا ہوتا اگر اُس کے پرستار حقائق کا سامنا کرتے لیکن اِس کے برعکس اُنھوں نے ایک توہماتی قانون بنا دِیا کہ کوئی شخص دہلیز پر پاؤں نہ رکھے۔ دجون اسرائیل کے مقابلے میں قائم نہ رہا۔ سمسون

نے غزہ میں اُس کے مندر کو تباہ کر دیا کیونکہ خدا نے اُسے قوّت دی تھی۔ اُس نے فلستی سرداروں پر پُوری عمارت گرا دی (قضاۃ ۱۶ باب)۔ اب یہوواہ نے خُود دجون کے بُت کو ناکارہ کر دیا، اور یوُں واضح کر دیا کہ بُتوں میں کوئی حِکمت (سر) یا قوّت (ہاتھ) نہیں۔

۵: ۶-۹ نہ صِرف اُن کے بُت بلکہ خُود اشدودیوں نے بھی خدا کے غضب کا مزہ چکھنا شرُوع کر دیا۔ اُن میں ہلچل مچ گئی، اور خُدا نے انہیں گلٹیوں سے مارا۔ مایُوسی کے عالم میں فلِستیوں نے فیصلہ کیا کہ وُہ صندُوق کو اپنے ایک اَور بڑے شہر جات میں چھوڑ آئیں یہاں بھی لوگوں کو گلٹیاں نکلنے لگیں۔

۵: ۱۰-۱۲ جب صندُوق عقرون میں بھیج دیا گیا تو لوگ نہایت ڈر گئے اور اُن کا خدشہ صحیح نِکلا کیونکہ مُہلک وَبا سے بہُت سے لوگ مَر گئے۔ اور جو مَرے نہیں وُہ گلٹیوں کے مارے پڑے رہے۔ چنانچہ اُنھوں نے درخواست کی کہ صندُوق کو واپس اسرائیل میں بھیج دیا جائے۔

(۳) عہد کے صندُوق کی واپسی

الواب ۶، ۷

۶: ۱-۷ سات ماہ تک فِلستیوں پر عہد کے صندُوق کا خوف چھایا رہا۔ وُہ اِسے اسرائیل کو واپس بھیجنا چاہتے تھے لیکن کسی مناسب انداز میں بھیجنا چاہتے تھے تاکہ مزید سزا سے بچ جائیں۔ غیر قوم کاہنوں اور نجومیوں سے مشورہ کیا گیا۔ اُنھوں نے بتایا کہ سونے کی پانچ گلٹیوں اور سونے کی پانچ چُہیوں کو جُرم یا خطا کی قُربانی کے طور پر صندُوق کے ساتھ بھیجا جائے۔ اُن میں عام دستور تھا کہ جو چیز اُن کے درمیان تباہی کا باعث بنی، اُسی کو تاوان کے طور پر پیش کرنے سے دیوتاؤں کے غصّے کو کم کیا جائے۔ بائبل کے عُلما چُہیوں کے حوالے سے یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ شہروں میں وبا، طاعُون کی بیماری تھی جو چُوہوں کے پسوؤں سے پھیلتی ہے۔ کاہنوں نے اُنہیں یہوواہ کے ہاتھوں مِصر کے انجام کے بارے میں بھی یاد دلایا، اور اُنہیں تلقین کی کہ مِصریوں اور فرعون کی طرح اپنے دِلوں کو سخت نہ کریں، بلکہ ہر ممکن کوشِش کریں کہ عہد کے صندُوق کو اُس کے مُناسب مقام پر واپس بھیج دیں۔

۶: ۷-۱۲ اِس بات کو معلُوم کرنے کے لئے کہ جو کچھ اُن کے ساتھ ہُوا، محض اتفاقیہ اَمر نہیں، بلکہ یہوواہ کی طرف سے سزا تھی، فلِستی کاہنوں نے صندوق کی واپسی کی تفصیلات اِس طور سے ترتیب دیں کہ وُہ ان پر یہوواہ کی مداخلت کا ثبوت دیں۔ دو۲ دُودھ دینے والی

گائیں جو گاڑی کھینچنے کے لئے اِستعمال ہونے کو تھیں، اُن کے چھوٹے بچھڑے تھے۔ اگر وُہ اپنے بچھڑوں کو پیچھے چھوڑ دیتی ہیں تو یہ تمام فِطری جبلّتوں کے خِلاف عمل ہو گا۔ اِن گائیوں کو کبھی جُوئے میں نہیں جوتا گیا تھا، لیکن اِس کے باوجُود اُنھوں نے گاڑی میں جُتے ہُوئے اُسے اچھّی طرح کھینچا اور دائیں بائیں نہ مُڑیں۔ بغیر کسی راہنمائی کے گائیں سیدھی یہوداہ کے عِلاقے کے بیت شمس کو چلی گئیں۔

۶:۱۳-۱۸ جب عہد کا صندُوق قریب آیا تو بیت شمس کے باشِندے فصل کاٹ رہے تھے۔ کیسا دِل چسپ منظر تھا کہ بغیر کسی اِنسانی راہنمائی کے دو گائیں خُدا کے صندُوق کو اسرائیل میں واپس لا رہی ہیں۔ لوگ نہایت خوش ہُوئے۔ گاڑی کو ایندھن کے طور پر استعمال کر لیا گیا اور گایوں کو خُداوند کے حضُور سوختنی قربانی کے طور پر پیش کر دیا گیا۔ عہد کے صندوق اور خطا کی قُربانی والا صندوقچہ ایک بڑے پتھر پر رکھا گیا۔

بیت شمس کی گایوں کی کہانی میں رُوحانی اسباق پوشیدہ ہیں۔ مسیحی مبشّر خُداوند کے پیغام کو لے کر جہاں خداوند ان کی راہنمائی کرتا ہے، جاتے ہیں اور دائیں بائیں نہیں مڑتے۔ جب لوگ خُداوند کو ایمان کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں تو وُہ اُن کی خوشی کا باعث بنتے ہیں۔ وُہ خدمت یا قُربانی کے لئے تیار ہیں۔

۶:۱۹-۲۱ لیکن بیت شمس کے باشِندوں نے عہد کے صندُوق کو مُقدّس نہ جانا، اُنھوں نے اِس کے اندر جھانک کر دیکھا۔ اِس کا یہ نتیجہ ہُوا کہ خُدا نے ان میں سے پچاس ہزار اور ستر افراد کو مار دیا۔ اِس خوف کے مارے لوگوں نے قریت یعریم کے باشندوں کو کہلا بھیجا کہ وُہ عہد کے صندُوق کو لے جائیں (یہ بات مشکوک ہے کہ بیت شمس میں پچاس ہزار ستر آدمی تھے۔ یوسیفس، کیل اور ڈیلٹش اور بہُت سے دیگر عُلما کی رائے ہے کہ متن میں صرف ستر آدمی پڑھے جائیں، کیونکہ بہُت سے عبرانی نسخوں میں ۵۰ ہزار کا عدد موجُود نہیں ہے)۔

۷:۱-۶ قریت یعریم میں عہد کا صندُوق ابینداب کے گھر میں لایا گیا، جہاں بہ بیس سال تک موجُود رہا۔ تب سموئیل نے لوگوں کو تلقین کی کہ وُہ خُداوند کی طرف رجُوع لائیں تاکہ خُداوند انہیں فِلستیوں کے ظُلم سے رہائی دِلائے۔ بُتوں کو ترک کر دیا گیا، اور قوم مصفاہ میں سموئیل کے پاس جمع ہوئی۔ وہاں انہوں نے روزہ رکھا اور یہوواہ کے حضُور توبہ کی۔ اپنی توبہ کے ثبوت میں انہوں نے زمین پر پانی انڈیلا۔

۷: ۷-۱۴ جب فلستیوں نے سُنا کہ اسرائیلی مصفاہ میں اکٹھے ہوئے ہیں تو اُن کا خیال تھا کہ بغاوت ہونے کو ہے، اِس لئے اُنھوں نے حملہ کر دیا۔ اِسرائیلی چونکہ جنگ کے لئے تیار نہیں تھے، اِس لئے وہ بہت زیادہ خوف زدہ ہو گئے۔ جب اُنھوں نے سموئیل سے اِلتجا کی کہ وہ اُن کے لئے شفاعت کرے تو اُس نے پوری سوختنی قربانی گزرانی (جو کہ صرف لاوی کر سکتے تھے۔ ۱۔تواریخ ۲۳: ۲۶-۳۱)، اور دُعا کی۔ خداوند بڑی کڑک کے ساتھ گرجا اور معجزانہ طور پر دشمنوں کو بھگا دیا۔ یوں اُس دِن اِسرائیلی فتح یاب ہوئے۔ شکرگزاری کے طور پر سموئیل نے یادگاری کے لئے ایک پتھر نصب کیا اور اُس کا نام ابنِ عزر (مدد کا پتھر) رکھا۔ جیسا کہ آیت ۱۳ کے آخری حصّے اور ۹: ۱۶ سے ظاہر ہے، یہ محض ایک عارضی فتح تھی۔ کچھ زمین اُس وقت واپس لے لی گئی، اور اِسرائیل کو اپنے پڑوسیوں کی طرف سے کچھ وقت کے لئے چین نصیب ہوا۔

۷: ۱۵-۱۷ اِس کے بعد سموئیل قاضی کی حیثیت سے اسرائیل کے مختلف شہروں کا دَورہ کرتے ہوئے خُداوند کی شریعت کے مطابق انصاف کرتا تھا۔ وہ رامہ میں اپنے باپ کے گھر میں رہتا تھا۔ وہاں اُس نے ایک مذبح بنایا۔ ہمیں نہیں بتایا گیا کہ وہ نوب میں خُداوند کے مذبح کی طرف کیوں واپس نہ گیا، یا اُس نے عہد کے صندوق کو کیوں ابینداب کے گھر میں رہنے دیا۔ لیکن یہ بے قاعدگیوں کا دَور تھا، بعض ایک باتوں کو عمل میں لانے کی خُدا نے اجازت دی، حالانکہ وہ اُس کے بنیادی منصوبے کے مطابق نہیں تھیں۔

باب ۷ میں بیداری کے متعلق سبق مِلتا ہے۔ خُدا نے پہلے تو ایک شخص سموئیل کو برپا کیا جس نے لوگوں کو توبہ، اقرار اور طہارت و پاکیزگی کی دعوت دی۔ برّے کے خون (کلوری کے برّہ کا مثیل) کے ذریعے سے شفاعت کی گئی۔ تب اُنہیں فتح مندی نصیب ہوئی۔ یہ شخصی اور قومی بیداری کے اقدام ہیں۔

و۔ بادشاہ کے لئے درخواست اور بادشاہ کا چُناؤ ابواب ۸، ۹

۸: ۱-۵ اپنے بڑھاپے میں سموئیل نے کوشش کی کہ اُس کے دونوں بیٹے قاضیوں کی حیثیت سے اُس کے جانشین ہوں۔ لیکن وہ شریر تھے جو رشوت لے کر انصاف کا خون کرتے تھے۔ عیلی کی طرح سموئیل نے بھی اپنے لڑکوں کو بُری راہوں سے باز نہ کیا، اس لئے اُس کے

گھرانے کو بھی مسترد کر دیا گیا۔ اسرائیل کے بزرگوں نے یوئیل اور ابیاہ کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اس کے بجائے وُہ دیگر قوموں کی طرح ایک بادشاہ کے خواہش مند ہُوئے۔

۸: ۶-۱۸ لیکن خُدا کی مرضی تو یہ تھی کہ وُہ خُود اسرائیل کا بادشاہ رہے۔ اُس کے لوگ پاک ہوں اور وُہ زمین پر کسی دُوسری قوم کی مانند نہ ہوں۔ لیکن وُہ مختلف نظر آنا نہیں چاہتے تھے، وُہ دُنیا کے ہم شکل بننا چاہتے تھے۔ سموئیل کو اِس درخواست کا رنج ہُوا لیکن خُداوند نے کہا کہ جَیسا وُہ چاہتے ہیں وُہ ویسا ہی کرے۔ اُنہوں نے نبی کو نہیں بلکہ خداوند کو مسترد کیا تھا۔ سموئیل نے بڑی سنجیدگی سے احتجاج کیا اور انہیں پہلے سے آگاہ کر دیا کہ ہونے والے بادشاہ کا اُن کے ساتھ کیا رویّہ ہوگا۔ المختصر بادشاہ لوگوں کو غریب کر کے خُود امیر بن جائے گا، اُن کے مَردوں اور عورتوں کو فوجی اور نجی فرائض کی ادائیگی کے لئے استعمال کرے گا، اور ایک طرح سے انہیں غلام بنا کر رکھے گا۔ یہ سچ ہے کہ خُدا نے شریعت میں بادشاہ کی حکمرانی کی گنجائش رکھی تھی (استثنا ۱۷: ۱۴-۲۰)، لیکن اُس کی کامل مرضی یہ تھی کہ وُہ خُود اُن کا بادشاہ ہو (۸: ۷؛ ۱۲: ۱۲)۔ اِستثنا کی کتاب میں مذکُور قوانین کا مقصد یہ تھا کہ آنے والے دَور میں بدی کو قابو میں رکھا جائے۔

۸: ۱۹-۲۲ خبردار کرنے کے باوجود جب لوگوں نے اپنے مُطالبے کے لئے مسلسل اِصرار کیا، تو خُداوند نے سموئیل کو بتایا کہ جَیسا وُہ چاہتے ہیں، اُن کے لئے بادشاہ مقرر کر دے۔ تب نبی نے لوگوں کو واپس گھروں میں بھیج دیا۔ انہیں بہُت جلدی بادشاہ ملنے کو تھا۔

۹: ۱-۱۴ اب ساؤل بن قِیس (ایک بنیمینی) منظرِ عام پر آتا ہے۔ جب وُہ اپنے باپ کے گدھے ڈھونڈ رہا تھا، تو اُس نے اور اُس کے نوکروں نے فیصلہ کیا کہ قریبی شہر میں ایک مردِ خُدا سے جانوروں کے بارے میں معلُوم کیا جائے۔ اپنے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا تحفہ لئے جب شہر میں پہنچے تو چند ایک جوان عورتوں نے انہیں بتایا کہ جس غیب بین سے وُہ ملنا چاہتے ہیں وُہ اُس دِن ایک مذہبی تقریب کے لئے آئے گا۔ جب وُہ جلدی سے آگے بڑھے تو وُہ اُس شخص سے مِلے جِسے وُہ تلاش کر رہے تھے۔ ساؤل کو بالکل احساس نہیں تھا کہ نبی بھی اُسے تلاش کر رہا تھا۔

۹: ۱۵-۲۱ اُس سے ایک دِن پہلے خُداوند نے وعدہ کیا تھا کہ وُہ سموئیل کی اِس سلسلے میں راہنمائی کرے گا کہ کون بادشاہ ہوگا۔ اب اُس پر یہ ظاہر کیا گیا کہ ساؤل ہی وُہ

شخص ہے۔ لیکن نبی نے ساؤل کو فوری طور پر نہ بتایا۔ پہلے اُس نے اُسے دعوت پر بلایا۔ اُونچے مقام (یعنی عبادت کے لئے مخصوص جگہ) عموماً بتوں کی پرستش کے لئے مخصوص ہوتے تھے، لیکن یہاں اِس کا یہوواہ کی پرستش سے تعلق ہے۔ تب سموئیل نے اُس دراز قد اور خوبصورت بنیمینی کو بتایا کہ وُہ صبح کو اُسے ایک خبر دے گا۔ ساؤل نے اپنا مقصد نہیں بتایا لیکن سموئیل نے اُسے بتایا کہ گدھے مل گئے ہیں لہٰذا اُسے فکرمند نہیں ہونا چاہئے۔ بہرکیف چند گدھوں کی کیا اہمیت تھی؟ اُسے بہت جلد وُہ کچھ مل جائے گا جو "اِسرائیل میں مرغوبِ خاطر ہے"۔ ساؤل نے اِس بیان پر بڑی انکساری کا اظہار کیا۔ بنیمین کا قبیلہ اِسرائیل میں سب سے چھوٹا قبیلہ تھا۔ ماضی میں اُن کی شرارت کی وجہ سے اُن کی تعداد چھ سو رہ گئی تھی۔

۹: ۲۲-۲۷ ضیافت کے دَوران ساؤل کو صدر جگہ پر بٹھایا گیا اور اُسے گوشت کا بہترین ٹکڑا دیا گیا۔ شام کے وقت سموئیل نے اُس کے ساتھ تفصیلی گفتگو کی۔ اگلے دن جب ساؤل شہر سے جانا چاہتا تھا تو سموئیل نے اُسے روک لیا اور خُدا کے کلام کو اُس پر ظاہر کیا۔

۲۔ مُسترد کئے جانے تک ساؤل کی حکومت الواب ۱۰-۱۵

ا۔ مسح اور تصدیق الواب ۱۰، ۱۱

۱۰: ۱-۶ علیحدگی میں سموئیل نے ساؤل کے سر پر تیل ڈال کر اُسے اسرائیل کے حکمران کی حیثیت سے مسح کیا۔ کہانت کا آغاز مسح کرنے سے ہُوا (احبار ۸: ۱۲)، اور اب پہلے بادشاہ کو اِسی طریق سے مسح کیا گیا۔ عوامی تقریب کا اہتمام بعد میں کیا گیا۔ ساؤل کو خداوند کے کلام کی تصدیق کے لئے تین نشانات دِئے گئے (۱) دو آدمی راخل کے مقبرے کے پاس ملیں گے، جو اُسے بتائیں گے کہ گدھے مل گئے ہیں (۲) تین شخص اُسے بیت ایل کی راہ پر تبور کے بلوط کے پاس ملیں گے اور اُسے دو روٹیاں دیں گے (۳) جب وُہ "خُدا کے پہاڑ" پر پہنچے گا اور نبیوں کی ایک جماعت سے ملے گا، تو خُداوند کی رُوح اُس پر نازِل ہوگی اور وُہ نبوت کرے گا۔

۱۰: ۷-۹ اِن نشانات کے ظہور کے بعد ساؤل کو جلجال جا کر سموئیل کے لئے سات دِن تک انتظار کرنا تھا کہ وُہ آکر قربانیاں گزرانے۔ آیات ۲-۶ میں تمام مذکورہ نشانات اُسی دِن ظاہر ہوئے۔ جلجال کے واقعات بعد میں وقوع پذیر ہوئے (۱۳: ۷-۱۵)۔

آیت ۹ سے یہ نتیجہ اخذ نہیں کرنا چاہئے کہ ساؤل دِلی طور پر تبدیل ہوگیا تھا۔ بہرکیف وُہ جسمانی شخص تھا، جیسا کہ بعد کی تاریخ نے ثابت کیا۔ اُسے خُداوند کی طرف سے بادشاہ ہونے اور اپنے عُہدے کی ذمّہ داریوں کو نبھانے کے لئے رُوح کے وسیلے سے قُوّت دی گئی، لیکن وُہ شخصی طور پر خُدا کو نہیں جانتا تھا۔ دُوسرے لفظوں میں وُہ سرکاری حیثیت سے خُدا کا آدمی تھا، لیکن وُہ حقیقی ایمان دار نہیں تھا۔

۱۰:۱۰-۱۶ نبی پُرجوش اور وقف شُدہ افراد ہوتے تھے۔ لوگ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ساؤل بھی اُن کے درمیان نبوّت کر رہا ہے۔ اِس سے یہ ضربُ المثل چلی "کیا ساؤل بھی نبیوں میں شامل ہے؟" یہ تعجّب کے اظہار کے لئے عام مثل بن گئی کہ ساؤل سے ایک عمل سرزد ہُوا جو اُس کے کردار کا حصّہ نہیں۔ ساؤل کے چچا (نہ کہ اُس کے باپ نے، جیسا کہ ہم توقع کریں گے) نے اُس سے سموئیل سے بات چیت کے بارے میں پوچھا۔ اُس نے سموئیل سے مُلاقات کے بارے میں تو بتایا، لیکن اُس پر یہ ظاہر نہ کیا کہ اُسے خُفیہ طور پر بادشاہ کی حیثیت سے مسح کر دیا گیا ہے۔

۱۰:۱۷-۱۹ اِس دوران سموئیل نے مصفاہ میں لوگوں کو جمع کیا تاکہ اُن کے سامنے بادشاہ کی تقرری کا اعلان کرے۔ اعلان کرنے سے پہلے اُس نے ایک بار پھر اُنہیں یاد دِلایا کہ بادشاہ کے لئے ان کا مُطالبہ ایک طرح سے خُدا کو مسترد کرنے کے مترادف تھا جو انہیں مصر سے نکال کر موعُودہ ملک میں لایا۔ جب ساؤل کو منتخب کیا گیا تو وُہ یا تو انکساری یا پھر خوف کے مارے چھپتا پھر رہا تھا۔ میتھیو ہنری ساؤل کے خوف زدہ ہونے کے چار دلائل دیتا ہے:

۱۔ وُہ جانتا تھا کہ مَیں اِتنی بھاری ذمّہ داری نبھانے کا اہل نہیں۔

۲۔ اُس کے بدخواہ پڑوسی اُس سے حسد کریں گے۔

۳۔ سموئیل کی باتوں سے اُس نے اخذ کیا تھا کہ بادشاہ کے مُطالبے سے لوگوں نے گُناہ کیا اور خُدا نے غُصّے سے اُن کی درخواست کو قبول کیا تھا۔

۴۔ اسرائیل کے حالات اُس وقت بہت خراب تھے۔ فِلستی زور پکڑ چکے تھے، عمُونی بھی اُن کے لئے ایک خطرہ تھے، اور اُسے اِن مشکل حالات میں آگے بڑھنے کے لئے دلیری سے کام لینا ہوگا۔

۱۰:۲۰-۲۷ ساؤل کو بُلا کر اُسے لوگوں کے سامنے اُن کے بادشاہ کی حیثیت سے پیش کیا گیا۔ جسمانی طور پر وُہ ایک مضبُوط اور زور آور شخص تھا۔ کئی بہادر شخص ساؤل کی حمایت کرتے

ہُوئے اُس کے ساتھ جبعہ میں اُس کے گھر گئے، لیکن دِلی طور پر ہر ایک نئے بادشاہ کے ساتھ نہیں تھا۔ ساؤل نے بڑی حکمت سے نفرت کرنے والے باغیوں کے سامنے اپنے جذبات پر قابُو رکھا۔

۱۱: ۱-۵ یبیس جلعاد جَد کے علاقے میں دریائے یردن کے مشرق میں ایک شہر تھا۔ جب جنوب مشرق میں عمونی پڑوسیوں نے شہر کا مُحاصرہ کیا تو اُس کے باسیوں سے اطاعت کے لئے شرائط طے کیں۔ لیکن ناحس ان کی دائیں آنکھیں نکال کر انہیں کانا کر دینا چاہتا تھا، تاکہ وُہ سب اِسرائیلیوں میں ذلّت کا نشان بن جائے۔ حیرت کی بات ہے کہ عمونیوں نے یبیس کے بزرگوں کو اپنے مددگار بلانے کی اجازت دی۔ شاید ناحس پُورے طور پر تیار نہ تھا یا اُسے ایسا کوئی خدشہ نہ تھا کہ اِسرائیل کے باقی لوگ یبیس کی مدد کریں گے۔ قاصد جبعہ میں بھیجے گئے جہاں ساؤل ابھی تک کھیتوں میں کام کر رہا تھا۔ یہ اُس کے لئے بہترین موقع تھا کہ اپنے آپ کو اسرائیل کا بادشاہ ثابت کرے۔

۱۱: ۶-۱۱ اپنے غُصّے کو ظاہر کرنے کے لئے ساؤل نے بیلوں کی ایک جوڑی کو کاٹ ڈالا اور قوم کو مسلّح ہو کر اکٹھا ہونے کی دعوت دی۔ اِسرائیل اور یہوداہ کے ۳،۳۰،۰۰۰ لوگ بزق کے مقام پر جمع ہُوئے اور ساری رات یبیس کی طرف سفر کیا جہاں اُنہوں نے کلّی طور پر عمونیوں کو بھگا دیا۔

۱۱: ۱۲-۱۵ فتح کی خوشی میں لوگ اُن اشخاص کو مار دینا چاہتے تھے جنہوں نے اِس سے قبل ساؤل کی حکمرانی کو تسلیم کرنے سے انکار کیا تھا۔ لیکن ساؤل نے بڑی حکمت سے انہیں روک دیا۔ خداوند نے اُسے فتح عطا کی تھی اور یہی اُس کے لئے کافی تھا۔ تب سموئیل نے جلجال میں لوگوں کو جمع کیا اور ساؤل کی بادشاہت کی قومی سطح پر ازسرِنو تجدید کی گئی۔ اِس بار کسی قسم کی مُخالفت نہیں تھی۔ جلجال رُوحانی تجدید کی نشان دہی کرتا ہے (یشوع ۵: ۹)۔

ب۔ لوگوں کو ملامت اور اُن پر الزام باب ۱۲

۱۲: ۱-۱۳ جلجال میں بادشاہت کی تجدید کی رسم کے بعد سموئیل قوم سے ہم کلام ہُوا۔ سب سے پہلے اُس نے قاضی کی حیثیت سے اپنی راست حکمرانی کی یاد دِلائی۔ کِسی نے بھی اُس پر نا اِنصافی کا اِلزام نہ لگایا۔ بادشاہ کے مُطالبے سے اسرائیل نے اپنے اُوپر خُدا کی حکمرانی کو مُسترد کر دیا تھا۔

خُداوند نے ماضی میں اُن پر فضل کیا اور بوقتِ ضرورت اُن کے لئے مخلصی دینے والے اشخاص برپا کئے۔ آیت ۱۱ میں مذکور بدان غالباً برق ہے۔ سموئیل نے اپنے آپ کو مخلصی دینے والوں کی صف میں شامل کیا جن کا آغاز موسیٰ سے ہُوا تھا۔ لیکن بنی اسرائیل ماضی کی ان رحمتوں کے لئے شکر گُزار نہیں تھے بلکہ اُنہوں نے بادشاہ کا مطالبہ کیا۔ خُداوند قاضیوں کی معرفت اُن کے درمیان کام کر رہا تھا، لیکن یہ اُن کے نزدیک کافی نہ تھا، چنانچہ اُس نے اُنہیں بادشاہ دیا۔

۱۲: ۱۴-۱۸ بادشاہ کے مطالبے سے اُنہوں نے بہت بڑا گُناہ کیا۔ تاہم اگر اب بھی وہ خُداوند کی فرماں برداری کریں تو وہ انہیں برکت دے گا۔ لیکن اگر وہ ایسا نہ کریں، تو خُداوند کا غضب اُن پر بھڑکے گا۔ اِس کے ثبوت میں سموئیل نے نشان کے طور پر بادل گرجنے کے لئے خُدا سے دُعا کی، حالانکہ گندم کی فصل کی کٹائی کے دوران عام طور پر ایسا نہیں ہوتا تھا، لیکن قدرت کا یہ غیر معمولی عمل اُن کے لئے نشان ثابت ہُوا۔

۱۲: ۱۹-۲۵ لوگ نہایت خوف زدہ ہُوئے اور سموئیل سے التجا کی کہ وہ اُن کے لئے دُعا کرے۔ اُس کی دُعا سزا لائی تھی اور اُسی کی دُعا اب رحم بھی لا سکتی تھی۔ اِس سے اُس نے ایک بار پھر اُنہیں تنبیہ کی کہ وہ خُداوند کی پیروی کریں، تاکہ وہ سزا سے بچے رہیں۔ جہاں تک اُس کا تعلق ہے اُس نے ان کے لئے دُعا کرنا ترک نہ کیا، کیونکہ ایسا کرنا گُناہ ہوتا۔ یہ اہم بیان ظاہر کرتا ہے کہ دُعا نہ کرنا بے پروائی نہیں بلکہ گُناہ ہے۔

ج۔ نافرمانی اور مُسترد کیا جانا ابواب ۱۳-۱۵

(۱) ساؤل کی گُناہ آلودہ قربانی باب ۱۳

۱۳: ۱-۵ جب ساؤل حکومت کرنے لگا تو وہ تیس سال کا تھا۔ اُس نے تین ہزار آدمیوں پر مشتمل فوج تیار کی۔ یونتن نے اپنے دستے کو لے کر بڑی کامیابی سے یروشلیم کے شمال میں جبعہ کی چوکی پر حملہ کیا۔ اِس واقعے سے فلستی اشتعال میں آ گئے اور اُنہوں نے جنگ کے لئے بہت بڑی فوج جمع کی۔ (سُریانی اور ہفتادی نسخوں کے بعض تراجم میں آیت ۵ میں ۳۰۰۰ رتھوں کا ذکر ہے، اِن میں چھ ہزار گھڑ سواروں کی گنجائش ہے)۔

۱۳: ۶-۹ عبرانیوں نے اِس چیلنج کا بڑی بزدلی سے جواب دیا، حتیٰ کہ بعض ایک یردن

کے پار بھاگ گئے۔ وُہ اِس قدر طویل عرصے تک غلامی کے جُوئے تلے تھے کہ آزادی اُنہیں ناممکن نظر آتی تھی۔ فلستی پُورے طور پر غالب تھے۔ جب ساؤل جلجال کے مقام پر سموئیل کا انتظار کر رہا تھا (دیکھیں ۱۰ : ۸) تو لوگ کم ہوتے گئے۔ ساتواں دِن شروع ہو گیا، لیکن ابھی سموئیل نہیں آیا تھا۔ اپنی فوج کی کمی اور جنگ کے خطرے کے پیشِ نظر ساؤل نے خُود ہی سوختنی قربانی گزرانی حالانکہ اُسے لاوی نہ ہونے کے سبب سے یہ اختیار نہ تھا۔ حتیٰ کہ سموئیل کے دیر سے پہنچنے سے بھی ایسا کوئی جواز نہ تھا کہ وُہ کہانتی عہدے کے اُمور میں دخل اندازی کرتا۔

۱۳ : ۱۰-۱۴ اِس کے فوراً بعد جب سموئیل پہنچا تو ساؤل کو احساس ہُوا کہ اُس نے کیا کیا ہے۔ ایک صحیح بہانہ بھی اِس حقیقت کو نہیں بدل سکتا تھا کہ ساؤل نے خُدا کی نافرمانی کی تھی۔ اِس وجہ سے حکومت اُس سے چھِن جائے گی۔ خدا نے ایک اَور شخص کو تلاش کر لیا تھا جو اُس کے دِل کے موافق تھا۔ ساؤل کی زِندگی کا یہ پہلا گناہ تھا جس کا انجام یہ تھا کہ اسرائیل کا تخت اُس سے جاتا رہے گا۔ دُوسرے گُناہ یہ تھے : اُس کے جلد بازی کے فیصلے (باب ۱۴)، عمالیقیوں کے ساتھ جنگ میں اجاج اور مالِ غنیمت کے جانوروں کو جیتا چھوڑنا (باب ۱۵)، اخیملک اور دیگر ۸۴ کاہنوں کو قتل کرنا (باب ۲۲)، داؤد کو بار بار قتل کرنے کی کوشش (ابواب ۱۸-۲۶)، عین دُور میں جادُوگرنی سے مشورہ (باب ۲۸)۔

۱۳ : ۱۵-۲۳ ساؤل نے اپنے چھ سو آدمیوں کو لیا اور جبعہ کے مقام پر یونتن سے جا مِلا۔ فلستی تھوڑی دُور مکماس میں خیمہ زن تھے۔ انہوں نے شمال، مغرب اور مشرق کی جانب غول بھیجنا شروع کئے اور اسرائیلی انہیں روکنے میں بے بس نظر آتے تھے۔ فلستیوں نے اِسرائیل سے تمام لوہاروں کا خاتمہ کر دیا۔ چنانچہ اسرائیلی اپنے ہتھیار اور اوزار وغیرہ تیز کرانے کے لئے فلستیوں ہی کے پاس جاتے تھے۔ صِرف چند ایک آدمیوں کے پاس تلواریں تھیں۔ بے شک حالات بہت بھیانک دکھائی دیتے تھے۔

(۲) ساؤل کی جلد بازی میں قسم

باب ۱۴

۱۴ : ۱-۱۵ اپنے باپ کو بے عمل دیکھتے ہوئے یونتن چپکے سے اپنے سلح بردار کے ساتھ فلستیوں پر حملہ کرنے کے لئے چلا گیا۔ یہ شوخی سے کوئی کرتب بازی کا مظاہرہ یا احمقانہ خُودکشی کا مِشن نہیں تھا۔ یونتن کی نگاہیں خُدا پر مرکُوز تھیں کہ وُہ بہت بڑی فتح دے

گا۔ اِس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وُہ وہاں صِرف دو شخص تھے۔ یونتن کا یہ اعتقاد تھا: "خُداوند کے لئے بہتوں یا تھوڑوں کے ذریعے سے بچانے کی قید نہیں"۔ یونتن کو اُس کے ایمان کا جواب مِل گیا۔ خُدا نے اُسے بتایا کہ جب فِلستی اُسے بھگوڑا سمجھتے ہوئے اُسے اُوپر آنے کی دعوت دیں تو اُسے کامیابی حاصل ہوگی۔ جونہی فلستیوں نے کہا "ہمارے پاس آؤ تو سہی" یونتن اُن کی چوکی پر چڑھ گیا، اور فوری طور پر اُن کے بیس آدمیوں کو قتل کر دیا۔ جب بچ نکلنے والے بھاگ گئے تو خُدا نے زلزلے کے ذریعے فلستیوں کی لشکرگاہ میں بڑی ہلچل مچا دی۔ فلستیوں سے نپٹنے کے لئے خُدا یونتن (آیت ۶) اور اُس کے سلح بردار (آیت ۷) کا ایمان دیکھنا چاہتا تھا۔ یہ کس قدر بُری بات تھی کہ ساؤل کی حماقت نے فتح کے پھلوں کو کم کر دیا۔

۱۴:۱۶-۲۳ ساؤل کے نگہبانوں نے اِس ابتری اور پریشانی کی اُسے خبر دی۔ جب آدمیوں کو شمار کیا گیا تو یونتن اور اُس کا سلح بردار غائب تھے۔ ساؤل نے فوری طور پر اخیاہ کو بُلایا کہ وُہ عہد کا صندوق لائے تاکہ وُہ خداوند سے مشورت کرے۔ (NKJV کے حاشیے میں ہفتادی ترجمے کے مطابق عہد کے صندوق کے بجائے "افود" لکھا ہے۔ عہد کا صندوق غالباً ابھی تک قریت یعریم میں تھا)۔ لیکن جب ساؤل نے دشمنوں کے درمیان ہنگامہ خیز شور سُنا تو اُس نے ارادہ بدل لیا اور کاہن سے کہا کہ اپنا ہاتھ کھینچ لے یعنی خداوند کی مرضی کو معلوم کرنے سے رُک جائے (آیت ۱۹)۔ اُس نے اپنی فوجوں پر تکیہ کیا، اور وُہ اِس بات کا قائل ہو چکا تھا کہ اُسے خداوند کی راہنمائی کی ضرورت نہیں رہی کہ وُہ جانے کہ اُس نے فلستیوں کو اُن کے ہاتھ میں کر دیا ہے کہ نہیں۔ دُوسرے لوگوں نے بھی دیکھا کہ خداوند اسرائیل کے لئے جنگ کر رہا ہے۔ وُہ عبرانی جو پہلے کوتاہی سے کام لے رہے تھے، اپنے فلستی آقاؤں پر ٹوٹ پڑے، حتیٰ کہ وُہ لوگ جو افرائیم کے پہاڑوں میں چھُپے ہُوئے تھے، ایک نئے ولولے سے جنگ میں شامل ہو گئے۔ جب جنگ تقریباً جیتی جا چُکی ہو تو ہر ایک شخص لڑنا چاہے گا۔ لیکن ابتدائی مقابلے کے لئے یونتن جیسے لوگ کہاں ہیں؟

۱۴:۲۴-۳۰ فوری فتح پانے کی خاطر ساؤل نے جلد بازی میں قسم دے کر اپنے سپاہیوں کو منع کیا کہ جب تک جنگ ختم نہیں ہو جاتی، کوئی شخص کُچھ نہ کھائے۔ اُس نے اپنے حُکم پر لعنت سے مُہر کر دی۔ بُھوک نے اُس کے جنگی مَردوں کا بُرا حال کر دیا، اور یہ صُورتِ حال اُن کے لئے نقصان دِہ ثابت ہوئی۔ اپنے باپ کے فرمان سے بے خبر

یونتن نے اپنی جسمانی کمزوری کو دُور کرنے کے لئے کُچھ شہد کھایا۔ جب اُسے لعنت کے بارے میں بتایا گیا تو اُس نے افسوس کیا کہ ایسا احمقانہ فرمان کیوں اسرائیل کی فتح میں رُکاوٹ بنا۔

۱۴: ۳۱-۴۲ ساؤل کی طرف سے لگائی گئی پابندی سے نہ صرف یونتن کو غُصّہ آیا بلکہ یہ پابندی باقی آدمیوں کے لئے بھی خطرے کا باعث بن گئی۔ جب لڑائی ختم ہو گئی تو وُہ لُوٹ کے مال پر ٹوٹ پڑے، جانوروں کو ذبح کیا اور احبار ۱۷: ۱۰-۱۴ اور استثنا ۱۲: ۲۳-۲۵ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے گوشت کو خون سمیت کھانے لگے۔ جب ساؤل نے اِس کے بارے میں سُنا تو اُس نے انہیں ملامت کی اور بڑا پتھر ڈھلکایا تاکہ اُس پر مناسب طور سے جانور ذبح کئے جائیں۔ اُس نے ایک مذبح بنایا اور یہ اُس کی طرف سے بنایا ہؤا پہلا مذبح تھا۔ بڑے جوش و خروش کی حالت میں ساؤل رات کے وقت بھی فلستیوں کا تعاقب کرنا چاہتا تھا۔ اُس نے کاہن سے کہا کہ وُہ خُدا سے مشورت کرے۔ لیکن خُدا نے اُسے جواب نہ دیا۔ اِس سے ساؤل نے جانا کہ لشکر گاہ میں گناہ ہے۔ جیسا کہ ایسے معاملات میں دستُور تھا، قُرعہ ڈالا گیا تو ساؤل یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ یونتن پکڑا گیا، یعنی قُرعے کے مطابق وُہ مُجرم تھا۔

۱۴: ۴۳-۴۶ یونتن نے وضاحت کی کہ کیا ہؤا تھا۔ چنانچہ ساؤل نے اپنے قول کے مطابق حکم دیا کہ یونتن مارا جائے۔ لیکن لوگوں نے بادشاہ کی نسبت زیادہ عقل مندی کا مظاہرہ کیا۔ کیا یونتن نے خُدا کے ساتھ ہو کر یہ بُہت بڑی فتح نہیں دِلائی؟ یہ کیسے ممکن ہے کہ خُدا اُس سے ساؤل کی قسم کو توڑنے کے لئے ناخوش ہو، جب کہ اُس نے بڑی قُوت سے اُسے لڑائی میں اِستعمال کیا ہے؟ نہیں! یُونتن نہیں مرے گا۔ چنانچہ ہیرو اُس موت سے بچ گیا جس کا وُہ مستحِق نہیں تھا۔ لیکن جب ساؤل اِن غیر ضروری باتوں میں مصرُوف تھا فلستی بھاگ نکلے۔ دُوسری بار حکمت کی کمی سے فتح کو کمزور کر دیا گیا۔

۱۴: ۴۷-۵۲ آیات ۴۷ اور ۴۸ میں ساؤل کی چند ایک فوجی فتوحات کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔ اِس کے بعد کی تین آیات میں اُس کے خاندان کے بارے میں تفصیلات دی گئی ہیں۔ آخری آیت سموئیل کی پیش گوئی کی تکمیل ہے کہ بادشاہ اسرائیل کے سُورما بیٹوں کو فوجی خدمت کے لئے استعمال کرے گا (۱-سموئیل ۸: ۱۱)۔

(۳) ساؤل کی ادھوری فرماں برداری باب ۱۵

۱۵: ۱-۳ ساؤل بڑی تیزی سے رُو بہ زوال تھا۔ جو کام اُسے کرنے کے لئے دیا گیا، اُس نے پُوری فرماں برداری سے سرانجام نہ دیا۔ اِس باب میں خُدا نے اُسے حکم دیا کہ وُہ عمالیقیوں یعنی اُس قوم کو برباد کرے جس نے گھات لگا کر پیچھے رہ جانے والے تھکے ماندے عبرانیوں کو بے رحمی سے ہلاک کر دیا تھا جب وُہ کنعان کے سفر میں تھے (استِثنا ۲۵: ۱۷-۱۹)۔ حکم بِالکل واضح تھا کہ ہر ایک جان دار کو برباد کر دیا جائے۔ یہ حکم خُدا سے وفاداری کا اِظہار تھا۔ خُدا کئی برسوں سے عمالیقیوں کو برداشت کرتا رہا، لیکن اُن کے خلاف اُس کا کلام تبدیل نہیں ہُوا تھا (خرُوج ۱۷: ۱۴-۱۶؛ گنتی ۲۴: ۲۰)۔ اُن کے گُناہ کے سبب سے اُن کا نام و نشان صفحۂ ہستی سے مٹانا تھا۔

۱۵: ۴-۱۲ ساؤل نے فوج جمع کر کے عمالیق کے شہر کی طرف کُوچ کیا۔ حملے سے قبل اُس نے قینیوں کو خبردار کیا کہ وُہ عمالیقیوں کے بیچ میں سے نِکل جائیں کیونکہ خرُوج کے دوران انہوں نے اسرائیل پر مہربانی کی تھی۔ اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ساؤل محض قتل و غارت میں دِلچسپی نہیں لیتا تھا، بلکہ وُہ شریر لوگوں سے خُدا کا انتقام بھی لینا چاہتا تھا۔ اُس نے عمالیقیوں کو بُری طرح سے شکست دی اور سوائے بادشاہ اور لُوٹ کے مال میں سے موٹے موٹے جانوروں کے ہر ایک جاندار کو تلوار سے قتل کیا (ایک بقیہ جو غالباً کہیں اَور رہتا تھا بچ گیا۔ دیکھیں ۳۰: ۱-۶؛ ۲-سموئیل ۸: ۱۲؛ ۱-تواریخ ۴: ۴۳)۔ اِس وقت سموئیل، ساؤل سے کئی میل دُور تھا، لیکن خُدا نے اُسے ساؤل کی نافرمانی کے بارے میں بتایا۔ اِس سے سموئیل نہایت پریشان ہُوا یہاں تک کہ ساری رات دُعا میں گزاری۔ صُبح کے وقت بالکل واضح ہو چکا تھا کہ اُسے کیا کرنا ہے۔

۱۵: ۱۳-۳۵ ساؤل جلجال کی راہ پر ٹھہرا اور اُس نے فتح کی خوشی میں ایک یادگار کھڑی کی۔ لیکن سموئیل نے دیکھا کہ اصل حالات مختلِف ہیں۔ اُس نے ساؤل کو اُس کی نافرمانی کے سبب سے ملامت کی۔ ساؤل ہمیشہ بہانہ بازی میں بڑا ماہر تھا۔ اُس کی نافرمانی کا شور نبی کے کانوں تک پُہنچا اور ساؤل کے بہانے بے معنی ہو کر رہ گئے۔ ”تجھے رَدّ کر دیا گیا“— ساؤل نے یہ پہلے بھی سُنا تھا (۱۳: ۱۴)، لیکن اِس بار اُسے اِس زور دار انداز میں بتایا گیا کہ وُہ پریشان ہو گیا۔ ساؤل مُسلسل خُدا کے احکام میں ترمیم کرتا رہا۔ جو کچھ اُسے خُود بہتر معلُوم ہُوا اُس نے کیا بجائے اِس کے کہ جو خُدا کی نظر میں بہتر تھا، کرتا۔ اُس نے توبہ

کا اظہار کیا اور سموئیل سے التجا کی کہ اُسے چھوڑ کر نہ جائے ۔ جب نبی نے جانا چاہا تو اُس نے اُس کے جُبّے کا دامن پکڑ لیا اور وُہ چاک ہو گیا ۔ یہ بھی ایک نشان تھا کہ اسرائیل کی بادشاہی چاک ہو جائے گی اور ساؤل سے لے کر کسی دُوسرے کو دی جائے گی ۔

ساؤل کے ساتھ خُداوند کی پرستش کرنے کے بعد سموئیل نے اجاج کو بلوایا ۔ یہ سوچتے ہُوئے کہ اُس کی جان بخشی کر دی جائے گی وُہ خوشی خوشی یہ کہتا ہُوا آیا ، "فی الحقیقت موت کی تلخی گزر گئی" (آیت ۳۲) ۔ لیکن سموئیل نے اُسے تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ۔ عمر رسیدہ قاضی کی باقی ماندہ زندگی میں ساؤل کی ناکامی کے سبب سے دِل پر بڑا بوجھ رہا ۔ ایک طرح سے خُداوند ساؤل کو بنی اسرائیل کا بادشاہ کر کے ملول ہُوا ۔

ہمیں آیت ۲۲ کو زبانی یاد کرنا چاہئے ۔ یہ خُدا کے کلام کی ایک نہایت عُمدہ آیت ہے ۔

ہر صُورتِ حال میں فرماں برداری ـــــــ یہ ان لوگوں کا نصب العین ہو جو خداوند کی خِدمت کرنا اور اُس کی خوشی کا باعث بننا چاہتے ہیں ۔

آیات ۲۹ اور ۳۵ متضاد معلُوم ہوتی ہیں ۔ آیت ۲۹ میں لکھا ہے کہ وُہ نہ تو اپنا ارادہ تبدیل کرتا اور نہ ہی پچھتاتا ہے ، لیکن آیت ۳۵ میں لکھا ہے کہ وُہ ساؤل کو بادشاہ بنا کر ملول ہُوا ۔ آیت ۲۹ میں خُدا کو اُس کے دائمی کردار کی صُورت میں پیش کیا گیا ہے ۔ وُہ لاتبدیل ہے ۔ آیت ۳۵ کا مطلب ہے کہ ساؤل کے رویّے میں تبدیلی سے خُدا نے بھی اُس کے لئے اپنے منصُوبے اور مقاصد کو تبدیل کر لیا ۔ اپنی ذات سے وفاداری کی خاطر لازم ہے کہ خُدا فرماں برداری کے لئے برکت دے اور نافرمانی کی سزا دے ۔

۳ ۔ ساؤل کی موت تک داؤد کی زندگی ابواب ۱۶ ۔ ۳۰

ا ۔ سموئیل کی معرفت مسح ۱۶ : ۱ ۔ ۱۳

۱۶ : ۱ ۔ ۳ جب سموئیل ساؤل کے لئے غم کر رہا تھا تو خُداوند نے اُسے واشگاف الفاظ میں بتا دیا کہ ساؤل کو رد کر دیا گیا ہے ، خُدا نے ایک اَور شخص کو اپنی قوم پر حکمرانی کے لئے چُن لیا ہے ۔ سموئیل کو بتایا گیا کہ وُہ بیت لحم کو جائے اور وہاں یسّی کے بیٹوں میں سے ایک کو بادشاہ ہونے کے لئے مسح کر دے ۔ رازداری فریب نہیں ہوتی ۔ خُدا سموئیل

سے یہ نہیں کہہ رہا تھا کہ وُہ بیت لحم میں اپنے مقصد کے لئے جھُوٹ بولے، اُس نے فی الحقیقت وہاں قربانی گزرانی۔ لیکن نئے بادشاہ کو مسح کرنا رازداری کا مُعاملہ تھا بلکہ کئی سالوں تک اِسے عوامی سطح پر ظاہر نہ کیا گیا۔

١٦:٤-١٣ جب سموئیل بیت لحم آیا تو شہر کے بزرگ کانپنے لگے۔ یسّی اور اُس کے بیٹوں کو قربانی کی ضیافت پر دعوت دینے کے بعد اُس نے یکے بعد دیگرے ہر ایک بیٹے کو دیکھا اور ہر بار اُسے ایسا لگ رہا تھا کہ ہونے والا بادشاہ اُس کے سامنے ہے۔ لیکن اُن میں سے کوئی بھی خدا کا منتخب شدہ نہیں تھا۔ سموئیل کو اپنے تجربے سے جان لینا چاہئے تھا کہ انسان کی باطنی صُورت، اُس کی ظاہری صُورت سے زیادہ اہم ہے (١٣: ١٤)۔ خُداوند دِل پر نظر کرتا ہے (آیت ٧)۔ آیت ٧ میں مذکور اصول ایک دائمی حقیقت ہے۔ لوگ لباس اور ظاہری چیزوں کو دیکھتے ہیں۔ دورِ حاضر میں ہمارے ذرائع ابلاغ اِس غلط نظریے کی حوصلہ افزائی کرتے ہُوئے ظاہری طور پر خوبصورت لوگوں کو اشتہار بازی، ٹیلی وژن اور اخبارات وجرائد میں اِس حد تک استعمال کرتے ہیں کہ واجبی شکل وصورت والے لوگ اِس قدر تسلی بخش نظر نہیں آتے جیسا کہ انہیں نظر آنا چاہیئے۔ ساؤل جوان، خوبصورت اور قدآور تھا۔ داؤد بھی حسین تھا (آیت ١٢) لیکن وُہ اتنے بڑے کام کے لئے چھوٹا نظر آتا تھا۔

داؤد کو ضیافت میں بُلایا گیا۔ وُہ اپنے باپ کی نظروں میں اِس قدر غیر اہم تھا کہ اُس کو یقین تھا کہ نبی کی اُس میں کوئی دلچسپی نہیں ہوگی۔ لیکن خُداوند کی اُس چرواہے لڑکے میں بہت زیادہ دِلچسپی تھی اور سموئیل نے خُداوند کی آواز کی فرماں برداری کے تحت داؤد کو مسح کر دیا۔ اِس وقت کے بعد خُداوند کی رُوح نے ساؤل کو چھوڑ دیا اور داؤد پر زور سے نازِل ہُوئی۔ کئی سال بعد ہی داؤد نے ساؤل کا تاج سنبھالا لیکن بادشاہت اِسی دِن سے اُس کے لئے محفُوظ تھی۔

ب۔ داؤد کی طرف سے ساؤل کی خدمت ١٦: ١٤-٢٣

عین انہی ایام میں ساؤل ایک بُری رُوح کے باعث ذہنی بیماری میں مبتلا ہو گیا۔ ان الفاظ "خُداوند کی طرف سے ایک بُری رُوح" کی یُوں وضاحت کی گئی ہے کہ جس بات کی خداوند اجازت دیتا ہے، اکثر اُسے یُوں بیان کیا جاتا ہے کہ "خُدا کرتا ہے"۔ ڈاکٹر رینڈل شارٹ

بادشاہ کی بیماری کی یُوں تشریح کرتا ہے:

> ساؤل کی بیماری ایک قسم کا پاگل پن تھا۔ وُہ بعض اوقات بغیر کسی وجہ کے شدید افسردگی کی حالت میں قاتلانہ تشدد کا مظاہرہ کرتا۔ اُسے یہ وہم تھا کہ لوگ اُس کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں۔

ساؤل کے خادموں نے مشورہ دیا کہ بادشاہ کسی موسیقار کو تلاش کرے جو اُس کو سکُون دے سکے۔ داؤد کا نام تجویز کیا گیا۔ چنانچہ ساؤل نے اُسے بلا بھیجا۔ آیت ۱۸ سے ظاہر ہوتا ہے کہ جولیت کے ساتھ مقابلے سے پیشتر بھی داؤد کا نام کافی مشہور ہو چُکا تھا۔ اِس موسیقی سے بادشاہ کی پریشانی دُور ہو جاتی تھی۔ اِس پر ساؤل نے داؤد کو اِس قدر پسند کیا کہ اُس نے اُسے اپنا سلح بردار بنا لیا۔

ج۔ جولیت کی شکست

باب ۱۷

۱۷: ۱-۱۱ فلستیوں نے یروشلیم کے جنوب مغرب میں جات اور ایلہ کی وادی کے نزدیک جنگ کے لئے فوجیں جمع کیں۔ ساؤل اور اُس کی فوج بھی قریب ہی فراہم ہُوئے۔ ایلہ کی وادی اُن کے درمیان تھی۔ فلستی لشکر سے جولیت نامی ایک سُورما چالیس[۴] دِن تک ہر روز نکل کر اسرائیل کی فوجوں کی تضحیک کرتے ہوئے کہتا کہ میرے مدِ مُقابل لڑنے کے لئے نکلو۔ کوئی بھی نہ نکلا۔ اِس جبّار کا قد ۹ فُٹ ۹ اِنچ تھا اور تقریباً ۸۷ کلوگرام وزنی زِرہ پہنے ہُوئے تھا۔ اُس کے نیزے کا پھل ساڑھے سات کلو وزنی تھا۔ یہ بھاری ہتھیار اُس کے لئے کسی طرح کا مسئلہ نہیں تھے کیونکہ اُس کا اپنا وزن ۳۰۰ تا ۳۷۵ کلوگرام کے درمیان ہوگا (ممکن ہے کہ اُس کی جسامت کے لحاظ سے اِس سے زیادہ بھی ہو)۔ اِس وجہ سے اُس کی طاقت عام آدمی کی نسبت زیادہ تھی۔

۱۷: ۱۲-۳۰ ایک دن جب داؤد اپنے تین[۳] بڑے بھائیوں کے لئے کھانے پینے کی چیزیں لے کر لشکر گاہ میں آیا تو اُس نے اِس پہلوان کے طعنے سُنے اور اسرائیلی سپاہیوں کے خوف زدہ چہرے دیکھے۔ اُس نے پُوچھا کہ جو کوئی اِس ظالم شخص کو مار دے اُسے کیا انعام ملے گا؟ اُس کے بڑے بھائی الیاب نے اُسے ملامت کی، غالباً وُہ اپنی بزدلی کو چھپانا چاہتا تھا۔ لیکن داؤد نے اصرار کیا کہ جو کوئی اِس پہلوان کو مار ڈالے اُسے کیا ملے گا۔

۱۷: ۳۱-۴۰ ساؤل کو خبر دی گئی کہ ایک نوجوان اسرائیل کی طرف سے لڑنا چاہتا ہے۔

داؤد کو اُس کے سامنے حاضر کیا گیا۔ جب ساؤل نے داؤد کو دیکھا تو کہا "تُو محض لڑکا ہے"۔ لیکن داؤد جانتا تھا کہ مَیں نے خُدا کی قدرت سے اپنے گلّے کا شیر اور ریچھ سے دِفاع کیا تھا۔ اُس نے خُدا کی قدرت کا تجربہ کیا تھا، اور اب وُہ علانیہ خُدا پر بھروسا کر سکتا تھا۔ اُس کے حوصلے اور عزم کو دیکھتے ہُوئے ساؤل نے اُسے اپنے ہتھیار دِئے، لیکن داؤد نے انہیں ردّ کر دیا کیونکہ یہ اُس کے لئے رکاوٹ کا باعث تھے۔ اِن کے بجائے وُہ پانچ چکنے پتھروں، ایک فلاخن، ایک لاٹھی اور زندہ خُدا کی قوت سے مسلّح ہو کر آگے بڑھا۔

۱۷: ۴۱-۵۴ جب جولیت نے داؤد کو جو اُس وقت تقریباً بیس برس کا ہو گا دیکھا تو بہت ناراض ہُوا۔ اُس کا خیال تھا کہ اسرائیل نے اُس کی تذلیل کے لئے ایسے شخص کو بھیجا جو اُس کی نظر میں محض بچّہ ہے۔ اُس پہلوان کی لعنتوں اور طعنوں کے جواب میں داؤد بالکل نہیں ڈرا۔ اُس کا کامل ایمان تھا کہ خداوند مُجھے فتح دے گا۔ جب جولیت اُس کی طرف بڑھا تو داؤد نے فلاخن سے پہلا پتھر مارا، جو اُس کے ماتھے میں گھس گیا۔ یہ پہلوان مُنہ کے بل گر گیا۔ تب داؤد نے اِس فلستی کی تلوار ہی سے اُس کا سر تن سے جُدا کر دیا۔ جب فلستیوں نے دیکھا تو وُہ بھاگ کھڑے ہُوئے اور اسرائیل نے اُن کا تعاقب کیا۔

۱۷: ۵۵-۵۸ اِن آیات میں ایک مشکل درپیش ہے۔ عجیب بات ہے کہ ساؤل نے داؤد کو نہ پہچانا، حالانکہ اُس نے اِس سے پہلے ہی اُسے اپنا سلح بردار مقرر کر رکھا تھا (۱۶: ۲۱)۔ تاہم یہ بات یاد رکھیں کہ یہ نہیں لکھا کہ ساؤل نہیں جانتا تھا کہ یہ نوجوان ہیرو کون ہے، بلکہ صرف یہ لکھا ہے "یہ نوجوان کِس کا بیٹا ہے؟" ممکن ہے کہ ساؤل داؤد کے خاندانی پس منظر کو بھول گیا ہو۔ ولیم اِس کی یُوں تفسیر کرتا ہے:

> چونکہ ساؤل نے وعدہ کیا تھا کہ وُہ فاتح کے خاندان سے ٹیکس نہیں لے گا اور شاہانہ جہیز کے ساتھ اپنی بیٹی کو اُس سے بیاہ دے گا، اِس لئے یہ فطری بات تھی کہ وُہ ابنیر سے داؤد کے باپ اور سماج میں اُس کی حیثیت کے بارے میں پُوچھتا۔۔۔

د۔ میکل سے شادی

باب ۱۸

۱۸: ۱-۵ داؤد اور یونتن کے درمیان گہری اور دیرپا دوستی قائم ہو گئی۔ اُن کا

خُونی رِشتوں کا سا تعلق تھا، اور دونوں میں حقیقی دلیری کی خوبیاں تھیں۔ یُونتن اپنے باپ کے تخت کا جائز وارث تھا، لیکن داؤد کو اپنی قبا دینے سے اُس نے ظاہر کیا کہ مَیں اپنے حق سے دست بردار ہوتا ہُوں تاکہ میری جگہ داؤد بادشاہ ہو۔

۱۸: ۶-۱۶ جب داؤد یکے بعد دیگرے لڑائیوں میں فتح مند ہونے لگا تو ساؤل بہت زیادہ حسد کرنے لگا۔ جب اُس نے عورتوں کو گیت گاتے ہُوئے سُنا جنھوں نے اُس کی نسبت داؤد کی نمایاں کارکردگی کا بیان کیا تو وُہ غصے میں آپے سے باہر ہوگیا۔ خُدا بعض اوقات بدی کی سزا کے لئے بدی کو ہی استعمال کرتا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ اُس نے اجازت دی کہ بُری رُوح ساؤل کو ستائے (آیت ۱۰)۔ ساؤل نے داؤد کو قتل کرنے کی دو بار کوشش کی اور دونوں دفعہ داؤد بچ گیا۔ تب ساؤل نے اُسے ہزار سپاہیوں کا سردار بنایا، شاید اِس خیال سے کہ وُہ فلستیوں سے لڑتے ہُوئے مارا جائے گا (ایسا لگتا ہے کہ اِس سے پہلے اُس کے زیرِکمان زیادہ سپاہی تھے)۔ لیکن خداوند داؤد کے ساتھ تھا اور اُس کے کارہائے نمایاں نے تمام اسرائیل کو اپنی طرف متوجہ کر لیا۔

۱۸: ۱۷-۳۰ یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ جو شخص جاتی جولیت کو مار ڈالے، بادشاہ اُس کے ساتھ اپنی بیٹی بیاہ دے گا۔ چنانچہ بادشاہ کی بڑی بیٹی میرب کی داؤد کو پیش کش کی گئی۔ تاہم اِس سے پہلے داؤد کو مزید فتوحات حاصل کرنا تھیں۔ ساؤل کو اُمید تھی کہ اِس دَوران داؤد مارا جائے گا۔ جب داؤد نے اِس بات کا اظہار کیا کہ اُس کی سماجی حیثیت ایسی نہیں کہ وُہ بادشاہ کا داماد ہو تو میرب کسی اَور شخص سے بیاہ دی گئی۔ شاید یُوں ساؤل داؤد کو ذلیل کرنا چاہتا تھا۔ لیکن ساؤل کی چھوٹی بیٹی میکل، داؤد کو چاہتی تھی۔ ساؤل رضامند ہوگیا بشرطیکہ داؤد اُسے مہر کے طور پر فلستیوں کی ۱۰۰ سَو کھلڑیاں لا کر دے۔ ساؤل کو اِس بار بھی اُمید تھی کہ وُہ فلستیوں کے ہاتھوں مارا جائے گا۔ لیکن داؤد کو منظر سے ہٹانا آسان نہ تھا۔ وُہ مہر کے طور پر ۱۰۰ سَو کے بجائے ۲۰۰ دو سَو کھلڑیاں لے کر لوٹا اور یُوں میکل کو دُلہن بنانے کے لئے کامیاب ہُوا۔ چونکہ مُسلسل فوجی کامیابیوں سے یہ واضح ہوگیا تھا کہ خداوند داؤد کے ساتھ ہے، اِس لئے ساؤل کی نفرت اور خوف مُسلسل بڑھتا گیا۔

۵- ساؤل کے ڈر سے فرار ابواب ۱۹-۲۶

(۱) یونتن کی وفاداری ابواب ۱۹، ۲۰

۱۹: ۱-۷ جب یونتن کو معلوم ہؤا کہ اُس کا باپ داؤد کو قتل کرنا چاہتا ہے تو اُس نے اُس کو مشورہ دیا کہ وُہ کسی کھیت میں چھُپ جائے اور وُہ اِس دَوران بادشاہ کے غصّے کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کرے گا۔ یونتن نے اپنے باپ سے داؤد کے بارے میں گفتگو کرتے ہُوئے اُسے اُس کی بہادری، وفاداری اور اسرائیل کے دشمنوں کے خلاف کامیابی کی یاد دلائی۔ اُس نے کوئی ایسا کام نہیں کیا کہ اُسے مار دیا جائے۔ ساؤل وقتی طور پر مان گیا۔ چنانچہ داؤد کو شاہی دربار میں اُس کے مقام پر بحال کر دیا گیا۔

۱۹: ۸-۱۰ جب پھر جنگ چھِڑ گئی اور داؤد نے پھر نمایاں کامیابی حاصل کی تو ساؤل کا حسد ازسرِنَو تازہ ہو گیا۔ بُری رُوح اُس پر چڑھی اور اُس نے بھالا لے کر داؤد کو دیوار کے ساتھ چھید دینے کی کوشش کی۔ یہ تیسری بار تھی کہ ساؤل کا وار خالی گیا۔ داؤد کی بمشکل جان بچی۔

۱۹: ۱۱-۱۷ اُسی رات ساؤل بادشاہ نے قاصد روانہ کئے کہ داؤد کو اُس کے گھر میں قتل کر دیں۔ میکل کو اِس سازش کی خبر ہو گئی اور اُس نے بچ نکلنے میں اپنے خاوند کی یُوں مدد کی کہ اُس نے اپنے گھریلُو بُت کو بِستر پر ڈال دیا (یہ بُت غالباً میکل کا تھا، کیونکہ داؤد کبھی بھی بُت پرست نہیں تھا)۔ جب ساؤل کے آدمی پہنچ گئے تو میکل کی بہانہ بازی کا انکشاف ہو گیا۔

۱۹: ۱۸-۲۳ لیکن اِس وقت تک داؤد بچ کر جا چکا تھا۔ وہ سموئیل سے ملنے کے لئے رامہ کو چلا گیا۔ خُدا کے لوگ مُصیبت کے دِنوں میں خدا کے دیگر بندوں کے پاس جاتے ہیں۔ تینؔ بار ساؤل کے قاصد داؤد کو پکڑنے میں ناکام ہو گئے، کیونکہ جب بھی وُہ نبیوں کے قریب آتے جو سموئیل کے ساتھ تھے، وُہ خود خُدا کی رُوح کے زیرِ اثر نبوّت کرنا شروع کر دیتے۔ بعد ازاں جب ساؤل خُود داؤد کو پکڑنے کے لئے گیا، وُہ بھی خُدا کی گرفت میں آ گیا۔ تاہم اِس اِلٰہی قدرت کو دِلی تبدیلی تصوّر نہ کیا جائے۔

۱۹: ۲۴ ایک بار پھر لوگوں نے اِس مثل کو دُہرایا کہ "کیا ساؤل بھی نبیوں میں شامل

ہے؟" (۱۰: ۱۱، ۱۲) - اُس کے رویّے کا اُتار چڑھاؤ اُن کے لئے مُعمّا بنا ہُوا تھا - لفظ "ننگا" کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ وُہ بالکل برہنہ تھا، اِس کا محض یہ مطلب ہے کہ ساؤل نے اُوپر کی قبا اُتار دی جو اُس کی شاہانہ علامت تھی - جب خُدا کی مداخلت کے باعث ساؤل سارا دِن اور ساری رات زمین پر پڑا رہا، تو داؤد بچ کر نکل گیا (۲۰: ۱) -

آیت ۲۴ اور ۱۵: ۳۴، ۳۵ میں تضاد نہیں جس میں لکھا ہے کہ "سموئیل اپنے مرتے دم تک ساؤل کو پھر دیکھنے نہ گیا" - یہاں ساؤل نبی کے پاس آیا اور وُہ بھی غیر ارادی اور غیر متوقع طور پر -

۲۰: ۱-۳ نیوت کو چھوڑ کر داؤد نے یونتن کے پاس آ کر اُس سے معلوم کرنے کی کوشش کی کہ ساؤل کیوں اِس قدر اُس کی جان لینے کے درپے ہے - صاف ظاہر ہے کہ یونتن کو کُچھ معلوم نہیں تھا کہ اُس کا باپ داؤد کی جان کے لئے مُسلسل کوششیں کر رہا ہے - داؤد نے اِس کی وضاحت کی کہ بادشاہ اپنے منصوبوں کے بارے میں یونتن سے بات نہیں کرے گا کیونکہ وُہ اُن کی آپس کی دوستی کے بارے میں بخوبی جانتا ہے -

۲۰: ۴-۹ ایک اِمتحان تجویز کیا گیا جس سے واضح ہو جاتا تھا کہ آیا داؤد کی جان کو خطرہ ہے کہ نہیں - ماہانہ ضیافت میں شاہی دسترخوان پر اپنی جگہ پر بیٹھنے کے بجائے داؤد غیر حاضر رہے گا - اگر ساؤل نے اُس کی عدم موجودگی کے بارے میں دریافت کیا، تو یونتن بتائے گا کہ وُہ بیت لحم میں سالانہ قربانی کے لئے گیا ہے (ممکن ہے کہ یہ درست ہو، حالانکہ اُس کے بیت لحم جانے کے بارے میں کتابِ مقدّس میں کُچھ درج نہیں - اگر یہ جھوٹ تھا، تو یہ محض اِس حقیقت کے پیشِ نظر درج کیا گیا کہ خُدا نے اِسے پسند نہیں کیا) - اگر ساؤل نے اعتراض نہ کیا تو اِس سے ظاہر ہو گا کہ داؤد محفوظ ہے - لیکن اگر بادشاہ غُصّے میں آ گیا کہ داؤد ایک بار پھر اُس کے ہاتھ سے نِکل گیا تو یونتن جان لے گا کہ داؤد کی جان خطرے میں ہے -

۲۰: ۱۰-۱۷ یونتن نے وعدہ کیا تھا کہ وُہ تیسرے دِن میدان کو جا کر داؤد کو پہلے سے طے شُدہ نشان کے مطابق حالات کے بارے میں بتائے گا - شاید چونکہ اُسے اندازہ ہی تھا کہ آئندہ صُورتِ حال کیا ہو گی اُس نے داؤد سے درخواست کی کہ جب اُسے اِقتدار مِلے تو وُہ اُس پر اور اُس کے گھرانے پر خداوند کا سا کرم کرے - آیات ۱۴-۱۷ سے

صاف ظاہر ہے کہ یونتن کو یقین تھا کہ داؤد بادشاہ ہوگا، لیکن اُس نے داؤد کو پھر سے اپنی محبّت کا یقین دلایا حالانکہ اُسے احساس تھا کہ تاج و تخت کے اُس کے حقوق داؤد کو مِل جائیں گے۔ یہ کِس قدر خود غرضی سے پاک محبّت ہے۔

۲۰:۱۸-۲۲ اِن آیات میں اُس نشان کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں جن کے ذریعے داؤد کو بادشاہ کے رویّے کی اطلاع دی جائے گی۔ یونتن میدان میں آکر اُس چٹان کے قریب کچھ تیر پھینکے گا جہاں داؤد چھپا ہؤا ہوگا۔ تیر لانے والے لڑکے کو جو سمتیں وُہ بتائے گا، اس سے داؤد کو معلوم ہو جائے گا کہ اُسے اپنی جان بچانے کے لئے بھاگ جانا چاہئے یا بحفاظت شاہی دربار میں واپس آجانا چاہئے۔ شاید ہم اِس بات سے حیران ہوں کہ یونتن نے داؤد کو خبر دینے کے لئے یہ سارا ڈراما کیوں کیا، جبکہ بعد ازاں وُہ خود گیا اور داؤد سے براہِ راست بات چیت کی۔ ممکن ہے اُس وقت تک اُسے معلوم نہ تھا کہ آیا وُہ لوگوں کی نظروں سے چھپ کر داؤد سے رابطہ کر سکے گا کہ نہیں۔

۲۰:۲۴-۳۴ ضیافت کی پہلی رات کو ساؤل نے داؤد کی غیر حاضری کے بارے میں کچھ نہ کہا۔ اُس کا خیال تھا کہ شاید وُہ طہارت کی رُو سے ناپاک ہو۔ دوسرے دِن جب اُس نے یونتن سے داؤد کے بارے میں پُوچھا اور اُسے پتہ چلا کہ وُہ بیت لحم کو چلا گیا ہے تو ساؤل کا غصّہ بھڑکا۔ اُس نے یونتن پر الزام لگایا کہ وُہ ایک ایسے شخص کا دوست ہے جو اُسے اور اُس کی ماں کو بے عزّت کر کے رکھ دے گا۔ اُس کا لہجہ نہایت کرخت تھا بلکہ اُس نے اپنے بیٹے کو دیوار کے ساتھ چھید دینے کی کوشش کی۔ وقتی طور پر داؤد کے بجائے یونتن اُس کی نفرت کا شکار ہوگیا۔

۲۰:۳۵-۴۲ تیسرے دن کی صُبح کو ٹھہرایا ہؤا نشان دیا گیا اور داؤد کے خدشات کی تصدیق ہوگئی۔ دونوں شخص بغل گیر ہو کر روئے۔ اب انہیں مختلف راستوں پر گامزن ہونا ہوگا، کیونکہ اب وُہ مزید ایک دُوسرے کی رفاقت سے لُطف اندوز نہیں ہو سکیں گے۔ داؤد چھُپ گیا۔ یہ اُسے تخت کے لئے تیار کرنے کے لئے خُدا کے منصوبے کا ایک ضرُوری حصّہ تھا۔ یونتن شاہی محل میں واپس جا کر اپنے باپ سے وفادار رہا، لیکن وُہ دِل کی گہرائیوں میں جانتا تھا کہ وُہ اسرائیل کا اگلا بادشاہ نہیں ہوگا۔ کیا اُسے داؤد کے ساتھ چلے جانا چاہئے تھا؟ کیا باپ کے ساتھ وفادار رہنے کا اُس کا فیصلہ دُرست تھا، حالانکہ

خُدا نے اُس کو ردّ کر دیا تھا؟

(۲) اخیملک کی داؤد پر مہربانی باب ۲۱

عظیم اِنسان بھی آخر انسان ہی ہوتے ہیں، اور داؤد اِس حقیقت سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ اِس افسوس ناک باب میں نوب میں خیمۂ اجتماع کے سامنے اُس کے جھوٹ بیان کئے گئے ہیں (آیات ۱-۹)، اور یہ بیان بھی درج ہے کہ اُس نے فلستیوں کے سامنے اپنے آپ کو دیوانہ ظاہر کیا (آیات ۱۰-۱۵)۔

۲۱: ۱-۶ ساؤل سے بھاگ کر پہلے وُہ سموئیل کے پاس گیا (باب ۱۹)۔ پھر یونتن کے پاس (باب ۲۰) اور اب وُہ سردار کاہن کے پاس آتا ہے۔ اخیملک، داؤد سے خائف تھا، اور وُہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وُہ کیوں اکیلا سفر کر رہا ہے (اُس کے کُچھ ساتھی تھے جو اَور کہیں انتظار کر رہے تھے آیت ۲؛ متّی ۱۲: ۳)۔ داؤد نے یہ کہہ کر جھوٹ بولا کہ وُہ بادشاہ کے لئے ایک خُفیہ مُہم پر نِکلا ہے۔ پھر اُس نے اُس سے روٹی مانگی۔ لیکن وہاں صرف نَذر کی روٹیاں تھیں، مقدّس روٹی جو مَقدِس کی عبادت میں استعمال ہوتی تھی۔ کاہن نے وُہ روٹیاں داؤد کو دے دیں، اور یہ شرط رکھی کہ اُس کے آدمی گزشتہ چند دنوں سے عورتوں کے ساتھ آلُودہ نہ ہوئے ہوں۔ داؤد نے کہا کہ اُس کے آدمی نہ صِرف عورتوں سے الگ رہے ہیں بلکہ وُہ اپنے خصُوصی مِشن کی وجہ سے پاک ہیں۔ شیکسپیر یہ کہنے میں حق بجانب تھا "جب ہم شروع میں فریب دیتے ہیں تو ہم فریب کے ایک تانے بانے میں پھنس جاتے ہیں۔" نَذر کی روٹی جو پاک مقام سے ابھی ابھی اٹھائی گئی، وُہ داؤد کو دے دی گئی۔

متّی ۱۲: ۳، ۴ میں خُداوند نے نَذر کی روٹی کے اِس غیر شرعی استعمال کو دُرست قرار دیا، اِس کی وجہ یہ تھی کہ اسرائیل میں گناہ تھا اور داؤد راست بازی کے مؤقف کی نمائندگی کرتا تھا۔ اگر داؤد کو اُس وقت تخت پر اُس کا جائز مقام دیا جاتا تو اُسے روٹیاں مانگنے کی قطعاً کوئی ضرورت نہ ہوتی۔ شریعت کا تقاضا تھا کہ ان روٹیوں کو بے حُرمتی سے استعمال نہ کیا جائے، لیکن اِس موجودہ صُورتِ حال کے تحت رحم کے کام سے شریعت منع نہیں کرتی تھی۔

۲۱: ۷-۹ ساؤل کا دوئیگ نامی ایک خادم اُس وقت نوب میں خُداوند کے آگے رُکا ہُوا تھا۔ گو وُہ ادُومی تھا لیکن اُس نے عبرانی مذہب قبول کر لیا تھا۔ وُہ شاید کسی مَنّت یا قسم کے سبب سے، یا ناپاکی کی وجہ سے یا پھر کسی اَور رسمی ضرورت کے تحت وہاں رُکا ہُوا تھا۔ اُس نے داؤد کے ساتھ اخیملک کے رابطے کو دیکھا اور اِس کی ساؤل کو خبر دی۔ اِسی اثنا میں داؤد نے ایک دُوسری درخواست کی یعنی اسلحے کی۔ اُس نے پھر جھوٹ بول کر کہا کہ مَیں بادشاہ کے لئے ایک خصُوصی مُہم پر نکلا ہُوں۔ اِس پر اُسے جولیت کی تلوار دی گئی۔ اُس نے جاتی جولیت کو قتل کرتے وقت خُداوند پر بھروسا کیا تھا لیکن اب اُس کی یہ بُھول ہے کہ وُہ ایک مقتول دشمن کی تلوار پر بھروسا کرتا ہے۔

۲۱: ۱۰-۱۵ اِس کے بعد داؤد، اسرائیل کو چھوڑ کر جولیت کے آبائی شہر جات کو بھاگ گیا۔ یہاں اِسرائیل کا ممسوح بادشاہ خُدا کے لوگوں کے دشمنوں کے درمیان پناہ کا متلاشی ہے۔ جب فلستی اُس کے بارے میں شک کرنے لگے تو اُسے جان بچانے کے لئے مجبوراً ایک دیوانے کی اداکاری کرنا پڑی۔ ڈی رانتھ چائلڈ لکھتا ہے کہ داؤد جانتا تھا کہ دیوانوں کو مُقدّس تصوّر کیا جاتا ہے جنہیں خُدا نے اِس حالت میں رکھا ہے اور جن کی حفاظت خُدا خود کرتا ہے۔ یُوں اسرائیل کا زبُور نویس اپنی ڈاڑھی پر اپنا تھوک بہانے اور پھاٹک کے کواڑوں پر لکیریں کھینچنے لگا۔ خُدا کے لوگوں کی بے حِسّی اور داؤد کے اپنے ایمان کی کمزوری کے باعث اُسے اِس حد تک شرم ناک رویّہ اپنانا پڑا۔

لیکن داؤد نے اِس کڑی آزمائش کے دوران نہایت اہم اسباق سیکھے۔ اگلے باب کا مُطالعہ کرنے سے پہلے زبُور ۳۴ پڑھیں جو تقریباً اِسی وقت لکھا گیا۔ اِس زبُور میں ہم داؤد کے کردار کے بارے میں نئی بصیرت حاصل کرتے ہیں۔ ناکامیوں کے باوجود اُسے خُدا کے عرفان میں بڑھنے کی توفیق ملی۔

(۳) داؤد کا بچ جانا اور ساؤل کا کاہنوں کو قتل کرنا باب ۲۲

۲۲: ۱-۲ جب داؤد، اسرائیل میں واپس آیا تو اُس نے بیت لحم کے جنوب مغرب میں یہوداہ کے علاقے میں عدُلّام کی غار میں پناہ لی۔ یہ کنگال، قرض دار اور بگڑے دِل والے لوگوں کی پناہ گاہ بن گیا۔ داؤد کو رَدّ کیا گیا اور وُہ اپنی اِس موجودہ حالت میں

مسیح کا مثیل ہے جو مغموم لوگوں کو نجات کے لئے اپنے پاس بُلاتا ہے۔ تھوڑے سے عرصے میں عدُلّام میں تقریباً چار۴ سو افراد پر مشتمل فوج اکٹھی ہوگئی۔ بعد ازاں یہ تعداد چھ۶ سو تک پہنچ گئی۔ دُنیا والوں کی نظر میں یہ نکمے لوگ تھے، لیکن داؤد کی سرکردگی میں یہ بہادر اور مردِ میدان بن گئے (۲-سموئیل ۲۳)۔

۲۲: ۳-۵ داؤد کے والدین بھی اُس کے پاس آ گئے۔ اُن کی بھلائی کی خاطر وُہ موآب کو گیا تاکہ اپنے چھپنے کے ایام میں اُن کے قیام کے لئے وہاں انتظامات کرے۔ گو داؤد ایک موآبی عورت رُوت کی نسل سے تھا (رُوت ۴: ۱۷) لیکن وُہ خُدا کے دشمنوں پر بھروسا کرنے میں غلطی پر تھا۔ (ایک روایت ہے کہ موآبیوں نے بالآخر داؤد کے والدین کو قتل کر دیا)۔ داؤد کی واپسی کے فوراً بعد جاد نبی نے اُسے بتایا کہ عدُلّام سے چلا جائے، چنانچہ وُہ یہوداہ میں حارت کے جنگل میں چلا گیا۔

۲۲: ۶-۸ بنیمین کے علاقے کے جِبعہ میں ساؤل، بنیمینیوں اور اپنے نوکروں کے سامنے داؤد کے خلاف بڑ ہانک رہا تھا۔ اُس نے اُن سے کہا کہ کیا داؤد میری نسبت فیاضی سے تمہیں انعامات دے گا؟ اُس کا تو تمہارے قبیلے سے تعلق بھی نہیں ہے۔ ساؤل نے اُن پر اِلزام لگایا کہ وُہ اُس کی جان کے خلاف سازِشوں کو چھپا رہے ہیں۔ وُہ اب بہت بے ہُودہ باتیں کر رہا تھا۔ اُسے یُوں محسُوس ہو رہا تھا کہ ہر ایک شخص حتیٰ کہ اُس کا بیٹا بھی اُس کے خلاف ہے۔

۲۲: ۹-۱۵ ادومی دوئیگ موقعے سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانا چاہتا تھا۔ اُس نے ساؤل کو بتایا کہ اخیملک کاہن نے داؤد کی مدد کر کے اُسے کھانے کے لئے روٹیاں دیں اور اُس کے لئے خُداوند کی مرضی بھی دریافت کی۔ اِس پر کاہن اور اُس کے خاندان کو فوری طور پر بادشاہ کے پاس بلایا گیا اور اُن پر غدّاری کا الزام لگایا گیا۔ اخیملک نے جواب میں بادشاہ سے داؤد کی وفاداری کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ میں ایک ایسے شخص کی مدد کرنے میں بالکل بے قصور ہوں جو میرے خیال کے مُطابق بادشاہ کا وفادار ہے۔ اُس نے بتایا کہ یہ پہلا موقع نہیں ہے کہ مَیں نے داؤد کے لئے خداوند کی مرضی معلُوم کی۔ جہاں تک ساؤل کے الزام کا تعلق ہے کہ داؤد اُس کے خلاف بغاوت کر رہا ہے اور اُس کے لئے گھات لگائے بیٹھا ہے، اخیملک نے کہا کہ وُہ اِس بات سے بالکل بے خبر تھا کہ داؤد بادشاہ

سے بغاوت کر رہا ہے۔

۲۲: ۱۶-۱۹ ساؤل کے رویے سے ثابت ہوتا ہے کہ وُہ اب بالکل دیوانگی کی حد تک پہنچ چکا تھا۔ جب اُس کے خادموں نے خداوند کے کاہنوں کو قتل کرنے سے انکار کر دیا تو وُہ غیر قوم دوئیگ بڑی تیزی سے اُن (کاہنوں) پر جھپٹا۔ اُسے کچھ خیال نہ آیا کہ وُہ کاہن ہیں، یہاں تک کہ اُس نے ۸۵ کاہنوں کو قتل کر دیا۔ ساؤل یہاں تک دیوانہ ہو گیا کہ اُس نے اخیملک کے شہر نوب پر بھی حملہ کر کے سب باشندوں اور جانوروں کو تہ تیغ کر دیا۔

۲۲: ۲۰-۲۳ صرف ابیاتر بچا۔ وُہ داؤد کے پاس بھاگ گیا اور اِس سارے واقعے کے بارے میں اُسے بتایا۔ اُس نے داؤد کے ساتھ رہ کر سردار کاہن کے طور پر خدمت کی جب تک سلیمان نے اُسے اُس کے عہدے سے سبکدوش نہ کیا (۱-سلاطین ۲: ۲۷)۔ ایک طرح سے کاہنوں کی موت داؤد کے جھوٹ بولنے اور جسمانی تدبیروں کا نتیجہ تھی (آیت ۲۲)۔ دُوسری طرف سے یہ عیلی کے گھرانے پر خُدا کی سزا تھی (۲: ۳۱-۳۶؛ ۳: ۱۱-۱۴)۔ لیکن اِس خُون ریزی کی سب سے بڑی ذمہ داری ساؤل پر عائد ہوتی ہے کیونکہ اُس نے اِس کا حکم دیا تھا۔

نبی (جاد)، کاہن (ابی یاتر) اور بادشاہ (داؤد) سب اکٹھے جلاوطنی میں ہیں، اور یہ دَورِ حاضر میں مسیح کی تصویر کو پیش کرتے ہیں جب وُہ انتظار کرتا ہے کہ اُس کے دشمنوں کو اُس کے پاؤں کی چوکی بنایا جائے اور اُس کا تخت زمین پر لگایا جائے۔

(۴) قعیلہ کی غداری باب ۲۳

۲۳: ۱-۵ داؤد کو خبر ملی کہ عدُلاّم کے جنوب میں فلستی قعیلہ سے لڑ رہے ہیں۔ خُداوند کی راہنمائی میں اُس نے دشمنوں کا مقابلہ کیا، شہر کو بچا لیا اور اُن کے بہت سے مویشی لے آیا۔

۲۳: ۶-۱۲ جب ساؤل کو معلوم ہُوا کہ داؤد قعیلہ میں ہے تو اُس نے فیصلہ کیا کہ وُہ وہاں جا کر اُسے پکڑ لے۔ لیکن داؤد کو اِس سازش کا پتہ چل گیا اور اُس نے خداوند سے پُوچھا کہ اب مَیں کہاں جاؤں۔ کیا قعیلہ میں محفوظ ہُوں گا؟ کیا اُن کی حمایت کے باوجود وہاں

کے باشندے مجھے ساؤل کے حوالے کر دیں گے؟ ابی یاتر کے لائے ہوئے افود اور خصوصی طور پر اوریم اور تمیم کے ذریعے سے خدا نے ظاہر کیا کہ جب ساؤل آئے گا، تو ناشکرگزار لوگ داؤد کو واقعی پکڑوا دیں گے۔

۲۳: ۱۳-۱۸ چنانچہ داؤد اور اُس کے آدمی حبرون کے مشرق میں زیف کے جنگل میں بھاگ گئے۔ لیکن ان کا بڑی بے دردی سے تعاقب کیا گیا۔ وہاں یونتن داؤد سے ملا اور خداوند میں اُس کی حوصلہ افزائی کی۔ اِس خدمت کی آج کل بہت ضرورت ہے۔ اگر حوصلہ افزائی کرنے والے زیادہ ہوں تو کلیسیا کے لئے یہ بہت بہتر ہوگا۔ جن لوگوں کو برموقع کسی کی معرفت حوصلہ افزائی کا قوت بخش تجربہ ہوا ہے وہ جانتے ہیں کہ یہ کس قدر برکت کا باعث ہوتی ہے۔ یونتن کی محبت کتنی بے غرض تھی! اُس نے داؤد کو پھر یقین دلایا کہ ساؤل کی مخالفت کے باوجود خدا اُس کے لئے اپنے مقصد کو پورا کرے گا۔ وہ شخص خوش نصیب ہے جس کا یونتن جیسا دوست ہو۔ وہ کیوں ہمیشہ داؤد کے پاس نہ رہا اور ہمیشہ گھر واپس آ گیا، یہ ایک معمّا ہے۔

۲۳: ۱۹-۲۹ اہلِ زیف نے بھی داؤد سے غداری کر کے ساؤل کو خبر دی کہ وہ کہاں ہے اور اُس سے وعدہ کیا کہ وہ اُس بھگوڑے کو بادشاہ کے حوالے کر دیں گے۔ جب داؤد نے سُنا کہ ساؤل آ رہا ہے تو وہ معون کے بیابان میں بھاگ گیا۔ ساؤل بڑی تندی سے اُس کا تعاقب کرتا گیا۔ عین اُس وقت جب وہ اُسے گھیرے میں لینے والے تھے فلستیوں نے اسرائیل پر حملہ کر دیا۔ چنانچہ ساؤل کو مجبوراً داؤد کا تعاقب ترک کرنا پڑا۔ نادانستہ طور پر اسرائیل کے دشمنوں نے، اِسرائیل کے مسترد بادشاہ (داؤد) کا ساتھ دیا۔ تب یسی کا بیٹا بحیرۂ مُردار کے مغربی ساحل پر عین جدی کو چلا گیا۔

(۵) ساؤل کی جان بخشی باب ۲۴

۲۴: ۱-۷ فلستیوں کے حملے کا مقابلہ کرنے کے بعد ساؤل داؤد کی تلاش میں واپس آیا۔ وہ اُس کے تعاقب میں عین جدی کی چٹانوں پر گیا۔ جب وہ وہاں تھا تو بادشاہ ایک غار میں آرام کے لئے داخل ہوا۔ جس غار کو اُس نے منتخب کیا وہ خالی نہیں تھی۔ غار کے اندر کچھ فاصلے پر وہ شخص بھی موجود تھا جس کا وہ بڑی بے رحمی سے تعاقب کر رہا تھا۔

داؤد اپنے آدمیوں کو بادشاہ کی جان لینے سے روک رہا تھا۔ اُس کے آدمیوں کا خیال تھا کہ خُدا نے ساؤل کو اُن کے حوالے کر دیا ہے۔ لیکن داؤد کو خُدا کی طرف سے حکم نہیں ملا تھا کہ وُہ جبر سے بادشاہی حاصل کرے۔ وُہ خدا کے وقت اور اُس کے طریقِ کار کا انتظار کرنے پر مُطمئن تھا۔ حتیٰ کہ جب اُس نے بادشاہ کے جُبّے کا دامن کاٹ لیا، اُس کا ضمیر اُسے ملامت کر رہا تھا۔ اُس نے اِسے غیر معمولی بات تصوّر نہ کیا کہ خُدا نے ساؤل کو اسرائیل کا بادشاہ ہونے کے لئے مَسح کیا ہے۔ خدا اِس بادشاہ کو اِس کے عہدے سے ہٹانے کو تھا، اور جب تک خُداوند اُسے نہیں ہٹاتا داؤد کا فرض تھا کہ اُس کا احترام کرے۔

۲۴: ۸-۱۵ ساؤل کے چلے جانے کے بعد داؤد نے غار سے نکل کر اُسے پیچھے سے آواز دی۔ بادشاہ کے سامنے مُنہ کے بل گر کر داؤد نے اُسے بتایا کہ بہتان تراشی کی جن خبروں پر اُس نے کان دھرا، وُہ سب غلط ہیں۔ اُس دِن داؤد اُس کی جان لے سکتا تھا، لیکن اُس نے ایسا نہیں کیا کیونکہ ساؤل خداوند کا ممسوح تھا۔ داؤد کے ہاتھ میں جُبّے کے دامن کا ٹکڑا اُس کی اِس مہربانی کا ثبوت تھا۔ ایک شریر انسان ایسے موقعے پر انتقام لیتا، لیکن داؤد کی قطعاً ایسی کوئی خواہش نہیں تھی۔ اُس نے ساؤل سے کہا کہ وُہ کیوں ایک ایسے شخص کے خلاف بے رحمی سے مہم چلا رہا ہے جو ایک مَرے ہوئے کُتّے اور پِسّو کی طرح بے ضَرر اور غیر اہم ہے۔

۲۴: ۱۶-۲۲ اِن باتوں سے وقتی طور پر متاثر ہو کر ساؤل نے داؤد کے رویّے کی راستی اور اپنی برائی کو تسلیم کر لیا۔ حیرت کی بات ہے کہ اس نے یہ بھی تسلیم کر لیا کہ داؤد ایک دن اسرائیل کا بادشاہ ہو گا بلکہ اُس نے داؤد سے قسم لی کہ وُہ اُس کے خاندان کے ساتھ مہربانی سے پیش آئے گا۔ تب ساؤل اِطمینان سے چلا گیا۔ لیکن داؤد کے آرام کی مُہلت بہُت مختصر تھی۔ ساؤل جلد ہی اِس مہربانی کو بھُول گیا۔

داؤد نے ساؤل سے باتیں کرتے ہُوئے دُو بار خُداوند کو اپنا مُنصِف ٹھہرایا۔ فطری طور پر جو اُسے درست معلوم ہو وُہی کچھ کرنے کی نسبت اُس نے اپنے مُعاملے کو خداوند کے ہاتھ میں چھوڑ دِیا۔ ہمارے خُداوند کے بارے میں پطرس کو ایک بات یہ بھی یاد تھی "نہ وُہ گالیاں کھا کر گالی دیتا تھا اور نہ دکھ پا کر کسی کو دھمکاتا تھا بلکہ اپنے آپ کو سچّے انصاف کرنے والے کے سپُرد کرتا تھا" (۱-پطرس ۲: ۲۳)۔ خُدا ہمیں توفیق دے کہ ہم مُصیبت کے

وقت خُداوند پر بھروسا کرتے ہوئے پُرسکون رہیں۔

(۶) نابال کی حماقت

باب ۲۵

۲۵: ۱-۹ سموئیل کی موت سے قاضیوں کے دور کا اختتام ہوگیا۔ قوم میں بادشاہت کا نظام رائج ہوگیا۔ داؤد کی نسل اب ابد تک تخت کی وارث ہوگی مسیح اِس وعدے کی تکمیل ہوگا۔ جب سموئیل نے وفات پائی تو ساری قوم کے ماتم سے ظاہر ہوتا ہے کہ وُہ کتنا ہر دِل عزیز تھا۔

نبی کی موت کے بعد داؤد یہودیہ کے جنوبی حِصّے میں دشتِ فاران کو چلا گیا۔ شاید اِس کی وجہ یہ تھی کہ وُہ ساؤل اور اُس کے قاتلانہ منصوبوں سے مزید دُور ہو جائے۔ آیت ۲ میں مذکور کرمل، کوہِ کرمل نہیں جو کہ شمال میں ہے، بلکہ یہ معُون کے نزدیک ایک قصبہ تھا۔ نابال وہاں بھیڑوں کے بال کتر رہا تھا۔ داؤد نے معمول کے مُطابق نابال کے گلوں کی حفاظت کے عوض مُعاوضہ حاصل کرنے کے لئے چند نوجوانوں کو بھیجا۔

۲۵: ۱۰-۱۳ لیکن نابال نے داؤد کے خادموں کو اتنی خُود غرضی اور گُستاخی سے جواب دیا کہ داؤد طیش میں آگیا اور نابال اور اُس کے گھرانے کو سزا دینے کے لئے تقریباً چار سو آدمیوں کے ساتھ کرمل کی طرف چل پڑا۔

۲۵: ۱۴-۲۲ نابال کی خوبصورت اور عقل مند بیوی ابیجیل کو اِس خطرے کا علم ہُوا جو اُس کے شوہر کے غلط رویّے کی وجہ سے انہیں درپیش تھا۔ وُہ جلدی سے بڑی مقدار میں کھانے پینے کی چیزیں لے کر داؤد سے ملنے کے لئے چل پڑی۔ داؤد کو غصّہ آیا کہ اُس نے نابال کے ساتھ نیکی کی اور نابال نے اُن کی تذلیل کی۔

۲۵: ۲۳-۳۱ جب ابیجیل داؤد سے ملی تو وُہ اُس کے پاؤں پر گر کر نہایت خوبصورتی اور کامیابی سے التجا کرنے لگی۔ اُس نے پہلے تو یہ تسلیم کیا کہ اُس کے شوہر کی فطرت بالکل اُس کے نام کے مُطابق ہے (نابال کا مطلب ہے احمق)۔ جب داؤد کے آدمی نابال کے پاس آئے تھے تو ابیجیل کو اِس کا علم نہیں ہُوا۔ داؤد سے مُعافی کی درخواست کرتے ہُوئے اُس نے اُسے یاد دلایا کہ خُداوند نے اُسے کُشت وخُون سے باز رکھا اور کہ خُدا خود اُس کے دشمنوں حتّیٰ کہ نابال کو سزا دے گا۔ داؤد کے بارے میں اُسے حقیقی رُوحانی بصیرت حاصل تھی کہ وُہ خُدا کا ممسُوح ہے۔ اور خُداوند کی جنگیں لڑنے کے لئے اُس نے دِلی طور پر

اُس کی تعریف کی - کتنا اچھا ہو کہ جب وُہ بادشاہ بنے تو اُسے اپنے ماضی کا کوئی ایسا وقت یاد نہ آئے جب اُس نے اپنے دشمنوں کو خداوند کے حوالے کرنے کے بجائے خُود اُن سے انتقام لیا -

۲۵: ۳۲ - ۳۵ داؤد اُس کی موقع شناسی کی باتوں سے نہایت متاثر ہُوا، اور اُس نے نابال کو ہلاک کرنے سے اُسے روکنے کے لئے اُس کا شکریہ ادا کیا - خُداوند جانتا ہے کہ وُہ کیسے ہماری زندگیوں میں راست آدمیوں کو لائے تاکہ ہمیں خبردار کرتے ہُوئے ہماری راہنمائی کریں - ہمیں شکرگزار ہونا چاہیئے کہ وُہ ایسا کرتا ہے - ابیجیل کا مشورہ بہُت مؤثر تھا، اُس کا کثیر تحفہ قبول کر لیا گیا - داؤد نے نابال کو خدا کی عدالت کے حوالے کر دیا - اور خُدا نے اِس عدالت کے لئے زیادہ دیر بھی نہیں لگائی - شاید کوئی شخص اعتراض کرے کہ ابیجیل نے الٰہی نظام کی خلاف ورزی کرتے ہُوئے اپنے شوہر سے مشورہ نہ کیا اور یُوں اُس پر اختیار جتایا - لیکن بائبل میں نہیں لکھا کہ اُس کا یہ فعل غلط تھا، بلکہ اِس کے برعکس اُس نے اپنے فوری عمل سے نابال اور اُس کے گھرانے کو بچا لیا -

۲۵: ۳۶ - ۴۴ جب ابیجیل گھر واپس آئی تو نابال نشے میں دُھت تھا - وُہ اگلے دِن کا اِنتظار کر رہی تھی کہ اُسے بتائے کہ کیا کُچھ ہُوا تھا - جب نابال نے یہ خبر سُنی تو اُس پر غالباً فالج کا حملہ ہُوا، غشی یا دِل کا دورہ پڑا - دس دن کے بعد وُہ مر گیا اور اپنے پیچھے وُہ ساری جائیداد چھوڑ گیا جو اُس نے خود غرضی سے اکٹھی کی تھی - نابال کی موت کے بارے میں سُن کر داؤد نے جلدی سے ابیجیل کو شادی کا پیغام بھیجا جو اُس نے بڑی انکساری سے قبول کر لیا - داؤد نے چھپنے کے ان ایام میں ایک اَور عورت سے بیاہ کیا جس کا نام اخینوعم تھا - اِسی اثنا میں اُس کی پہلی بیوی میکل کو ایک اَور شخص سے بیاہ دیا گیا -

اِس کہانی میں ہم دیکھتے ہیں کہ جو کوئی اپنے آپ کو بڑا بنائے گا چھوٹا کیا جائے گا (نابال کو خُدا نے مار دیا) اور وُہ خاتون جس نے اپنے آپ کو چھوٹا بنایا، اُسے سربلندی ملی (ابیجیل بادشاہ کی بیوی بنی) (لُوقا ۱۴: ۱۱) -

(۷) ساؤل کی دُوسری بار جان بخشی باب ۲۶

۲۶: ۱-۴ ایک بار پھر اہلِ زیف نے ساؤل کو داؤد کے ٹھکانوں کی خبر دی (قب ۲۳: ۱۹) - ساؤل فوری طور پر داؤد کے ایک چھوٹے سے جتھے کے مُقابلے میں پانچ گنا

فوج جمع کر کے زیف کے دشت میں گیا۔ ہمیں نہیں بتایا گیا کہ کس بات سے ساؤل پھر اشتعال میں آ گیا۔ جب یہ دونوں شخص گزشتہ بار ایک دُوسرے سے جُدا ہُوئے تھے تو یُوں لگتا تھا کہ دونوں میں صُلح ہو گئی ہے (باب ۲۴)۔ ممکن ہے کہ شریر لوگوں نے پھر سے بادشاہ کو متنفر کر دیا ہو (دیکھیں آیت ۱۹)۔

۲۶: ۵-۱۲ داؤد نے ساؤل کے لشکر کے پڑاؤ کے بارے میں جاسُوسی کی اور شام کے وقت وُہ اور اُس کا ایک رشتے دار ابیشے لشکر میں گُھس کر اُس جگہ آئے جہاں ساؤل سویا ہؤا تھا۔ خُداوند کی طرف سے غیر فطری نیند نے یہ ممکن بنا دیا۔ ابیشے بادشاہ کو فوراً وار کر کے مار دینا چاہتا تھا لیکن داؤد نے اِس کام سے منع کیا۔ گو ساؤل ایک شریر انسان تھا، لیکن وُہ خُدا کا ممسوح تھا۔ اُس سے نپٹنا خُدا کا کام تھا۔ اِس کے بجائے داؤد ساؤل کا بھالا اور صُراحی اُٹھا کر چلا گیا۔

۲۶: ۱۳-۱۶ جب داؤد بحفاظت لشکر گاہ سے نکل گیا تو اُس نے بلند آواز سے ابنیر کو طعنہ دیا کہ وُہ بادشاہ کی حفاظت کے بارے میں بے پروا تھا۔ ایسی بے پروائی کی تو سزا اُسے موت دی جانی چاہیئے۔ بھالے اور صراحی سے جسے داؤد لے گیا تھا، ساؤل کو دُوسری بار اُس کے ہاتھوں موت سے رہائی پانے کا ثبوت مل گیا۔

۲۶: ۱۷-۲۰ داؤد ابھی تک اِس اُلجھن میں تھا کہ ساؤل بادشاہ کیوں اِس قدر ہاتھ دھو کر اُس کے پیچھے پڑا ہؤا ہے جبکہ اُس نے ثابت کر دیا تھا کہ وُہ اُسے کوئی نقصان نہیں پہنچانا چاہتا۔ اس نے کہا اگر خُداوند نے ساؤل کو میرے خلاف اُبھارا ہو، تو مَیں اُسے کسی ہدیے سے مطمئِن کرنے کو تیار ہُوں لیکن اگر انسانوں نے ساؤل کو مشتعل کیا ہے تو وُہ ملعون ہوں، کیونکہ اُنہوں نے اُسے واحد مسکن سے جہاں وُہ خُدا کی عبادت کر سکتا تھا خارج کر دیا تھا۔ داؤد کو فِکر لاحق تھی کہ "خُداوند کی حضُوری سے الگ میرا خون زمین پر نہ بہے" یعنی پردیسی مُلک میں مَیں نہ مرُوں (آیت ۲۰)۔ ساؤل ایک پِسّو ڈھونڈنے نِکلا ہے جیسے کوئی پہاڑوں پر تیتر کا شکار کرتا ہے۔

۲۶: ۲۱-۲۵ جب ساؤل کو اِس بات کا احساس ہؤا کہ داؤد نے ایک بار پھر اُس کی جان بخشی کی تو ظاہری طور پر توبہ کی۔ اُس نے تسلیم کیا کہ داؤد اُس کی نسبت زیادہ راست باز ہے، کیونکہ وُہ خود بغیر کسی وجہ کے اُس کی جان لینے کے درپے ہے، جبکہ

داؤد نے اُس کی جان بچائی، حالانکہ وُہ بادشاہ کو اپنے دفاع میں قتل کرسکتا تھا۔ تب ساؤل نے داؤد کو برکت دی اور "بیٹا داؤد" کہہ کر اُس کی آنے والی عظمت کی نبوت کی۔ اِس پر داؤد نے اپنی راہ لی اور ساؤل اپنے شہر کو چلا گیا۔

و۔ فلستیوں کی سرزمین میں سکونت ابواب ۲۷-۳۰

(۱) صقلاج کو لے لیا گیا باب ۲۷

۲۷:۱-۴ ایک جگہ سے دُوسری جگہ مُسلسل موت کے تعاقب سے بھاگنے سے داؤد ہمت ہار گیا۔ خُدا نے مسلسل معجزانہ طور پر اُس کی حفاظت کی مگر اِس کے باوجود داؤد کا ایمان متزلزل ہو گیا۔ وُہ اِس حقیقت کو بھول گیا کہ وُہ اسرائیل کا ممسوح بادشاہ ہے۔ کیا خدا اُسے بادشاہ مقرر کر کے حکومت کرنے سے پہلے ہی اُسے مرنے دے گا؟ کیا خُدا جولیت کے ہاتھوں سے رہائی دِلا کر ساؤل کے ہاتھوں میں پکڑوا دے گا؟ بالکل نہیں، لیکن مخالف حالات انسان کی بصیرت کو بگاڑ دیتے ہیں۔ حالیہ خطرات اکثر خُدا کے وعدوں کو دُھندلا کر دیتے ہیں۔ داؤد پھر فلِستیوں کے ملک میں بھاگ گیا اور جات کے بادشاہ اکیس سے مُعاہدہ کر لیا۔ کافی عرصہ ہُوا جب وُہ یہاں پہلے بھی آیا تھا۔ غالباً اکیس کو اِس بات کا علم تھا کہ وُہ مفرور ہے۔ غیر قوم بادشاہ نے پُرتپاک طریقے سے اُس کو خوش آمدید کہا، کیونکہ اُس نے دیکھا کہ وُہ ایک بہادر جنگی مرد ہے اور اُسے اُمید تھی کہ وُہ اسرائیل کے خلاف اُس کا ساتھ دے گا۔ لازم نہیں کہ یہ وہی اکیس ہو جو داؤد کو ۲۱:۱۰ میں ملا تھا، کیونکہ "اکیس" فلِستیوں میں شاہانہ لقب تھا۔ جب ساؤل نے سُنا کہ داؤد مُلک سے بھاگ گیا ہے، تو اُس نے اُس کا تعاقب کرنا ترک کر دیا۔

۲۷:۵-۷ گزشتہ بار جب داؤد جات میں آیا (باب ۲۱) تو اکیس کے خادم اُس پر شک کر رہے تھے یہاں تک کہ اُسے مار ڈالنا چاہتے تھے۔ داؤد اسے نہیں بھولا تھا۔ اِس لئے اُس نے اب دارالسلطنت میں رہنا نہ چاہا بلکہ اپنے لئے الگ شہر مانگا۔ اُسے صقلاج دیا گیا۔ یہ شہر اسرائیل کی سرحد کے ساتھ تھا، جو کسی وقت یہوداہ کی ملکیت تھا (یشوع ۱۵:۳۱)۔

۲۷: ۸-۱۲ فلستیوں کی سرزمین میں سولہ ۱۶ ماہ تک قیام کے دوران داؤد نے جسوریوں، جزریوں اور عمالیقیوں پر حملے کئے۔ یہ کنعان کے غیر قوم باشندے تھے جنہیں ہلاک کرنے کا خُدا نے حکم دیا تھا (خروج ۱۷: ۱۴؛ یشوع ۱۳: ۱۳؛ ۱-سموئیل ۱۵: ۲، ۳)۔ جلاوطنی میں بھی داؤد خُداوند کی جنگیں لڑ رہا تھا۔ اِس سے ایک عجیب سے تناقض کی کیفیت نظر آتی ہے۔ اُس کو خدا پر بھروسا تھا کہ وُہ اسرائیل کے دشمنوں کو فتح کرنے میں اُس کی حفاظت کرے گا لیکن اُس نے ساؤل سے تحفظ کے لئے اس پر بھروسا نہ کیا۔

(۲) ساؤل کے انجام کی پیش گوئی

باب ۲۸

۲۸: ۱، ۲ اب داؤد ایک بہت بڑی اُلجھن میں پھنس گیا۔ فلستی اسرائیل کے خلاف جنگ کرنے والے تھے اور داؤد کو بادشاہ نے حکم دیا کہ وُہ بھی اُن کے ساتھ شامل ہو۔ یُوں لگتا ہے کہ اِس کے لئے وُہ رضامند ہوگیا، تاہم آیت ۲ میں اُس کے الفاظ ذُومعنی ہیں۔ "جو کُچھ تیرا خادم تیری مدد کے لئے کرے گا وُہ تجھے معلُوم بھی ہو جائے گا" یا "جو کُچھ تیرا خادم دوغلے پن سے کرے گا وُہ تجھے معلُوم بھی ہو جائے گا"۔ اکیس نے پہلے معانی اخذ کئے اور داؤد کو اپنا شخصی محافظ بنا لیا۔

۲۸: ۳-۸ مخالف فوجیں اسرائیل کے شمال مغرب میں اسدرلون کے میدان (ہرمجدّون کی وادی) میں جمع ہُوئیں۔ فلستیوں نے شونیم میں اور اسرائیل نے جلبوعہ میں ڈیرے ڈالے۔ جب ساؤل کو نہ تو خوابوں میں اور نہ ہی اوریم اور تُمیم کے ذریعے سے کوئی جواب ملا تو اُس نے جنّ کی آشنا کو تلاش کرنے کی کوشش کی۔ اِس سے پہلے اُس نے شریعت کے مُطابق جنّات کے تمام آشناؤں کو یا تو قتل کر دیا یا پھر انہیں مُلک بدر کر دیا تھا۔ اب جبکہ ایک قریبی شہر عین دور میں جنّ کی آشنا کا پتہ چلا تو وُہ بھیس بدل کر اُس کے پاس گیا تاکہ اُس کی معرفت مُردے سے مشورہ لے۔

۲۸: ۹، ۱۰ جنّ کی آشنا کی پہلی فکر اپنی جان کی تھی۔ اُس نے ملاقاتی کو جنّات کے آشناؤں اور افسوں گروں کے خلاف بادشاہ کے فرمان کی یاد دِلائی۔ ساؤل نے کیونکر خُداوند کے نام میں تحفّظ کا وعدہ کیا جس نے ایسے لوگوں کو موت کے گھاٹ اُتارنے کا حکم دیا تھا، یا جِنّ کی آشنا کو خُدا کی قسم سے تحفّظ کا یقین دِلایا، یہ ایک معمّا ہے۔

۲۸ : ۱۱-۱۴ حقیقت میں اِس کے بعد کیا ہُوا، مفسّرین اِس پر متفق نہیں ہیں۔ بعض ایک کا خیال ہے کہ ایک بُری رُوح سموئیل کے رُوپ میں اُوپر آئی، جبکہ بعض ایک کی رائے یہ ہے کہ خُدا نے غیر متوقع طور پر جنّات کی آشنا کی مدد کرتے ہوئے واقعی سموئیل کو ظاہر ہونے کی اجازت دی۔ مؤخرالذکر خیال کو ان وجُوہات کی بِنا پر ترجیح دی جاتی ہے: جِنّ کی آشنا، سموئیل کی رُوح کے اچانک ظہُور سے ہراساں ہوگئی۔ اور آیت میں بھی صاف صاف بتایا گیا ہے کہ یہ سموئیل ہی تھا۔ پھر رُوح نے ٹھیک ٹھیک پیش گوئی کی کہ اگلے دن کیا ہوگا۔

۲۸ : ۱۵-۱۹ ساؤل نے سموئیل کو بتایا کہ اُس نے کیوں اُسے مُردوں کی دُنیا سے بُلایا ہے۔ سموئیل کی ملامت سے بادشاہ نہایت پریشان ہُوا ہوگا۔ کیا اُس کی یہ سوچ دُرست تھی کہ سموئیل اُس کی مدد کرسکتا ہے جبکہ جس خدا کی وُہ خِدمت کرتا تھا، وُہ خاموش تھا؟ بلکہ سموئیل نے ساؤل کے گہرے خدشات کی تصدیق کی۔ جیساکہ اُسے پہلے بھی بتایا گیا تھا کہ سلطنت اُس سے لے لی جائے گی اور داؤد کو دے دی جائے گی۔ اگلے دِن فلستی اسرائیل کو شکست دیں گے، ساؤل اور اُس کے بیٹے مارے جائیں گے اور سموئیل کے ساتھ آملیں گے۔ اِس کا یہ مطلب نہیں کہ اُن کا ایک جیسا ابدی انجام ہوگا۔ اگر ہم اُن کے کاموں کے لحاظ سے جائزہ لیں تو صاف ظاہر ہے کہ ساؤل بے ایمان، جبکہ یونتن ایمان دار شخص تھا۔

۲۸ : ۲۰-۲۵ اگلی رات سے پہلے پہلے ساؤل کو اُس کے تمام گناہوں کی سزا ملنے والی تھی۔ واپس جانے سے پہلے بڑی مشکل سے اُسے کچھ کھانے پر آمادہ کیا گیا۔ ایک موٹا بچھڑا ذبح کیا گیا لیکن یہ کسی ضیافت کے لئے ذبح نہیں کیا گیا تھا۔ بڑی پریشانی اور اُداسی کے عالم میں اِس مُسترد شخص نے رات کے اندھیرے میں رُخصت ہونے سے پہلے اپنا آخری کھانا کھایا۔

(۳) اکیس نے داؤد کو سبکدوش کردیا

باب ۲۹

۲۹ : ۱-۵ جب فلستی جنگ کے لئے اکٹھے ہوئے تو داؤد اور اُس کے آدمی بھی اُن کے ساتھ شامل ہوئے۔ وُہ اکیس کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔ فلستیوں کے بعض سرداروں نے داؤد کی موجودگی پر اعتراض کیا۔ اُنھوں نے محسوس کیا کہ خطرہ ہے کہ جنگ کے دوران وُہ اُن پر ہی ٹوٹ پڑے اور ساؤل بادشاہ سے میل کرلے۔ اُنہیں یاد آیا کہ یہی وُہ داؤد

ہے جِس کی تعریف کی گئی کہ اُس نے ساؤل کی نسبت زیادہ فِلستیوں کو مارا۔

۲۹: ۶-۱۱ اُن کے دلائل معقول تھے، چنانچہ اکیس نے داؤد سے کہا کہ وُہ صقلاج کو واپس لوٹ جائے۔ داؤد نے احتجاج کیا کہ اُسے "اپنے مالک بادشاہ کے دشمنوں سے جنگ کرنے" کی اجازت دی جائے، حالانکہ یہ دشمن اُس کے اپنے لوگ تھے۔ داؤد نے اکیس سے پہلے بھی جھوٹ بولا تھا (باب ۲۷)، اور فلستیوں کو دھوکا دینے کی غالباً یہ دُوسری کوشش تھی۔ اگرچہ یہ دِکھائی دیتا ہے کہ وُہ فِی الحقیقت اسرائیل کے خلاف لڑنا چاہتا تھا تو خُدا نے اُسے روک دیا اور اُسے اپنے اسرائیلی بھائیوں کو مارنے کی ندامت اور اُن کے خلاف فلستیوں کے ہاتھ مضبُوط کرنے سے بچا لیا۔ داؤد کو اِجازت نہ دی گئی کہ وُہ جولیت کی تلوار کو اسرائیل کے خلاف اِستعمال کرے۔

(۴) عمالیقیوں کی شکست

باب ۳۰

۳۰: ۱-۶ جب داؤد اکیس کی فوجوں کے ساتھ شمال کی طرف کوچ کر رہا تھا، تو عمالیقی صقلاج پر حملہ کر کے عورتوں اور بچّوں کو اسیر کر کے لے گئے۔ جب داؤد واپس آیا تو شہر جل کر کھنڈر بن چکا تھا۔ کیا یہ فلستیوں میں شامل ہونے کے لئے خُدا کی طرف سے سزا تھی؟ اگر ایسا تھا تو داؤد نے خُدا کے کِردار میں عظیم بصیرت کا مظاہرہ کیا، کیونکہ جب حالات اور ہر شخص اُس کے خلاف تھا تو وُہ تسلّی کے لئے اُس کے پاس گیا۔ وُہ جانتا تھا کہ اِتنے بڑے بحران میں تقویت کے لئے وُہ صِرف اُسی کے پاس جا سکتا ہے، کیونکہ اُس کے بارے میں لِکھا ہے کہ "اُسی نے پھاڑا ہے اور وُہی ہم کو شفا بخشے گا۔ اُسی نے مارا ہے اور وُہی ہماری مرہم پٹی کرے گا" (ہوسیع ۶: ۱)۔

۳۰: ۷-۱۵ خُداوند سے پُوچھنے کے بعد داؤد نے عمالیقیوں کا تعاقب کِیا کیونکہ اُسے کامیابی کی یقین دہانی کرائی گئی تھی۔ اُس کے دو۲۰۰ سو آدمی (ایک تہائی) بسور کی ندی سے آگے سفر نہ کر سکے کیونکہ وُہ اپنے حالیہ نُقصان سے جذباتی طور پر نڈھال تھے اور صقلاج آنے کے لئے تین۳ دِن کے مُسلسل سفر کے باعث تھک چکے تھے۔ داؤد نے انہیں وہیں چھوڑا اور باقی چار۴۰۰ سو آدمیوں کے ساتھ جنوب کی طرف آگے بڑھا۔ یہ لوگ بھی گو تھکے ہُوئے تھے تاہم اُنہوں نے تعاقب کِیا۔ تھوڑی دیر کے بعد انہیں میدان میں ایک بیمار مصری مِل گیا جسے عمالیقی آقا مَرنے

کے لئے پیچھے چھوڑ گئے تھے۔ اُسے کھانا کھلایا گیا تو وُہ جلد ہی سنبھل گیا۔ تحفّظ کے وعدے کے عِوض اُس نے داؤد کو عمالیقیوں کی فوج تک پُہنچا دیا۔

۳۰: ۱۶-۲۵ شراب میں دھت عمالیقیوں کی فتح کی ضیافت میں ایک غیر متوقع مہمان آ پُہنچا۔ رنگ رلیاں منانے والوں پر داؤد چیتے کی طرح جھپٹا اور اِتنی بڑی فوج پر کلّی طور سے حاوی ہو گیا۔ صرف چار سو جوان تلوار سے بچ گئے کیونکہ وُہ اُونٹوں پر سوار ہو کر بھاگ گئے۔ عبرانی اسیروں کو آزاد کرا لیا گیا، انہیں کسی طرح کا نقصان نہیں پہنچا تھا اور بہت زیادہ مالِ غنیمت ہاتھ لگا، اور یہ سب کچھ چوبیس ۲۴ گھنٹوں کے اندر اندر ہُوا۔ داؤد کو اُس کے حصّے کے طور پر عمالیقیوں سے چھینے ہُوئے مویشی اور بھیڑیں دی گئیں، لیکن اُس کے بعض آدمی باقی ماندہ مالِ غنیمت میں بسور پر ٹھہرے ہُوئے ساتھیوں کو شریک کرنا نہیں چاہتے تھے۔ اس پر داؤد نے ایک قانون بنایا کہ جیسا اُس کا حصّہ ہے جو لڑائی میں جاتا ہے ویسا ہی اُس کا حصّہ ہو گا جو سامان کے پاس ٹھہرتا ہے (دیکھیں گنتی ۳۱: ۲۷)۔

۳۰: ۲۶-۳۱ داؤد نے مالِ غنیمت میں سے یہوداہ میں بعض دوستوں کے لئے تحائف بھیجے۔ یہ تحائف اُن تمام جگہوں میں بھیجے گئے جہاں وُہ پھرا کرتا تھا۔ یہ اِس اَمر کی شہادت تھی کہ خُدا نے اُسے اُس کے دُشمنوں پر غلبہ بخشا ہے۔ شاید وُہ ساؤل کے خلاف جدوجہد کے لئے اپنی دوستی کو پکّا کرنا چاہتا تھا۔ اُسے یہ عِلم نہیں تھا کہ ساؤل اب مر چُکا تھا۔

۴۔ ساؤل کی موت

باب ۳۱

۳۱: ۱-۶ داؤد کو جنگ میں فتح حاصل ہُوئی جبکہ ساؤل شکست سے دوچار ہُوا۔ اسرائیلیوں کو پیچھے دھکیل دیا گیا اور بادشاہ کے تینوں بیٹے قتل کر دیئے گئے۔ ساؤل خُود تیر اندازوں کے باعث بہت زخمی ہو گیا۔ جب وُہ کوہِ جلبوعہ پر قریب المَوت تھا اُس نے اپنے سلح بردار سے درخواست کی کہ وُہ اُسے قتل کر دے تاکہ فِلستی اُسے زندہ پا کر بے عزّت نہ کرنے پائیں۔ لیکن وُہ شخص بادشاہ کو مارنے سے خائف تھا۔ چنانچہ ساؤل نے اپنی تلوار پر گِر کر خُود ہی اپنی جان لے لی۔

۳۱: ۷-۱۳ اسرائیلی اب بالکل ہمت ہار چکے تھے اور وُہ حملہ آور فوج سے پیچھے ہٹ رہے تھے۔ جب فِلستی لاشوں کے کپڑے اُتارنے آئے اور دیکھا کہ ساؤل اور اُس

کے تینوں بیٹے مَرے پڑے ہیں، تو انہوں نے ساؤل کا سر کاٹ لیا اور سارے ملک میں خبر پہنچا دی۔ اُس کی اور اُس کے بیٹوں کی لاشوں کو بیت شان میں لے جا کر شہر کی دیوار پر لٹکا دیا۔ جب یبیس جلعاد کے باشندوں نے اُس کے بارے مں سُنا تو انہوں نے لاشوں کو واپس لانے کے لئے دس میل کا سفر کیا۔ ہڈیوں کو یبیس میں جھاؤ کے درخت کے نیچے دفن کر دیا گیا۔ یہ لوگ نہیں بھولے تھے کہ کِس طرح ساؤل نے بادشاہ کی حیثیت سے پہلی بڑی جنگ میں انہیں عمونیوں سے رہائی دلائی تھی (باب ۱۱)۔ اسرائیلیوں میں لاش کو جلانے کی رسم عام نہیں تھی۔ شاید یہاں یہ طریقِ کار اِس لئے استعمال کیا گیا کیونکہ لاشوں کے اعضا کاٹ ڈالے گئے تھے اور اِس فعل سے یہ بھی مقصود تھا کہ فلستی لاشوں کی مزید بے حرمتی نہ کریں۔

اب ساؤل پر خدا کی عدالت ہو چکی تھی (۱-تواریخ ۱۰ باب)۔ کئی بار ساؤل نے کوشش کی تھی کہ داؤد کو فلستیوں کے ہاتھوں مروا دے، لیکن بالآخر وہ خود اُن کے ہاتھوں مارا گیا۔ جیسا کہ خُدا نے مقرر کر رکھا تھا، داؤد کو تخت مِلا، اور ساؤل کو خداوند کے انصاف کے مطابق اپنے اعمال کا پھل مِلا۔ یاد رکھیں کہ داؤد اکثر اپنے آپ کو اِسی خُداوند کے ہاتھوں میں سونپتا تھا۔

۲-سموئیل

داؤد بادشاہ اِس کتاب کی عظیم شخصیت ہے، اور جب وُہ نُور میں چلتا ہے تو وُہ مسیح کا مثیل دِکھائی دیتا ہے۔ کتاب کے پہلے حِصّے میں اُس کی فتوحات کا ذکر ہے جو اُس کی ایمان دار زندگی اور اُس کے تصادم کو ظاہر کرتا ہے۔ اور دُوسرے حِصّے میں اُس کی شکستوں کا بیان کیا گیا ہے۔ یہ اِس وجہ سے ہُؤا کہ اُس کی ترقی نے اُسے ایمان کی راہ سے منحرف کر دیا اور وُہ اپنی مرضی پر چلنے لگا۔

جارج ولیم

تعارُف کے لئے ملاحظہ فرمائیے ۱-سموئیل۔

خاکہ

۱- داؤد کا حصُولِ اقتدار (ابواب ۱-۱۰)

ا- ساؤل اور یونتن پر ماتم	باب ۱
ب- یہوداہ کے بادشاہ کی حیثیت سے تاج پوشی	۲: ۱-۷
ج- ساؤل کے گھرانے سے تصادم	۲: ۸-۴: ۱۲
د- تمام اسرائیل پر بادشاہ کی حیثیت سے تاج پوشی	باب ۵
ہ- عہد کے صندُوق کا یروشلیم میں لایا جانا	باب ۶
و- داؤد کے ساتھ خُدا کا عہد	باب ۷
ز- اسرائیل کے دشمنوں کی شکست	باب ۸
ح- مفیبوست سے اظہارِ شفقت	باب ۹
ط- مزید فتوحات	باب ۱۰

۲- داؤد کا زوال باب ۱۱، ۱۲

ا- بت سبع اور اوریاہ کے خلاف جرائم	باب ۱۱

ب - خُداوند کے سامنے اقرار باب ۱۲

۳ - داؤد کی مصیبتیں ابواب ۱۳ - ۲۰

ا - امنون کا تمر کی عصمت دری کرنا ۱۳: ۱-۱۹
ب - ابی سلوم کا امنون سے اِنتقام اور فرار ۱۳: ۲۰-۳۹
ج - ابی سلوم کی یروشلیم میں واپسی باب ۱۴
د - ابی سلوم کی بغاوت اور داؤد کا فرار ۱۵: ۱-۱۸
ہ - داؤد کے دوست اور دشمن ۱۵: ۱۹ - ۱۶: ۱۴
و - ابی سلوم کے مُشیر ۱۶: ۱۵ - ۱۷: ۲۳
ز - ابی سلوم کی موت اور داؤد کا ماتم ۱۷: ۲۴ - ۱۹: ۸
ح - داؤد کی جِلاوطنی سے واپسی ۱۹: ۹-۴۳
ط - سبع کی بغاوت اور موت باب ۲۰

۴ - ضمیمہ ابواب ۲۱-۲۴

ا - کال اور اِس کا خاتمہ باب ۲۱
ب - داؤد کی شکرگزاری کا زبُور باب ۲۲
ج - داؤد کے سُورما باب ۲۳
د - داؤد کی مردم شُماری اور اِس کے نتائج باب ۲۴

تفسیر

۱- داؤد کا حصولِ اقتدار ابواب ۱-۱۰

ل- ساؤل اور یونتن پر ماتم باب ۱

۱:۱-۱۶ ۱-سموئیل کے باب ۲۹ میں لکھا ہے کہ کس طرح خُداوند نے داؤد کو اُس جنگ سے باز رکھا جس میں ساؤل اور اُس کے بیٹوں کو زندگی سے ہاتھ دھونے پڑے۔ اِس کے بجائے وُہ عمالیقیوں سے لڑنے میں مصرُوف ہوگیا جنہوں نے صقلاج پر حملہ کیا تھا (۱-سموئیل ۳۰ باب)۔ جب وُہ صقلاج میں واپس آیا تو شمال سے ایک قاصد ساؤل کی موت کی خبر لے کر آیا۔ قاصد کا پیراہن چاک تھا اور وُہ سر پر راکھ ڈالے ہُوئے تھا۔ یہ ماتم کا نشان تھا۔ اُس نے بتایا کہ اُس نے ساؤل کو نیزے پر جھکا ہُوا دیکھا کیونکہ اُس کے دشمن قریب پہنچ چکے تھے۔ ساؤل نے اُسے یعنی ایک عمالیقی سے کہا کہ اُسے موت کے گھاٹ اُتار دے تو اُس نے بادشاہ کی بات مان لی۔ ساؤل کی موت کا یہ بیان ۱-سموئیل ۳۱ باب میں مذکور اُس کی موت کے بیان سے متصادم ہے کیونکہ وہاں بتایا گیا ہے کہ ساؤل نے خودکشی کر لی تھی۔ اِس کی سب سے زیادہ معقول تشریح یہ ہے کہ عمالیقی کا بیان جھوٹ پر مبنی تھا۔ اُس نے سوچا کہ داؤد ساؤل کے قاتل سے مِل کر خوش ہوگا اور اسے انعام واکرام سے نوازے گا۔ لیکن اِس کی بجائے داؤد سارا دِن ماتم کرتا رہا اور شام کو اُس عمالیقی کو ہلاک کرنے کا حکم دیا کیونکہ اُس نے اپنے کینے کے مُطابق خُدا کے ممسُوح کو قتل کیا تھا۔ عمالیقی اسرائیل کے سخت دشمن تھے (خروج ۱۷ باب)۔ ساؤل سے بادشاہت چِھن جانے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ وُہ عمالیقیوں پر غضبِ الٰہی ڈھانے سے قاصر رہا (۱-سموئیل ۱۵ باب)۔ داؤد کے آدمیوں نے حال ہی میں بعض عمالیقیوں کو صقلاج میں لُوٹ مار کرنے کے سبب سے مار ڈالا تھا۔ چنانچہ جُونہی یہ عمالیقی لشکرگاہ میں آیا اور اعلان کیا کہ اُس نے ساؤل کو قتل کیا، تو اُسے انعام واکرام کے بجائے موت مِلی۔

۱: ۱۷، ۱۸ یہ داؤد کی عظمت کا نشان ہے کہ ساؤل کی موت پر خوش ہونے کے بجائے وہ زار زار رویا۔

او۔ وان جیرلخ یہاں داؤد اور مسیح کے مابین مماثلت دیکھتا ہے:

> اہلِ یبیس کے علاوہ (۱-سموئیل ۳۱: ۱۱) صرف داؤد ساؤل کے لئے زار زار رویا جس نے اُس سے نفرت کی، حتیٰ کہ اپنی موت کے لمحات تک اُسے ستاتا رہا۔ داؤد کا جانشین (خداوند یسوع) یروشلیم کے زوال پر اسی طرح رویا، حالانکہ وہ اُسے ہلاک کرنے کو تھا۔

داؤد نے "کمان کے گیت" کے عنوان سے ایک دل دوز مرثیہ بھی لکھا۔ "آشر کی کتاب" یا "راست باز کی کتاب" غالباً اسرائیلی قوم کے عظیم لوگوں کے متعلق نظموں کا مجموعہ تھی (دیکھیں یشوع ۱۰: ۱۳)۔ جہاں تک معلوم ہے یہ کتاب اب موجود نہیں اور یقیناً یہ الہامی کتابوں کا حصہ نہیں۔

۱: ۱۹-۲۷ داؤد کے دل خراش نوحہ میں ساؤل اور یونتن پر ماتم کیا گیا ہے۔ اِس کی پُر وقار شاعری میں خبردار کیا گیا ہے کہ فلستیوں کو پتہ نہ چلے کہ ساؤل اور اُس کے بیٹے مارے گئے تاکہ وہ اِس پر خوشی نہ منا سکیں۔ وہ خواہش ظاہر کرتا ہے کہ کوہِ جلبوعہ جہاں ساؤل کی موت واقع ہوئی، وہاں نہ بارش ہو اور نہ اوس پڑے، کیونکہ وہاں ساؤل کی سپر جس پر تیل نہیں لگایا گیا تھا، پھینک دی گئی (آیت ۲۱) یعنی اِسے بے کار سمجھ کر پھینک دیا گیا اور آئندہ جنگ کے لئے اِس پر تیل نہیں لگایا جائے گا۔ ساؤل اور یونتن کی بہادری کے لئے خراجِ تحسین پیش کیا گیا ہے (آیت ۲۱)۔ جیسے وہ زندگی بھر اکٹھے رہے، وہ موت کے وقت بھی اکٹھے تھے (آیت ۲۳) لیکن اِس میں اُن کے ابدی انجام کو شامل نہ کیا جائے۔ جو لوگ ساؤل کے عہدِ حکومت میں مستفید ہوئے، انہیں کہا گیا ہے کہ وہ ماتم کریں (آیت ۲۴)۔ یہ نظم داؤد کے دوست یونتن کی پُر محبت مدح کے ساتھ اختتام پذیر ہوتی ہے۔

ب۔ یہوداہ کے بادشاہ کی حیثیت سے تاج پوشی ۲: ۱-۷

۲: ۱-۷ جب ساؤل مر گیا اور اسرائیل کا کوئی بادشاہ نہ تھا تب داؤد نے خداوند سے راہنمائی چاہی۔ اُسے بتایا گیا کہ وہ یہوداہ کے شہر حبرون کو جائے۔ وہاں یہوداہ کے باشندوں نے اُسے بادشاہ ہونے کے لئے مسح کیا۔ جب اُسے بتایا گیا کہ یبیس جلعاد کے

لوگوں نے کس قدر عقیدت سے ساؤل کو دفن کیا، تو داؤد نے انہیں فوری طور پر شکریے کا پیغام بھیجا۔ یوں بالواسطہ انہیں دعوت دی گئی کہ وہ اُسے بادشاہ تسلیم کریں، جیسا کہ یہوداہ کے قبیلے نے کر لیا ہے۔

ج- ساؤل کے گھرانے سے تصادم ۲:۸-۴:۱۲

۲:۸-۱۱ لیکن اسرائیل کے تمام قبیلے داؤد کو اپنا بادشاہ تسلیم کرنا نہیں چاہتے تھے۔ ساؤل مرحوم کے سپہ سالار ابنیر اور اُس کے چچا نے ساؤل کے بچ جانے والے واحد بیٹے اِشبوست کو بادشاہ بنانے کا اعلان کر دیا۔ ساڑھے سات سال تک داؤد نے صرف یہوداہ کے قبیلے پر بادشاہی کی۔ اِس عرصے کے دوران اُس کی سلطنت کا صدر مقام حبرون تھا۔ تاہم اِن سالوں میں صرف دو سال تک اِشبوست نے باقی گیارہ قبیلوں پر حکمرانی کی۔ ممکن ہے کہ ابنیر کو اِسرائیل میں سے فلستیوں کو نکالنے اور اِشبوست کو اُس کے باپ کے تخت پر مستحکم کرنے میں پانچ سال لگے ہوں۔

داؤد نے کبھی بھی تخت پر اپنے حق کا پُرزور دعویٰ نہ کیا۔ نہ وہ اب ہی کرتا ہے بلکہ وہ اپنا معاملہ خداوند کے ہاتھ میں چھوڑ دیتا ہے۔ یہوواہ نے اُسے بادشاہ ہونے کے لئے مسح کیا تھا، تو یہوواہ ہی اُس کے دشمنوں کو مطیع کرے گا اور اُسے پورے ملک پر قبضہ عطا کرے گا۔ بعینہٖ خداوند یسوع تمام دُنیا پر بادشاہی کرنے کے لئے باپ کے وقت کا انتظار کر رہا ہے۔ اِس وقت بنی نوع اِنسان کی ایک اقلیت ہی اُس کی حکومت کو تسلیم کرتی ہے، لیکن وقتِ مقررہ پر ہر ایک گھٹنا یسوع کے نام پر جھکے گا اور ہر ایک زبان اِقرار کرے گی کہ یسوع مسیح خداوند ہے (فلپیوں ۲: ۱۰، ۱۱)۔

۲:۱۲-۱۷ ایک دِن اِسرائیلی فوجوں (۱۱ قبائل) کے سپہ سالار ابنیر بن نیر کی ملاقات داؤد کے سپاہیوں کے فوجی لیڈر یوآب بن ضرویاہ سے ہوئی۔ وہ تالاب پر آمنے سامنے بیٹھے تھے، اور انہوں نے فیصلہ کیا کہ اُن کے چند آدمی مقابلہ کریں تاکہ معلوم ہو کہ کون زور آور ہے۔ جب ابنیر نے مشورہ دیا کہ جوان اُٹھیں اور مقابلہ کریں، تو اُسے یہ توقع نہیں تھی کہ وہ مقابلہ کریں گے۔ یہ جنگی نوعیت کا مقابلہ تھا۔ بارہ بنیمینیوں نے یہوداہ کے بارہ آدمیوں سے لڑائی کر کے ایک دوسرے کو ہلاک کر ڈالا۔ چونکہ مقابلہ فیصلہ کُن نہیں تھا، اِس لئے باقی آدمیوں

میں سخت جنگ چھڑ گئی جس کا یہ نتیجہ ہؤا کہ ابنیر کے لوگ شکست کھا کر بھاگ گئے۔

۲: ۱۸-۲۳ یوآب کے ایک سبک پا عساہیل نامی بھائی نے ابنیر کو قتل کرنے کی غرض سے اُس کا تعاقب کیا۔ پہلے تو ابنیر نے عساہیل کو ترغیب دینے کی کوشش کی کہ کسی ایک نوجوان کو فتح کر کے مطمئن ہو جائے۔ یُوں محسُوس ہوتا ہے کہ ابنیر کا خیال تھا کہ وُہ بڑی آسانی سے عساہیل کو قتل کر سکتا ہے لیکن وُہ ایسا نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ یہ اقدام یوآب کو اَور زیادہ مشتعل کرنے کے مترادف تھا۔ جب عساہیل نے ابنیر کی دُوسری اپیل پر کان نہ دھرا بلکہ اُس کا تعاقب کرنے سے باز نہ آیا، تو ابنیر نے اپنے دفاع میں اُسے اپنے بھالے کے پچھلے سرے سے قتل کر دیا۔

۲: ۲۴-۳۲ یوآب اور اُس کے دوسرے بھائی ابی شے نے تعاقب جاری رکھا حتیٰ کہ وُہ کوہِ اَمّہ تک پہنچ گئے۔ وہاں ابنیر نے یوآب سے درخواست کی کہ وُہ اِس غیر ضروری خانہ جنگی کو ختم کر دے۔ یوآب کے جواب کے دو^{۲} مطلب ہو سکتے ہیں: اوّل، کہ اگر ابنیر شُروع میں چیلنج (آیت ۱۴ میں) نہ کرتا، تو جوان اپنے گھروں کو آرام سے لوٹ جاتے۔ یا پھر NIV کے مُطابق یہ کہ اگر ابنیر التوائے جنگ کی دعوت نہ دیتا، تو جوان صُبح تک اپنے بھائیوں کا تعاقب جاری رکھتے۔ بہرکیف یوآب لڑائی بند کرنے پر متفق ہو گیا۔ ابنیر اور اُس کے آدمی دریائے یردن کے مشرق میں محنایم پہنچے جہاں اشبوست کا پایۂ تخت تھا۔ اُس کے تین^{۳} سَو ساٹھ^{۶۰} آدمی ہلاک ہو گئے تھے۔ یوآب اور اُس کے سپاہی حبرون کو واپس لوٹے۔ اُن کے اُنیس^{19} آدمی کم نکلے۔

۳: ۱-۵ حبرون میں داؤد کی ساڑھے سات$^{۷\frac{۱}{۲}}$ برس تک بادشاہت زور آور ہوتی گئی، جبکہ اِشبوست کی حکمرانی میں ساؤل کا گھرانا کمزور ہوتا گیا۔ داؤد کا گھرانا بھی بڑھتا گیا۔ جب وُہ پہلے حبرون میں آیا تھا اُس کی دو^{۲} بیویاں اخینوعم اور ابیجیل تھیں۔ خُدا کی مرضی کے برخلاف اُس نے چار بیویاں اَور کیں: معکہ، حجیت، اِبیطال اور عجلاہ۔ اِن چھ^{۶} بیویوں میں سے اُس کے چھ^{۶} بیٹے پیدا ہُوئے، جن میں سے تین^{۳} یعنی امنون، ابی سلوم اور ادونیاہ اُس کے لئے دُکھ کا باعث بنے۔ (بعد ازاں اُس کے اَور بیٹے بھی پیدا ہُوئے)۔

۳: ۶-۱۱ گو ظاہراً ابنیر اِشبوست کا خادم تھا، لیکن درحقیقت وُہ اپنی سیاسی حیثیت کو مستحکم کر رہا تھا کیونکہ وُہ بھانپ گیا تھا کہ داؤد کے اِقتدار کا پلڑا بھاری ہو رہا ہے۔

اِشبوست نے ابنیر پر الزام لگایا کہ اُس کے ساؤل کی حرم کے ساتھ تعلقات ہیں اور اِس سے یہ معنی اخذ کئے کہ ابنیر گیارہ قبیلوں پر قابض ہونا چاہتا ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ آیا ابنیر پر یہ الزام درُست تھا کہ غلط، تاہم اُس نے بڑی حقارت اور زور دار طریقے سے اِس کا انکار کیا اور اعلان کیا کہ وہ اپنی اور گیارہ قبیلوں کی وفاداریاں داؤد سے وابستہ کر دے گا۔ اِشبوست اِس قدر کمزور تھا کہ وُہ مقابلہ نہ کر سکا۔ "کیا مَیں یہوداہ کے کسی کُتّے کا سر ہُوں؟" (آیت ۸)۔ اِس کا مطلب ہے "کیا میری کوئی وقعت نہیں، کیا مَیں حقیر و مردُود ایک غدار ہُوں جو ماضی میں یہوداہ کے ساتھ وفادار رہا؟"

۳:۱۲-۱۶ ابنیر نے داؤد کو پیغام بھیج کر سارے اسرائیل کو اُس کے مطیع کرنے کی پیش کش کی۔ داؤد نے ابنیر کی تجویز کو قبول کرنے سے پہلے یہ مطالبہ کیا کہ ساؤل کی بیٹی میکل اُسے واپس کی جائے۔ اِس سے اُس کا یہ مقصد تھا کہ یُوں ساؤل کی سلطنت پر اُس کا دعویٰ مضبُوط ہو جائے گا۔ اِشبوست نے اِس مطالبے کو منظُور کر لیا اور میکل کو داؤد کے پاس پہنچا دیا گیا۔ لیکن اُس کا خاوند فلطی ایل بہت غمگین تھا۔ یُوں داؤد کی شخصی زندگی میں مزید اُلجھاؤ پیدا ہو گیا، اور اُس کی سوانح حیات میں ایک اَور تاریک باب کا اضافہ ہو گیا۔

۳:۱۷-۲۱ پھر ابنیر بنیمین اور دیگر قبیلوں کے پاس گیا جنہوں نے اِشبوست کی حکمرانی کو تسلیم کیا تھا، اور انہیں بتایا کہ داؤد انہیں فلستیوں کے ظُلم سے بچانے کے لئے خُدا کا موعُودہ وسیلہ ہے۔ چونکہ اُن کا جواب ہاں میں تھا اِس لئے اُس نے داؤد کے پاس جا کر اُسے بتایا کہ وُہ سارے اسرائیل کو اُس کی اطاعت قبول کرنے کے لئے آمادہ کرنے کو تیار ہے۔

۳:۲۲-۳۰ جب ابنیر اپنے منصُوبے کو عملی جامہ پہنانے کی غرض سے داؤد سے رخصت ہو کر جا رہا تھا تو یوآب شاہی محل میں آیا اور اُس دِن کے واقعات کے بارے میں سُنا۔ اُس نے بادشاہ سے ناراضی کا اظہار کیا کہ اُس نے ایک جاسُوس کی آؤ بھگت کر کے حماقت کا ثبوت دیا۔ اُس نے خفیہ طور پر سپاہیوں کو بھیجا کہ ابنیر کو واپس لائیں۔ جُونہی ابنیر، حبرون کو واپس لوٹا، یوآب نے بہانے سے کہا کہ وُہ پھاٹک پر اُس کے ساتھ خُفیہ مذاکرات کرنا چاہتا ہے، لیکن اُس کا مقصد یہ تھا کہ ابنیر کو انتقامی طور پر قتل کر دے۔ اُس نے ایسا ہی کیا۔ یُوں اُس نے اپنے بھائی عساہیل کی مَوت کا بدلہ لیا اور ایک زور دار مدِمقابل سپہ سالار کو ختم کر دیا۔ ایسا معلُوم ہوتا ہے کہ یوآب کو اِس بات کی بالکل پروا نہیں تھی کہ حبرون "پناہ کا شہر تھا"،

جہاں ابنیر کو کم از کم یہ حق تو حاصل تھا کہ اُس پر مقدمہ چلایا جاتا ۔

۳: ۳۱-۳۹ داؤد نے اعلان کیا کہ ابنیر کے لئے ماتم کیا جائے لیکن اُسے قتل کرنے کے لئے یوآب کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی۔ بادشاہ کو اِس بات کا ازحد دُکھ ہُوا کہ ابنیر اِس قدر ذلّت کی مَوت مَرا، حالانکہ اپنی جرأت اور قوّت کے مطابق وہ زیادہ باوقار مَوت کا مُستحق تھا۔ آیت ۳۳ میں یہ خیال ہے کہ "کیا ابنیر ایک ناتجربہ کار احمق کی طرح مَرا جو اپنا تحفّظ کرنا نہیں جانتا تھا؟" بادشاہ کے غم سے لوگوں کو علم ہُوا کہ یوآب نے یہ کام اپنی مرضی سے کیا۔ درحقیقت داؤد نے عوامی سطح پر ضرویاہ کے بیٹوں (یوآب اور ابی شے) کے ظُلم سے ناخوشی کا اظہار کیا اور خداوند سے دُعا کی کہ وُہ اُنہیں سزا دے ۔ باب ۳ میں ہم دیکھتے ہیں کہ خُدا نے انسانوں کے گناہ اور سازش کو اِستعمال کیا کہ متحدہ سلطنت داؤد کو دے۔ حتیٰ کہ وُہ انسان کے غضب کو اپنی ستائش کا باعث بناتا ہے (زبور ۷۶: ۱۰)۔

۴: ۱-۷ ابنیر کی موت سے اِشبوست کی سلطنت مزید کمزور ہوگئی۔ جونہی فوج کا ایک زور آور قائد مَر گیا بعنہ اور ریکاب دو باغی اُٹھ کھڑے ہُوئے اور بادشاہ کو قتل کر دیا۔ جب اِشبوست دوپہر کے وقت آرام کر رہا تھا تو اُنہوں نے گھر میں داخل ہو کر یہ کام کیا۔ انہوں نے بہانہ کیا کہ وُہ کچھ لینے آئے ہیں۔ ہفتادی ترجمے کے مُطابق آیت ۶ میں لکھا ہے "اور دیکھو! گھر کی دربان گیہوں صاف کر رہی تھی، اُسے اُونگھ آگئی اور وہ سوگئی، چنانچہ ریکاب اور اُس کا بھائی بعنہ اندر گھس گئے"۔ یوں ساؤل کے تخت کا ایک ہی وارث رہ گیا تھا، اور وہ مفیبوست نامی ایک لنگڑا لڑکا تھا۔

۴: ۸-۱۲ ریکاب اور بعنہ داؤد کے پاس اِشبوست کا سر لائے ۔ اُنہیں اُمید تھی کہ اُنہیں بادشاہ کی خوشنودی حاصل ہوگی۔ اِن شریر آدمیوں نے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی کہ خُداوند نے انہیں اِس عمل کے لئے اُبھارا تھا۔ لیکن داؤد جانتا تھا کہ خُدا اپنے بادشاہ کو تخت نشین کرنے کے لئے کسی کو اپنی شریعت کو توڑنے کے لئے نہیں کہے گا۔ خدا داؤد کے ساتھ کئے گئے وعدے قاتلوں کی مدد کے بغیر پورا کر سکتا تھا۔ داؤد نے انہیں بتایا کہ وہ اُس شخص کی نسبت زیادہ مُجرم تھے جس نے ساؤل کو قتل کرنے کا دعویٰ کیا تھا۔ پھر اُس نے حکم دیا کہ انہیں فوری طور پر قتل کر دیا جائے۔ اُن کی لاشیں شرمناک حالت میں عوام کے دیکھنے کے لئے لٹکا دیا، جبکہ اِشبوست کے سر کو بڑے احترام سے ابنیر کی قبر میں دفنایا گیا۔

۵- تمام اسرائیل پر بادشاہ کی حیثیت سے تاج پوشی باب ۵

۵:۱-۵ وفاداری اور اطاعت کے اظہار سے اسرائیل کے گیارہ ۱۱ قبائل نے بھی اب یہوداہ کے ساتھ شامل ہو کر داؤد کو بادشاہ تسلیم کر لیا۔ جو آئے اُن کے شمار کا ذِکر ۱-تواریخ ۱۲:۲۳-۴۰ میں کیا گیا ہے۔ یُوں متحدہ قوم پر حکومت کا آغاز ہُؤا جو تینتیس ۳۳ سال تک جاری رہا۔ داؤد کا کُل عرصۂ حکومت چالیس ۴۰ سال تھا۔

آیت ۳ میں داؤد کے تیسری بار مَسح کرنے کا ذِکر ہے۔ پہلی بار اُسے سموئیل نے مَسح کیا (۱-سموئیل ۱۶:۱۳)۔ پھر اُسے حبرون میں یہوداہ کے گھرانے پر بادشاہ مَسح کیا گیا (۲:۴)۔ اب بالآخر اُسے ساری قوم نے بادشاہ کے طور پر مسح کیا۔

۵:۶-۱۰ داؤد بادشاہ کا سب سے پہلا فوجی کارنامہ یہ تھا کہ اُس نے یبوسیوں سے صیون کا قلعہ لے لیا۔ یہ غیر قوم جنگی لوگ اپنے شہر کو اِس قدر ناقابلِ تسخیر تصوّر کرتے تھے کہ اس کے لنگڑے اور اندھے بھی اِس کا دِفاع کر سکتے تھے۔ داؤد نے شہر کے آب رسانی کے نظام میں ایک کمزوری پکڑ لی۔ اُس نے اپنے آدمیوں کو حکم دیا کہ یبوسی جِس زمین دوز راستے سے چشمے کا پانی شہر میں لاتے تھے وہاں سے شہر میں داخل ہو جائیں۔ یہ ترکیب بڑی کامیاب رہی اور یبوس یروشلیم بن گیا، اِسے داؤد کا شہر بھی کہا جاتا تھا اور یہ اسرائیلی قوم کا صدر مقام تھا۔ آیت ۸ کا دُوسرا حِصّہ، آیت ۶ میں مذکور یبوسیوں کے طعنے کو دُہراتا ہے۔ مِلّو قدیم شہر کی قلعہ بندی کا ایک حِصّہ تھا (۱-تواریخ ۱۱ باب میں اِس کے متوازی بیان میں اِس بات کا انکشاف ہوتا ہے کہ یوآب نے شہر پر کامیاب حملہ کیا اور یُوں داؤد کی فوجوں مں سپہ سالار کا مقام حاصل کیا)۔

۵:۱۱-۱۶ صور کے بادشاہ حیرام نے یروشلیم میں داؤد کے لئے محل بنانے کی خاطر سامان اور کاریگر بھیجے۔ داؤد نے یروشلیم میں مزید بیویاں اور حرمیں کر لیں جو اِستثنا ۱۷:۱۷ کی خِلاف ورزی تھی۔ اُس کے ہاں اَور بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ مسیح کا شاہی شجرۂ نسب سلیمان کی معرفت آگے بڑھا۔ یروشلیم میں داؤد کے ہاں پیدا ہونے والے بیٹوں کی دو ۲ اَور فہرستیں بھی ہیں (۱-تواریخ ۳:۵-۸؛ ۱۴:۳-۷)۔ اِن تینوں فہرستوں میں عموماً ہجوں کا تھوڑا سا فرق ہے۔

۵:۱۷-۲۱ جب فلستیوں نے اسرائیل کے اتحاد اور مضبوط مرکزی حکومت کے بارے

میں سُنا تو اُنھوں نے پریشان ہو کر حملہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ اُنہوں نے یروشلیم کے جنوب میں رفائیم میں اپنی فوجیں اکٹھی کیں۔ خُداوند کی طرف سے یقین دہانی پر دشمنوں پر حملہ کر کے انہیں شکست دی۔ اُس نے اِس جگہ کا نام بعل پراضیم (یعنی ٹوٹ جانے کی جگہ) رکھا۔ خُداوند نے وہاں دشمن کے دستوں میں رخنہ ڈال دیا تھا۔ فلستیوں کے پیچھے چھوڑے ہوئے بُتوں کو داؤد نے (آیت ۲۱) جلا دیا (۱-تواریخ ۱۴: ۱۲) تاکہ آئندہ نسلوں کے لئے ٹھوکر کا باعث نہ بنیں۔

۵: ۲۲-۲۵ کُچھ عرصے کے بعد فلستی پھر اُسی وادیٔ رفائیم میں واپس آکر اسرائیل پر حملہ کرنے لگے۔ اِس بار خداوند نے داؤد کو بتایا کہ دشمن کی فوجوں کے پیچھے سے گھُوم کر توت کے درختوں کے سامنے سے اُن پر حملہ کرے۔ جب وہ درختوں کی پھُنگیوں میں فوج کے چلنے کی آواز سُنے تو اُسے معلوم ہو گا کہ خُداوند فلستیوں کے خلاف آگے جا رہا ہے۔ اِس کا نتیجہ یہ ہُوا کہ داؤد نے دشمن کو جبع سے جزر تک مارا۔ جبع کو غالباً جبعون پڑھنا چاہیئے۔ ملاحظہ فرمائیے کہ داؤد نے یہ فرض نہیں کر لیا تھا کہ ایک جنگ کے لئے خُدا کی راہنمائی (آیت ۱۹) آئندہ جنگ کے لئے بھی ویسی ہو گی (آیت ۲۳)۔ ہمیں ہر بات میں خدا کی مرضی کو مُسلسل معلوم کرنا چاہیئے۔ پہلی جنگ میں خُدا کا لائحہ عمل براہِ راست حملہ تھا، لیکن دُوسری جنگ میں گھات لگانے کا طریقِ اختیار کرنے کا حُکم دیا گیا۔

ط- عہد کے صندوق کا یروشلیم میں لایا جانا باب ۶

باب ۶ میں مذکور واقعات باب ۵ میں بیان شُدہ واقعات کے فوراً بعد وقوع پذیر نہیں ہُوئے۔ ۲-سموئیل میں ہمیشہ تواریخی ترتیب کو ملحوظِ خاطر نہیں رکھا گیا۔

۶: ۱-۷ آخری بار ہم خُدا کے صندوق کے بارے میں ۱-سموئیل ۷: ۱، ۲ میں پڑھتے ہیں کہ فلستیوں نے اُسے واپس بھیج دیا تھا اور وہ قریت یعریم میں ابینداب کے گھر میں رکھا گیا۔ کئی سال گزر گئے۔ تب داؤد نے فیصلہ کیا کہ اُسے یروشلیم میں لائے تاکہ یہ شہر مذہبی اور سیاسی مرکز ہو۔ چنانچہ وہ تیس ۳۰ ہزار مردوں کو لے کر بعلہ یہوداہ (وہی قریت یعریم) کو گیا تاکہ اُسے لائے۔ خُدا نے ہدایت کی تھی کہ قہاتی اپنے کندھوں پر اُسے چوبوں کے ذریعے سے اٹھائیں۔ اِس کے بجائے داؤد نے نئی گاڑی بنوائی اور بڑی خوشی سے خدا کے صندوق کو نکون کے کھلیان میں لایا (۱-تواریخ ۱۳: ۹ میں اِسے کیدون کہا گیا)۔ بیلوں نے ٹھوکر کھائی اور خطرہ تھا کہ صندوق کہیں گاڑی سے گر نہ

جائے۔ چنانچہ ابینداب کے بیٹے عُزّہ نے بڑی جلدی سے صندُوق کو اپنے ہاتھوں سے تھام لیا۔ چونکہ اجازت نہیں تھی کہ کاہن بھی خُدا کے صندوق کو چھُوئیں (گنتی ۴ : ۱۵)، اس لئے عُزّہ کو خداوند نے فوری طور پر مار دیا۔

اکثر سوال اُٹھایا جاتا ہے کہ خُدا نے عُزّہ کو کیوں مارا کہ اُس نے صندُوق کو چھُوا تھا، حالانکہ فلستیوں نے اِسے اکثر چھُوا لیکن انہیں نہ مارا گیا؟ اِس کا جواب کُچھ یُوں ہے کہ "کوئی شخص جس قدر خُدا کے قریب ہے، اُسی قدر سنجیدگی اور جلدی سے اُس کی بُرائی کی سزا اُسے ملے گی"۔ لازم ہے کہ عدالت خُدا کے گھر سے شرُوع ہو۔

کیا خُدا کی یہ کارروائی حد سے زیادہ سخت تھی؟ اگر کوئی خُدا کو مُوردِ الزام ٹھہراتا ہے تو اِس کی وجہ یہ ہے کہ اُس میں خُدا کی پُرجلال پاکیزگی اور حشمت کی سمجھ کی کمی ہے۔ عہد کا صندُوق، مسیح کی دید تک خدا کی دیدنی نمائندگی کرتا تھا۔ عُزّہ نے اِس بات کا خیال نہ کیا۔ اُس کی موت اسرائیلیوں کے لئے ایک دیرپا سبق تھا کہ وُہ خُدا کے جلال کا سنجیدگی سے احترام کریں۔ کیا ہمارے الفاظ اور ہمارے اعمال ثابت کرتے ہیں کہ جب ہم یہ کہتے ہیں "تیرا نام پاک مانا جائے" تو دِل سے کہتے ہیں؟

۶ : ۸-۱۱ داؤد نے اِس بڑی سزا کا خداوند کے سامنے احتجاج کیا اور عارضی طور پر خُدا کے صندُوق کو شہر میں لانے کے منصُوبے کو ترک کر دیا بلکہ اُس نے اُسے عوبید ادوم کے گھر میں، غالباً یروشلیم کے نزدیک رکھ دیا۔

تین۳ ماہ تک عہد کا صندوق عوبید ادوم کے گھر میں پڑا رہا۔ اِس دوران خُدا نے اُس کے گھرانے کو بہُت زیادہ برکت دی۔

۶ : ۱۲-۱۵ جب داؤد نے اِس برکت کے بارے میں سُنا تو اُس نے فیصلہ کیا کہ وہ خُدا کے صندوق کو یروشلیم میں لائے گا۔ ۱-تواریخ ۱۵ : ۱۳-۱۵ کے بیان سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اِن تین۳ ماہ کے دوران داؤد نے اِس بات کی تحقیق کی کہ خُدا کے صندوق کو کیسے لایا جائے۔ نئی گاڑی کو ترک کر دیا گیا اِس کے بجائے لاویوں نے اُسے اپنے کندھوں پر اُٹھایا۔ اُٹھانے والے بڑی احتیاط سے چھ۶ قدم چلے اور اِس کے بعد داؤد نے ایک بیل اور ایک بچھڑے کی قُربانی دی۔ پھر گلیوں میں ناچتے ہوئے خُدا کے صندوق کو داؤد کے شہر میں لایا گیا اور اِسے عارضی طور پر ایک خیمے میں رکھا گیا (عین ممکن ہے کہ زبور ۶۸ اِس موقعے پر لکھا گیا ہو)۔

بادشاہ اِس قدر خوش تھا کہ وُہ اپنے پُورے زور سے خُداوند کے حضُور ناچنے لگا۔ وُہ اِس وقت اپنے روایتی شاہی لباس کے بجائے کتان کا افود پہنے ہُوئے تھا۔

۶:۱۶-۲۳ اُس کی بیوی میکلؔ نے اُسے کھڑکی میں سے دیکھا کہ وُہ کتان کا افود پہنے ہُوئے ہے اور ایسی حرکتیں کر رہا ہے جو بادشاہ کے شایان نہیں۔ جب وہ گھر آیا تو اُس نے اُس پر الزام لگایا کہ وُہ بے حیائی سے عوام میں ناچ رہا تھا (آیت ۲۰ میں مذکور لفظ "برہنہ" کا آیت ۱۴ کی روشنی میں مطلب اخذ کیا جائے)۔ اُس نے جواب دیا کہ اُس کا ناچنا خُداوند میں خُوشی کا اظہار تھا اور کہ وُہ خدا کے مُعاملوں کے لئے اپنے جوش مں کسی طرح کی کمی نہیں کرنے کا، اور کہ وُہ عوام کی نظروں میں اَور بھی پست اور اپنی ہی نظر میں نیچ ہونے کو تیار ہے۔ اور جن "لونڈیوں" کا میکلؔ نے حقارت سے ذِکر کیا تھا وہی اِس کی عزّت کریں گی۔ اپنے تنقیدی رویّے کی وجہ سے میکلؔ مرتے دم تک بانجھ پن کی لعنت کا شکار رہی۔

و۔ داؤدؔ کے ساتھ خُدا کا عہد

باب ۷

۷:۱-۵ داؤدؔ نے محسُوس کیا کہ یہ درست نہیں کہ مَیں خُود تو ایک عالی شان گھر میں رہوں جبکہ خُدا کا صندوق خیمے کے پردوں میں رہتا ہے۔ چنانچہ اُس نے ناتنؔ نبی کو بتایا کہ اُس کا اِرادہ ہے کہ وُہ خُدا کے صندوق کے لئے ایک گھر بنائے۔ ناتنؔ نے پہلے تو اِس تجویز کی تائید کی۔ شاید اُس نے خُداوند سے مشورہ کئے بغیر یہ قدم اُٹھایا۔ تب خداوند کا کلام اُس پر نازِل ہُوا اور اُسے بتایا کہ داؤدؔ کو یہوواہ کے لئے ہیکل بنانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

۷:۶-۱۱ خُداوند نے ناتنؔ کو یاد دِلایا کہ وہ مِصر سے خروج کے بعد سے خیمے میں رہا جب تک اسرائیل سفر کر رہے تھے، خیمے کا استعمال درست تھا۔ لیکن اب وقت آ چکا تھا کہ ہیکل بنائی جائے۔

۷:۱۲-۱۵ تب خُداوند نے ناتنؔ پر ایک غیر مشرُوط عہد ظاہر کیا، جو وُہ داؤدؔ سے باندھے گا۔ اِس عہد میں یہ وعدہ کیا گیا کہ داؤدؔ کے ہاں ایک بیٹا (سلیمانؔ) پیدا ہوگا جو ہیکل تعمیر کرے گا، اور اِس بیٹے کا تخت تا ابد قائم رہے گا۔ جب وُہ گُناہ کرے گا تو خُدا اُسے تنبیہ کرے گا لیکن اُس کی رحمت اُس سے جُدا نہ ہوگی۔

۷:۱۶، ۱۷ یہ بھی وعدہ کیا گیا کہ داؤدؔ کا گھر، سلطنت اور اُس کا تخت ہمیشہ کے لئے

قائم کیا جائے گا، اور اُس کی اپنی نسل تخت پر بیٹھے گی۔ بابل کی اسیری کے وقت سے داؤد کی سلطنت کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے لیکن جب داؤد کی نسل سے مسیح ساری دنیا پر حکومت کرنے کے لئے واپس آئے گا تو یہ بحال ہو جائے گی۔ جینسن اِس کی یُوں وضاحت کرتا ہے:

> داؤد خُدا کے لئے ہیکل تعمیر کرنا چاہتا تھا، لیکن یہ حق سلیمان کو دیا گیا۔ بلاشُبہ داؤد کی زندگی کے لئے خُدا کا منصوبہ جنگ کرنا تھا نہ کہ تعمیر کرنا۔ لیکن وُہ جنگ کرنے سے بیٹے کے لئے راہ ہموار کر رہا تھا کہ وُہ اُس کے گھر کی بنیاد رکھ سکے جس کے تعمیر کرنے کا اُسے بہت زیادہ اشتیاق تھا۔ جب جنگیں ختم ہو گئیں تو اِس کے بعد سلیمان نے اُس سامان سے جو داؤد نے جمع کیا تھا، ہیکل تعمیر کی۔ داؤد اپنے بڑے دشمن پر فتح اور دُکھوں کے باعث مسیح کا مثیل ہے۔ سلیمان مسیح کا اُس کے جلال میں مثیل ہے جب اُس کے دُکھ اور جنگیں ختم ہو گئی ہیں۔ کلیسیا جو خُدا کی حقیقی ہیکل ہے، اور جِس کے کونے کے سرے کا پتھّر مسیح ہے، آخری دِنوں میں ظاہر ہو گی۔ اب کلیسیا کے دُکھوں اور جنگ کے ایّام میں خدا کی جلالی عمارت کے لئے سامان تیار کیا جا رہا ہے۔

۷: ۱۸-۲۹ خُدا کے فضل کے عہد سے گہرے طور سے متاثر ہو کر داؤد نے عارضی خیمے میں جا کر یہاں درج شدہ دُعا پیش کی۔ بلیکی لکھتا ہے کہ اِس میں یہ کہا گیا ہے:

> وُہ اپنے ماضی پر حیرت کا اظہار کرتا ہے کہ خُدا نے کس طرح اُسے جو خاندانی اور شخصی طور پر ایک گُمنام شخص تھا چُنا، اور وُہ اپنی حالیہ حیثیت پر بھی تعجب کرتا ہے۔ کِس قدر تعجب کی بات ہے کہ تُو مجھے یہاں تک لے آیا ہے! اور وُہ اپنے مُستقبل پر بھی تعجب کا اِظہار کرتا ہے کہ آنے والے ایّام میں اُس کے گھرانے کے استحکام کا انتظام کیا گیا ہے۔

“اور وُہ بھی، اَے مالِک خُداوند آدمیوں کے طریقے پر” (آیت ۱۹ب)۔ اِس کا یہ مطلب ہے کہ خُدا نے داؤد سے اُسی محبّت اور فروتنی سے سلوک کیا جِس کا اُس نے انسانوں کو حکم دیا تھا کہ وُہ ایک دُوسرے سے کریں۔

ز۔ اِسرائیل کے دشمنوں کی شکست

باب ۸

۸: ۱-۲ بادشاہ کی حیثیت سے داؤد کی حکمتِ عملی یہ تھی کہ اپنی سلطنت سے اُن غیر قوم باشِندوں کو نکال دے جو اُس کی حکمرانی کے خلاف بغاوت کرتے تھے۔ اِس حکمتِ عملی کا یہ نتیجہ ہُوا کہ اسرائیل کا علاقہ وسیع ہو گیا۔

مثلاً اُس نے فِلستیوں کو شکست دے کر اُن سے جات کا علاقہ لے لیا (۱-تواریخ ۱۸: ۱)۔ ایک وقت تھا جب اُس نے جات میں ایک دیوانے کا کردار ادا کیا تھا (۱-سموئیل ۲۱: ۱۰-۱۵)، لیکن اب وُہ وہاں بادشاہ کی حیثیت سے حکمرانی کرے گا۔ اُس نے موآبیوں کو بھی فتح کیا اور دو تہائی لوگوں کو ہلاک کرنے کے لئے منتخب کرنے کے واسطے ایک رسی اِستعمال کی۔ ضرور ہے کہ موآبیوں نے اسرائیل سے دھوکا بازی کی ہو۔

۸: ۳-۸ داؤد کی دُوسری فتح ارام کے علاقے میں ہُوئی۔ اُس نے حمات اور دمشق کے درمیان ضوباہ نامی ایک مُلک کے بادشاہ ہددعزر کو شکست دی اور ایک ہزار رتھوں، سات۷ ہزار گھڑسواروں اور بیس۲۰ ہزار پیادہ سپاہیوں کو فتح کیا۔

داؤد نے رتھوں کے سب گھوڑوں کی کونچیں کاٹیں، پر اُن میں سے سو۱۰۰ رتھوں کے گھوڑے بچا رکھے۔ اِس کا مطلب ہے کہ ٹانگ میں ایک نَس کو کاٹ دیا جِس سے جانور جنگ کے لئے بے کار ہو جاتا ہے۔ جب دمشق کے ارامی ہددعزر کی مدد کے لئے آئے تو داؤد نے اُن میں سے بائیس۲۲ ہزار کو ہلاک کر دیا اور ارامیوں کو اپنے خادم بنا لیا۔ اِس کے بعد داؤد ہددعزر سے چھینی ہُوئی سونے اور پیتل کی ڈھالیں لئے ہُوئے یروشلیم میں واپس لوٹا۔

۸: ۹-۱۲ حمات کے پڑوسی بادشاہ توعی نے ہددعزر پر داؤد کی فوجی فتح کے لئے اُسے مُبارک باد دی اور اُسے چاندی، سونے اور پیتل کے تحائف بھیجے۔ ان قیمتی دھاتوں اور جنگوں کے دوران حاصل کئے ہُوئے سونے چاندی کو داؤد نے خُداوند کے لئے مخصوص کر دیا جو بعد ازاں ہیکل میں استعمال کیا گیا۔

۸: ۱۳-۱۴ یہاں بظاہر تضاد ہے۔ یہاں لکھا ہے کہ داؤد نے نمک کی وادی میں ۱۸ ہزار ارامیوں کو مار دیا۔ لیکن ۱-تواریخ ۱۸: ۱۲ میں لکھا ہے کہ ابی شے نے نمک کی وادی میں ۱۸ ہزار ادومیوں کو مارا۔ بعض ایک عبرانی نسخوں، قدیم ہفتادی ترجمے اور سریانی تراجم میں ۲-سموئیل

۸ : ۱۳ میں "ادومیوں" کا ذِکر ہے -

لیکن یہ غیر معمُولی بات ہے کہ ۲ - سموئیل میں مذکُور فتح سے داؤد کا بڑا نام ہؤا جبکہ ۱- تواریخ میں ابی شے کو اعزاز دیا گیا ہے - ۱- تواریخ میں عموماً داؤد کی نمایاں تعریف کی گئی ہے - جیسا کہ اکثر اوقات جنگوں میں ہوتا ہے کہ کامیابی سب سے اعلیٰ افسر (یہاں داؤد) کے کھاتے میں ڈال دی جاتی ہے، جبکہ ابی شے براہِ راست جنگ میں قیادت کر رہا تھا اور تواریخ کا مُصنّف جو داؤد کی نسل کو نمایاں دکھانا چاہتا تھا، اُس کی رُوحُ القُدس نے راہنمائی کی کہ وُہ میدانِ جنگ کے قائد پر توجہ مرکوز کرے - حالات مزید پیچیدہ ہو جاتے ہیں جب زبُور ۶۰ کے تعارُف میں لِکھا ہے کہ "یوآب" (ابی شے کے بھائی) نے وادیِ شور میں ۱۲ ہزار ادومیوں کو مارا -

یوجین مرل یُوں وضاحت کرتا ہے :

> شاید سوائے اِس بات کے اِس فرق کی وضاحت کرنا ممکن نہیں کہ ساری مُہم کا انچارج ابی شے تھا، اور یوآب (اپنی امدادی فوج کے سپاہیوں کے ساتھ) دو تہائی ادومیوں کو مار دینے کا ذمّہ دار تھا -

۸ : ۱۵ - ۱۸ چنانچہ داؤد کی بادشاہی اور حکمرانی کا دائرہ بہُت وسیع ہو گیا - اُس نے عدل و اِنصاف سے حکمرانی کی - آیات ۱۶ - ۱۸ میں اُس کے بعض ایک اعلیٰ افسروں کی فہرست دی گئی ہے - یوآب فوج کا سپہ سالار تھا، یہوسفط مُورّخ، صدوق اور اخیملک کاہن (غالباً نقل نویس سے ابیاتر نہ لکھنے کی غلطی ہوئی - نیچے دیکھئے) تھے - شرایاہ منشی یا سیکرٹری، بنایاہ داؤد کے مُحافظوں کا انچارج تھا، اور داؤد کے بیٹے وُزرائے اعلیٰ تھے - آیت ۱۷ میں متن کا مسئلہ ہے - یہاں اور ۱- تواریخ ۱۸ : ۱۶ اور ۲۴ : ۶ میں اخیملک کو ابیاتر کا بیٹا لکھا گیا ہے، لیکن ۱- سموئیل ۲۲ : ۲۰ میں لِکھا ہے کہ ابیاتر اخیملک کا بیٹا تھا - اِس کا سادہ سا حل یہ ہے کہ جن آیات میں لکھا ہے کہ اخیملک ابیاتر کا بیٹا تھا، یہ کاتب کی غلطی تھی کہ اُس نے ناموں کی ترتیب غلط لکھ دی -

تاہم عہدِ عتیق کی ایک رسم پر مبنی ایک اَور اِمکان ہے - رسم یہ تھی کہ پوتوں کو اُن کے دادوں کا نام دیا جاتا تھا - یُوں کسی وقت صدوق کا کہانتی ساتھی ابیاتر یا اخیملک ہوگا - ابیاتر اور اخیملک خُداوند یسوع مسیح کے ایّام میں حنّاہ اور کائفا کی طرح ہم خدمت کاہن تھے (لُوقا ۳ : ۲) -

جب ساؤل نے اخیملک اور اُس کے بیٹوں کو نوب کے مقام پر قتل کیا تو صِرف ابیاتر ہی بچ نکلا تھا - جب داؤد بادشاہ بنا، اُس نے ابیاتر کو سردار کاہن مقرر کیا لیکن صدوق کو

معزُول نہیں کر دیا۔

ح- مفیبوست سے اظہارِ شفقت

باب ۹

۹:۱-۱۳ داؤد نے یونتن کے ساتھ اپنے عہد کو یاد رکھا (۱-سموئیل ۲۰:۱۴-۱۷) کہ وہ اس پر مہربانی کرے گا اور وہ اس عہد کی تکمیل کے لئے کسی موقعے کی تلاش میں تھا۔ مرحوم بادشاہ ساؤل کے کے خادم ضیبا نے بتایا کہ دریائے یردن کے مشرق کی طرف لودبار میں یونتن کا ایک معذور بیٹا رہتا ہے۔ داؤد نے اُسے یروشلیم میں بُلوا لیا اور حُکم دیا کہ خاندانی جائداد اُسے واپس کی جائے اور اُسے شاہی دسترخوان پر کھانا کھلانے کے لئے انتظامات کئے جائیں۔ ضیبا اور اُس کے بیٹوں کو مفیبوست کی خدمت کے لئے مقرر کیا گیا۔

مفیبوست ایک غیر تبدیل شدہ رُوح کی تصویر کو پیش کرتا ہے جو ایک بنجر زمین میں رہتا ہے (لودبار کا مطلب ہے "کوئی چراگاہ نہیں") اور گُناہ کے ہاتھوں میں بِکا ہے (مکیر کا مطلب ہے "بِکا ہُوا"۔ آیت ۴)۔ وہ ساؤل کے معزُول گھرانے کا ایک بے خانماں شخص تھا۔ چونکہ وہ دونوں پاؤں سے لنگڑا تھا اِس لئے وہ خود رحم کی بھیک کے لئے بادشاہ کے پاس نہیں آسکتا تھا۔ لیکن مہربان بادشاہ نے اُسے تلاش کیا کہ اُس پر مہربانی کرے۔ جب مفیبوست کو ڈھونڈ لیا گیا تو اُسے بہت دَولت دی گئی اور بادشاہ کے دسترخوان پر رفاقت کے لئے مقام دیا گیا۔ نجات سے مماثلتیں بہت واضح ہیں۔ مفیبوست کی طرح ہم بےبس ہیں (خُدا کے پاس آنے کے قابل نہیں)۔ ہماری حالت مایُوس کُن تھی (کیونکہ ہم گری ہُوئی نسل سے تھے) لیکن خُدا کے فضل سے ہم الٰہی محبّت کا محور بن گئے۔ ہمیں خُدا کے گھرانے میں سرفراز کیا گیا اور ہمیں مسیح کے ہم میراث بنایا گیا ہے۔

ط- مزید فتوحات

باب ۱۰

۱۰:۱-۵ عمونیوں کے بادشاہ ناحس نے ایک وقت داؤد کے ساتھ واضح طور پر مہربانی کی تھی۔ یہ وہی ناحس تھا جسے ساؤل نے اپنے ابتدائی دَورِ حکومت میں شکست دی تھی (۱-سموئیل ۱۱ باب)۔ ممکن ہے کہ ناحس نے داؤد کی جلاوطنی کے ایّام میں مدد کی ہو کیونکہ ساؤل کافی عرصے تک دونوں کا مشترکہ دشمن رہا۔ داؤد اب اُس احسان کا بدلہ چُکانا چاہتا تھا۔ چنانچہ

اُس نے ناحس کے بیٹے حنون کے پاس قاصد بھیجے جسے باپ کی موت کے بعد بادشاہ بنایا گیا تھا۔ لیکن بنی عمون کے سرداروں نے داؤد کے قاصدوں کو جاسوس تصور کیا اور حنون کے حکم سے اُن کی بہت زیادہ تذلیل کی گئی۔ داؤد اپنے قاصدوں کی بے عزتی کے سبب سے بڑے طیش میں آگیا۔

۱۰: ۶-۸ جونہی بنی عمون کو اِس کے بارے میں علم ہُوا انہوں نے اسرائیل کے خلاف جنگ کی تیاریاں شروع کر دیں اور شمال سے ارامیوں کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا (۱-تواریخ ۱۹ باب)۔ تب داؤد کے آدمیوں کو یوآب کی قیادت میں دو فوجوں یعنی ارامیوں اور عمونیوں کا مقابلہ کرنا پڑا۔

جان ہیلے آیت ۶ اور ۱-تواریخ ۱۹: ۶، ۷ میں بظاہر تضاد کی مندرجہ ذیل وضاحت پیش کرتا ہے۔

> بیت رحوب مسوپتامیہ کی ایک چھوٹی سی مملکت تھی، اور معکہ، ضوباہ اور طوب ارام کی چھوٹی چھوٹی بادشاہتیں تھیں۔ نام اور اعداد درجِ ذیل خاکے کی صُورت میں متفق ہیں۔

۲-سموئیل

بیت رحوب اور ضوباہ کے ارامی	۲۰،۰۰۰
طوب کے ارامی	۱۲،۰۰۰
معکہ کے ارامی	۱،۰۰۰
کُل	۳۳،۰۰۰

۱-تواریخ

ضوباہ وغیرہ کے ارامی	۳۲،۰۰۰
معکہ کے ارامی	۱،۰۰۰
(تعداد نہیں دی گئی)	
کُل	۳۳،۰۰۰

۱۰: ۹-۱۴ یوآب نے اپنے آدمیوں کو دو گروہوں میں تقسیم کیا۔ اُس نے ارامیوں کے خلاف صف بندی کے لئے اسرائیل کے کچھ خاص سپاہیوں کی کمان سنبھالی۔ اُس کے بھائی ابی شے نے عمون کے خلاف باقی اسرائیلیوں کو لے کر صف بندی کی۔ دونوں جرنیل اِس بات پر متفق ہُوئے کہ اگر ایک خطرے میں ہو تو دُوسرا اُس کی کمک کے لئے آئے۔ جب یوآب اور

اُس کے آدمیوں نے کُھلے میدان میں حملہ کیا تو ارامی بھاگ گئے۔ وُہ ڈر کے مارے اپنے شہر (غالباً ربّہ) کے اندر گُھس گئے۔

۱۰: ۱۵-۱۹ اِس کے تھوڑے عرصے بعد ارامیوں نے ازسرِنَو اپنی فوجوں کو منظم کیا اور دُوسری ارامی ریاستوں سے مدد مانگی۔ انہوں نے یردن کے مشرق میں حلام تک کُوچ کیا (صحیح مقام نامعلوم ہے)، جہاں داؤد کی فوجوں سے اُن کا مُقابلہ ہوا۔ اُنہوں نے شکست کھائی۔ اسرائیلیوں نے رتھوں کے سات سَو سواروں اور چالیس ہزار گھڑ سواروں کو قتل کر ڈالا (۱-تواریخ ۱۹: ۱۸ میں اِس نقصان کا یُوں ذِکر کیا گیا ہے "سات ہزار رتھوں کے سوار اور چالیس ہزار پیادہ فوج"۔ ولیم کا خیال ہے کہ ۴۰٬۰۰۰ گُھڑ سوار اور ۷۰۰ چھوٹے رتھ تھے اور ۴۰٬۰۰۰ پیادہ فوج ۷٬۰۰۰ بھاری رتھوں کے ساتھ تھی)۔ اِس جنگ سے ارامیوں کو داؤد کی قوت کا پتہ چل گیا۔ لہٰذا انہوں نے اسرائیل کے ساتھ صُلح کر لی اور آئندہ عمونیوں کی مدد کرنے سے انکار کر دیا۔

۲- داؤد کا زوال باب ۱۱، ۱۲

ا- بت سبع اور اوریاہ کے خلاف جرائم باب ۱۱

۱۱: ۱-۵ مُفسّر میتھیو ہنری داؤد کی اخلاقی گراوٹ کے تین اسباب کی نشان دہی کرتا ہے: (۱) اپنے کام سے کوتاہی (۲) آرام طلبی (۳) گمراہ نگاہیں۔ جنگ پر جانے کے بجائے داؤد نے یوآب کو بھیجا اور خُود گھر میں بے کار بیٹھا رہا۔ کاہلی کے اوقات اکثر بڑی آزمائشوں کے اوقات ہوتے ہیں۔ ایک شام اُس نے محل کی چھت پر سے دیکھا کہ ایک خوبصورت عورت نہا رہی ہے۔ جب اُس نے اُس کے بارے میں تحقیق کی تو پتہ چلا کہ وُہ داؤد کے ایک بہادر جنگی مرد اوریاہ کی بیوی بت سبع ہے۔ داؤد نے اُسے بُلوا لیا اور اُس سے زِناکاری کی۔ بت سبع نے اپنے آپ کو اپنی ناپاکی سے پاک کیا اور اپنے گھر چلی گئی۔ جب اُسے پتہ چلا کہ وُہ حامِلہ ہے تو اُس نے داؤد کو اِس کے بارے میں خبر بھیجی۔

۱۱: ۶-۱۳ بادشاہ نے اپنے گناہ کو چھپانے کی خاطر سازش کا منصوبہ بنایا۔ سب سے پہلے تو اُس نے جنگ سے اوریاہ کو بُلوایا اور یہ ظاہر کیا کہ وُہ یوآب اور جنگ کی کیفیت کے بارے میں جاننا چاہتا ہے۔ جب اوریاہ نے اُس کے سوالوں کا جواب دے دیا تو داؤد نے اُسے کہا کہ

وُہ اپنے گھر جائے۔ اُسے اُمّید تھی کہ وہ جا کر اپنی بیوی بت سبع سے مُباشرت کرے گا۔ اور جب بچّہ پیدا ہو گا تو اوریّاہ کا خیال ہو گا کہ یہ اُس کا اپنا بیٹا ہے۔ لیکن اوریّاہ نے داؤد کے منصُوبے پر پانی پھیر دیا۔ گھر واپس جانے کے بجائے وُہ بادشاہ کے گھر کے آستانے پر سو گیا۔ اُس کا خیال تھا کہ جب میری قوم جنگ کی حالت میں ہے تو گھر کے آرام سے لطف اندوز نہیں ہو سکوں گا۔ مایُوسی کی حالت میں داؤد نے اُوریّاہ کو نشے میں متوالا کرا دیا، لیکن وفادار سپاہی نے تب بھی گھر جانے سے انکار کر دیا۔ بادشاہ کی فریب کاری کے مُقابلے میں اوریّاہ کی وفاداری روزِ روشن کی طرح دِکھائی دیتی ہے۔

__۱۱: ۱۴-۱۷__ تب داؤد ذِلّت کی گہرائیوں میں گر گیا۔ اُس نے اوریاہ کو حکم دیا کہ وُہ یوآب کے لئے خط لے جائے۔ اِس خط میں اوریّاہ کی موت کا منصوبہ درج تھا۔ بادشاہ نے یوآب کو حکم دیا تھا کہ اوریّاہ کو گھمسان کی لڑائی میں آگے رکھے جہاں اُس کی موت یقینی ہو۔ یوں اوریّاہ زندہ نہ رہے گا کہ وُہ پیدا ہونے والے بچّے کو قبول کرنے سے اِنکار کرے۔ یوآب نے جنگ کو یُوں ترتیب دیا کہ اوریّاہ یقینی طور پر مارا جائے۔ اُس نے فوج کو آگے بڑھنے کا حکم دیا، لیکن پھر انہیں پیچھے ہٹنے کو کہا۔ جب اوریّاہ اور اس کے آدمی جو مرکز میں تھے، آگے بڑھے تو وُہ دیوار پر عمونیوں کا آسانی سے نشانہ بن گئے۔ فوجی نقطۂ نگاہ سے یہ مضحکہ خیز حکمتِ عملی تھی، لیکن یہ طریقِ کار اوریّاہ اور داؤد کے دیگر وفادار خادموں کو ختم کرنے میں کامیاب ہُؤا۔

__۱۱: ۱۸-۲۱__ جب یوآب نے داؤد کو خبر بھیجی، وہ جانتا تھا کہ بادشاہ فوجی شکست سے ناراض ہو گا۔ داؤد ضرُور یہ کہے گا "تُم لڑنے کو شہر کے ایسے نزدیک کیوں چلے گئے؟ کیا تمہیں پتہ نہ تھا کہ جدعون (یرُبّست) کا بیٹا ابی ملک مارا گیا جب اُس نے ایسا قدم اُٹھایا تھا؟" (قُضاۃ ۹: ۵۰-۵۵)۔ چنانچہ یوآب نے قاصد کو تاکید کی کہ بادشاہ کا غصّہ ٹھنڈا کرنے کے لئے یہ کہے "تیرا خادم حِتّی اوریّاہ بھی مَر گیا ہے"۔ اِس سے بادشاہ اِس دِن کی فوجی شکست کو نظر انداز کر دے گا۔

__۱۱: ۲۲-۲۵__ جیسا کہ قاصِد کو تاکید کی گئی تھی ویسے ہی اُس نے داؤد کو خبر دی۔ تب اُسے پیغام دے کر یُوآب کے پاس واپس بھیجا گیا کہ "فوجی پسپائی تو ہوتی ہے۔ اوریّاہ کی مَوت سے ناخوش نہ ہو کیونکہ تلوار کبھی ایک کو اڑاتی ہے کبھی دُوسرے کو"۔ یُوں داؤد نے ریاکاری سے اپنے جُرم کو چھپانے کی کوشِش کی اور مَوت کو مقدر سے تعبیر کرتے ہُوئے اپنے

تاثرات دیئے۔

روایتی ایامِ سوگ کے بعد داؔؤد نے بتؔ سبع کو بلوا لیا کہ اُس کی بیوی بنے۔ کچھ عرصے کے بعد بچّہ پیدا ہوا۔

> داؔؤد کی زندگی کا یہ واقعہ بتانے سے کتابِ مُقدّس کی صاف گوئی کا اظہار ہوتا ہے۔ پاک نوشتوں میں خدا کے لوگوں کا حال بڑی دیانت داری سے بیان کیا گیا ہے کہ وُہ فی الحقیقت کیسے تھے اور اُن کے داغ دھبوں کو بھی ظاہر کیا گیا ہے۔

ب۔ خُداوند کے سامنے اقرار باب ۱۲

۱۲: ۱-۹ اکثر یہ خیال پیش کیا جاتا ہے کہ باب ۱۱ اور ۱۲ کے درمیان ایک سال کا وقفہ ہے۔ اِس عرصے کے دوران خداوند کا ہاتھ داؔؤد پر بھاری تھا۔ اُس کی روحانی کشمکش کا زبور ۳۲ اور ۵۱ میں ذکر کیا گیا ہے۔ ناتنؔ نبی نے اِس تمثیل کو داؔؤد کے سامنے بیان کرتے ہوئے، اِس معاملے کے لئے اُس کا فیصلہ مانگا۔ ایک امیر آدمی کے پاس ایک مہمان آیا لیکن اُس نے کھانے کے لئے اپنی بہت سی بھیڑوں میں سے کسی کو ذبح نہ کیا، بلکہ اُس نے ایک غریب کی واحد بھیڑ کو لے کر مہمان کے لئے پکایا۔ داؔؤد اپنے گناہ کے بجائے دُوسرے کے گُناہ کا آسانی سے فیصلہ دے سکتا تھا۔ اُس نے بڑے غُصّے سے کہا کہ اُس شخص کو اِس بھیڑ کا چوگنا بھرنا پڑے گا اور وُہ خُود واجب القتل بھی ہے۔ ناتنؔ نے بغیر کسی خوف کے یہ کہتے ہوئے اُس پر الزام لگایا کہ وُہ شخص تُو ہی ہے جس نے یہ کام کیا۔ خُدا نے تجھ پر بہت فضل کیا، تجھے بادشاہ بنایا، تجھے دولت مند بنایا، اور تیری ہر ایک خواہش کے مطابق تجھے دیا۔ لیکن تُو نے بتؔ سبع کو اُس کے شوہر سے لے لیا اور اِس کے بعد اپنے جُرم کو چھپانے کی غرض سے اُسے قتل کروا دیا۔

۱۲: ۱۰-۱۴ پھر بادشاہ کی سزا کا اعلان کر دیا گیا۔ اُس کے بچّے اُس کے لئے دُکھ کا باعث ہوں گے۔ اُس کے خاندان کے افراد خونی تصادم سے ہلاک ہوں گے۔ اُس کی بیویاں اُس سے چھین لی جائیں گی اور عوام کے سامنے اُن کی بے حُرمتی کی جائے گی (دیکھیں ۲-سموئیل ۱۶: ۲۲)۔ اُس کے گناہ آلُود کاموں کا عام لوگوں کو پتہ چل جائے گا۔ اس پر داؔؤد نے توبہ کی اور اپنے گُناہ کا اقرار کیا۔ مورگنؔ اپنے تاثرات یُوں بیان کرتا ہے:

آیت ۱۳ میں لفظ "بھی" ملاحظہ فرمائیے۔ جب کوئی شخص خلوص دِلی سے اپنے گُناہ کا اقرار کرتا ہے تو وُہ اُسے ترک کرتا ہے۔ یُوں خُدا کے لئے ممکن ہو جاتا ہے کہ وُہ "بھی" اُس کا گُناہ بخش دے۔

ناتن نے فوری طور پر اُسے یقین دلایا کہ اُس کے گُناہ کی سزا مُعاف کر دی گئی ہے ۔ وُہ مرے گا نہیں۔ لیکن اُسے چوگُنا ادا کرنا ہو گا (خروج ۲۲: ۱)۔ امیر آدمی کی تمثیل میں اُس نے خُود اس کا فیصلہ دیا تھا۔ یعنی لڑکا مَر جائے گا، امنون کو قتل کر دیا جائے گا (باب ۱۳)، ابی سلوم مارا جائے گا (باب ۱۸)، اور ادونیاہ کو سزائے موت دی جائے گی (۱۔سلاطین ۲ باب)۔

۱۲: ۱۵-۲۳ جب لڑکا بیمار ہو گیا تو داؤد نے زمین پر لیٹ کر دُعا اور روزے میں وقت گُزارا۔ وُہ نہایت غم زدہ تھا۔ لیکن جب اُسے معلُوم ہُوا کہ بچّہ مَر گیا ہے، وُہ اُٹھا اور کھانا کھایا، اور اُس نے وضاحت کی کہ بچّہ تو میرے پاس واپس نہیں آئے گا بلکہ مَیں ایک دِن مَر کر اُس کے پاس جاؤں گا۔ آیت ۲۳ ایمان دار والدین کے لئے جن کے بچّے فوت ہو گئے ہیں بڑی تسلّی کا باعث رہی ہے۔

ہم بڑے وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ جو بچّے سمجھ بُوجھ کی عُمر سے پہلے مَر جاتے ہیں وُہ آسمان پر جاتے ہیں۔ یسوع نے کہا "آسمان کی بادشاہی ایسوں ہی کی ہے" (متّی ۱۹: ۱۴)۔

داؤد کو خُدا کے کِردار کا گہرا عِلم تھا۔ یہ اس اَمر سے ظاہر ہے کہ اُس نے خدا کی عدالت پر کیسے ردِّ عمل کا اِظہار کیا۔ اِس سزا سے پہلے اُس نے دُعا کی کیونکہ وُہ جانتا تھا کہ یہوواہ رحیم خُدا ہے اور سزا کے بعد اس نے سجدہ کیا کہ یہوواہ راست باز خُدا ہے۔ اُس نے پچھلی باتیں بُھلا کر خُدا کی تادیب قبول کر لی اور مستقبل پر نگاہیں جما لیں۔ وُہ مایُوسی کے گڑھے میں غرق نہ ہُوا کیونکہ وُہ جانتا تھا کہ خُدا اُسے برکت دے گا۔ اِس میں وُہ حق بجانب تھا۔

۱۲: ۲۴، ۲۵ بت سبع نے ایک اَور بیٹے سلیمان کو جنم دیا جو اپنے باپ کا بادشاہ کی حیثیت سے جانشین بننے کو تھا۔ ناتن نبی کی معرفت خُدا نے بچّے کو یدیدیاہ کا اضافی نام دِیا، جس کا مطلب ہے خُداوند کا محبُوب۔

۱۲: ۲۶-۳۰ اب پھر ربّہ پر حملے کا بیان شروع ہوتا ہے جو ۱۱: ۱ میں داؤد کے گُناہ کے بیان کے باعث منقطع ہو گیا تھا۔ ایسا لگتا ہے کہ یوآب نے ایک محدُود حصّے (شاید قلعہ) کے علاوہ سارا شہر فتح کر لیا تھا۔ یوسیفس کے کہنے کے مطابق یوآب نے شہر کے آب رسانی کے

نظام کو فتح کر لیا تھا، اِس لئے اُن کا ہتھیار ڈالنا واضح تھا)۔ تب اُس نے داؤد کو بُلا بھیجا کہ آ کر اِس کام کو ختم کرے، یُوں فتح کی ساری عزّت اُسے ملی۔ یوآب کا یہ بے غرض عمل قابلِ تعریف ہے۔ یوآب ایک ایسا شخص تھا جس کے بارے میں رائے قائم کرنا مشکل ہے۔ بعض اوقات تو وُہ پُختہ کردار کا مظاہرہ کرتا ہے۔ لیکن مجموعی طور پر اُس کے رویّے سے عیّاری، سنگ دِلی اور شرارت کی منصوبہ بندی کا اظہار ہوتا ہے۔ داؤد ربّہ کو فتح کرنے میں کامیاب ہو گیا اور اُسے سونے کا ایک تاج مِلا جِس کا وزن ایک قنطار تھا۔ علاوہ ازیں اُسے کافی مالِ غنیمت بھی مِلا۔

۳۱:۱۲ علمائے بائبل متفق نہیں ہیں کہ آیا آخری آیت میں داؤد کی بنی عمّون کے لئے ظالمانہ سزا کا بیان ہے یا محض سخت محنت و مشقّت کا۔ عموماً موخرالذکر داؤد کا دستور تھا۔

۳۔ داؤد کی مُصیبتیں ابواب ۱۳ - ۲۰

ا۔ امنون کا تمر کی عصمت دری کرنا ۱۹-۱:۱۳

۱۴-۱:۱۳ داؤد کا بیٹا ابی سلوم معکہ سے اور امنون اخینوعم سے پَیدا ہُوا۔ یُوں وُہ سوتیلے بھائی تھے۔ امنون نے ابی سلوم کی خوبصُورت بہن تمر کی زبردست خواہش کی۔ اُس کے روزمرّہ کے معمول اور پاک دامنی کے باعث وُہ اُس کے قریب نہ آ سکا۔ یونذب (داؤد کا بھتیجا آیت ۳) نے ایک حل نِکالا۔ امنون نے بیماری کا بہانہ کر کے اُسے تیمارداری کے لئے اپنے کمرے میں بلایا اور زبردستی اُس کی عصمت دری کی۔

۱۹-۱۵:۱۳ اِس جُرم کے ارتکاب کے بعد جیسا کہ ایسی صُورت میں اکثر ہوتا ہے، امنون کی نفرت اُس کے جذبۂ عشق سے کہیں بڑھ کر تھی۔ چنانچہ باِلآخر اُس نے اُسے زبردستی کمرے سے نکال دِیا کہ آنکھ اوجھل پہاڑ اوجھل۔ تمر نے ماتم کا اظہار کیا جِس نے ابی سلوم کو وُہ کچھ کرنے پر مجبُور کر دیا جو بعد میں وقوع پذیر ہُوا۔

ب۔ ابی سلوم کا امنون سے اِنتقام اور فرار ۳۹-۲۰:۱۳

۲۰:۱۳ ابی سلوم نے تمر کو کُچھ یُوں تسلی دی کہ گویا اُس کے خیال میں یہ کوئی بڑی بات نہیں تھی، لیکن درحقیقت وُہ پہلے سے امنون سے اِنتقام لینے کا منصُوبہ بنا رہا تھا۔

تمر کی بے حد تذلیل ہُوئی تھی - اب کوئی اُس سے شادی کرنے کو تیار نہ تھا، حالانکہ اُس میں اُس کی اپنی کوئی غلطی نہیں تھی - وُہ اپنے بھائی ابی سلوم کے گھر میں بے کس پڑی رہی - اِس کا غالباً یہ مطلب ہے کہ اُس نے تاعُمر شادی نہ کی - نفسانی خواہش معصُوم اور گنہگار دونوں کو تکلیف دیتی ہے -

۱۳: ۲۱ گو داؤد نہایت غضب ناک ہُوا، لیکن اُس نے امنون کو سزا نہ دی، کیونکہ اُس کا اپنا گناہ ابھی تک لوگوں کے ذہنوں میں تازہ تھا - وُہ اپنے فرض کو جانتا تھا لیکن اُس کے ہاتھ بندھے ہُوئے تھے - دیدہ دلیری سے کیا ہُوا گناہ ہمیں ہماری اخلاقی آزادی اور گواہی سے محروم کر دیتا ہے -

ممکن ہے اِس حقیقت نے کہ امنون اُس کا پہلوٹھا بیٹا تھا (۱-تواریخ ۳: ۱) اور تخت کا حقیقی وارث تھا، داؤد کو متاثر کیا ہو -

۱۳: ۲۲-۲۹ اُدھر ابی سلوم انتقام لینے کے انتظار میں تھا - اُسے پُورے ۲دو سال کے بعد موقع ملا - بیت ایل کے نزدیک، بھیڑوں کے بال کترنے کے موقعے پر دستور کے مطابق بڑی ضیافت کا اہتمام کیا گیا - ابی سلوم کی دعوت کے باوجود داؤد دعوت میں شریک نہ ہُوا - شاید اِس کی وجہ یہ تھی کہ داؤد اپنے بیٹے کو حد سے زیادہ اخراجات سے بچانا چاہتا تھا - لیکن ابی سلوم بادشاہ کے تمام بیٹوں کو لانے میں کامیاب ہو گیا - سب سے اہم بات یہ تھی کہ امنون بھی چلا گیا جو بڑا بیٹا ہونے کی حیثیت سے غیر حاضر باپ کی نمائندگی کر رہا تھا - ابی سلوم کے خادِموں نے پہلے سے طے شدہ اشارے سے امنون کو مار ڈالا - باقی شہزادے پریشانی کے عالم میں یروشلیم کو بھاگ گئے -

۱۳: ۳۰-۳۶ اِسی اثنا میں داؤد کو یہ خبر ملی کہ ابی سلوم نے اُس کے سارے بیٹوں کو قتل کر دیا ہے - داؤد پر پھر سے ماتم مسلّط ہو گیا - یُوندب نے غلط خبر کی تصیح کرتے ہوئے اطّلاع دی کہ صِرف امنون ہی مارا گیا ہے کیونکہ جس دن امنون نے تمر کو بے حُرمت کیا تھا، اُسی وقت سے اُس نے اُسے ختم کرنے کا منصوبہ بنا لیا تھا - اِس کے تھوڑی دیر بعد داؤد کے بیٹے ماتم کرتے ہُوئے یروشلیم کو واپس آئے اور یُوندب کی خبر کی تصدیق کی کہ وہ ابھی زندہ ہیں -

۱۳: ۳۷-۳۹ ابی سلوم جان بچانے کے لئے ارام میں جسور کو بھاگ گیا، جہاں اُس کی ماں رہتی تھی اور جہاں اُس کا نانا تلمی بادشاہ تھا - ابی سلوم جسور میں تین ۳سال تک رہا -

امنون ابی سلوم سے بڑا تھا۔ اُس کی موت کے بعد ابی سلوم ہی تخت کا وارث تھا۔ جب امنون مر گیا تو ابی سلوم کے تاج و تخت کے خواب دیکھنا شروع کر دِئے۔ جب وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ امنون کی موت کے لئے داؤد کا غم قدرے کم ہؤا، تو وُہ ابی سلوم سے ملاقات کا بہت زیادہ خواہش مند تھا۔

ج- ابی سلوم کی یروشلیم میں واپسی

باب ۱۴

۱۴: ۱ یوآب جانتا تھا کہ بادشاہ کی آرزُو ہے کہ ابی سلوم یروشلیم میں واپس آئے۔ لیکن عوام جانتے تھے کہ ابی سلوم قاتِل ہے اور وُہ سزائے موت کا مستحق ہے۔ چنانچہ عوامی ناپسندیدگی کے ڈر سے داؤد ابی سلوم کو واپس لانے سے باز رہا۔

۱۴: ۲-۷ چنانچہ یوآب نے تقوع (نزد بیت لحم) کی ایک عورت کو داؤد کے پاس بھیجا۔ وُہ عورت داؤد کی خاندانی کیفیت جیسی اپنی کیفیت کو بیان کرنے آئی۔ شدید ماتم کے بھیس میں، اُس نے بتایا کہ کس طرح اُس کے ایک بیٹے نے دُوسرے بیٹے کو قتل کر دیا۔ اور اب خاندان کے افراد اُس کے واحِد وارث کو سزائے موت دینے کا تقاضا کر رہے ہیں۔ لیکن یُوں اُس کے خاندان کا کلّی طور پر رُوئے زمین سے نام مِٹ جائے گا۔

۱۴: ۸-۱۳ پہلے تو بادشاہ نے اُسے بتایا کہ وُہ اپنے گھر واپس جائے اور جواب کا اِنتظار کرے، شاید اُسے امید تھی کہ وُہ قاتِل کو بری الذمہ قرار دینے کی ناانصافی سے بچ سکے۔ لیکن وُہ فوری جواب کا تقاضا کر رہی تھی تاکہ وُہ بادشاہ کو اُس کے اپنے جواب میں پھنسا سکے۔ اُس نے اِصرار کیا کہ وُہ جو بھی سزا دینا چاہتا ہے، اِس کا فیصلہ دے۔ داؤد بادشاہ نے ایک عام سا بیان دِیا جس میں اُس کے تحفّظ کا وعدہ کیا۔ لیکن عورت مطمئن نہ ہُوئی بلکہ اُس نے بادشاہ سے دوٹوک جواب مانگا۔ تب داؤد نے اُسے صاف صاف یقین دہانی کرائی کہ اُس کا بیٹا مارا نہیں جائے گا۔ جونہی اُس نے یقین دہانی کرائی عورت نے اُسے اُس کی اپنی بات میں پھنسا لیا۔ اگر بادشاہ اُس کے بیٹے کو معاف کرتا ہے تو وُہ اپنے جِلاوطن بیٹے ابی سلوم کو واپس کیوں نہیں لاتا؟

اِس عورت کی مصنوعی کہانی داؤد کی خاندانی کیفیت کے عین مُطابق ہے۔ ایک بیٹا مر چکا ہے اور اُس کے رشتے دار قاتِل کی سزا کا مُطالبہ کر رہے ہیں یعنی اُس سے اِنتقام لینا چاہتے ہیں (آیت ۷)۔ داؤد کے فیصلے میں رحم تھا۔ لیکن اِس عورت نے اِس کہانی کا داؤد اور ابی سلوم پر

اطلاق کیا۔ ناتن کی کہانی اور اطلاق کی طرح بادشاہ ایک بار پھر اپنی اخلاقی حکمت کے جال میں پھنس گیا۔ وُہ جلا وطن اور خوف زدہ ابی سلوم کو تحفّظ کے ساتھ واپس لانے کے لئے مجبور ہو گیا۔

۱۴:۱۴ وُہ عورت واضح طور پر بتانا چاہتی تھی کہ جیسے زمین پر بہے ہُوئے پانی کو اکٹھا نہیں کیا جا سکتا ویسے ہی جو ماضی میں ہو چُکا ہے (یعنی امنون کی موت) اُسے واپس نہیں لایا جا سکتا۔ لہٰذا اُسے چھوڑنا چاہیئے۔ غالباً اُس کا یہ بھی مقصد تھا کہ زندگی اِس قدر مختصر ہے، اِس لئے اُسے طویل جھگڑوں میں کیوں گزارا جائے۔ آیت ۱۴ کے آخری حِصّے کا یہ مطلب ہے کہ خدا مُجرم کو فوری طور پر سزا نہیں دینا چاہتا (جیسا کہ داؤد بخوبی جانتا تھا) بلکہ وہ وسائل پیدا کرتا ہے جِس سے گنہگار کو مُعاف کر کے اُسے بحال کیا جائے۔ اگر خُدا یُوں عمل کرتا ہے تو بادشاہ بھی ایسا کیوں نہ کرے۔

۱۴: ۱۵-۳۳ عورت نے کہا کہ وُہ بادشاہ کے پاس خُدا کی طرح کے رحم اور بُردباری کی توقع لے کر آئی تھی۔ اُسے اپنے بیٹے کے لئے تو رحم کی بھیک حاصل ہو گئی لیکن اب وُہ بادشاہ کے بیٹے کے لئے رحم کی التجا کرتی ہے۔ بادشاہ کو شک گزرا کہ یوآب نے یہ سارا منصوبہ ترتیب دیا ہوگا، اور عورت نے بغیر کسی حیل و حُجت کے اِس کی تصدیق کی۔ اِس پر داؤد بادشاہ نے بڑی کمزوری کا مظاہرہ کرتے ہُوئے یوآب کو حکم دیا کہ وُہ ابی سلوم کو یروشلیم میں واپس لائے، حالانکہ ابی سلوم نے بالکل توبہ نہیں کی تھی۔ اِس اقدام پر داؤد بالکل راستی پر نہ تھا، اور اِس کا اُسے خمیازہ بُھگتنا پڑا۔

۱۴: ۲۴-۳۳ پُورے دو سال تک ابی سلوم یروشلیم میں رہا لیکن اُسے باپ کی حضُوری میں آنے کی اجازت نہ تھی (اُس کے فطری حُسن اور لمبے بالوں کا ذِکر کیا گیا ہے جو بنی اسرائیل کے دِلوں کو اپنی طرف مائل کرنے کے لئے کافی حد تک مُعاون تھے)۔ دو سال کے بعد ابی سلوم نے یوآب سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی تاکہ وُہ اُس کی بادشاہ سے ملاقات کے لئے اجازت لے۔ یوآب نے دو بار اُس کے پاس جانے سے اِنکار کر دیا۔ چنانچہ ابی سلوم نے حکم دیا کہ اُس کے جَو کے کھیت کو جلا دیا جائے۔ اِس عمل کے سبب سے یوآب فوراً اس کے پاس گیا۔ ابی سلوم کو اپنے باپ کے پاس جانے کی اجازت مِل گئی، اور دونوں کا رابطہ بحال ہو گیا۔

تمر کی عصمت دری کو سات سال اور امنون کے قتل کو پانچ سال گزر چکے تھے۔ پانچ سال تک ابی سلوم کی اپنے باپ سے مُلاقات نہیں ہوئی تھی۔ گو داؤد نے اُسے مُعاف کر دیا

تھا اور اُسے سزائے موت دینے کے بجائے یروشلیم میں واپس لے آیا تھا، لیکن جو کچھ ہوا تھا وُہ اُسے بھول جانے پر تیار نہیں تھا۔ جب بالآخر دونوں کی ملاقات ہُوئی تو ابی سلوم کو کلّی طور پر معاف کر دیا گیا۔ تب اُس نے باپ کی حمایت کو ایک انقلاب لانے کے لئے استعمال کیا (ابواب ۱۵-۱۸)۔ داؤد نے اپنے بیٹے کی جان بخشی کر دی، لیکن اِس کے برعکس ابی سلوم نے اپنے باپ کی جان لینے کا منصوبہ بنایا۔

ایسا لگتا ہے کہ یوآب کے اِن سب کاموں کا مقصد یہ تھا کہ داؤد اور ابی سلوم کی حمایت حاصل کرے، جو داؤد کے بعد تخت کا دعویدار تھا۔

د۔ ابی سلوم کی بغاوت اور داؤد کا فرار ۱۵: ۱-۱۸

۱۵: ۱-۶ اِس وقت تک ابی سلوم نے بادشاہ بننے کی خواہش کو دبائے رکھا۔ لیکن اب وُہ بڑی آن بان سے اپنے حاشیہ نشینوں کے ساتھ اِدھر اُدھر سفر کرتا۔ اور بڑی دلیری سے شہر کے پھاٹک پر جاتا (جہاں قانونی معاملات کا فیصلہ ہوتا تھا) اور یُوں ظاہر کرتا کہ سارے اسرائیل میں مَیں ہی واحد شخص ہُوں جو عوام کی فلاح و بہبود کا خواہاں ہے۔ اُس نے اپنے باپ پر الزام لگایا کہ وہ خاطر خواہ قانونی مدد دینے سے قاصر ہے، اور کہہ دیا کہ اگر مَیں بادشاہ ہوتا تو ہر ایک کو ٹھیک انصاف ملتا۔ یُوں اُس نے اسرائیل کے مختلف شہروں کے باشندوں کی حمایت حاصل کر لی۔

۱۵: ۷-۱۲ چار سال کے بعد (ہفتادی اور سُریانی نسخوں اور یوسیفس کے مطابق) ابی سلوم نے اجازت لی کہ حبرون میں جا کر اپنی اُس منّت کو پورا کرے جو اُس نے جلاوطنی کے ایّام میں مانی تھی۔ لیکن سب محض دکھاوا تھا۔ غالباً حبرون کے باشندے اِس بات سے خوش نہیں تھے کہ داؤد نے حبرون کے بجائے یروشلیم کو صدر مقام بنا لیا تھا۔ اور حبرون ابی سلوم کی جائے پیدائش بھی تھی۔ جو دو سَو لوگ ابی سلوم کے ساتھ گئے، انہیں علم نہیں تھا کہ اُس کا اصل مقصد یہ ہے کہ ایک نئی حکومت تشکیل دے کر خُود بادشاہ بن بیٹھے۔ داؤد کا مشیر اور بت سبع کا دادا اخیتفل (۱۱: ۳ سے ۲۳: ۳۴ کا موازنہ کریں) اور دیگر بہت سے لوگ تخت پر غاصبانہ قبضے کی سازش میں ابی سلوم کے ساتھ مل گئے۔ شاید اخیتفل داؤد کا اپنی پوتی کے ساتھ گناہ کا حساب برابر کرنا چاہتا تھا۔

۱۵: ۱۳-۱۸ جب داؤد کو یہ خبر ملی تو اُس نے فیصلہ کیا کہ اِس خراب صُورتِ حال کے پیشِ نظر مجھے یروشلیم سے نکل جانا چاہئے۔ چنانچہ اُس نے فوراً اپنے گھرانے کو اکٹھا کیا اور شہر سے بھاگ نکلا۔ لیکن اُس نے دس حرمیں گھر کی نگہبانی کے لئے پیچھے چھوڑ دیں۔

ح - داؤد کے دوست اور دُشمن

۱۵: ۱۹-۱۶: ۱۴

۱۵: ۱۹-۲۲ جو اشخاص داؤد کے ساتھ نکلے، اُن میں فلستیوں کا ایک گروہ بھی شامل تھا جو جات کو چھوڑ کر اُس کے ساتھ آئے تھے۔ اُن میں سے ایک اِتی جاتی تھا۔ جب وُہ اُس کے پیچھے پیچھے چلا تو بادشاہ نے اُسے مجبُور کیا کہ واپس چلا جائے، کیونکہ وُہ یہُودی نہیں تھا، بلکہ ایک جلاوطن تھا اور حال ہی میں بادشاہ کے لوگوں میں شامِل ہُوا تھا۔ داؤد کا مستقبل غیر یقینی تھا۔ لیکن اِتی واپس جانا نہیں چاہتا تھا، بلکہ وُہ بادشاہ کے ساتھ جانے کے لئے بضد تھا، خواہ اُسے اِس کی کیسی ہی قیمت کیوں نہ چُکانی پڑے۔ داؤد نے اِس غیر قوم کی وفاداری کا اُسے یہ اجر دِیا کہ اُسے اور اُس کے ساتھیوں کو جلاوطنی میں اپنے ساتھ جانے دیا۔ اِتی نے کہا "جہاں کہیں میرا مالِک بادشاہ خواہ مَرتے خواہ جیتے ہوگا وہیں ضرُور تیرا خادم بھی ہوگا"۔ بادشاہوں کے بادشاہ کے ردّ کئے جانے کے دوران ایمان داروں کی اُس سے ایسی ہی عقیدت ہونی چاہئے جیسی اِتی کی داؤد سے تھی۔

۱۵: ۲۳ اُنھوں نے یروشلیم کے مشرق میں قدرون کے نالے کو پار کیا اور یردن کی وادی کی طرف چل دِئے۔ تقریباً ایک ہزار سال بعد داؤد کا عظیم فرزند ردّ کئے بادشاہ کی حیثیت سے اُس کے قدموں پر چلا (یوحنّا ۱۸: ۱)۔ داؤد نے قدرون کو پار کیا اور اپنی جان بچانے کے لئے بھاگ گیا۔ یسوع نے اِسی وادی کو پار کر کے گتسمنی میں دُعا کی، یعنی یہ وُہ راستہ تھا جس پر چل کر اُس نے بُہتوں کے لئے اپنی جان فِدیہ میں دی۔

۱۵: ۲۴-۲۹ صدوق اور ابیاتر کاہن عہد کے صندُوق کو لئے ہُوئے داؤد کے ساتھ جِلاوطنی میں جانے کے لئے شہر سے باہر آئے۔ لیکن اُس نے اِس اُمید میں اُنہیں واپس بھیج دیا کہ خداوند مجھے واپس لائے گا۔ اُس نے کاہنوں سے کہا کہ تُم یروشلیم میں رہ کر میری زیادہ مدد کر سکو گے (یعنی ابی سلوم کی جاسُوسی کرنے سے)۔ مَیں یردن کے مغربی کنارے تک جا کر ابی سلوم کی بغاوت کی کمی بیشی کی خبر کا اِنتظار کروں گا۔

اپنی جلاوطنی میں تلخی کا اظہار کرنے کے بجائے، داؤد نے بڑی انکساری سے اپنے آپ کو حالات کے سپرد کر دیا جو خدا نے پیدا ہونے کی اجازت دی تھی۔ اپنے عنوان کے مطابق زبور ۳ اِسی وقت لکھا گیا۔ اِس زبور میں ہم دیکھتے ہیں کہ مصیبتوں کے اِس طوفان میں خداوند پر داؤد کے ایمان میں کسی طرح سے لغزش نہ آئی۔

۱۵: ۳۰-۳۷ داؤد اپنے وفادار ساتھیوں کے ساتھ کوہِ زیتون پر روتا ہوا اور دعا کرتا ہوا جا رہا تھا کہ خداوند اخیتفل کی ابی سلوم کو دی ہوئی مشورت باطل کر دے۔ کوہِ زیتون کی چوٹی پر ارکی حوسی کی بادشاہ سے ملاقات ہوئی۔ داؤد نے اُسے کہا کہ وہ یروشلیم کو لوٹ جائے اور ابی سلوم سے وفاداری کا اظہار کرے۔ اور اخیتفل کے دیئے ہوئے ہر ایک مشورے کو باطل قرار دے اور صدوق اور ابیاتر کاہن کو اہم خبر پہنچا دیا کرے جو بعد میں اپنے دو بیٹوں کو داؤد کے پاس بھیج دیا کریں گے۔ حوسی عین اُس وقت یروشلیم میں پہنچا جب ابی سلوم حکومت پر قبضہ کرنے کے لئے پہنچ رہا تھا۔

۱۶: ۱-۴ جب داؤد کوہِ زیتون کی چوٹی سے آگے بڑھا، تو مفیبوست کا خادم ضیبا دو گدھوں پر کھانے کی بہت سی چیزیں لادے ہوئے اُسے ملا۔ جب داؤد نے مفیبوست کے بارے میں پوچھا تو ضیبا نے جھوٹ بولتے ہوئے (دیکھیں ۱۹: ۲۷) بتایا کہ یونتن کا بیٹا یروشلیم میں اِس اُمید میں ٹھہرا رہا کہ سلطنت ساؤل کے گھرانے میں واپس آجائے گی اور یوں وہ آئندہ کا بادشاہ ہوگا۔ داؤد نے اِس جھوٹ کو سچ مانتے ہوئے حکم دیا کہ مفیبوست کی جائیداد ضیبا کی ہوگئی۔

۱۶: ۵-۱۴ یریحو کی طرف جاتی ہوئی سڑک پر بحوریم کے مقام پر ساؤل کے گھرانے کا سمعی نامی ایک شخص بہت بُری طرح داؤد پر لعن طعن کرنے لگا اور اُس پر ساؤل کے گھرانے کے خون کا الزام لگایا۔ داؤد کا ایک عہدیدار ابی شے عین اُسی وقت سمعی کو مار دینا چاہتا تھا لیکن داؤد نے اِس کی اجازت نہ دی۔ اُس نے کہا کہ ممکن ہے کہ خدا نے اُسے حکم دیا ہو کہ وہ لعنت کرے۔ اُس نے اِس اَمر کی بھی نشان دہی کی کہ اُس کے اپنے بیٹے ابی سلوم کی نسبت ساؤل کے گھرانے کے کسی شخص کا اُس کی جان کے درپے ہونے کا زیادہ حق ہے۔ شاید داؤد کو اوریاہ کی موت یاد آئی اور اُسے احساس ہوا کہ سمعی کے اِلزامات پوری طرح بے بنیاد بھی نہیں۔ جب داؤد اور اُس کے آدمی یردن کی طرف بڑھے تو سمعی اُن کے پیچھے پیچھے چلتا

اُن پر لعنت کرتا اور خاک اور پتھر پھینکتا جاتا تھا۔ بالآخر جِلاوطن بادشاہ دریا پر پُہنچا، جہاں وُہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ آرام کر کے تازہ دم ہُؤا۔

و۔ ابی سلوم کے مُشیر ۱۶: ۱۵- ۱۷: ۲۳

۱۶: ۱۵-۱۹ اب ہمارے سامنے یروشلیم کا منظر آتا ہے جہاں ابی سلوم حال ہی میں پُہنچا ہے۔ حُوسی نے ابی سلوم کے ساتھ بڑی وفاداری کا مظاہرہ کیا۔ پہلے تو اُسے مشکوک نگاہوں سے دیکھا گیا، لیکن بالآخر غاصِب نے اُسے قبول کر لیا۔

۱۶: ۲۰-۲۳ اخیتفل نے ابی سلوم کو سب سے پہلا یہ مشورہ دیا کہ وُہ داؤد کی دس ۱۰ حرموں کے پاس جائے جنہیں وُہ یروشلیم میں چھوڑ گیا ہے۔ یہ فعل جو بذاتہٖ نہایت ذِلّت آمیز ہے، داؤد کے لئے بے حد تذلیل کا باعث ہو گا، اور یُوں صُلح کے اِمکانات بالکل ختم ہو کر رہ جائیں گے اور یہ براہِ راست تخت کا دعویدار ہونے کی نشان دہی کرے گا۔ ابی سلوم نے اس مشورے کو مان لیا اور سارے اسرائیل کے سامنے شاہی حرم میں گیا۔ یُوں ۱۲: ۱۱، ۱۲ میں مذکور ناتن نبی کی پیش گوئی پُوری ہُوئی۔

اُن دِنوں میں اخیتفل کی مشورت کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ اور اپنے باپ کی طرح ابی سلوم نے بھی اِسے بے چُوں وچرا تسلیم کر لیا۔ لیکن جب ہمیں یاد آتا ہے کہ اخیتفل بت سبع کا دادا تھا، تو ہم بھانپ سکتے ہیں کہ اُس کی خصوصی مشورت میں کہاں تک انتقام کی خواہش پوشیدہ ہو گی۔

۱۷: ۱-۴ اپنی پہلی مشورت میں کامیابی کے بعد اخیتفل نے ابی سلوم کو اگلا مشورہ یہ دیا کہ بارہ ۱۲ ہزار آدمیوں کو جمع کرے، اور داؤد کا پیچھا کر کے اُسے مار ڈالے، اور اُس کے ساتھیوں کو یروشلیم واپس لائے۔

۱۷: ۵-۱۴ ابی سلوم اِس مشورے سے خوش تو ہُؤا، لیکن اُس نے فیصلہ کیا کہ وُہ حُوسی کو بھی مشورت کے لئے بُلائے۔ حُوسی اِسی موقعے کے انتظار میں تھا۔ اُس نے بتایا کہ اخیتفل کی صلاح اچھی نہیں۔ داؤد اور اُس کے آدمی اِس بغاوت سے سخت طیش میں ہوں گے لہٰذا وُہ بڑی شدّت سے لڑیں گے۔ اور داؤد اِس قدر عقل مند ہے کہ وُہ اپنے لوگوں کے ساتھ رات بسر نہیں کرے گا، بلکہ وہ اَور کہیں کسی غار میں چُھپ جائے گا۔ اگر اخیتفل کا پہلا حملہ

کامیاب نہ ہُوا تو ساری قوم پریشان ہو جائے گی اور ابی سلوم ناکام ہو گا۔ حُوسی نے متبادل منصُوبہ تجویز کیا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ ابی سلوم سے وفادار ہے، لیکن درپردہ اس منصُوبے سے داؤد کو اِضافی وقت دینا مقصود تھا کہ وُہ بھاگ نکلے۔ اُس نے مشورہ دیا کہ سارے اسرائیل میں سے ایک بہُت بڑی فوج تیار کی جائے اور ابی سلوم اُن کی قیادت کرے۔ ایسی فوج بالکُل ناقابلِ تسخیر ہو گی۔ جب داؤد پر حملہ کیا جائے گا تو اُس کا بچ نکلنا ناممکن ہو گا۔ ابی سلوم نے فیصلہ دیا کہ حُوسی کا مشورہ بہتر ہے، اور جیسے کہ داؤد نے دُعا کی تھی، اخیتفل کی مشورت کو ردّ کر دیا گیا۔

۱۷: ۱۵-۱۷ حُوسی نے فوری طور پر صدوق اور ابیاتر کاہنوں کو خبر دی اور انہیں ہدایت کی کہ وُہ داؤد کو اِطلاع دیں کہ یردن کو عبور کر کے کسی محفوظ مقام پر پُہنچ جائیں۔ کاہن ایک لونڈی کی معرفت اپنے بیٹوں کو جو شہر کے باہر عین راجل پر انتظار کر رہے ہوتے، پیغام بھجواتے تھے۔

۱۷: ۱۸-۲۲ تاہم ایک لڑکے نے اِن خُفیہ ملاقاتوں کو دیکھ لیا اور اِن جاسُوسوں کی ابی سلوم کو خبر دی۔ کاہنوں کے دونوں بیٹے یونتن اور اخیمعض نے اپنے آپ کو بحوریم میں خُشک کنوئیں میں چُھپائے رکھا جب تک تلاش کرنے والی پارٹیاں گزر نہ گئیں۔ تب اُنہوں نے بچ کر داؤد کے پاس خبر پہنچائی۔ داؤد نے یردن کو پار کر لیا۔ یُوں یہ دریا داؤد اور ابی سلوم کی فوجوں کے درمیان ایک قدرتی رکاوٹ تھی۔ تب داؤد جلعاد کی سرزمین میں شہر محنایم کو چلا گیا۔

۱۷: ۲۳ اخیتفل مایُوس ہو گیا کیونکہ اُس کی مشورت کو ردّ کر دیا گیا تھا، اور اُسے محسُوس ہو رہا تھا کہ داؤد فتح مند ہو گا۔ چنانچہ وہ اپنے گھر واپس گیا، اپنے گھرانے کا بندوبست کیا اور اپنے آپ کو پھانسی دے دی۔ اپنی زندگی اور موت میں وُہ یہوداہ اسکریوتی کا "مثیل" تھا۔

ز۔ ابی سلوم کی موت اور داؤد کا ماتم ۱۷: ۲۴ - ۱۹: ۸

۱۷: ۲۴-۲۶ ابی سلوم نے اپنے باپ کا یردن کے پار جلعاد تک تعاقب کیا۔ اُس نے عماسا کو اپنی فوجوں کا سپہ سالار مقرر کیا تھا۔ عماسا کا باپ پیدائشی طور پر اسمٰعیلی (۱۔ تواریخ ۲: ۱۷) لیکن مذہب کے لحاظ سے اسرائیلی تھا۔ وُہ داؤد کا بھتیجا اور یوآب کا خالہ زاد بھائی تھا۔

۱۷: ۲۷-۲۹ جب داؤد محنایم میں خیمہ زن تھا تو سوبی، مکیر اور برزلی تینوں

شخص اُس کے اور اُس کے لوگوں کے لئے کھانے پینے اور ضرورِیات زندگی کی دیگر اشیا لے کر آئے۔

سوبی عمونیوں کے مرحُوم بادشاہ ناحس کا بیٹا تھا۔ اُس کے بھائی حنون نے داؤد کے خیر سگالی جذبات کو ردّ کیا اور اِس کی سزا پائی (باب ۱۰) لیکن سوبی نے پیدائشی طور پر غیر قوم ہونے کے باوُجود اسرائیل کے بادشاہ کی اکثر یہودیوں کی نسبت زیادہ پروا کی۔ بعینہٖ "اُس کے اپنوں" نے یسوع کو ردّ کیا لیکن بہت سے غیر قوم لوگوں نے اُسے قبول کیا (یُوحنّا ۱: ۱۱)۔

مکیر نے کئی سال تک مفیبوست کی دیکھ بھال کی جب تک کہ داؤد اُسے یروشلیم میں نہ لے آیا (۹: ۳-۵)۔ اُس نے حاجت مندوں کی خدمت کی، خواہ ایک لنگڑا شہزادہ یا ایک معزُول بادشاہ تھا۔ جو اپنا مال مہمان نوازی میں خُداوند کی خدمت کے لئے دیتے ہیں، جب خُداوند اپنے جلال میں آئے گا تو اُنہیں اُن کی مہربانیوں کا سَوگُنا اَجر دیا جائے گا۔

جب تک داؤد نے محنایم میں قیام کیا، اِس سارے عرصے کے دوران برزلی ایل نے اپنے مال سے اُس کی خدمت کی۔ وُہ ایک بہت ہی امیر شخص تھا۔ اُس کی مدد بادشاہ کے لئے بڑی اہمیت کی حامل تھی (۱۹: ۳۱-۳۹)۔ بسترِ مرگ پر داؤد نے سلیمان کو بتایا کہ وُہ برزلی ایل کے بیٹوں کو شاہی دربار میں اعلیٰ عُہدوں پر فائز کرے (۱-سلاطین ۲: ۷)۔ جن لوگوں نے مسیح کی خِدمت کی ہے وُہ انہیں نہیں بھُولے گا، انہیں اُس کی بادشاہی میں اعلیٰ مقام دئے جائیں گے۔

۱۸: ۱-۵ داؤد نے اپنی فوجوں کو تین حِصّوں میں تقسیم کیا اور یوآب، ابی شے اور اِتّی کو ایک ایک حِصّے کا جرنیل بنایا۔ بادشاہ ہونے والی جنگ میں شامل ہونا چاہتا تھا، لیکن لوگوں نے اُسے ترغیب دی کہ وُہ شہر میں رہے اور بوقتِ ضرورت کُمک بھیجے۔ جب سپاہیوں نے شہر سے باہر کوچ کیا تو داؤد نے عوام کی موجودگی میں اپنے جرنیلوں کو حکم دیا کہ اُس کی خاطر ابی سلوم کے ساتھ نرمی سے پیش آئیں۔

۱۸: ۶-۹ یردن کے مشرق میں محنایم کے نزدیک، افرائیم کے بَن میں جنگ لڑی گئی۔ اُس دن ابی سلوم کی فوج کے بیس ہزار آدمی مارے گئے۔ اِس کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ گھنے جنگلات سپاہیوں کے لئے پھندا ثابت ہُوئے۔ داؤد کی فوج فاتح رہی۔ جب ابی سلوم جنگل سے بھاگ رہا تھا، تو اُس کا سر بلُوط میں اٹک گیا اور خچر اُس کے نیچے سے نکل گیا۔ جسم کے جس حِصّے کے بارے میں وہ اِس قدر مغرور تھا، وہی اُس کے زوال کا سبب بن گیا۔

۱۸: ۱۰-۱۵ جس قاصد نے یوآب کو ابی سلوم کی کس مپرسی کی حالت کے بارے میں بتایا، اُس کو اِس لئے ملامت کی گئی کہ اُس نے ایک باغی کو ہلاک کیوں نہ کیا۔ اُس نے بڑی احتیاط سے وضاحت کی کہ خواہ اُسے کتنے ہی روپوں کی پیش کش کی جائے، وہ بادشاہ کی ہدایات کی خلاف ورزی نہیں کرے گا۔ علاوہ ازیں اگر وہ ابی سلوم کو قتل کر بھی دیتا تو بادشاہ کو تو یہ خبر مل ہی جائے گی اور یوآب اُس کا دفاع کرنے کے لئے نہیں آئے۔ یوآب کے نزدیک یہ گفتگو محض وقت کا ضیاع تھا۔ اُس نے تین ۳ تیروں سے ابی سلوم کا دِل چھید دیا اور اُس کے دس سلح برداروں نے اُسے قتل کر دیا۔ یہ سب کچھ بادشاہ کے حکم کے خلاف تھا لیکن یہ بادشاہت کے لئے بہت اچھا تھا۔ داؤد مسلسل اپنے بیٹوں کو اُن کے جرائم کی سزا دینے سے قاصر رہا ہے، چنانچہ یہ کام کسی اَور کو سر انجام دینا پڑا۔

۱۸: ۱۶-۱۸ جب یہ کام ہو گیا تو یوآب نے بڑی عقل مندی سے جنگ کو روک دیا، کیونکہ سب سے بڑا مقصد حاصل ہو چکا تھا۔ ابی سلوم کی لاش کو ایک بڑے گڑھے میں ڈال کر پتھروں کے بہت بڑے ڈھیر سے ڈھانپ دیا گیا۔ یہ اُس یادگار سے کتنی مختلف تھی، جو اُس نے غالباً یروشلیم کے نزدیک شاہی وادی میں کھڑی کی تھی۔ ابی سلوم کے تین ۳ بیٹے تھے (۱۴: ۲۷) اور وہ چھوٹی عمر میں وفات پا گئے۔ یوں اس کا کوئی وارث نہ رہا تھا۔ نتیجۃً اُس نے اپنی یادگار کھڑی کی تاکہ اُس کا نام زندہ رہے۔

۱۸: ۱۹-۲۳ اخیمعض بادشاہ کو خبر پہنچانا چاہتا تھا لیکن یوآب نہیں چاہتا تھا کہ وہ خبر پہنچائے۔ یوں لگتا ہے کہ اخیمعض کے بارے میں مشہور تھا کہ وہ اچھی خبر لاتا ہے (آیت ۲۷ ب) اور یہ اُس کے کردار کے خلاف ہوگا کہ وہ ابی سلوم کی موت کی خبر پہنچائے۔ چنانچہ یوآب نے ایک کوشی کو سرکاری قاصد کی حیثیت سے بھیجا۔ اُس کے جانے کے بعد اخیمعض نے یوآب کو قائل کر لیا کہ اُسے بھی جانے دے، حالانکہ اُسے اِس سندیسے کا کوئی معاوضہ نہیں ملے گا۔ اُس نے ایسا راستہ اختیار کیا جس سے وہ کوشی کی نسبت پہلے پہنچ گیا۔

۱۸: ۲۴-۳۰ داؤد جنگ کے بارے میں خبر کا بےچینی سے منتظر تھا۔ پہرے دار نے بتایا کہ ایک شخص دوڑتا ہوا آ رہا ہے اور اس کے بعد ایک دوسرا آ رہا ہے۔ جب داؤد کو بتایا گیا کہ پہلا شخص اخیمعض معلوم ہوتا ہے تو اُسے اچھی خبر کی اُمید ہوئی کیونکہ اخیمعض ماضی میں اچھی خبریں لاتا رہا۔ قریب آ کر اخیمعض آداب بجا لایا اور خبر دی کہ خداوند نے باغی فوجوں کو شکست دی ہے۔ لیکن جب

داؤد نے ابی سلوم کے بارے میں پُوچھا، تو اخیمعض کو بتانے کی جرأت نہ پڑی بلکہ اُس نے گول مول سا جواب دیا کہ اُس نے بڑی ہلچل دیکھی لیکن اُسے تفصیلات کے بارے میں کچھ علم نہیں۔

۱۸: ۳۱-۳۳ لیکن اُس وقت تک کوشی بھی پہنچ چکا تھا۔ اُس نے خبر دی کہ داؤد کے دشمنوں کو شکست ہوئی ہے۔ اور جب بادشاہ نے ابی سلوم کے بارے میں سوال کیا تو صاف صاف جواب دیا کہ داؤد کے سارے دشمنوں کا اِس نوجوان جیسا حشر ہؤا۔ یعنی وہ مر گیا ہے۔ یہ خبر سُن کر داؤد بہت زیادہ ماتم کرنے لگا۔ اُس کا دِل دوز ماتم آیت ۳۳ میں درج ہے۔ یہ داؤد کی زندگی کا سب سے بڑا دکھ تھا، اور یہ بات مشکوک ہے کہ اُس نے یوآب کو اِس بات کے لئے کبھی مُعاف کیا ہو۔

۱۹: ۱-۸ داؤد کا غم اِس قدر زیادہ تھا کہ لوگ ندامت محسوس کرنے لگے کہ گویا اُن سے کوئی جُرم ہؤا ہو۔ اُن کی حالت ایسی تھی گویا کہ وہ فاتح نہیں بلکہ مفتوح ہیں۔ یوآب اِس ساری صُورتِ حال سے نہایت خفا ہؤا۔ چنانچہ اُس نے بادشاہ کو سخت ملامت کی۔ اُس نے شکوہ کیا کہ یُوں محسُوس ہوتا ہے کہ داؤد کی اپنے جان نثار ساتھیوں کی نسبت اپنے دشمنوں میں زیادہ دِلچسپی ہے اور جنہوں نے اُس کی جان بچائی وہ اُن کا ناشکر گزار ہے۔ نیز اُس نے داؤد کو آگاہ کیا کہ اگر فوری طور پر اپنے لوگوں سے محبّت سے دِلچسپی کا اِظہار نہ کرے تو وہ اِسی رات اُسے چھوڑ جائیں گے۔ داؤد نے اِس مشورے پر عمل کیا اور پھاٹک پر جا کر لوگوں سے باتیں کرنے لگا۔

ح۔ داؤد کی جلاوطنی سے واپسی ۱۹: ۹-۴۳

۱۹: ۹-۱۰ اِس اثنا میں اسرائیل کی سرزمین میں حالات اَبتر رہے۔ تمام لوگ آپس میں لڑ رہے تھے۔ وہ بحث کرنے لگے کہ داؤد بادشاہ جس نے فلستیوں سے انہیں بچایا، وہ جلاوطنی کی حالت میں ہے اور خود ساختہ بادشاہ ابی سلوم مر چکا ہے۔ یُوں ایک تحریک کا آغاز ہو گیا کہ بادشاہ کو اُس کے تخت پر بحال کیا جائے "سو تم اب بادشاہ کو واپس لانے کی بات کیوں نہیں کرتے؟" دورِ حاضر کی سوئی ہوئی کلیسیا کے لئے یہ ایک نہایت ہی مناسب سوال ہے۔

۱۹: ۱۱-۱۵ جب داؤد نے سُنا کہ اسرائیل کے دس قبیلے تخت پر اُس کی بحالی کی بات کر رہے ہیں تو اُس نے دو کاہنوں کو یہوداہ کے بزرگوں کے پاس بھیجا۔ اُنہوں نے اُنہیں ترغیب

دی کہ وُہ اُس کے خونی رشتے دار ہوتے ہُوئے بادشاہ کو واپس لانے میں پیچھے کیوں رہیں ۔ بغاوت کے دوران یہوداہ نے ابی سلوم کی بھرپُور مدد کی تھی ، اور اب بلاشُبہ اُن کے ذہنوں میں خوف اور پریشانی تھی ۔

داؤد نے فیصلہ کیا کہ یوآب کو سپہ سالار کے عُہدے سے معزُول کر دے (شاید اِس لئے کہ اُس نے ابی سلوم کو قتل کیا تھا) اور عماسا کو اُس کی جگہ مقرّر کرے ۔ عماسا داؤد کا بھتیجا تھا ۔ حال ہی میں وُہ ابی سلوم کا جرنیل تھا ۔ باہر کے لوگوں کو محسوس ہوتا تھا کہ داؤد نے وفاداری کی سزا دی اور بغاوت کا اجر دیا ، اور یہ ایسی حکمتِ عملی ہے کہ اِس سے سیاسی استحکام پیدا نہیں ہو سکتا ۔ لیکن اِس چال نے یہوداہ کے لوگوں کے دِل داؤد کی طرف مائل کر لئے اور انہوں نے متفقہ طور پر تخت پر بحالی کے لئے اُسے پیغام بھیجا ۔

۱۹ : ۱۶-۲۳ سمعی جسے نے اِس سے قبل داؤد پر لعنت کی تھی اور ضیبا جِس نے مفیبوست پر بُہتان لگایا تھا ، بادشاہ کی واپسی پر بھاگتے ہُوئے دریائے یردن پر اُسے ملنے کے لئے آئے ۔ غالباً سمعی کی معذرت خلوُص دلی سے نہ تھی ۔ اُس کی خواہش یہی تھی کہ اب جبکہ داؤد پھر سے صاحبِ اقتدار ہو گیا ، تو مَیں سزا سے بچ جاؤں ۔ جوش و خروش کے اِن لمحات میں داؤد نے ابی شے کی سمعی کو قتل کرنے کی خواہش کو ردّ کر دیا بلکہ اُس سے وعدہ کیا کہ وُہ مارا نہیں جائے گا ۔ لیکن وہ سمعی کی لعنتوں کو بھولا نہیں تھا ۔ اُس نے بعد میں سلیمان کو حکم دیا کہ اِس گندی زبان والے بنیمینی سے بڑی بے رحمی سے پیش آئے (۱-سلاطین ۲ : ۸، ۹) ۔

۱۹ : ۲۴-۳۰ مفیبوست بھی بادشاہ کے استقبال کو آیا ۔ اُس کی حالت سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ جس دن سے بادشاہ جِلاوطن ہُوا ، وہ ماتم کرتا رہا تھا ۔ ضیبا کی بہتان تراشی کے برعکس وُہ دِلی طور پر بادشاہ کا وفادار رہا ۔ جب بادشاہ نے سختی سے اُس سے پُوچھا کہ وُہ جِلاوطنی میں اُس کے ساتھ کیوں نہیں گیا تھا ، تو مفیبوست نے وضاحت کی کہ اُس نے ضیبا سے کہا تھا کہ وُہ گدھے پر زِین کس دے ، لیکن ضیبا نے ایسا نہ کیا اِس لئے وُہ معذور ہونے کے باعث بے بس تھا ۔ اُس نے صاف صاف بتا دیا کہ ضیبا نے اُس پر الزام تراشی کی تھی ، لیکن بادشاہ چونکہ واپس آ گیا ہے ، اِس لئے اُسے اِس نااِنصافی کی کوئی پَروا نہیں ۔ لیکن جب داؤد نے نااِنصافی سے یہ فیصلہ دیا کہ ضیبا اور مفیبوست آپس میں زمین کو تقسیم کر لیں تو یونتن کے معذُور بیٹے نے دِلی وفاداری سے کہا "وُہ سب لے لے اِس لئے کہ میرا مالک بادشاہ اپنے گھر میں پھر

سلامت آ گیا ہے۔"

۱۹: ۳۱-۳۹ ۸۸ سالہ برزلّی جلعادی داؤدؑ کا ایک اَور مخلص دوست تھا۔ اُس نے محنایم کے مقام پر بادشاہ کو اشیائے خوردنی مُہیا کی تھیں۔ اب جبکہ وُہ یردن تک اُس کے ساتھ آیا تھا داؤد نے اُسے اپنے ساتھ یروشلیم جانے کی دعوت دی اور اُس سے وعدہ کیا کہ اُس کی اچھی طرح سے دیکھ بھال کی جائے گی۔ لیکن برزلّی ابل نے اِن وجوہات کی بِنا پر ساتھ جانے سے اِنکار کر دیا کہ اس کی زندگی کے دِن تھوڑے ہیں اور وہ مزے دار اور بدمزہ میں اِمتیاز نہیں کر سکتا، اور وُہ بہرہ ہے۔ اگر وُہ بادشاہ کے ساتھ جائے تو وُہ اُس پر مزید بوجھ ہوگا۔ تاہم وُہ اِس بات پر متفق ہو گیا کہ وہ داؤد کے ساتھ یردن کے پار تھوڑی دُور تک جائے گا اور اِس کے بعد اپنے شہر کو واپس آ جائے گا۔ اُس نے مشورہ دیا کہ کمہام (شاید اس کا بیٹا) داؤد کے ساتھ جائے جِسے بخوشی قبول کر لیا گیا۔

۱۹: ۴۰-۴۳ بادشاہ کو یروشلیم میں واپس لانے کے لئے اب ایک بہُت بڑا جلوس بن گیا تھا جِس میں یہوداہ کے سب لوگ اور دیگر قبائِل کے نِصف لوگ شامل تھے۔

قبائل میں ایک داخلی کشمکش کا آغاز ہو گیا کیونکہ یہوداہ نے بادشاہ کی بحالی میں بہُت نمایاں مقام حاصِل کر لیا تھا (یعنی وہ اُسے یردن کے پار سے لائے) اور انھوں نے دسؔ قبائل کو شامِل ہونے کی دعوت نہیں دی تھی۔ یہوداہ نے وضاحت کی کہ داؤدؑ ہمارا نزدیکی رشتے دار ہے اور کہ بادشاہ کو واپس لانے میں پہل کر کے ہمیں کوئی خاص مراعات حاصِل نہیں ہوئیں۔ دسؔ قبائل نے یہ دلیل دی کہ یہوداہ کی طرح شمولیت میں اُن کا دسؔ گُنا زیادہ حق بنتا ہے۔ یہوداہ کے سخت الفاظ آنے والی مُصیبت کا پیش خیمہ تھے۔

ط- سبع کی بغاوت اور موت

باب ۲۰

۲۰: ۱، ۲ بنیمین کے قبیلے کے سبع نامی ایک شریر باغی نے (غالباً وُہ ساؤل کا رشتے دار تھا) یہوداہ کی باتوں (۱۹: ۴۲) کی بِنا پر ناراض ہو کر بغاوت کا اعلان کر دیا۔ یہوداہ کے آدمیوں کا دعویٰ تھا کہ داؤدؑ اُن کا اپنا رشتے دار ہے۔ سبع نے سرکشی کرتے ہُوئے اعلان کیا کہ دسؔ قبیلوں میں داؤد کا کوئی حصّہ نہیں اِس لئے وُہ اُس کا ساتھ چھوڑ رہے ہیں۔ صِرف یہوداہ کا قبیلہ ساتھ رہ گیا۔ اِس کے بعد کے واقعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ سبع کے ساتھ بہت تھوڑے لوگ

تھے ۔ "سب اسرائیلی" کا لفظی مطلب نہیں تھا۔ کیونکہ بعد میں ظاہر ہُوا کہ دسؔ قبائل کے صرف چند ناراض آدمیوں نے سبعؔ کی حامی بھری تھی ۔

۲۰ : ۳ یروشلیم واپس آکر داؤد نے اپنی دسؔ حرموں کو جن کی ابی سلوم کے ہاتھوں بے حُرمتی ہُوئی تھی ایک علیحدہ مکان میں بسا دیا۔ وُہ تاعُمر بیواؤں کی سی زندگی گزارتی رہیں ۔

۲۰ : ۴ - ۷ اب یوآبؔ کو معزُول کر دیا گیا تھا، اور ابی سلوم کے باغی سپہ سالار کو داؤد کی فوجوں کا سربراہ مقرر کر دیا گیا ۔ بادشاہ نے اُسے حکم دیا کہ تینؔ دِنوں کے اندر اندر یہوداہ کے آدمیوں کو جمع کر کے باغیوں کے سردار سبعؔ کا پیچھا کر کے اُسے مفتوح کیا جائے ۔ کسی نامعلُوم وجہ کی بِنا پر عماسا نے وقتِ مقررہ کے اندر اپنے کام کو مکمل نہ کیا۔ چنانچہ داؤد نے ابیشے کو حکم دیا کہ وُہ چنیدہ لوگوں کی سربراہی میں سبعؔ کو فصیل دار شہروں میں مستحکم ہونے سے روکے ۔ یوآبؔ اُن لوگوں میں شامل تھا جو ابی شے کے ساتھ گئے ۔

۲۰ : ۸ - ۱۰ا جب وُہ جبعون میں ایک بڑے پتھر کے پاس پہنچے تو عماسا اُن سے ملنے کے لئے آیا۔ یوآبؔ اپنا جنگی لباس پہنے ہُوئے عماسا سے ملنے کے لئے آگے بڑھا، لیکن اِسی دوران اُس کی تلوار زمین پر گِر پڑی ۔ لگتا ہے کہ اُس نے جان بُوجھ کر تلوار گرائی تھی۔ اُس نے اپنی تلوار اٹھائی اور اپنے خالہ زاد بھائی کی طرف بڑھا جسے کسی طرح کا شُبہ نہیں تھا۔ بڑی دوستی کا اظہار کرتے ہُوئے یوآبؔ نے عماسا کی ڈاڑھی کو پکڑا گویا کہ وُہ اُس کا بوسہ لینے لگا ہو۔ تب اُس نے تلوار کے ایک ہی وار سے اُسے مار دیا۔

۲۰ : ۱۰ب - ۱۳ جب یوآبؔ اور ابی شے نے سبعؔ کا پیچھا کرنا شرُوع کیا تو اُن کے ساتھیوں کے لئے سڑک کے درمیان عماسا کو خُون میں تڑپتے دیکھ کر رُکاوٹ سی پیش آ رہی تھی۔ جب اُس کی لاش کو وہاں سے ہٹا دیا گیا تو یوآبؔ کے آدمی اُس کے پیچھے چلنے لگے۔

۲۰ : ۱۴ - ۲۲ سبعؔ کا شمال میں دُور تک بیت معکہ کے شہر آبیل تک پیچھا کیا گیا۔ یہ میروم کے چشموں کے شمال میں واقع تھا ۔ یہ شہر اپنے دانش وروں کے باعث مشہور تھا۔ جب یوآبؔ شہر کا محاصرہ کئے ہوئے تھا تو ایک عقل مند عورت نے اُس سے کہا کہ وُہ کیوں ایک شہر اور . . . ماں کو ہلاک کرنا چاہتا ہے (یعنی ایک اہم شہر کو) جو ہمیشہ اپنی دانش مندی کی وجہ سے مشہُور رہا ہے ۔ جب یوآبؔ نے وضاحت کی کہ وہ صِرف باغی سبعؔ کا پیچھا کر رہا ہے، جو کہ شہر کے اندر چُھپا ہُوا ہے، تو وُہ اِس بات پر متفق ہوگئی کہ وُہ اُسے قتل کر کے

ثبوت کے طور پر اُس کا سر دیوار سے نیچے گرا دے گی۔ جونہی یہ کام ہو گیا تو یوآب نے نرسنگا بجایا اور یروشلیم کو واپس لوٹ آیا، کیونکہ اُس کا مشن مکمل ہو چکا تھا۔ سبع کی بغاوت غالباً ایک ہفتے سے زیادہ عرصے تک جاری نہ رہی۔

۲۰: ۲۳-۲۶ داؤد نے یوآب کا منصب گھٹا دیا تھا۔ اِس کی جگہ اُس نے پہلے عماسا کو (۱۹: ۱۳) اور بعد میں ابیشے کو (۲۰: ۶) مقرر کیا۔ لیکن یوآب نے پھر سے اپنا مقام حاصل کر لیا۔

آیات ۲۳-۲۶ میں بادشاہ کے اہم عہدیداروں کی تقریباً وہی فہرست ہے جو کہ ۸: ۱۵-۱۸ میں بیان کی گئی ہے۔ یوآب فوج کا سربراہ تھا۔ بنایاہ بادشاہ کے محافظوں کا انچارج تھا۔ یہوسفط مورخ تھا۔ سِوا (شرایاہ) منشی تھا، صدوق اور ابیاتر کاہن تھے (صدوق اور اخیملک پہلی فہرست میں کاہن تھے)۔ دیگر فرق یہ تھے کہ ادورام خراج کا داروغہ تھا اور عیرا یائری داؤد کا کاہن تھا (یا وزیرِ اعلیٰ) جبکہ باب ۸ میں داؤد کے بیٹوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

۴- ضمیمہ ابواب ۲۱-۲۴

۲-سموئیل کا باقی ماندہ حصہ ایک ضمیمہ ہے جس میں داؤد کے عہد کے مختلف واقعات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ لیکن اِن واقعات کو تواریخی ترتیب کے ساتھ پیش نہیں کیا گیا (تواریخی ترتیب پھر ۱-سلاطین ۱ باب میں جاری رہتی ہے)۔

ا- کال اور اِس کا خاتمہ باب ۲۱

۲۱: ۱ پہلا واقعہ ایک کال کا ہے جو تین سال تک جاری رہا۔ جب داؤد نے خداوند سے اس کی وجہ پوچھی تو اُسے بتایا گیا کہ ساؤل نے جبعونیوں سے معاہدہ توڑا تھا۔ مُلک کے اِن غیر قوم باشندوں نے یشوع کے ساتھ چالاکی سے معاہدہ کر لیا تھا۔ ساؤل نے جبعونیوں کو ہلاک کرنے سے معاہدہ کی خلاف ورزی کی تھی۔ یہ ایک ایسا فعل ہے جس کا عہدِ عتیق میں اِس سے پہلے ذِکر نہیں کیا گیا۔ "خون ریز گھرانے" کا غالباً یہ مطلب ہے کہ ساؤل کی نسل نے جبعونیوں کو ہلاک کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا تھا، اِس لئے اُن کی سزا واجبی تھی (آیات ۲-۹)۔

یہ بے حد سختی لگتی ہے کہ ایک مرے ہُوئے شخص کے جُرم کی پاداش میں ایک پُوری قوم کو سزا دی جائے، لیکن کئی صدیاں قبل اسرائیل نے جبعونیوں سے قسم کھائی تھی (یشوع ۹: ۱۹تا۲۰) اور کال کا سبب یہ تھا کہ قسم کو توڑا گیا تھا۔ وقت کے گزرنے کے ساتھ خُدا کے اِنصاف کا تقاضا کم نہیں ہو جاتا۔

۲۱ : ۲-۹ داؤد نے جبعونیوں سے معلُوم کیا کہ ساؤل کے جُرم کی وہ کِس طرح کی تلافی قبول کریں گے۔ اُنہوں نے وضاحت کی کہ انہیں نہ تو ساؤل کے سونے اور نہ ہی اُس کی چاندی کی ضرُورت ہے، اور کہ اُن کا کوئی حق نہیں کہ وُہ اسرائیل کے کِسی شخص کو ہلاک کریں۔ "تلافی کا صِرف ایک ہی راستہ ہے کہ ساؤل کے بیٹوں میں سے ساؔت کو پھانسی دی جائے۔ داؤد نے اُن کا مُطالبہ منظور کر لیا۔ یہ ساؔت بیٹے یہ تھے: رِصفہ کے دو۲ بیٹے ارموُنی اور مفیبوست (لیکن یہ یونتن کا بیٹا مفیبوست نہیں تھا) اور ساؤل کی بیٹی میرب کے پانچ۵ بیٹے۔ میکل کو مُسترد کرنے کی دو۲ وجوہات ہیں: میکل کی شادی عدری ایل سے نہیں بلکہ غلطی سے ہُوئی تھی (۱-سموئیل ۲۵: ۴۴) اور وُہ بے اولاد تھی (۲-سموئیل ۶: ۲۳)۔ یہاں پر مذکُور برزِلی ایل وُہ شخص نہیں جِس نے داؤد کی اُس وقت مدد کی جب وُہ ابی سلوم کے سامنے سے بھاگا تھا۔

۲۱ : ۱۰ ساؤل کی وفادار حرم رِصفہ رات دن لاشوں کی نِگرانی کرتی رہی تاکہ نہ تو گِدھ اور نہ ہی جنگلی درندے انہیں نقصان پہنچا سکیں۔ اُس نے فصل کی کٹائی سے اُس وقت تک یہ نگرانی جاری رکھی جب تک کہ خُدا نے بارش نہ برسائی اور یُوں کال کا خاتمہ نہ ہُوا جو اِن اموات کا سبب تھا۔

۲۱ : ۱۱-۱۴ جب داؤد نے اِس خاتون کی محبّت اور عقیدت کے بارے میں سُنا اُس نے اِن ساؔت لاشوں اور ساؤل اور یونتن کی ہڈیوں کو جنہیں یبیس جلعاد میں دفن کیا گیا تھا، احسن طریقے سے دفن کرنے کا انتظام کیا۔ ساؤل اور یونتن کی ہڈیوں کو بنیمینی قیس کی قبر میں دفن کیا گیا۔

۲۱ : ۱۵-۲۲ اِس پیرے میں فِلستی جبّاروں سے مختلِف جنگوں کا بیان ہے۔ پہلی جنگ میں اشبی بنوب، داؤد کو قتل کر دینے والا تھا کہ ابیشے نے اُس کی جان بچائی اور اُس فلستی کو جان سے مار دیا۔ اس کے بعد لوگوں نے داؤد کو لڑائی میں حِصّہ لینے نہ دیا۔ جُوب (جزر) کے مقام پر دُوسری جنگ میں سبکی نے ایک اَور جبّار کو مار دیا۔ تیسری جنگ میں

الحنان نے جاتی جولیت کے بھائی کو ہلاک کر دیا (مقابلہ کریں ۱-تواریخ ۲۰ : ۵)۔ چوتھی جنگ میں ایک ایسا جبّار مارا گیا جس کے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کی چھ چھ اُنگلیاں تھیں۔ پلینی بعض ایک رومیوں کا ذکر کرتا ہے جن کی چھ چھ انگلیاں تھیں۔ یہ بعض خاندانوں کی موروثی کیفیت تھی۔

ب۔ داؤد کی شکر گزاری کا زبور باب ۲۲

۲۲ : ۱-۵۱ اِس زبور کے الفاظ میں داؤد اپنے دشمنوں سے مخلصی اور بے شمار برکتوں کے لئے خداوند کا شکر کرتا ہے۔ یہ زبور غالباً داؤد نے اپنی سلطنت کے مستحکم ہونے کے بعد لکھا۔ ساؤل مر چکا تھا اور داؤد کی قیادت میں سلطنت متحد ہو چکی تھی اور اِسرائیل کے دشمنوں کو مُنہ کی کھانا پڑی۔ قدرے تبدیلیوں کے ساتھ یہ الفاظ زبور ۱۸ میں بھی پائے جاتے ہیں اور عہدِ جدید میں مسیح پر اِن کا اطلاق کرتے ہوئے اِن کا اقتباس کیا گیا ہے (آیت ۳ "مَیں اُسی پر بھروسا رکھوں گا" کا مُقابلہ کریں عبرانیوں ۲ : ۱۳ کے ساتھ، آیت ۵ کا مقابلہ کریں رومیوں ۱۵ : ۹ کے ساتھ)۔

مسیح کے بارے میں اِس زبور پر نگاہ ڈالتے ہوئے ہم اِس کا درج ذیل خاکہ بنا سکتے ہیں:

۱۔ دُعا کو سُننے اور اُس کا جواب دینے کے لئے خدا کی تعریف (آیات ۲-۴)
۲۔ موت نجات دہندہ کے قریب (آیات ۵-۷ا)
۳۔ خُدا پاتال کے لشکروں سے جنگ کرتا ہے، کیونکہ وُہ جی اُٹھنے میں بے سُود رکاوٹ کا باعث بنا چاہتے ہیں (آیات ۷ب-۲۰)
۴۔ وُہ وجوہات جن کی بِنا پر خُدا نے مسیح کو مُردوں میں سے جِلایا (آیات ۳۱-۴۳)
۵۔ مسیح کی دُوسری آمد، جِس میں وُہ اپنے دشمنوں کو ہلاک کرے گا (آیات ۳۱-۴۳)
۶۔ مسیح کی جلالی بادشاہی (آیات ۴۴-۵۱)

اِس کی تفصیلی تفسیر کے لئے دیکھیں زبور ۱۸ کی تفسیر۔

ج - داؤد کے سُورما

باب ۲۳

۲۳: ۱-۷ پہلی سات آیات میں داؤد کی دِل کش آخری باتوں کا بیان ہے، یعنی اُس کی آخری الہامی باتوں کو گیت کی شکل میں پیش کیا گیا ہے۔ وُہ مثالی بادشاہ مسیح کا ذکر کرتا ہے جس کی جلالی بادشاہت طلوع ہوگی۔ یہ طویل طوفانی رات کے بعد بغیر بادلوں کے صبح ہوگی۔ داؤد کو احساس تھا کہ اِس بیان کا اِس پر اطلاق نہیں ہوتا، لیکن اُسے اِس حقیقت سے تسلی ہُوئی کہ خُدا کے عہد نے اُسے یقین دِلایا کہ مسیح اُس کی نسل سے آئے گا۔ آیات ۶ اور ۷ میں بیان کیا گیا ہے کہ جب مسیح اپنی حکومت قائم کرنے کے لئے آئے گا تو وُہ بغاوت کے فرزندوں کو سزا دے گا۔

۲۳: ۸-۱۲ آیات ۸-۳۹ میں داؤد کے سُورماؤں کی ایک فہرست دی گئی ہے۔ یہ بات بہت معنی خیز ہے کہ یوآب کو اِس فہرست میں شامل ہونے کا اعزاز نہیں دیا گیا، شاید اس لئے کہ اُس نے ابی سلوم کو ہلاک کر دیا تھا (ابنیر اور عماسا کا بھی ذکر نہیں کیا گیا)۔ یہ فہرست داؤد کی حکومت کے آخری دَور کے قریب تیار کی گئی جبکہ ۱-تواریخ ۱۱: ۱۱-۴۷ میں اِس کے متوازی فہرست اِس کے دَور کے شروع میں درج کی گئی۔ گو یہ ہو بہو ایک جیسی نہیں تاہم ان دونوں میں بہت مشابہتیں ہیں۔ ان لوگوں اور اُن کی فتوحات اور کارناموں کے بارے میں ۱-تواریخ ۱۱ باب کی تفسیر میں زیادہ معلومات پائی جاتی ہیں۔

پہلے تین ۳ بہادر شخص یہ تھے:

۱- یوشیب بشیبت جو ایزنی ادینو بھی کہلاتا تھا۔ اُس نے ایک ہی وقت میں آٹھ سو ۸۰۰ آدمیوں کو مار دیا (۱-تواریخ میں تین سو ۳۰۰ آدمیوں کا ذکر ہے، لیکن یہ عدد غالباً کاتب کی غلطی تھی)۔

۲- الیعزر۔ جب اُس کے ساتھی سپاہی پیچھے ہٹ گئے تو اُس نے فلستیوں کو پیچھے دھکیل دیا۔ وُہ صرف مقتولوں کے کپڑے اتارنے کے لئے آئے۔ جنگ کے ختم ہونے پر اُس کا ہاتھ اِس قدر تھک گیا تھا کہ وہ تلوار سے چپک گیا تھا۔

۳- سمّہ۔ جب اسرائیلی مَرد بھاگ گئے تو اُس نے تنہا فلستیوں کا مقابلہ کیا۔ مسُور کے ایک کھیت میں کھڑے ہو کر اُس نے دشمن پر بڑی فتح حاصل کی۔

۲۳: ۱۳-۱۷ جن تین ۳ بے نام بہادروں کا یہاں ذکر کیا گیا ہے یہ اُس وقت داؤد کے پاس آئے جب وُہ عدُلّام کی غار میں تھا، اور جب بیت لحم پر فلستیوں کا قبضہ تھا۔ داؤد

نے ترستے ہُوئے بیت لحم کے کنوئیں کے پانی کی آرزُو کا اظہار کیا۔ یہ تینوں جوان اپنی جان پر کھیل کر فلستیوں کی صفوں کو توڑتے ہُوئے داؤد کے لئے پانی لائے۔ وُہ اُن کے جذبۂ ایثار سے اِس قدر متاثر ہؤا کہ اُس نے خُداوند کے حضُور قربانی کے طور پر اِس پانی کو انڈیل دیا۔ اُس نے اسے پینا نہ چاہا۔

۲۳: ۱۸-۲۳ داؤد کے دو ۲ اَور نامور بہادر یہ تھے:

۱- ابیشے: اُس نے تین سو ۳۰۰ آدمیوں کو ہلاک کر دیا اور وہ آیت ۱۶ میں مذکور تینوں بہادروں کا سردار تھا۔

۲- بِنایاہ: اُس نے موآب کے دو ۲ بہادروں کو مارا۔ اُس نے برف کے موسم میں ایک غار کے اندر ایک شیر کو مارا اور ایک مصری کو مارا جو اُس کی نسبت زیادہ مسلح تھا۔

۲۳: ۲۴-۳۹ داؤد کے تیس ۳۰ (یا سینتیس ۳۷) بہادروں کی آخری فہرست آیات ۲۴-۳۹ سے پیش کی گئی ہے۔

اِس باب میں بعض ایک اعداد مثلاً "تیس ۳۰ سرداروں (آیات ۱۳، ۲۴) اور سینتیس ۳۷ (آیت ۳۹) کی وضاحت کی ضرورت ہے۔ ممکن ہے کہ تیس ۳۰، اعلیٰ فوجی لوگوں کا ایک گروہ ہو، لیکن جب اُن کو بھی شمار کیا گیا جنہوں نے کسی نہ کسی وقت ان میں شریک ہو کر خدمت کی تو سینتیس ۳۷ بنتے ہیں۔ پہلے گروہ میں تین ۳ تھے۔ یعنی یوشیب بشیبت (یا ادینو)، الیعزر اور سمہ (آیات ۸-۱۲)۔ دو ۲ دُوسرے گروہ میں تھے، یعنی ابیشے اور بنایاہ (آیات ۱۸-۲۳)۔ ممکن ہے کہ تیسرے گروہ (آیات ۲۴-۳۹) میں عدد "تیس ۳۰" ایک تکنیکی اِصطلاح ہو جیسے کہ عدد "بارہ ۱۲" شاگردوں کے لئے استعمال ہوتا ہے، حالانکہ ایک یا ایک سے زائد ہمیشہ وہاں موجود نہیں ہوتے تھے۔ ممکن ہے کہ ۳۰ سے زائد وُہ ہوں جو اُن کی جگہ رکھے گئے ہوں جو جنگ میں مر گئے تھے، مثلاً بت سبع کا شوہر حِتّی اوریاہ، جس کا فہرست کے آخر میں ذِکر ہے۔

خُداوند یسوع کے بھی اپنے بہادر مرد اور عورتیں ہیں۔ جیسے داؤد نے اُس کی خِدمت کرنے والے بہادروں کو یاد رکھا بعینہٖ خُداوند یسوع اپنے خِدمت گاروں کو یاد رکھتا ہے۔ ہمارا خواہ کیسا ہی درجہ کیوں نہ ہو، ہم ایمان کی اچھی کُشتی لڑیں۔

۵- داؤد کی مردم شماری اور اس کے نتائج

باب ۲۴

ولیم۔ ڈی۔ کروکٹ کا خیال ہے کہ یہاں جن واقعات کو درج کیا گیا ہے، وہ داؤد کے یروشلیم کو فتح کرنے کے بعد (باب ۵) اور شہر میں عہد کا صندوق لانے سے پہلے وقوع پذیر ہوئے (باب ۶)۔

۲۴: ۱ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے اپنے قہر میں داؤد سے کہا کہ وہ اسرائیل اور یہوداہ کی مردم شماری کرے۔ لیکن ۱-تواریخ ۲۱: ۱ سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ شیطان نے اُسے یہ قدم اٹھانے کے لئے اُبھارا۔ شیطان نے تحریک دی، داؤد نے اِس پر عمل کیا (اپنے دِل کے غرور کی وجہ سے) اور خدا نے اِس کی اجازت دی۔ ہفتادی ترجمے میں آیت ۱ میں "اُس نے" کے بجائے "شیطان نے" لکھا ہے۔

۲۴: ۲-۹ جب بادشاہ نے یوآب کو حکم دیا کہ وہ گنتی کرے، تو اِس فوجی سپہ سالار نے داؤد کی نسبت زیادہ دانش مندی کا مظاہرہ کیا۔ اُس نے بھانپ لیا تھا کہ مردم شماری کا مقصد داؤد کے غرور کو تقویت دینے کے مترادف ہے۔ چنانچہ اُس نے بادشاہ سے درخواست کی کہ وہ اس کام سے باز رہے، لیکن سب بے سُود تھا۔ داؤد کے فرماں بردار یوآب اور اُس کے آدمی پورے مُلک میں پھر کر لوگوں کی گنتی کرنے لگے۔ اُن کے شمار کے مطابق سارے اسرائیل میں آٹھ لاکھ اور یہوداہ میں پانچ لاکھ بہادر مرد نکلے۔

خروج ۳۰: ۱۲، ۱۳ میں حکم دیا گیا ہے کہ جب مردم شماری کی جائے تو فی کس نیم مثقال خداوند کی نذر کے طور پر لیا جائے۔ لیکن داؤد کی اِس مردم شماری میں ایسی کسی بات کا ذکر نہیں ہے۔ اُس کے غرور نے مردم شماری کی تحریک دی۔ مردم شماری کی بنا پر اُس کا بھروسا خداوند کے بازو پر نہیں بلکہ فوج کی کثرت پر ہوگا۔

۲۴: ۱۰-۱۴ جب مردم شماری کے اختتام پر بادشاہ کو مجرم قرار دیا گیا تو اُس نے خدا سے معافی کی درخواست کی۔ خدا نے جاد نبی کو اُس کے پاس بھیجا اور اُس کے لئے تینوں میں سے کسی ایک سزا کو قبول کرنے کی پیش کش کی۔ (۱) ملک میں سات سال کال رہے (۲) تین مہینوں تک اپنے دشمنوں سے بھاگتا پھرے (۳) تین دن تک مملکت میں مری ہو۔ داؤد نے کہا کہ ہم انسان کے ہاتھوں میں نہیں بلکہ خدا کے ہاتھوں میں پڑنا قبول

کرتے ہیں۔

۲۴: ۱۵-۲۵ پھر خُداوند نے تین ۳ دن تک مَری بھیجی تو ستّر ہزار مَر گئے۔ فرشتہ سارے یروشلیم کو برباد کرنے کو تھا، لیکن خدا نے اُسے اروناہ (ارنان) کے کھیت میں روک دیا۔ داؤد نے خُداوند سے کہا کہ وُہ کیوں بنی اسرائیل کو ہلاک کر رہا ہے جبکہ اُس کا اپنا گھرانا گناہ کا مرتکب ہُؤا ہے۔ خُدا نے جاد کی معرفت داؤد کو جواب دیا کہ وُہ اروناہ کے کھلیان پر ایک مذبح بنائے۔ چنانچہ داؤد نے فوری طور پر اروناہ یبوسی سے جگہ خریدنے کے انتظامات کئے۔ گو اروناہ ایک غیر قوم تھا اُس نے نہ صرف بغیر کسی قیمت کے کھلیان کی پیش کش کی بلکہ قربانی کے لئے بیلوں اور ایندھن کے لئے دائیں چلانے کے اوزار اور بیلوں کا سامان بھی پیش کیا۔ داؤد نے بہت خوبصورت جواب دیا "مَیں خُداوند اپنے خُدا کے حضُور ایسی سوختنی قربانیاں نہیں گزرانوں گا جن پر میرا کچھ خرچ نہ ہُؤا ہو۔"

بالآخر داؤد نے وُہ بیل اور کھلیان چاندی کے پچاس ۵۰ مثقال دے کر خرید لیا (۱-تواریخ ۲۱: ۲۵ میں لِکھا ہے کہ داؤد نے اِس جگہ کے لئے سونے کے چھ سو ۶۰۰ مثقال ادا کئے، لیکن اِس میں کھلیان کی مُلحقہ جگہ بھی شامل تھی)۔ جب قربانی چڑھائی گئی تو وبا جاتی رہی (آیت ۲۵)۔

کوہِ موریاہ پر اروناہ کا کھلیان غالباً وہی جگہ ہے جہاں ابرہام نے اضحاق کی قربانی دی۔ اِسی مقام پر بعد ازاں سلیمان کی ہیکل، اور مسیح کے ایام میں ہیرودیس کی ہیکل تعمیر کی گئی۔ آج کل یہاں مسجدِ اقصیٰ موجود ہے۔ یہی مصیبت کے دنوں میں اور بالآخر ہزار سالہ دور میں ہیکل کی جگہ ہوگی۔

ایمان کے سورماؤں کے بیان کے سلسلے میں کتاب مُقدّس میں بڑی دیانت داری سے کام لیا گیا۔ داؤد کے ایمان کے ساتھ ساتھ اُس کے گناہوں کا بھی ذِکر کیا گیا ہے۔ ہم نے داؤد کو بھیڑیں چراتے، جلاوطنی میں رہتے اور بالآخر سربلند ہوتے دیکھا۔ بہت تھوڑے لوگ خُداوند کے اِتنے قریب رہے جِتنا کہ داؤد رہا۔ اور تھوڑے ہی ایمان دار داؤد سے بڑے گناہ میں گرے۔ لیکن اِن سب حالتوں میں خُداوند نے اُسے سنبھالے رکھا۔ داؤد جن تجربات سے گزرا، ہم اُن سے مستفید ہوتے ہیں کیونکہ اُس نے انہیں اپنے مزامیر میں درج کیا ہے۔

زبُور ہم کے الفاظ داؤد کی زندگی کا نہایت موزوں خلاصہ پیش کرتے ہیں۔

”مَیں نے صبر سے خُداوند پر آس رکھی۔ اُس نے میری طرف مائل ہو کر میری فریاد سُنی۔ اُس نے مجھے ہولناک گڑھے اور دلدل کی کیچڑ میں سے نکالا اور اُس نے میرے پاؤں چٹان پر رکھے اور میری روش قائم کی۔ اُس نے ہمارے خُدا کی ستائش کا نیا گیت میرے مُنہ میں ڈالا۔ بہتیرے دیکھیں گے اور ڈریں گے اور خُداوند پر توکّل کریں گے“ (زبُور ۴۰: ۱-۳)۔

ا۔ سلاطین

تعارُف

سلاطین کی پہلی کتاب میں قوم کی تاریخ داؤدؔ کے عہدِ حکومت کے اختتام سے آخز کے دَورِ سلطنت کے وَسط تک درج کی گئی ہے۔ سلیمانؔ کا تخت ہمارے خداوند کی ہزار سالہ بادشاہت کا پیش خیمہ ہے۔ کسی قوم کی ترقی اور زوال کا انحصار حکمران اور اُس کی رعایا کے کردار پر ہوتا ہے، اور اِس سے ہمارے لئے ایک اہم اُصول متعین ہوتا ہے کہ برکت کی شرط فرمانبرداری ہے۔

۱۔ مُسَلّمہ فہرست میں منفرد مقام

سلاطین کی دُو کتابیں شروع میں ایک ہی کتاب تھیں۔ اِن کی اہمیت کا اِس بات سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ سلیمانؔ کے دَورِ حکومت کے آغاز سے بابلی اسیری تک ۴۰۰ سالہ تاریخ پر مُحیط ہیں۔ یہ نہ صِرف یہوداہ کی حکومتوں (جیسے کہ تواریخ کی کتاب بیان کرتی ہے) بلکہ شمال میں برگشتہ قوم "اسرائیل" یا افرائیم کی حکومتوں کا بھی بیان کرتی ہیں۔ یہ محض تاریخ کی کتابیں ہی نہیں، بلکہ سلاطین کی کُتُب بادشاہوں کا رُوحانی تجزیہ بھی پیش کرتی ہیں کہ آیا اُنہوں نے خُداوند کی پرستش کی یا بُتوں کی۔ یا کہ انہوں نے خداوند کی خدمت میں نیم دِلی کا مظاہرہ کیا۔

ایلیاہ اور اُس کے جانشین الیشع نبی کی خِدمات قارئین کے لئے خاص ترقی کا باعث ہوں گی۔

سلاطین کی کُتُب کا ایک اہم سبق یہ ہے کہ خُدا وفاداری کا اجر اور برگشتگی کی سزا دیتا ہے۔ حزقیاہ اور یوسیاہ اوّل الذِکر کی واضح مثالیں ہیں (۲۔ سلاطین ۱۸:۳، ۲۲:۲) اور موخر الذِکر کی واضح مثال یہ ہے کہ قومی سطح پر پہلے تو شمالی بادشاہت (۷۲۲ ق۔م)، اور بعد ازاں جنوبی بادشاہت (۵۸۶ ق۔م) اسیری میں چلی گئی۔

۲۔ مُصَنّف

سلاطین کی کُتُب کا اِنسانی مُصَنِّف نامعلوم ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ اِن کا بیشتر حِصّہ

دستاویزات کی بنا پر رُوح القُدس کی راہنمائی سے "تالیف کیا گیا۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اِن دَو کتابوں کا کوئی کاہن مُصنّف ہے، لیکن برگشتہ شمالی بادشاہت میں کہاں کوئی ایسا کاہن ہوگا؟ ممکن ہے کہ کسی نبی نے اِن کتابوں کو لکھا ہو۔ اگر اِن کُتب کا کوئی کاہن مؤلف تھا تو ممکن ہے کہ وُہ عزرا ہو اور اگر کسی نبی نے انہیں تالیف کیا تو ہو سکتا ہے کہ یا تو حِزقی ایل یا پھر یرمیاہ ہو۔

۳۔ تاریخِ تصنیف

۲۔ سلاطین کی کتاب ایک مصالحت کُن تحریر کے ساتھ اِختتام پذیر ہوتی ہے کہ شاہِ بابل اویل مرودک نے شاہِ یہوداہ یہویاکین کو ۳۷ سالہ قید کے بعد سرفراز کیا (۵۶۰ ق۔م)۔ لیکن ایک اَور حوصلہ افزا واقعہ جو واضح طور پر کتاب میں موجود نہیں، وُہ یہودیوں کی فلسطین میں واپسی کا آغاز ہے (۵۳۶ ق۔م)۔ چونکہ یہ بعید از قیاس ہے کہ سلاطین کی کتاب کا ایسا مُحبِّ وطن مُصنّف اِس واپسی کو نظر انداز کر دے لہٰذا واپسی کا آغاز اِس کتاب کی تصنیف کے بعد ہی ہُوا ہوگا۔ یُوں لگتا ہے کہ سلاطین کی تالیف ۵۶۰ اور ۵۳۶ ق۔م کے درمیانی عرصے میں ہوئی۔

۴۔ پس منظر اور مضامین

سلاطین کی کتابوں میں نُمایاں طور پر بادشاہوں اور انبیا کا ذکر کیا گیا ہے۔ کسی بادشاہ کی سزا و جزا کا انحصار اُس کی خداوند سے وفاداری یا نافرمانی پر ہوتا۔ اور انبیا کی خدمت یہ تھی کہ وُہ برگشتہ قوم کو یہوواہ کی طرف رجوع لانے کی دعوت دیتے۔

او۔ جے۔ جبسن اِن دونوں کتابوں کا درجِ ذیل خلاصہ پیش کرتا ہے:

> یہ بادشاہوں کے دَو تواریخی خاندانوں کا مِلا جُلا بیان ہے۔ دَس قبائل پر مشتمل اسرائیل کو بعض اوقات شمالی سلطنت بھی کہا گیا ہے کیونکہ اِس کا علاقہ یروشلیم کے شمال میں تھا۔ اپنے پہلے بادشاہ یُربعام سے لے کر اِس کی تباہی اور اسُور کی اسیری تک یہ سلطنت مسلسل خُدا کے حضُور نافرمانی اور بُت پرستی کی مُرتکب رہی۔ جنوبی سلطنت یہوداہ سے بھی اپنے خداوند سے وفاداری کے ضمن سے بہُت سی کوتاہیاں ہوئیں، تاہم اِس کا قلیل بقیہ وفادار رہا۔ سب سے شان دار

دَور سلیمان کی بادشاہت کا دَور تھا۔ ہیکل کی تعمیر اور اِس کی مخصوصیت دیگر تمام اَدوار کی نسبت زیادہ اہمیت کی حامل رہی، اور یہ خُدا کی نظر میں بہت اہم تھی۔ سلیمان کی حکومت انحراف اور سزا کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ یہ ہمارے لئے آگاہی ہے کہ جب خُدا کے کلام کی تحقیر کی جائے اور اُس کی مراعات اور دی ہُوئی عِزّت کا غلط استعمال کیا جائے، تو اِس کا انجام کیا ہوتا ہے۔ جب مسلسل نافرمانی سے فضل کی ہر ایک دعوت کو ردّ کر دیا گیا تو غیر اقوام تے نہیں بلکہ خُدا نے پہلے تو شمالی اور بعد ازاں جنوبی سلطنت کو برباد کر دیا۔

خاکہ

۱۔ داؤد کے آخری ایاّم ۱:۱ - ۲:۱۱

ا- ادونیاہ کی تخت پر قابض ہونے کی کوشش ۱:۱ - ۳۸
ب- سلیمان کا جیحون پر مسح کیا جانا ۱:۳۹ - ۵۳
ج- داؤد کا سلیمان کو حتمی طور پر فرائضِ سلطنت سونپنا ۲:۱ - ۱۱

۲- سلیمان بادشاہ کا سنہری دورِ حکومت ۲:۱۲ - ۱۱:۴۳

ا- سلیمان کا مخالف عناصر کو ختم کرنا ۲:۱۲ - ۴۶
ب- سلیمان کی حکمت باب ۳
ج- سلیمان کے منتظمین ۴:۱ - ۱۹
د- سلیمان کی شان وشوکت ۴:۲۰ - ۳۴
ہ- سلیمان کی ہیکل ابواب ۵ - ۷
(۱) سلیمان کا حیرام بادشاہ سے معاہدہ باب ۵
(۲) ہیکل کا نقشہ اور تعمیر باب ۶
(۳) دیگر عمارتوں کی تعمیر ۷:۱ - ۱۲
(۴) ہیکل کا سازوسامان ۷:۱۳ - ۵۱
و- ہیکل کی مخصوصیت باب ۸
ز- سلیمان کی شہرت ابواب ۹، ۱۰
(۱) سلیمان کے ساتھ خدا کا عہد ۹:۱ - ۹
(۲) حیرام کے لئے تحائف ۹:۱۰ - ۱۴
(۳) اُس کی رعایا اور قربانیاں ۹:۱۵ - ۲۵
(۴) اُس کی بحریہ ۹:۲۶ - ۲۸
(۵) سبا کی ملکہ ۱۰:۱ - ۱۳

(۶) سیلمان کی دولت ۱۰:۱۴-۲۹

ح۔ سلیمان کی برگشتگی اور موت باب ۱۱

۳۔ مُنقسم سلطنت ابواب ۱۲-۲۲

ا۔ یہوداہ کا بادشاہ رحُبعام ۱۲:۱-۲۴

ب۔ اسرائیل کا بادشاہ یرُبعام ۱۲:۲۵-۱۴:۲۰

(۱) یرُبعام کے باطل مذہبی مراکز ۱۲:۲۵-۳۳

(۲) یرُبعام اور مردِ خدا ۱۳:۱-۳۲

(۳) یرُبعام کی باطل کہانت ۱۳:۳۳، ۳۴

(۴) یرُبعام کے بیٹے کی موت ۱۴:۱-۲۰

ج۔ یہوداہ کا بادشاہ رحُبعام (جاری ہے) ۱۴:۲۱-۳۱

د۔ یہوداہ کا بادشاہ ابیام ۱۵:۱-۸

ہ۔ یہوداہ کا بادشاہ آسا ۱۵:۹-۲۴

و۔ اسرائیل کا بادشاہ ندب ۱۵:۲۵-۲۷

ز۔ اسرائیل کا بادشاہ بعشا ۱۵:۲۸-۱۶:۷

ح۔ اسرائیل کا بادشاہ ایلہ ۱۶:۸-۱۰

ط۔ اِسرائیل کا بادشاہ زِمری ۱۶:۱۱-۲۰

ی۔ اسرائیل کا بادشاہ تبنی ۱۶:۲۱، ۲۲

ک۔ اسرائیل کا بادشاہ عُمری ۱۶:۲۳-۲۸

ل۔ اسرائیل کا بادشاہ اخی اب اور ایلیاہ نبی ۱۶:۲۹-۲۲:۴۰

(۱) اخی اب کے گناہ ۱۶:۲۹-۳۴

(۲) ایلیاہ اور کال ۱۷:۱-۷

(۳) ایلیاہ اور صارپت کی بیوہ ۱۷:۸-۲۴

(۴) بعل کے پُجاریوں کو ایلیاہ کا چیلنج ۱۸:۱-۱۹

(۵) ایلیاہ کی بعل کے پجاریوں پر فتح ۱۸:۲۰-۴۰

(۶) بارش کے لئے ایلیاہ کی دُعا	۱۸: ۴۱-۴۶
(۷) ایلیاہ کا حورب کو بھاگ جانا	۱۹: ۱-۱۸
(۸) ایلیاہ کا الیشع کو مقرر کرنا	۱۹: ۱۹-۲۱
(۹) اخی آب کی ارام پر پہلی فتح	۲۰: ۱-۲۲
(۱۰) اخی آب کی ارام پر دُوسری فتح	۲۰: ۲۳-۳۴
(۱۱) اخی آب کی نافرمانی	۲۰: ۳۵-۴۰
(۱۲) اخی آب کے نبوت کے خلاف جرائم	باب ۲۱
(۱۳) اخی آب کی آخری جنگ	۲۲: ۱-۴۰
م۔ یہوداہ کا بادشاہ یہوسفط	۲۲: ۴۱-۵۰
ن۔ اسرائیل کا بادشاہ اخزیاہ	۲۲: ۵۱-۵۳

تفسیر

۱- داؤد کے آخری ایام ۱:۱- ۲: ۱۱

ا- ادونیاہ کی تخت پر قابض ہونے کی کوشش ۱:۱- ۳۸

۱:۱-۴ داؤد کی عمر اب ستر سال تھی اور اُس کی صحت گر رہی تھی- وہ تاریخ کے منظر سے تقریباً ہٹنے والا تھا- آیت ۲ میں اُس کے خادموں کے مشورے سے پہلی نظر میں تو دھچکا سا لگتا ہے- تاہم اُن ایام میں یہ دستور قابلِ قبول تھا اور داؤد جیسے شخص کی بیماری کے سلسلے میں بڑی اہمیت کا حامل تھا- یہ مشکوک اخلاقی قدروں کا عمل نہ تھا اور عوامی سطح پر بھی رسوائی کی بات نہیں تھی- ہم وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ داؤد ابی شاگ کے ساتھ جنسی فعل کا مرتکب نہ ہوا (آیت ۴ ب) - اور دوسرے باب سے معلوم ہوتا ہے کہ اُسے داؤد کی قانونی طور پر بیوی تصوّر کیا گیا کیونکہ جب ادونیاہ نے ابی شاگ سے بیاہ کی سلیمان سے درخواست کی، تو اِس سے یہ اخذ کیا گیا کہ وہ یوں تخت کا دعویدار بننا چاہتا ہے (۲: ۲۱، ۲۲)-

۱: ۵-۱۰ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ادونیاہ داؤد کی اولادِ نرینہ میں سے اب سب سے بڑا تھا (۲: ۲۲)- اِس لئے وہ اپنے آپ کو تخت کا آئندہ دعویدار تصوّر کرتا ہے- امنون اور ابی سلوم دونوں مر چکے تھے- غالباً کلیاب بھی مر چکا تھا (۲-سموئیل ۳: ۲-۴)- باپ کی موت سے پہلے ادونیاہ نے بادشاہ ہونے کا دعویٰ کر دیا، اُس نے بہت بڑا جلوس تیار کیا اور یوآب اور ابی یاتر کی حمایت بھی حاصل کر لی- وہ خوبصورت بھی تھا- بہت سے لوگوں نے اُس کی حمایت کا اعلان کر دیا- آیت ۶ ا سے ظاہر ہوتا ہے کہ داؤد اُس کے خوب ناز نخرے اُٹھاتا تھا اور ادونیاہ ایک بگڑا ہوا نوجوان تھا- جب ادونیاہ نے عین راجل کے نزدیک بہت سے جانوروں کی قربانی دی تو اُس نے سب کو ضیافت کے لئے دعوت دی سوائے اُن لوگوں کے جنہیں وہ اپنے باپ کے وفادار تصوّر کرتا تھا - یعنی ناتن نبی، داؤد کے بہادر

اشخاص، بنایاہ اور سلیمان کو اُس نے دعوت نہ دی۔

۱: ۱۱-۳۸ سلیمان کی پیدائش سے قبل خدا نے داؤد کو بتا دیا تھا کہ اُس کے بعد سلیمان اسرائیل کا بادشاہ ہوگا (۱-تواریخ ۲۲: ۹-۱۰)۔ ناتن کی خواہش تھی کہ خداوند کے کلام کو پورا ہوتے ہوئے دیکھے۔ ادونیاہ کے خطرے کے پیشِ نظر اُس نے بڑی سمجھ بوجھ سے داؤد کی اِس مسئلے کی طرف توجہ دِلائی۔ جیسے ناتن نے سکھایا تھا، بت سبع نے بیمار بادشاہ کے حضور حاضر ہوکر اُسے سازش کی خبر دی۔ اُس نے اُسے پہلے سے کیا ہؤا وعدہ یاد دلایا (گو یہ وعدہ تحریری نہیں تھا)، کہ اُس کا بیٹا سلیمان اگلا بادشاہ ہوگا۔ جُونہی اُس نے اپنی درخواست کو ختم کیا کہ عوامی سطح پر سلیمان کے اُس کا جانشین ہونے کا اعلان کیا جائے، ناتن پہنچ گیا اور بت سبع چلی گئی۔ ناتن نے ادونیاہ کی حکومت پر قابض ہونے کی سازش کے بارے میں خبر کو دُہراتے ہوئے پوچھا کہ آیا یہ بادشاہ کی خواہش ہے۔ جب داؤد نے بت سبع کو بلایا تو ناتن چلا گیا۔ داؤد نے بت سبع کو یقین دلایا کہ سلیمان ہی بادشاہ ہوگا۔ تب اُس نے صدوق کاہن، ناتن نبی اور بنایاہ کو تاکید کی کہ وہ سلیمان کو بادشاہ کے اپنے خچر پر سوار کرکے شہر کے باہر جیحون کے چشمے پر لے جاکر اُسے بادشاہ ہونے کے لئے مسح کریں۔

ب- سلیمان کا جیحون پر مسح کیا جانا ۱: ۳۹-۵۳

چُونکہ عام خیال ہے کہ سلیمان دو سال سے اپنے باپ کے ساتھ حکومت کر رہا تھا جس کے لئے اُسے مسح کیا گیا ہوگا، اس لئے اُسے اِس موقعے پر دُوسری بار مسح کیا گیا جس سے اُسے واحد حکمران کے طور پر تسلیم کیا گیا۔ جب صدوق کاہن نے اُسے عوامی سطح پر مسح کیا تو اِس سے داؤد کے پیروکاروں نے بہت زیادہ خوشی منائی، لیکن ادونیاہ اور اُس کے ساتھ ضیافت منانے والوں پر خوف چھا گیا۔ جب موخر الذکر کو معلوم ہؤا کہ سلیمان اب شاہی تخت پر بیٹھ گیا ہے اور داؤد اِس کے لئے خداوند کا شکرگزار ہے، تو اُنہیں احساس ہؤا کہ ادونیاہ کی سازش ناکام ہوگئی ہے۔ ادونیاہ نے بھاگ کر خیمۂ اجتماع میں مذبح کے سینگ پکڑ لئے۔ اِس عمل کا یہ مطلب تھا کہ اُسے سزا سے تحفظ ملے۔ سلیمان نے حکم دیا کہ اگر ادونیاہ نے اپنے آپ کو لائق ثابت کیا تو اُس کی جان بخشی کر دی جائے گی لیکن اگر آئندہ کسی بدی میں پکڑا گیا تو اُسے سزا دی جائے گی۔ تب انہوں نے ادونیاہ کو گھر بھیج دیا۔

ج۔ داؤد کا سلیمان کو حتمی طور پر فرائضِ سلطنت سونپنا ۲: ۱-۱۱

اگر داؤد اپنی جلاوطنی میں مسیح کے اِس فضل کے دَور میں ردّ کئے جانے کا مثیل ہے تو سلیمان مسیح کے اُس کے ہزار سالہ دَور میں حکومت کرنے کا مثیل ہے۔ جب وُہ اپنی بادشاہت قائم کرنے کے لئے واپس آئے گا، اُس کا پہلا کام یہ ہوگا کہ وُہ اپنی بادشاہت کو ہر ایک ٹھوکر کھلانے والی شئے سے پاک کرے گا۔ ہم باب ۲ میں اِس کی تصویر دیکھتے ہیں۔

اپنی موت سے قبل داؤد نے سلیمان کو باقاعدہ اُمورِ مملکت تفویض کئے اور اُسے تاکید کی کہ وُہ خداوند کا وفادار رہے۔ نیز اُسے تاکید کی کہ چند ایک لوگوں کے لئے خصوصی اقدام اُٹھائے۔ یوآب کو ہلاک کیا جائے کیونکہ اُس نے ابنیر اور عماسا کو قتل کیا تھا۔ برزلّی ایل کے بیٹوں سے مہربانی اور شفقت کا اظہار کیا جائے کیونکہ داؤد جب ابی سلوم کے سامنے سے بھاگا تھا تو اُن کے باپ نے اُس سے مہربانی کی تھی۔ سِمعی کو ہلاک کیا جائے کیونکہ اُس نے داؤد پر لعنت کی تھی، اور اِن اقدام کے لئے سلیمان خود تفصیلات طے کرے۔ یہ الفاظ "صُلح کے وقت خونِ جنگ بہایا" (آیت ۵ ب) NIV میں یوں درج ہیں "صُلح کے وقت اُن کا خُون ایسے بہانا جیسے کہ جنگ کے وقت میں۔"

چالیس سال تک حکومت کرنے کے بعد داؤد انتقال کر گیا اور اُسے یروشلیم میں دفن کیا گیا۔

۲۔ سلیمان بادشاہ کا سُنہری دَورِ حکومت ۲: ۱۲-۱۱: ۴۳

ا۔ سلیمان کا مخالف عناصر کو ختم کرنا ۲: ۱۲-۴۶

۲: ۱۲-۲۵ سلیمان اپنے باپ کے تخت پر بیٹھا اور اُس کی سلطنت نہایت مُستحکم ہُوئی۔ ادونیاہ کو اِس بات کا رنج تھا کہ اُسے تخت سے محرُوم کر دیا گیا ہے، حالانکہ اُسے یہ تسلیم کرنا پڑا کہ سلیمان خدا کی مرضی سے تخت نشین ہُوا ہے (۱۵ ب)۔ شاید معصُومیت یا عیاری سے اُس نے بت سبع کی معرفت سلیمان بادشاہ سے درخواست کی کہ داؤد کی خدمت گُزار ابی شاگ اُس سے بیاہ دی جائے۔ سلیمان نے اِس درخواست کو

اِس نقطۂ نگاہ سے دیکھا کہ اِس کے بعد وُہ سلطنت کا مطالبہ کرے گا۔ چنانچہ اُس نے بنایاہ کو حکم دیا کہ وُہ ادونیاہ کو ہلاک کر دے۔

۲: ۲۶-۳۴ بادشاہ نے ابیاتر کاہن کو کہانت سے معزول کر دیا، کیونکہ اُس نے ادونیاہ کی ناکام سازش میں اُس کی مدد کی تھی۔ یہ عیلی کے گھرانے پر خدا کی عدالت کی جزوی تکمیل تھی (دیکھیں ۱-سموئیل ۲: ۳۱-۳۵)۔ جب یوآب نے سُنا کہ ابیاتر کو معزول کر دیا گیا ہے تو وُہ مذبح کے سینگوں میں پناہ لینے کے لئے بھاگ گیا۔ بنایاہ نے اُسے حکم دیا کہ وُہ مذبح کو چھوڑ دے، لیکن یوآب نے انکار کر کے کہا کہ مَیں یہیں مرنا چاہتا ہُوں۔ بنایاہ نے فوراً اُسے قتل کر دیا اور اُسے بیابان میں اُس کے اپنے ہی گھر میں دفن کر دیا۔ عماسا اور ابنیر کے قتل کا بالآخر انتقام لے لیا گیا۔ جو لوگ خدا کی شریعت کو توڑتے ہیں، خدا کا مذبح انہیں کسی طرح کی پناہ نہیں دیتا۔

۲: ۳۵ بنایاہ کو فوج کا سپہ سالار مقرر کر دیا گیا اور ابیاتر کی جگہ صدوق کاہن بنا۔ بنایاہ نے ساؤل کے دَور سے داؤد کی خدمت کی تھی۔ وُہ بہت بہادر شخص تھا اور داؤد کے شخصی محافظوں کا انچارج تھا (۲-سموئیل ۲۰: ۲۳)۔ اُس کی داؤد کے گھرانے سے مسلسل وفاداری اُس کی جرأت سے سبقت لے گئی۔ جو لوگ داؤد کے عظیم تر فرزند خداوند یسوع مسیح کی خدمت کرتے ہیں، لازم ہے کہ اُن میں جرأت اور وفاداری کی خوبیاں ہوں۔

۲: ۳۶-۴۶ سلیمان نے فوری طور پر سِمعی کو قتل کرنے کا حکم نہ دیا، بلکہ اُسے ایک طرح سے گھر میں نظر بند کر دیا، اور اُسے منع کر دیا کہ وُہ شہر کو نہ چھوڑے۔ تین سال کے بعد سِمعی یروشلیم کو چھوڑ کر جات میں دو مفرور غلاموں کو ڈھونڈنے کے لئے گیا۔ یُوں اُس نے اُس قسم کو توڑا جو اِس سے قبل اُس نے سلیمان سے کھائی تھی۔ اور اُس نے ثابت کر دیا کہ وُہ نہ تو داؤد کا وفادار تھا اور نہ ہی سلیمان کا ہے۔ جب وُہ واپس آیا تو بادشاہ نے بنایاہ کو حکم دیا کہ اُسے موت کے گھاٹ اُتار دے۔

سلیمان نے اُن لوگوں کو جو اُس سے مخلص نہ تھے بڑی سختی سے اپنی راہ سے ہٹا دیا اور یُوں اپنی سلطنت کو مستحکم کیا۔ اِس کے بعد اُس کی سلطنت میں امن ہو گیا۔ مسیحی ایمان دار اگر اپنے دِل سے اُن باتوں کو نکال دے جو مسیح کی حکومت کے خلاف ہیں تو اُسے اطمینان ملے گا۔

ب۔ سلیمان کی حکمت باب ۳

۳: ۱ سلیمان نے فرعون کی بیٹی سے شادی کی جو اُس وقت مصر پر حکمران تھا۔ شاید اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اُس کا سیاسی اتحاد پر بھروسا تھا۔ گو اِس شادی میں سیاسی مصلحت تو تھی لیکن رُوحانی طور پر تباہ کُن تھی اور یہ شریعت کے لحاظ سے بھی ممنوع تھا۔ اِس کے بعد سلیمان کی حرموں کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا حتیٰ کہ بدیشی بیویوں کی تعداد سینکڑوں تک بڑھ گئی۔ یوں سلیمان نے بہت سی بیرونی حکومتوں سے اتحاد کر لیا لیکن وُہ خدا سے دُور ہوتا گیا (۱۱: ۱-۸)۔

۳: ۲-۴ یہاں جن اُونچے مقاموں کا ذِکر ہے وُہ خُداوند کی پرستش کے لئے استعمال کئے جاتے تھے۔ یہ شریعت کے مُطابق نہ تھا۔ خُدا کی پرستش اُس مقام پر کرنا چاہئے تھی جو اُس نے مخصُوص کیا ہو۔ لیکن یہاں اِس بِنا پر درگزر کیا گیا کیونکہ جب سے فلستیوں نے ۱۰۵۰ ق م میں سیلا کو برباد کر دیا اور عہد کے صندُوق کو لے گئے تو کوئی مقرر شُدہ مقام نہیں تھا (۱-سموئیل ۴ باب)۔ ہیکل کی تعمیر کے بعد اونچے مقاموں کا استعمال جاری رہا لیکن وُہ بُت پرستی کے لئے استعمال کئے جاتے تھے۔ گو اِس وقت عہد کا صندُوق یرُوشلیم میں تھا لیکن خیمۂ اجتماع تقریباً چھ میل دُور جبعُون میں تھا (۱-تواریخ ۲۱: ۲۹)، غالباً یہاں بادشاہ نے اپنی حکومت کے آغاز میں ایک ہزار سوختنی قُربانیاں چڑھائیں۔

۳: ۵-۱۵ پھر خدا جبعُون میں اُس پر ظاہر ہُوا اور اُس سے پُوچھا کہ وُہ سب سے زیادہ کیا کچھ چاہتا ہے۔ بادشاہ نے خدا سے درخواست کی کہ اُسے اسرائیل قوم پر حکمرانی اور انصاف کرنے کے لئے سمجھنے والا دِل عنایت کرے۔ خُداوند اِس درخواست سے خُوش ہُوا اور یہ منظور کر لی گئی۔ اِس کے ساتھ دولت اور حشمت اور عُمر کی درازی کا وعدہ بھی کیا گیا بشرطیکہ سلیمان خدا کی فرماں برداری کرے۔ آج بھی خدا ہر اُس شخص کو جو اُس سے مانگے عظیم ترین نعمت عطا کرتا ہے یعنی مسیح خُداوند "جس میں حکمت اور معرفت کے سب خزانے پوشیدہ ہیں" (کلسیوں ۲: ۳)۔

۳: ۱۶-۲۸ باب ۳ کے باقی ماندہ حصّے میں بادشاہ کی بڑی حِکمت کی ایک مثال دی گئی ہے۔ دو کسبیاں آپس میں لڑ رہی تھیں کہ شیر خوار بچّے کی ماں کون ہے۔ جب سلیمان

نے یہ دھمکی دی کہ بچّے کو تلوار کے ساتھ دو۲ برابر کے حصّوں میں تقسیم کر دیا جائے، تو اصلی ماں کا پتہ چل گیا کیونکہ اُس نے یہ خواہش ظاہر کی کہ بچّہ خواہ مجھے نہ بھی مِلے، اُسے مارا نہ جائے۔ سلیمان کی ایسی حِکمت سے لوگ ڈرنے لگے اور سارے اِسرائیل میں اُسے عزّت کی نگاہ سے دیکھا جانے لگا۔

ج۔ سلیمان کے مُنتظمین ۴: ۱-۱۹

۴: ۱-۶ اِن آیات میں سلیمان کے اعلیٰ عُہدے داروں یا کابینہ کی فہرست دی گئی ہے۔ عزریاہ جو صدوق کا پوتا تھا، اُس کی جگہ سردار کاہن بنا۔ الیحورف اور اخیاہ منشی تھے۔ یہوسفط مؤرخ تھا۔ بنایاہ فوجوں کا سپہ سالار تھا۔ صدوق اور ابیاتر کاہن تھے۔ عزریاہ منصب داروں کا سردار تھا۔ زبود بادشاہ کا دوست تھا۔ اخیسر محل کا دیوان تھا۔ ادونرام بیگار کا منصرم تھا۔ آیت ۴ میں مذکور نام "ابیاتر" سے ایک مشکل پیش آتی ہے کہ اگر یہ وُہی شخص ہے جسے سلیمان نے ۲: ۲۷ میں معزُول کر دیا تو ممکن ہے کہ اُسے اِس دَور کے بعد معزُول کیا گیا ہو۔ یا شاید ابھی تک کہانت کا خطاب تھا گو وُہ کہانتی اُمور اب سرانجام نہیں دے رہا تھا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ یہ کوئی اَور ابیاتر ہو (دیکھیں ۲- سموئیل ۸: ۱۵-۱۸)۔ میتھیو پول اِس کی یوں تشریح کرتا ہے:

> بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہاں سلیمان کے تمام اعلیٰ عُہدے داروں کا ذِکر ہے، وُہ جو اس وقت موجُود تھے، وُہ جو اُس وقت سے پہلے تھے، اور جو بعد میں فائز کیے گئے۔ وہ اس رائے کو آیت ۱۱ اور ۱۵ سے قائم کرتے ہیں جہاں دو۲ ایسے اشخاص کا ذِکر ہے جنہوں نے سلیمان کی دو۲ بیٹیوں سے شادی کی، جو اِس وقت کے بہت سال بعد کی گئی۔

۴: ۷-۱۹ سلیمان نے اسرائیل کے مُلک کو بارہ۱۲ اضلاع میں تقسیم کیا اور ہر ایک ضِلع پر ایک ایک منصب دار مقرر کیا جو لوگوں سے رَسد اکٹھی کرتا تھا۔ ہر ایک علاقے کے منصب دار کو سال میں مہینہ بھر رَسد پہنچانی پڑتی تھی۔ یہوداہ کا یہاں ذِکر نہیں ہے۔

د۔ سلیمان کی شان و شوکت ۴: ۲۰-۳۴

۴: ۲۰-۲۱ سلیمان کی حکمرانی میں سلطنت دریائے فرات سے فلستیوں کے مُلک تک اور مِصر کی سرحد تک وسیع ہوگئی (آیات ۲۱، ۲۴)۔ اِس علاقے کا بیشتر حصّہ

اُن مُلکوں پر مشتمل تھا جو سُلیمان کے باج گزار تھے لیکن اسرائیل کا حِصّہ نہیں تھے۔ چنانچہ سلیمان کی سلطنت فلستینی عہد کی پُوری تکمیل نہیں تھی (پیدائش ۱۵: ۱۸-۲۱)۔

۴: ۲۲-۲۸ سلیمان کی شاہانہ حشمت کو بیان کیا گیا ہے: بہت زیادہ رسد، اور اُس کے ہزارہا گھوڑے وغیرہ۔ لیکن ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ اِتنے کُھلے اخراجات کے لئے عوام پر بھاری ٹیکس عائد کرنا ضروری تھا۔ سلیمان کا اِس قدر گھوڑے اکٹھے کرنا خُدا کے حکم کی خِلاف ورزی تھی (استثنا ۱۷: ۱۶)۔ (آیت ۲۶ اور ۲-سلاطین ۹: ۲۵ میں بظاہر تضاد کے لئے اُس باب پر تفسیر مُلاحظہ فرمائیے)۔

۴: ۲۹-۳۴ پھر بادشاہ کی حِکمت کا حوالہ دیا گیا ہے۔ وُہ سب آدمیوں سے زیادہ دانِش مند تھا۔ آیت ۳۱ میں مذکور دانش ور اشخاص زارح کے بیٹے تھے (۱-تواریخ ۲: ۶)۔ ایتان زبُور ۸۹ کا مُصنِّف تھا۔ ہیمان نے زبُور ۸۸ لکھا۔ ہمیں دُوسرے اشخاص کے بارے میں کُچھ علم نہیں۔ سلیمان نے تین ہزار مثلیں کہیں جن میں سے کچھ حِصّہ امثال کی کتاب میں محفُوظ ہے۔ اُس نے ایک ہزار پانچ گیت لکھے۔ غزل الغزلات اِن سب میں سے بہترین ہے۔ آیت ۳۳ کا مطلب ہے کہ اُسے بہت سے علُوم کا پتہ تھا اور کائنات میں سے تشبیہات کے ساتھ اُس نے اپنی حکمت کو واضح طور پر بیان کیا۔ لوگ اُس کی باتیں سُننے کے لئے دُور دُور سے آتے تھے۔

ط۔ سلیمان کی ہیکل ابواب ۵-۷

(۱) سلیمان کا حیرام بادشاہ سے معاہدہ باب ۵

۵: ۱-۱۲ حیرام صُور کا ایک غیر قوم بادشاہ تھا۔ لبنان میں اُس کے پاس لکڑی کے وسیع ذخائر تھے۔ وُہ داؤد کا بہت اچھا دوست تھا اور اَب سلیمان کے ساتھ بھی ویسی ہی دوستی کا اِظہار کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ اُس نے یہ اِنتظام کیا کہ وُہ سلیمان کو لکڑی مہیا کرے گا جس سے وُہ خُداوند کے لئے ہیکل تعمیر کر سکے۔ سلیمان نے لبنان کے شمال میں لکڑی کاٹنے میں مدد کے لئے اپنے کارکن بھیجنے کا وعدہ کیا۔ یہ اِنتظام کیا گیا کہ لکڑیوں کو گٹھوں میں باندھ کر بُحیرۂ رُوم کے ذریعے یافا تک پہنچایا جائے اور پھر وہاں سے یروشلیم لے جایا جائے۔ لکڑی کی قیمت کی ادائیگی کے طور پر سلیمان حیرام کے گھرانے کو سال بہ سال رسد پہنچاتا تھا۔

۵: ۱۳-۱۸ لکڑی کاٹنے کے بہت بڑے کام کے لئے بہت سے آدمیوں کی

ضرورت تھی۔ سلیمان نے بنی اسرائیل کے تیس ہزار بیگاری لئے اور اُن میں سے دس دس ہزار کو ہر ماہ بھیجتا تھا۔ اِن آدمیوں کے علاوہ بادشاہ کے پاس اسّی ہزار کنعانی غلام بھی تھے، جو اسرائیل کی پتھر کی کانوں میں کام کرتے تھے۔ وہ ہیکل کے لئے پتھر تیار کرتے تھے (قب ۵: ۱۵؛ ۲۔ تواریخ ۲: ۱۸،۱۷)۔ اُس کے پاس ستّر ہزار بوجھ اُٹھانے والے بھی موجود تھے۔

سلیمان کے وسیع تعمیراتی منصوبوں کے لئے بہت سے غلاموں کی ضرورت تھی (قب ۹: ۱۵ - ۲۲) لیکن اِس کام کے لئے یہ بھی ناکافی تھے۔ اِس لئے اُسے مجبوراً اسرائیلیوں کو بھی بیگار کے لئے لینا پڑا (غالباً اُن میں یہوداہ کے لوگ شامل نہیں تھے)۔ اسرائیلی روایتی طور پر آزاد منش لوگ تھے۔ یہی امر بعد میں سلطنت کی تقسیم کا ایک بڑا سبب بنا (۱۲: ۴)۔ کس قدر ضروری ہے کہ تمام معاملات میں الٰہی حکمت سے کام لیا جائے اور دوسروں کی فلاح اور احساسات کو کچلا نہ جائے۔

(۲۔ تواریخ ۲ باب کی تفسیر میں اِن دونوں ابواب میں بظاہر عددی تضادات کی تشریح ملاحظہ فرمائیے)۔

(۲) ہیکل کا نقشہ اور تعمیر باب ۶

۶:۱ آیت ۱ کے مطابق ہیکل کی تعمیر کا کام مصر سے خروج کے ۴۸۰ سال بعد شروع کیا گیا۔ اگر سلیمان نے ۹۶۷/۶۶ ق-م میں تعمیر کا آغاز کیا تو اِس کے مطابق خروج کی تاریخ ۴۴۶/۴۷ ق-م ہو گی۔ تاہم حتمی طور پر تاریخوں کا تعین ممکن نہیں ہے۔ اِس سلسلے میں علما کے مابین کافی اختلاف ہے، لیکن ۱۴۴۶ ق م خروج کی پہلی تاریخ کے بہت قریب ہے۔

۶:۲-۶ ہیکل کے نقشے کے سلسلے میں باب چھ ۶ میں تفصیلات دی گئی ہیں۔ بعض اوقات یہ بہت ہی تکنیکی اہمیت کی حامل ہیں اور اِس کی قطعی تصویر معلوم کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ تاہم ہمیں یہ معلوم ہے کہ ہیکل کی تعمیر یوں کی گئی۔ یہ ۹۰ فٹ لمبی، ۳۰ فٹ چوڑی اور ۴۵ فٹ بلند تھی (آیت ۲)۔ یہ دو کمروں میں تقسیم کی گئی تھی۔ پہلا کمرہ پاک مقام تھا۔ اِس کی لمبائی ۶۰ فٹ، چوڑائی ۳۰ فٹ اور اونچائی ۴۵ فٹ تھی (آیات ۲، ۱۷)۔ غالباً چھت کے قریب جالی دار کھڑکیاں بنائی گئیں جن سے روشنی اندر آتی اور دھواں باہر جاتا تھا۔ دوسرا کمرہ پاک ترین مقام تھا جس کی لمبائی ۳۰ فٹ، چوڑائی ۳۰ فٹ اور اونچائی ۳۰ فٹ تھی۔ ڈیوڑھی میں مزید ۳۰ فٹ لمبائی کا مشرق یا سامنے کے کونے میں اضافہ کیا گیا اور یہ زمین کی

سطح سے ۱۵ فُٹ بُلند تھی۔ ہیکل کے شمال، مغرب اور جنوب کی اطراف میں کاہنوں کے لئے مُلحقہ کمروں کی تین منزلیں تھیں۔ یہ کمرے ہیکل کی دیوار کے ساتھ تھے لیکن اِس کا حصّہ نہ تھے۔

۶: ۷-۱۰ ہیکل کے لئے لکڑی کا کام اور پتھروں کا کام کان میں ہی اُن کے حُجم کے مُطابق تیار کر کے مکمل کیا گیا تاکہ جب اُنہیں یروشلیم میں لایا جائے تو لوہے کے اوزاروں کے بغیر ہی انہیں ایک دُوسرے کے ساتھ جوڑ دیا جائے (آیت ۷)۔ یُوں ہیکل بڑی خاموشی سے تعمیر کی گئی، بعینہٖ خُدا آج کل خاموشی سے اپنی زندہ ہیکل کو تعمیر کر رہا ہے۔ آیت ۸ اور ۱۰ میں مُلحقہ کمروں کے لئے دروازوں اور ہر ایک منزِل کی لمبائی کا بیان کیا گیا ہے (۷½ فُٹ)۔ آیت ۹ میں پُوری ہیکل کی چھت کا بیان ہے۔

۶: ۱۱-۲۲ ہیکل کی تعمیر کے دوران خُداوند کا کلام سلیمانؔ پر نازِل ہُوا اور اُس نے داؤدؔ کے ساتھ کئے ہوئے وعدے کی تصدیق کی کہ اگر بادشاہ خُداوند کا فرماں بردار رہے تو خُدا بنی اسرائیل کے درمیان اپنی ہیکل میں رہے گا (آیات ۱۱-۱۳)۔ عمارت کے اندر کی طرف دیودار کی لکڑی لگی ہُوئی تھی، اور اُس پر سونا منڈھا ہُوا تھا۔ کوئی پتھر دکھائی نہیں دیتا تھا۔ یہ پتھر بڑی مہارت سے کاٹے گئے تھے۔ سپرؔجن اِس کا رُوحانی اطلاق کرتا ہے:

> حتّٰی کہ بنیاد کے پتھر بھی کُھردرے نہیں تھے، وُہ تراشے ہُوئے تھے اور نہایت قیمتی تھے۔ خُدا چاہتا ہے کہ جو کُچھ اُس کے لئے کیا جائے اچھی طرح سے کیا جائے۔ اُسے اِس بات کی پَروا نہیں کہ انسان کس نگاہ سے دیکھتا ہے بلکہ وُہ اپنی روحانی ہیکل کے زِندہ پتھروں کی خوبصُورتی سے خوش ہوتا ہے جو مشاہدے کی نِگاہ سے پوشیدہ ہیں۔

۶: ۲۳-۲۸ پاک ترین مقام میں عہد کے صندوق کے دونوں طرف کَندہ کئے ہُوئے دو کروبی تھے جن پر سونا منڈھا ہُوا تھا۔ اُن کے پھیلے ہُوئے پَر ایک دیوار سے دُوسری دیوار تک پہنچتے تھے۔ یہ وُہ کروبی نہیں تھے جو سرپوش پر تھے (خروج ۲۵: ۱۸؛ ۳۷: ۹)۔

۶: ۲۹، ۳۰ ہیکل کے اندر صرف سونا ہی سونا دِکھائی دیتا تھا۔

۶: ۳۱-۳۵ پاک ترین مقام میں دروازوں کا آیات ۳۱ اور ۳۲ میں ذِکر ہے۔ دونوں کمرے ایک پردے کے ذریعے بھی علیحدہ کئے گئے تھے جو پاک مکان کے دروازوں کے اندر کی طرف لٹکے ہُوئے تھے (۲-تواریخ ۳: ۱۴)۔ پاک مقام میں جانے کے لئے دروازوں کا

آیات ۳۳ - ۳۵ میں بیان ہے ۔

۶:۳۶ ہیکل کے سامنے کاہنوں کا اندرُونی صحن تھا ۔ بیرونی صحن اور اُس کے درمیان ایک چھوٹی سی دیوار تھی ۔ یہ دیوار تراشے ہُوئے پتھروں کی تین صفوں اور دیودار کے شہتیروں کی ایک صف پر مُشتمل تھی ۔

اندرُونی صحن میں قربانیوں کے لئے ایک بڑی سی پیتل کی قربان گاہ تھی اور پیتل کا ایک بڑا حوض کاہنوں کی طہارت کے لئے تھا اور دس چھوٹے حوض بھی تھے (باب ۷) ۔ بیرونی صحن عام بنی اسرائیل کے لئے تھا ۔

۶:۳۷، ۳۸ ہیکل کی تعمیر کا آغاز سلیمان کی حکومت کے چوتھے سال میں ہُوا ۔ تعمیر کا کام سات سال میں پایۂ تکمیل کو پُہنچا ۔

(۳) دِیگر عمارتوں کی تعمیر ۷:۱-۱۲

۷:۱ اب سلیمان کے اپنے محل، دیگر شاہی عمارات اور شاہی عدالت کی تعمیر کا بیان شُروع ہوتا ہے ۔

سلیمان کا گھر یا شاہی محل ۱۳ سال کے عرصے میں تعمیر ہُوا ۔ یہ ہیکل کے جنوب مشرق اور پاک ترین مقام کی دیوار کے عین باہر تعمیر کیا گیا ۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ سلیمان کے اپنے محل کی تعمیر میں ہیکل کی نسبت چھ سال زیادہ لگے ۔ اِس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اُس کو خُدا کے جلال کی نسبت اپنی اَنا کا زیادہ خیال تھا ۔ دُوسری طرف سے یہ بھی ممکن ہے کہ ہیکل کی تعمیر میں اِس لئے صرف سات سال لگے کہ اُس نے ہزارہا مزدُور لگائے تاکہ جلدی کام ختم ہو جائے ۔

۷:۲-۱۲ لبنان کے بَن کی لکڑی کا محل (آیات ۲-۵) عدالتِ عظمیٰ کے برآمدے کے جنوبی حصّے میں تھا ۔ اِس کی نمایاں خصُوصیت یہ تھی کہ اِس میں دیودار کے متعدد ستُون تھے ۔ ہمیں حتمی طور پر معلُوم نہیں کہ یہ عمارت کس کام میں لائی جاتی تھی، لیکن ہم ۱-سلاطین ۱۰: ۱۷ سے اخذ کرتے ہیں کہ یہ اسلحہ خانہ تھا ۔ لبنان کے بَن کی لکڑی کے محل کے عین ساتھ ہی شمال میں ستُونوں کا برآمدہ تھا (آیت ۶) ۔ یہ غالباً عدالت کے برآمدے اور تخت گاہ کا مدخل تھا (آیت ۷) ۔ شاہی محل کے ساتھ ہی فرعون کی بیٹی کا گھر تھا، جہاں عین ممکن ہے کہ حرم میں رہتی

نہیں (آیت ۸)۔ تمام عمارت قیمتی پتھروں سے بنائی گئی تھی جو ناپ کے مُطابق کاٹے گئے تھے۔ بڑے صحن کے گرداگرد دیوار پتھروں کی تینؔ قطاروں سے بنی تھی اور اِسے دیودار کے شہتیروں سے ڈھانپا گیا تھا۔

لبنانؔ کے بَن کی لکڑی کا محل ستُونوں کا برآمدہ، تخت کا برآمدہ (عدالت کا برآمدہ) یہ سب محل کا حِصّہ تھے۔ فرعون کی بیٹی کے محل کا برآمدہ شاہی رہائش گاہ سے ملحق تھا۔

(۴) ہیکل کا سازوسامان ۷: ۱۳-۵۱

۷: ۱۳، ۱۴ حیرام وُہ حیرام نہیں جو صُور کا بادشاہ تھا۔ یہ یہُودی نژاد ایک بہت اچھا کاریگر تھا جو صُور میں رہتا تھا۔

۷: ۱۵-۲۲ اِس کے بعد پیتل کے دُو بڑے ستونوں کا ذِکر ہے جو ہیکل کے مدخل پر بنائے گئے تھے۔ ایک کا نام یاکینؔ (وُہ قائم کرے گا) اور دُوسرے کا بوعز (اُس میں قوت ہے) تھا۔ ہر ایک ستون کے اُوپر کمان نما تاج تھا، جو بہت زیادہ مزیّن تھا۔ گو ان ستُونوں کی ساخت کی تفصیلات دِی گئی ہیں، لیکن ہمیں ان کی رُوحانی اہمیت کے بارے میں کُچھ نہیں بتایا گیا۔ کسی نے یہ نہایت ہی خوبصُورت خیال پیش کیا ہے کہ دَورِ حاضر میں خُدا کی زِندہ ہیکل کے ستون پاکیزہ کردار کے ایمان دار ہیں (گلتیوں ۲: ۹)۔ مکاشفہ ۳: ۱۲ میں خُدا غالب آنے والوں سے وعدہ کرتا ہے کہ وُہ انہیں اپنے آسمانی مَقدِس میں ستُون بنائے گا جو ابد تک قائم رہیں گے۔

۷: ۲۳-۲۶ ڈھالے ہوئے پیتل کا حوض اندرُونی صحن میں ایک بہت بڑا حوض تھا جسے پیتل کے بارّہ بیل اٹھائے ہُوئے تھے۔ یہ حوض ہیکل اور مذبح کے درمیان میں جنوب کی طرف تھا (۲-تواریخ ۴: ۱۰)۔ اِس میں کاہنوں کے لئے ہاتھ پاؤں دھونے کے لئے پانی رکھا جاتا تھا۔

۷: ۲۷-۳۹ بڑے حوض کے علاوہ وہاں دسؔ چھوٹے حوض بھی تھے جن میں سے ہر ایک چارؔ پہیوں والے سٹینڈ پر رکھا تھا۔ ۸: ۶۴ تک پیتل کے مذبح کا کوئی ذکر نہیں حالانکہ یہ بھی اندرُونی صحن میں تھا۔

۷: ۴۰-۴۷ حیرام نے ہیکل سے متعلق ڈھالے ہُوئے پیتل کے سارے کام کی نگرانی کی، جس میں دیگیں، بیلچے اور ہیکل کے برتن شامل تھے۔ پیتل کی چیزیں مٹی میں ڈھالی جاتی تھیں

(آیت ۴۶)۔

۷: ۴۸-۵۰ پاک مقام کے سامان میں بخور کی سونے کی قربان گاہ ، سونے کی میز ، نذر کی روٹی کے لئے سونے کی دس میزیں (۲-تواریخ ۴: ۸)، خالص سونے کے دس سنہری شمع دان اور سونے کے برتن شامل ہیں۔

۷: ۵۱ داؤد نے ہیکل کے لئے بہت زیادہ تیاری کی تھی ، لیکن اُسے اُس کو تعمیر کرنے کی اجازت نہ دی گئی۔ سلیمان نے اِن خزانوں کو ہیکل میں لاکر انہیں محفوظ کیا۔

اِس باب اور ۲-تواریخ ۲-۴ ابواب میں بظاہر اختلافات پر ۲-تواریخ کی تفسیر میں بحث کی گئی ہے۔

و- ہیکل کی مخصوصیّت باب ۸

۸: ۱-۵ جب ہیکل مکمل ہوگئی تو اگلا قدم یہ تھا کہ عہد کے صندوق کو یروشلیم کے اُس حصّے سے جو داؤد کا شہر یا صیّون کہلاتا تھا ، کوہِ موریا پر ہیکل میں لایا جائے۔ یہ کام عمارت کی تعمیر کے ایک سال بعد انجام دیا گیا (آیت ۲ سے ۱-سلاطین ۶: ۳۷، ۳۸ سے مقابلہ کریں)۔

خیموں کی عید سے عین پہلے ایک بہت بڑی قومی تعطیل کا اعلان کیا گیا اور کاہن اور لاوی عہد کے صندوق ، خیمۂ اجتماع اور پاک چیزوں کو لے کر آئے۔ اِس کے بعد بہت سی بھیڑوں اور بیلوں کی قربانیاں دی گئیں۔

۸: ۶-۹ عہد کے صندوق کو پاک ترین مقام میں رکھا گیا ۔ ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ چوبوں کے سرے پاک مکان سے الہام گاہ کے سامنے دکھائی دیتے تھے لیکن باہر سے دکھائی نہیں دیتے تھے۔ اِس وقت عہد کے صندوق میں صرف پتھر کی دو لوحیں تھیں۔ ہمیں یہ نہیں بتایا گیا کہ مَن کے مرتبان یا ہارون کے پھلے پھولے ہوئے عصا کو کیا ہوا (عبرانیوں ۹: ۴)۔

۸: ۱۰، ۱۱ جونہی عہد کے صندوق (مسیح کے مشابہ) کو اُس کے مناسب مقام میں رکھا گیا تو جلالی اَبر سے جو خدا کی حضوری کو ظاہر کرتا ہے ، ہیکل بھر گئی۔ کاہن اپنی ذمّہ داریاں سرانجام نہ دے سکے کیونکہ خداوند کے جلال سے گھر بھر گیا تھا۔

۸: ۱۲، ۱۳ جب سارا کام ختم ہوگیا تو سلیمان خداوند سے مخاطب ہوا۔ خدا نے کہا تھا کہ وہ گہری تاریکی میں رہے گا۔ اب سلیمان نے اُس کے لئے ایک عالی شان گھر بنایا ، جس میں

پاک ترین مقام بھی تھا جہاں خداوند کے اپنے جلال کے سوا اور کسی طرح کی روشنی نہیں تھی ۔

۸: ۱۴-۲۱ تب بادشاہ نے اپنا مُنہ پھیرا اور حاضرین کو برکت دی ۔ اُس نے بتایا کہ ہیکل کے سلسلے میں خُدا نے جو وعدہ داؤد کے ساتھ کیا تھا، وُہ اب پُورا ہُوا اور وُہ مطمئن ہے کہ عہد کا صندوق اب مقررہ جگہ پر رکھ دیا گیا ہے ۔

۸: ۲۲-۲۶ مخصوصیت کی دُعا آیات ۲۲-۵۳ میں درج کی گئی ہے ۔ ہیکل کے سلسلے میں داؤد سے کئے ہُوئے وعدے کو پُورا کرنے کے لئے خُدا کی بڑائی کرنے کے بعد اُس نے اُس سے اِلتجا کی کہ وُہ داؤد سے کئے ہُوئے ایک اَور وعدے کو پُورا کرے کہ تخت پر بیٹھنے کے لئے داؤد کی نسل کے آدمیوں کی کمی نہیں ہوگی ۔

۸: ۲۷-۳۰ گو سلیمان کو اِس بات کا احساس تھا کہ زمین پر بنائی ہُوئی کوئی بھی عبادت گاہ اِتنی وسیع نہیں کہ عظیم خُدا وہاں سما سکے تاہم اُس نے اِلتجا کی کہ خُداوند اِس ہیکل کو قبول کرے اور جب وُہ یا بنی اسرائیل میں سے کوئی شخص بھی وہاں خُدا سے مناجات کرے تو وُہ اُن کی دُعا کو سُن کر انہیں مُعاف کرے ۔

۸: ۳۱-۵۳ بادشاہ نے مختلف خصوصی اُمور کی ایک فہرست دی جن کے لئے خُدا کے جواب کی خاص طور پر ضرورت تھی :

۱- ایسے قانونی مقدمات میں جہاں کوئی حتمی گواہی دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے قسم کھائی جائے خدا مجرم کو سزا اور بے گناہ کو جزا دے ۔

۲- جب اسرائیل کی فوج کو اُن کے گناہ کے سبب سے شکست ہو تو جب وُہ اپنے گناہ کا اِقرار کریں تو انہیں اُن کے مُلک میں بحال کرے (آیات ۳۳، ۳۴) ۔

۳- خشک سالی میں جب لوگ اُس کے حضور خاکساری سے دُعا کریں تو وُہ مینہ برسائے (آیات ۳۵، ۳۶) ۔

۴- اگر کال، وبا، بادِ سموم، گیروئی، ٹڈی یا کملا ہو یا دشمن اُن کا محاصرہ کر لیں، تو جب لوگ ہیکل کی طرف مُنہ کر کے دُعا کریں تو وُہ مُلک کو مُعاف کرے ۔

۵- اگر کوئی غیر قوم یہودیت کے حلقہ بگوش ہو کر خُدا سے دُعا کرے تو خدا اُس نو مُرید کی دُعا کا جواب دے (آیات ۴۱-۴۳) ۔

۶- سلیمان نے جنگ میں فتح کی دُعاؤں کے لئے خُدا سے اِلتجا کی کہ وُہ ایسی تمام

مناجات کو یاد رکھے ۔

۷۔ سلیمان نے آنے والے اُن ایام کو بھی دیکھا جب اسرائیل کو گناہ کے سبب سے اسیری میں لے جایا جائے گا ۔ اُس نے خُداوند سے اِلتجا کی کہ جب لوگ توبہ کریں تو وہ اُن کی دُعاؤں کو سُنے اور اُن کو اسیر کرنے والوں کے دِلوں کو پھیر دے تاکہ وہ اُن سے مہربانی سے پیش آئیں کیونکہ اسرائیل اُس کے لوگ ہیں جنہیں وہ مُلکِ مِصر سے چھڑا کر لایا ہے ۔ اِن آیات کی بابل کی اسیری اور بعد ازاں خورس کے فرمان کے تحت بنی اسرائیل کی واپسی میں تکمیل ہوئی (آیات ۴۶-۵۳)۔

۸: ۵۴-۶۱ خُدا سے مناجات کرنے کے بعد سلیمان نے امّت کو برکت دی اور خداوند کی حضوری سے لئے دُعا کی، اور کہ وہ اپنی امّت کو قوت بخشے کہ وہ اُس سے وفادار رہے اور دُنیا کی قوموں میں خداوند کی گواہ ہو۔

سلیمان کے کلماتِ برکت اُس کی باقی دُعا کی طرح عظیم رُوحانی سچائیوں کی سمجھ کو ظاہر کرتے ہیں
(۱) خُدا قابلِ بھروسا ہے "اُس میں سے ایک بات بھی خالی نہ گئی" (آیت ۵۶)۔ کتنی بڑی گواہی ہے
(۲) ماضی مستقبل کی ضمانت ہے (آیت ۵۷)۔ چونکہ خُدا لاتبدیل ہے (بمقابلہ عبرانیوں ۱۳: ۸) اِس لئے ہم اُس پر بھروسا کر سکتے ہیں۔ اُس نے گزشتہ ایام میں ہمارے ساتھ جو سلوک کیا آئندہ زمانے میں بھی ہمارے ساتھ ویسا ہی سلوک کرے گا (بمقابلہ یشوع ۱: ۵)۔
(۳) خُداوند کی پیروی کرنے میں انسان کو خُدا کی مدد کی ضرورت ہے (آیت ۵۸)۔ یہ سچائی یرمیاہ نبی بھی جانتا تھا اور اُس نے اِس کے لئے دلیل پیش کی (دیکھیں یرمیاہ ۱۰: ۲۳؛ ۱۷: ۹) حتیٰ کہ انسان کی آزاد مرضی کا جذبہ بھی خُدا کی طرف سے ہے ۔ یہ فی الحقیقت ایک تناقض ہے ۔ یُوحنا ۱۶: ۸-۱۱ میں رُوح القُدس کے کام سے موازنہ کریں ۔ (۴) ہمیں روزمرّہ کی ضروریات کے لئے خدا کی مدد کی ضرورت ہے ۔ ("ہر روز کی ضرورت کے مطابق" آیت ۵۹)۔ اور وہ نہ تو اونگھتا ہے اور نہ ہی سوتا ہے (زبور ۱۲۱: ۴)۔ (۵) خدا اپنے فرزندوں کو اُن کی خود غرضانہ عیاشی کے لئے نہیں دیتا بلکہ اِس لئے دیتا ہے کہ دیگر لوگ اُسے جانیں (آیت ۶۰)۔ (۶) اِن سب باتوں کے پیش نظر کیا ہم کُلی طور پر اُس کے وفادار ہو کر اُس کی فرماں برداری کریں گے؟ (آیت ۶۱)۔

یہی دُعا ۲- تواریخ ۶ باب میں بھی مندرج ہے، لیکن اِس میں سلیمان نے اپنی تین درخواستوں

کے ساتھ دُعا کو ختم کیا (۲-تواریخ ۶: ۴۰-۴۲)۔ اِن تینوں درخواستوں کا ۱-سلاطین میں ذِکر نہیں۔ پھر ۱-سلاطین میں سلیمان نے لوگوں کو جو برکت دی (آیات ۵۴-۶۱) اِس کا ذِکر ۲-تواریخ میں نہیں آیا۔

۸: ۶۲-۶۵ بہُت سے جانوروں کی قربانیوں میں سے کچھ اُس بڑی جماعت کے کھانے کے لئے استعمال کی گئیں جو وہاں جمع تھی (آیت ۶۵)۔ چونکہ پیتل کا مذبح اتنا بڑا نہیں تھا کہ اُس پر سب سوختنی قربانیوں کے لئے گنجائش ہو، اِس لئے سلیمان نے صحن کے درمیان میں ایک جگہ مخصوص کی جہاں خُداوند کے حضور باقی قربانیاں گزرانی گئیں۔ مخصوصیت کے اِس عظیم موقعے پر خوشی، پرستش اور شُکر گزاری کا اظہار کیا گیا۔ ذبح کئے ہوئے ہزاروں جانوروں میں سے ایک بھی خطا یا جُرم کی قربانی کے طور پر نہ گزرانا گیا۔

اِس موقعے پر سلیمان نے اسرائیلیوں کے ساتھ خیموں کی عید منائی۔ شمال سے دان کے نزدیک حمات کے مدخل سے اور جنوب میں مصر کی نہر کے علاقے تک پورے مُلک سے لوگ آئے ہُوئے تھے۔ مخصوصیت اور خیموں کی عید چودہ ۱۴ روز تک جاری رہی۔

۸: ۶۶ تب لوگ مسرور ہو کر اپنے گھروں کو لوٹ گئے۔ ۲-تواریخ ۷: ۹ میں لکھا ہے کہ ”آٹھویں دِن“ ایک مقدس مجمع فراہم ہُوا، جب کہ آیت ۶۶ میں لکھا ہے کہ آٹھویں دِن لوگوں کو رُخصت کر دیا گیا۔ جان ہیلے اِن دونوں بیانات کو یُوں ہم آہنگ کرتا ہے:

> خیموں کی عید مہینے کی پندرھویں تاریخ کو شروع ہوئی اور بائیسویں تاریخ کو ختم ہوئی، اور یہ ”مُقدس مجمع“ ”آٹھویں دِن“ اختتام پذیر ہُوا (احبار ۲۳: ۳۳-۳۹)، جس کے اختتام پر سلیمان نے لوگوں کو رخصت کیا، یعنی اگلی صبح ۲۳ تاریخ کو رخصت کیا گیا (۲-تواریخ ۷: ۱۰)۔

ز- سلیمان کی شُہرت ابواب ۹-۱۰

(۱) سلیمان کے ساتھ خُدا کا عہد ۹: ۱-۹

۹: ۱-۵ سلیمان کی دُعا کے جواب میں خدا نے وعدہ کیا کہ ہیکل اس کا گھر ہوگا اور وہ ہمیشہ تک وہاں اپنا نام رکھے گا۔ گو سلیمان کی ہیکل کا عرصۂ دراز سے وجود نہیں ہے، تاہم

خُدا یروشلیم میں اُس ہیکل میں سکونت کرے گا جب خُداوند یسوع اپنی عالمگیر بادشاہت قائم کرنے کے لئے واپس آئے گا۔ اب خدا ایمان داروں کی کلیسیا کی ہیکل میں سکونت پذیر ہے۔

۹:۶-۹ جہاں تک سلیمان کے گھرانے کا تعلق ہے، خُدا نے وعدہ کیا کہ سلیمان اور اُس کے بیٹوں کی نسل ہمیشہ تخت پر بیٹھے گی بشرطیکہ وُہ خداوند کی فرماں برداری کریں۔ لیکن اگر وُہ زندہ خُدا سے برگشتہ ہو کر بُتوں کی پرستش کرنے لگیں، تب وُہ انہیں اسیری میں بھیج دے گا، ہیکل کو برباد کر دے گا اور اسرائیل کو غیر قوموں کے درمیان ضربُ المثل اور انگُشت نما بنا دے گا۔ ہیکل کھنڈر کا ڈھیر بن جائے گی اور یہاں ہر آنے والا اُس کی بربادی پر حیران ہوگا۔

(۲) حیرام کے لئے تحائف ۹:۱۰-۱۴

جہاں تک اِس پیرے کا تعلق ہے، بعض مفسّرین کا خیال ہے کہ سلیمان نے حیرام سے ایک سَو ۱۲۰ بیس قنطار سونا اُدھار لیا تھا (آیت ۱۴) تاکہ اپنے وسیع تعمیراتی منصوبوں کو مکمّل کرے اور حیرام کو ضمانت کے طور پر گلیل کے بیس ۲۰ شہر دِئے تھے۔ چونکہ حیرام نے پہلے بھی مدد کی تھی (آیت ۱۱ لو) اِس لئے سلیمان نے قرض مانگنے میں ہچکچاہٹ محسوس نہ کی۔ جب حیرام نے شہروں کو دیکھا تو وُہ اُسے پسند نہ آئے، اِس لئے اُس نے اُن کا نام کبول کا مُلک رکھا (مطلب 'ناپسندیدہ' گندے، کُوڑا۔ لغوی مطلب: کِسی کام کے نہیں)۔ ۲-تواریخ ۸:۲ سے ظاہر ہوتا ہے کہ سلیمان نے قرض کی ادائیگی سے شہروں کو چھڑا لیا۔

(۳) اُس کی رعایا اور قربانیاں ۹:۱۵-۲۵

۹:۱۵-۲۳ - آیات ۱۵-۲۲ میں تعمیراتی منصوبے میں سلیمان کی طرف سے بیگار کے کام کا بیان ہے۔ حصُور، مجدّو اور جزر وہ تین ۳ شہر تھے جنہیں سلیمان نے دفاع کے مقاصد کے لئے قلعہ بند کیا۔ حصُور شمال میں تھا اور یہ ملک کے شمالی راستے کا تحفّظ کرتا تھا۔

مجدّو شمال مرکزی فلسطین کا ایک اہم شہر تھا۔ یہاں سے اسدرلون کے میدان صاف نظر آتے تھے۔ اِس کا اہم تجارتی شاہراہوں کے مرکز پر تسلط تھا۔ اور یہ یردن کی وادی (جنوب میں) اور مرکزی میدانوں (شمال میں) کے تحفّظ کے لئے کلیدی کردار ادا کرتا تھا۔

جزر یروشلیم کے مغرب میں ایک اہم تجارتی شاہراہ پر واقع تھا جو مُلک کے وسطی حصے سے ساحل پر فلستیوں کے علاقے کی طرف جاتی تھی - آیت ۲۰ میں مذکور تمام غیر قوم قیدیوں کو جبری مشقت کے لئے استعمال کیا جاتا تھا - بنی اسرائیل میں سے کسی کو غُلام نہ بنایا گیا - سلیمان کے کام پر پانچ ہزار پانچ سو نگران تھے -

۲۴:۹ ملّو جسے سلیمان نے بنایا یروشلیم کے لئے ایک قسم کی فصیل تھی - یہ فرعون کی بیٹی کے محل کی تکمیل کے بعد تعمیر کی گئی -

۲۵:۹ سلیمان خُداوند کے حضور تین بڑی عیدوں یعنی بے خمیری روٹی، ہفتوں کی (یعنی پنتکُست) اور خیموں (۲-تواریخ ۱۳:۸) کی عیدوں پر سال میں تین بار قربانیاں گزرانتا تھا -

(۴) اُس کی بحریہ ۲۸-۲۶:۹

ایلوت کے نزدیک خلیج عقبہ میں عصیون جابر میں سلیمان کا بحری بیڑا تھا - حیرام نے بیڑے کے ساتھ اپنے ملازم اوفیر کو بھیجے (صحیح مقام نامعلوم ہے - بعض کا خیال ہے کہ یہ جنُوبی عرب ہے، بعض ایک ہندوستان اور بعض افریقہ کا نام پیش کرتے ہیں) - وُہ چار سو بیس قنطار سونا سلیمان بادشاہ کے پاس لائے -

(۵) سبا کی ملکہ ۱۳-۱:۱۰

باب ۱۰ کا مقصد سلیمان کی حشمت کو بیان کرنا ہے - پینے کے برتنوں سے بحری بیڑوں تک، ہاتھی دانت کے تخت سے لے کر کاریگروں کے ہاتھوں سے بنے ہُوئے رتھوں تک، اُس کے پاس وُہ سب کچھ تھا جس کی انسانی دِل خواہش کر سکتا ہے - اور اُس کے پاس یہ چیزیں اِس قدر بکثرت تھیں کہ انسانی ذہن چکرا جاتا ہے - سبا کی ملکہ جو ایک امیر خاتون تھی سلیمان کی حِکمت اور اس کی بادشاہت کی حشمت سے بالکل مرعُوب ہوگئی - یہ سب کُچھ خُداوند کے وعدے کی تکمیل تھا (۱۳-۱۱:۳) -

سبا کی ملکہ (سبا غالباً جزیرہ نما عرب کے جنوب میں ہے) مشکل سوالوں سے سلیمان کی حکمت کو پرکھنے کے لئے آئی اور اُس نے ان سب کا جواب دیا (آیت ۳) - جب اُس نے اُس کی بادشاہت کی حشمت دیکھی تو اُسے تسلیم کرنا پڑا کہ اِس کے بارے میں جو کُچھ

اُس نے سُنا تھا اُس سے کہیں بڑھ کر ہے۔ اُس نے سلیمان کو تحفے میں سونا اور بڑی مقدار میں مسالاجات دِیئے اور اپنے ملک کو واپس جانے سے پہلے اُسے بھی اس کے بدلے میں تحائف مِلے۔

(۶) سلیمان کی دولت ۱۰: ۱۴-۲۹

۱۰: ۱۴، ۱۵ حیرام کی مدد سلیمان کے لئے اوفیر سے نہ صرف سونا لائی بلکہ بڑی مقدار میں صندل کی لکڑی اور قیمتی پتھر بھی۔ سلیمان تجارتی تعلقات بنانے میں بڑا ماہر تھا۔

۱۰: ۱۶-۲۲ سونا اِس قدر کثرت سے تھا کہ اُس نے اِسے لبنانی بن کے گھر میں لٹکانے کے لئے سپریں بنانے میں استعمال کیا۔ اُس نے اپنے ہاتھی دانت کے تخت پر خالص سونا منڈھا۔ تخت کے ہر طرف کُھدے ہُوئے شیر تھے۔ تخت کی چھ^{۶} سیڑھیاں تھیں اور اِن کے اِدھر اُدھر بارہ^{۱۲} شیر کھڑے تھے۔ سلیمان کے ایام میں چاندی کی کوئی زیادہ قدر نہیں تھی۔ اُس کا بحری بیڑا نہ صِرف سونا اور اور چاندی لاتا بلکہ ہاتھی دانت، بندر اور مور بھی۔

۱۰: ۲۳-۲۵ سلیمان کی دولت اور حِکمت نے اُسے سارے جہان میں مشہور کر دیا۔ اُس کے مداح جب اُس کے دیدار کے لئے آتے تو اپنے ساتھ بیش قیمت تحائف لاتے۔

۱۰: ۲۶-۲۹ اِس حقیقت کا بیان کیا گیا ہے کہ سلیمان نے گھوڑے اور رتھ جمع کرنے پر بہُت خرچ کیا۔ اُس نے رتھوں، سُواروں اور گھوڑوں کو نہ صِرف قومی دفاع کے لئے جمع کیا بلکہ دُوسرے ممالک کو برآمد کرنے کی غرض سے بھی۔ اتنی زیادہ دولت اور لاتعداد گھوڑے اکٹھے کرنا خُدا کے کلام کی خلاف ورزی تھی (استثنا ۱۷: ۱۶، ۱۷)۔

ح- سلیمان کی برگشتگی اور موت باب ۱۱

۱۱: ۱-۳ استِثنا ۱۷: ۱۷ میں اِسرائیل کے بادشاہ کو غیر قوم عورتوں سے بیاہ کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ یہ جان کر بہُت صدمہ ہوتا ہے کہ سلیمان نے کِس حد تک اِس اہم حکم کی نافرمانی کی۔ اور اِس کے نتائج پیش گوئی کے عین مُطابق نکلے کہ اُس کی بیویوں نے اُس کے دِل کو بُت پرستی کی طرف پھیر دیا۔

۱۱: ۴-۸ آیت ۴ کا مطلب ہے کہ جہاں تک بُت پرستی کا تعلق ہے داؤد کا دِل

اپنے خداوند خدا سے کامل رہا، لیکن سلیمان نے اِس معاملے میں اپنے باپ کی پیروی نہ کی۔ اُس نے یروشلیم کے مشرق میں کوہِ زیتون پر بُت پرستی کے لئے بُلند مقام بنائے۔

۱۱: ۹-۱۳ خدا سلیمان پر دو بار ظاہر ہُوا یعنی جبعون میں (۳: ۵) اور ہیکل کی مخصوصیت کے وقت یروشلیم میں (۹: ۲)۔ اب اُس نے اعلان کیا کہ سلیمان کی بُت پرستی کی وجہ سے اُس کی سلطنت اُس سے چھین لی جائے گی اور اُس کے ایک خادِم کو دے دی جائے گی۔ تاہم یہ سلیمان کی زندگی کے دوران نہیں ہوگا اور نہ ہی تمام قبیلے داؤد کے گھرانے سے لے لئے جائیں گے۔ ایک قبیلہ (بنیمین، جب کہ یہوداہ پہلے ہی شامل تھا) ۱۲: ۲۳) سلیمان کے بیٹے کو دیا جائے گا۔

۱۱: ۱۴-۲۲ اب سلیمان کے تین مخالفین کا بیان ہے۔ پہلا مخالف تو ادومی ہدد تھا جو لڑکپن میں مصر کو بھاگ گیا تھا، جب یوآب ادوم میں تمام مردوں کو ہلاک کر رہا تھا۔ فرعون نے اُس کے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا، یہاں تک کہ اُس نے ملکہ تحفنیس کی بہن اُسے بیاہ دی۔ جب ہدد نے سُنا کہ داؤد اور یوآب مر گئے ہیں تو اُس نے فرعون سے ادوم واپس جانے کی اجازت مانگی جو اُس نے قدرے پس و پیش کے بعد دے دی۔ وہاں سے اُس نے جنوب سے سلیمان کے خلاف جنگی مہمات کا آغاز کیا۔

۱۱: ۲۳-۲۵ دوسرا مخالف رزون تھا، جو اُس وقت بچ نکلا جب داؤد نے ضوباہ وغیرہ کو ہلاک کر دیا تھا۔ وہ ایک فوج کا سردار ہو گیا۔ بعد ازاں اُس نے دمشق میں ایک خود مختار حکومت قائم کی اور سلیمان کیلئے شمال کی طرف سے جنگی خطرے کا سبب بن گیا۔ دمشق اُس وقت سے اسرائیل کی غلامی میں تھا جب سے داؤد نے شہر کو فتح کر کے وہاں فوجی دستے رکھے (۲-سموئیل ۸: ۵، ۶)۔

ارام کے سب سے بڑے شہر دمشق کا چھن جانا نہایت ہی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ آنے والی صدیوں میں ارام کی سلطنت اسرائیل کے لئے مسلسل تکلیف کا باعث بنی رہی۔

۱۱: ۲۶-۲۸ سلیمان کا تیسرا مخالف سلیمان کا اپنا خادِم تھا جس کا خُدا نے آیت ۱۱ میں ذکر کیا تھا۔ یہ مخالف افرائیم کے قبیلے سے نباط کا بیٹا یربعام تھا۔ سلیمان نے اِسے ملّو کی تعمیر کی ذمہ داری سونپی تھی۔ شاید اِس اختیار نے اُس کے دِل میں سارے اسرائیل پر حکومت کرنے کی خواہش پیدا کی۔

۱۱: ۲۹-۳۹ ایک دِن یرُبعام کی اخیاہ نامی نبی سے ملاقات ہوئی۔ جب وُہ دونوں میدان میں اکیلے تھے تو اخیاہ نے اپنی نئی چادر کے بارہ ٹکڑے کر دِئے۔ اُس نے دس ٹکڑے اِس نشان کے طور پر یرُبعام کو دِئے کہ وُہ اسرائیل کے دس قبیلوں پر حکومت کرے گا۔ اُس نے یرُبعام کو یہ بھی بتایا کہ ایک قبیلے (بنیمین) پر سلیمان کے بیٹے (یہوداہ اِس میں شامل ہے ۱۲: ۲۳) کی حکومت ہو گی۔ لیکن سلیمان کی موت کے بعد ہی سلطنت تقسیم ہو گی۔ اگر یرُبعام خداوند کی فرماں برداری کرے تو خداوند یقیناً اُس کی مدد کرے گا اور اُسے برکت دے گا۔ ملاحظہ فرمایئے کہ خُدا یرُبعام پر کیسی بندشیں لگاتا ہے۔ وُہ پُوری سلطنت پر نہیں بلکہ صِرف دس قبائل پر حکمرانی کرے گا، اُسے سلیمان کی موت کے بعد ہی اِقتدار ملے گا۔ اگر وُہ خداوند کی فرماں برداری کرے اور پُورے دِل سے اُس کی پیروی کرے تو خُدا اُس کے لئے ایک پائیدار گھر بنائے گا۔

۱۱: ۴۰ لیکن یرُبعام نے جب سلیمان ابھی زِندہ تھا بغاوت کر دی جس کے نتیجے میں اُسے بادشاہ کے غضب سے بچنے کے لئے مِصر کو بھاگنا پڑا۔ وُہ سلیمان کی موت تک وہیں رہا۔ سلیمان نے اپنے گناہ کو تسلیم کرنے اور توبہ کرنے کے بجائے یرُبعام کو ختم کرنے کے ارادے سے خُدا کے کلام کی مزاحمت کی۔ یرُبعام کا مُقابلہ کرنا عین حماقت تھی کیونکہ خُدا نے اُسے شمالی قبائل کا وارث مقرر کر دیا تھا۔ ساؤل اپنے جانشین داؤد کو قتل کرنے کی کوششوں میں ناکام رہا۔ بعینہٖ سلیمان بھی یرُبعام کو ہلاک کرنے کی کاوشوں میں ناکام ہُوا۔ جن قبیلوں پر یرُبعام حکومت کرنے والا تھا وُہ یہ ہیں: روبن، دان، نفتالی، جد، آشر، اشکار، زبولون، افرائیم، منسی اور لاوی اور شمعون کا کچھ حِصّہ۔ جن قبیلوں پر سلیمان کا بیٹا حکومت کرے گا وُہ یہوداہ، بنیمین اور لاوی اور شمعون کا کچھ حِصّہ ہو گا۔ لاوی اور شمعون کا بیشتر حِصّہ (۲-تواریخ ۱۱: ۱۳-۱۶) یہوداہ کا وفادار تھا۔

۱۱: ۴۱ سلیمان کے احوال کی کتاب غالباً اُس کے دَورِ حکومت کی سرکاری تاریخ تھی، لیکن یہ اِلہامی نہیں تھی۔

۱۱: ۴۲، ۴۳ چالیس سال تک حکومت کرنے کے بعد سلیمان فوت ہو گیا اور اُسے یروشلیم میں دفن کیا گیا۔ اُس کا بیٹا رحُبعام اُس کا جانشین ہُوا۔ سلیمان کا آغاز اُس کے اِختتام کی نسبت کہیں بہتر تھا۔ اچھا آغاز، اچھے انجام کی ضمانت نہیں ہے۔ اُسے عظمت کی بلندیوں تک پہنچایا گیا، لیکن وُہ بت پرستی اور اخلاقی زوال کے اتھاہ گڑھے میں گر گیا۔ کاش بادشاہ نے واعظ ۱۲: ۱۳، ۱۴ میں جس بات کی منادی کی ہے، اُس پر خود بھی عمل کر لیتا!

> "اب سب کچھ سُنایا گیا۔ حاصلِ کلام یہ ہے۔ خُدا سے ڈر اور اُس کے حُکموں کو مان کہ انسان کا فرضِ کُلّی یہی ہے۔ کیونکہ خُدا ہر ایک فعل کو ہر ایک پوشیدہ چیز کے ساتھ خواہ بھلی ہو خواہ بُری عدالت میں لائے گا۔"

۳۔ منقسِم سلطنت ابواب ۱۲-۲۲

ا۔ یہوداہ کا بادشاہ رحُبعام ۱۲: ۱-۲۴

سلیمان کے بیٹے رحُبعام نے یہوداہ پر سترہ ۱۷ سال تک حکومت کی (۹۳۰/۳۱-۹۱۳ ق م بمقابلہ ۱- سلاطین ۱۲: ۲۰-۲۴؛ ۲- تواریخ ۱۱ اور ۱۲)۔

__۱۲: ۱-۱۱__ رحُبعام سکم کو گیا تاکہ اُسے بادشاہ بنایا جائے۔ جب یرُبعام نے سلیمان کی موت کی خبر سُنی تو وُہ مصر سے واپس آ گیا اور اسرائیل کی ساری جماعت کے ساتھ سکم کو گیا۔ اسرائیل نے رحبعام سے شکایت کرتے ہُوئے اپنا قطعی فیصلہ بھی سُنا دیا: "تیرے باپ نے ہمارا جُؤا سخت کر دیا تھا سو تُو اب اپنے باپ کی اُس سخت خِدمت کو اور اُس بھاری جُوئے کو جو اُس نے ہم پر رکھا ہلکا کر دے اور ہم تیری خِدمت کریں گے"۔ اپنے دربار کی شان و شوکت کو قائم رکھنے کے لئے سلیمان نے جبری مشقت لی اور بھاری ٹیکس عائد کئے۔ وُہ لوگ دراصل یہ کہہ رہے تھے "جن ٹیکسوں سے تیرے باپ نے ظُلم کِیا، انہیں کم کر دے تو ہم تیری خدمت کریں گے، ورنہ بغاوت کریں گے"۔ رحُبعام نے کہا کہ اُسے سوچنے کے لئے تین ۳ دِن دِئے جائیں۔ اِن ایّام کے دوران اُس نے پہلے تو عُمر رسیدہ لوگوں سے مشورہ کیا۔ انہوں نے اُسے مشورہ دیا کہ وُہ نرم دِلی سے اُن کے ساتھ سلوک کرے تو وُہ سدا اُس کے خادِم بنے رہیں گے۔ لیکن اُس کے جوان مُشیروں نے اُسے اِس کے متضاد مشورہ دیا کہ وُہ مزید بھاری مُطالبات سے انہیں دبا کر رکھے۔ یُوں اُس کی چھنگلی سلیمان کی کمر سے موٹی ہوگی۔ اگر سلیمان نے انہیں کوڑوں سے ٹھیک کیا تو وُہ اُنہیں نوکیلے کوڑوں سے ٹھیک کرے گا۔

__۱۲: ۱۲-۲۰__ جب تیسرے دِن یرُبعام اور اسرائیل کی جماعت فیصلے کے لئے واپس آئی تو انہیں جوان مشیروں کے مشورے کے مُطابق جواب دیا گیا۔ آیت ۱۵ اِس بات کی نشان دہی کرتی ہے کہ یہاں پر حالات نے پلٹا کھایا تاکہ اخیاہ سیلانی کی معرفت دیا ہُوا

کلام پورا ہو (۱۱: ۳۰-۳۹)۔ اِس مقام پر دس قبائل نے رحبعام کے خلاف اعلانِ بغاوت کر دیا، حالانکہ اُن میں سے بعض ابھی تک یہوداہ کے علاقے میں رہ رہے تھے۔ رحبعام نے بیگاریوں کے ناپسندیدہ انچارج کو بھیجا کہ اُن اسرائیلیوں کو مطیع کرے، لیکن انہوں نے اُسے سنگسار کر کے مار دیا۔ پھر دس قبائل نے یربعام کو اپنا بادشاہ بنایا۔ گو آیت ۲۰ میں یہ لکھا ہے کہ صرف یہوداہ کے قبیلے نے رحبعام کی پیروی کی لیکن ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ بنیمین (آیت ۲۱) شمعون (یشوع ۱۹: ۱ب) اور لاوی کے بیشتر لوگ یہوداہ میں شامل تھے۔

۱۲: ۲۱-۲۴ رحبعام نے اِس بغاوت کو دبانے کے لئے اِن قبائل سے جنگ کا منصوبہ بنایا لیکن اُس نے الٰہی حکم پر اپنے منصوبے کو ترک کر دیا۔ اِس سے قبل رحبعام نے اپنے بزرگوں کے مشورے کو نظرانداز کیا تھا لیکن اب اُس نے خداوند کے مشورے پر کان دھرا۔ یوں بہت سے اِسرائیلیوں کی جانیں بچ گئیں۔ خداوند کے کلام سے تقسیم کا حکم دیا گیا اور خداوند کے کلام نے یقین دِلایا کہ یہ تقسیم کُشت و خون کے بغیر ہو گی۔

بادشاہت کی تقسیم

منقسم بادشاہت کی تاریخ یہاں سے شروع ہوتی اور ۲-سلاطین تک جاری رہتی ہے۔ یربعام نے شمالی دس قبائل پر حکومت کی، جسے عموماً "اسرائیل" کے نام سے پکارا جاتا ہے اور جسے انبیا کی کتابوں میں بعض اوقات "افرائیم" کہا گیا ہے۔ اِس سلطنت میں یکے بعد دیگرے نو شاہی خاندان اُٹھے۔ اِن کے تمام بادشاہ بدکار تھے۔

رحبعام نے جنوبی سلطنت پر حکومت کی جسے "یہوداہ" کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ اِس سلطنت پر صرف ایک خاندان حکمران رہا۔ ہر بادشاہ داؤد کی نسل سے تھا۔ اِس بادشاہت کے ذریعے داؤد کے تخت کے حقیقی وارث مسیح کا نسب نامہ اُس کے سوتیلے باپ تک پہنچتا ہے (متی ۱ باب میں نسب نامہ ملاحظہ فرمائیے)۔ مُقدسہ مریم کی معرفت وُہ جسمانی طور پر داؤد کا بیٹا تھا جو خود داؤد کے اپنے بیٹے ناتن کی نسل سے تھی (لوقا باب ۳ میں نسب نامہ ملاحظہ فرمائیے)۔ اِن میں سے چند ایک بادشاہ نمایاں مصلحین تھے، گو اکثر بُرے بادشاہ تھے۔

اسرائیل اور یہوداہ کے بادشاہ

	اسرائیل کا شاہی سلسلہ	یہوداہ کا شاہی سلسلہ
۱	یربعام	رحبعام
	ندب	ابیام (ابیاہ)
۲	بعشا	آسا (اچھا)
	ایلہ	یہوسفط (اچھا)
۳	زمری	یہورام (یورام)
۴	عمری۔ تبنی	اخزیاہ
	اخی اب	عتلیاہ — غاصبہ
	اخزیاہ	یہوآس (یوآس) اچھا
	یورام (یہورام)	امصیاہ (اچھا)
۵	یاہو	عزیاہ (عزریاہ) اچھا
	یہوآخز	یوتام (اچھا)
	یوآس	آخز
	یربعام دوم	حزقیاہ (اچھا)
	زکریاہ	منسی
۶	سلوم	امون
۷	مناحم	یوسیاہ (اچھا)
	فقحیاہ	یہوآخز (سلوم)
۸	فقح	یہویاکیم (الیاقیم)
۹	ہوسیع	یہویاکین (یکونیاہ) کونیاہ
		صدقیاہ (متنیاہ)

مُنقسِم سلطنت کو چار ۴ اَدوار میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ پہلا، یہ کھلم کھُلا تصادم کا دَور تھا جو یرُبعام (۱-سلاطین ۱۲ : ۱) سے شرُوع ہو کر عُمری تک اختتام پذیر ہوتا ہے (۱-سلاطین ۱۶ : ۲۸)۔ دُوسرا، عُمری (۱-سلاطین ۱۶ : ۲۹) سے یاہُو تک (۲-سلاطین ۹ باب)۔ دونوں سَلطنتوں میں صُلح کا زمانہ رہا۔ تیسرا دَور، یاہُو سے لے کر اسُور میں اسرائیل کی (۷۲۲ ق-م) اسیری تک نسبتاً آزادی کا دَور رہا (۲-سلاطین ابواب ۹ - ۱۷)۔ آخری دور، یہوداہ کی سلطنت بچ گئی۔ بالآخر ۵۸۶ ق م میں (۲-سلاطین ابواب ۱۸-۲۵) اِسے بابل کی اسیری میں لے جایا گیا۔

شمالی سلطنت قوم کی حیثیت سے کبھی بھی بحال نہ ہُوئی۔ یہوداہ ستّر ۷۰ سال تک اسیری میں رہا۔ اِس کے بعد مختلف گروہ یروشلیم میں واپس آئے جیسا کہ عزرا اور نحمیاہ کی کتابوں میں بیان کیا گیا ہے۔ یُوں جنوبی قبائل ایک غیر قوم حکمران کے حکم سے مسیح کی پیدائش سے تقریباً ۵۰۰ سال قبل مُلک میں واپس آئے۔

عہدِ عتیق کی تاریخ کے اختتام پر یہُودی اپنے مُلک میں فارس کے ماتحت تھے۔ بعد ازاں فارس کو یونان نے فتح کیا اور یہُودیوں پر اِس عالمی قوت نے حکمرانی کی۔ بالآخر یونانیوں کو رومی حکومت نے مطیع کر لیا۔ جب مسیح خداوند اِس دُنیا میں آیا تو اُس وقت یہ حکومت برسرِ اقتدار تھی۔

منقسِم سلطنت کے مُطالعے کے دوران طالبِ علم اکثر تاریخوں کے بظاہر تضاد سے دوچار ہوتا ہے۔ اِن تواریخی مشکلات کے حل کا یہ جواب ہے کہ یہوداہ اور اسرائیل میں ادوارِ حکومت کے شُمار کے لئے مختلف طریقے اِستعمال کئے جاتے تھے۔ ایک اَور اہم وجہ یہ بھی تھی کہ کئی موقعوں پر دو ۲ بادشاہ کچھ عرصے کے لئے ساتھ ساتھ حکمرانی کرتے رہے۔

ہم منقسم سلطنت کا اِس ترتیب سے مطالعہ کریں گے جس کے مُطابق بادشاہوں کی فہرست پیش کی گئی ہے اور ہر ایک بادشاہ کے دَورِ حکومت کے اہم واقعات بیان کریں گے۔

ب۔ اسرائیل کا بادشاہ یرُبعام ۱۲ : ۲۵ - ۱۴ : ۲۰

افرائیم کے قبیلے کے نباط کے بیٹے یربعام نے اسرائیل کے بادشاہ کی حیثیت سے بائیس ۲۲ سال تک حکومت کی (۹۳۱/۳۰ - ۹۱۰/۰۹ ق-م)۔

(۱) یرُبعام کے باطل مذہبی مراکز ۱۲: ۲۵-۳۳

۱۲: ۲۵-۳۰ اسرائیل کے پہلے بادشاہ نے شرُوع میں سِکم کو اپنا دارالسّلطنت بنایا، اس کے بعد یردن کے پار فنوایل کو تعمیر کیا۔ اِس خوف کے پیشِ نظر کہ اِسرائیلی عیدوں پر پرستش کے لئے یروشلیم کو جائیں گے اور یُوں اُن کی وفاداریاں یہوداہ کے بادشاہ سے ہو جائیں گی، اُس نے اپنا مذہبی نظام ترتیب دیا۔ اُس نے داؔن اور بیت ایل میں پرستش کے نئے مرکز قائم کئے اور ان دونوں مراکز میں سونے کے بچھڑے بنا کر رکھے اور اعلان کیا کہ یہ بُت ہمارے دیوتا ہیں جو اسرائیل کو مِصر کی غلامی سے نکال کر لائے ہیں۔

۱۲: ۳۱-۳۳ یربعام نے بُت پرستی کے لئے اُونچے مقامات بھی بنائے۔ اُس نے ہر قسم کے لوگوں میں سے کاہن مقرر کئے حالانکہ خُداوند کا حکم تھا کہ کاہن صِرف لاؔوی کے قبیلے سے چُنے جائیں۔ اُس نے ایک نیا مذہبی کیلنڈر بنایا جِس میں ساتویں مہینے میں خیموں کی عید کی جگہ اُس نے آٹھویں مہینے کی پندرھویں تاریخ کو ایک بہُت بڑی عید مقرر کی۔ اُس نے خُود کاہن کے عُہدے پر غاصبانہ قبضہ کر کے بیت ایل میں تعمیر کردہ مذبح پر قُربانیاں گزرانیں۔

اِسرائیل کے بہُت سے لوگوں نے ان تبدیلیوں کو قبول کر لیا۔ اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُن کے دِل خُداوند سے بہُت دُور تھے۔ اُن کے آباد اجداد نے بھی اِس سے قبل ایک بچھڑے کی پرستِش کی تھی جِس کی انہیں سزا مِلی (خرُوج ۳۲)۔ سلیمان نے اونچے مقامات بنائے جِس کے سبب سے اُس کی سلطنت کا بہُت بڑا حِصّہ اُس سے چھِن گیا (باب ۱۱)۔ قورح اور اُس کے ساتھیوں نے کہانت پر غاصبانہ قبضہ کرنے کی کوشش کی تو اُن کی جانوں کا نقصان ہُوا (گنتی ۱۶)۔ یرُبعام نے اِن اِختراعوں سے اپنی بادشاہت کا تحفّظ کرنے کی کوشش کی لیکن بلآخر وُہ زوال پذیر ہُوا۔ جو لوگ خداوند کو پیار کرتے تھے وُہ اپنے بھائیوں کو اور اپنے گھر کی سہُولتوں کو چھوڑ کر یہوداہ کو بھاگ گئے (۲-تواریخ ۱۱: ۱۴-۱۶)۔ کِسی نے کیا خوب کہا ہے کہ "یرُبعام بادشاہ ہونے کے اِس قدر اچھے عُہدے کا مُستحِق نہ تھا، لیکن اسرائیلی اِس قدر بُرے شہزادے کے مُستحق تھے"۔

(۲) یرُبعام اور مردِ خُدا ۱۳: ۱-۳۲

۱۳: ۱-۳ جب یرُبعام، بیت ایل میں مذبح پر بخور جلا رہا تھا تو یہوداہ سے

ایک مردِ خُدا کو بھیجا گیا کہ وُہ بُت پرستی کے مذبح کے لئے اُسے ملامت کرے۔ اُس نے پیش گوئی کی کہ یہوداہ سے یوسیاہ نامی ایک بادشاہ برپا ہوگا اور وہ بُت پرست کاہنوں کو مذبح پر جلا دے گا۔ آیت ۲ کی تکمیل ۲-سلاطین ۲۳: ۱۵، ۱۶ میں پائی جاتی ہے۔ نبوت اور اِس کی تکمیل کے درمیان ۳۰۰ سال کا وقفہ ہے۔ اِس نبوت کے یقینی ہونے کا یہ نشان دیا گیا کہ مذبح پھٹ جائے گا اور راکھ بکھر جائے گی۔

۱۳: ۴-۶ جب یربعام نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے نبی کو پکڑنے کا حکم دیا تو اُس کا ہاتھ سُوکھ گیا، مذبح پھٹ گیا اور راکھ بھی بکھر گئی۔ یہ یرُبعام کے مذہب کا بدشگون انجام تھا۔ نبی کی دُعا کے جواب میں سُوکھا ہوُا ہاتھ پہلے جیسا ہوگیا۔

۱۳: ۷-۱۰ جب بادشاہ نبی کو دھمکیوں سے خاموش نہ کرسکا، تو اُس نے اُس کی رفاقت کو حاصل کرنے سے کوشش کی۔ خُدا نے نبی کو سخت تاکید کی تھی کہ وُہ یرُبعام کی بُری حکومت کی ہلکی سی برداشت کے لئے بھی کسی طرح کا اظہار نہ کرے۔ لہٰذا نبی نے خداوند کی ہدایات کے مطابق بادشاہ کے ساتھ کھانے پینے سے بالکل انکار کر دیا۔ اور اُس نے بیت ایل سے واپس جانے کے لئے ایک دُوسرا راستہ اختیار کیا۔

۱۳: ۱۱-۱۹ راستے میں اُسے بیت ایل کا ایک نبی مِلا۔ پہلے تو مردِ خدا نے بُڈھے نبی کی مہمان نوازی کا اِنکار کر دیا تاکہ بیت ایل میں جو کُچھ ہو رہا ہے اُس کے لئے ذرا سی ہمدردی بھی ظاہر نہ کرے۔ تب بڈھے نبی نے بتایا کہ ایک فرشتے نے اُسے کہا ہے کہ مَردِ خُدا کی خاطر تواضع کرے۔ اِس جھُوٹ سے بُڈھا نبی کامیاب ہوگیا اور مَردِ خُدا نے مہمان نوازی کو قبول کر لیا۔

۱۳: ۲۰-۲۵ جب وُہ دونوں کھانا کھا رہے تھے، تو خُداوند بیت ایل کے بُڈھے نبی سے ہم کلام ہوُا اور اُس نے مَردِ خدا کو یہ پیغام دیا کہ مَردِ خدا اپنی نافرمانی کے باعث مَر جائے گا اور وُہ اپنے خاندان کے ساتھ دفن نہیں ہوگا۔ اگر یہ سخت سزا ہے تو ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ جو خُدا کو پیار کرتے ہیں، جو اُس کے نمائندے ہیں، اور جو اُس کی ذات سے زیادہ مستفید ہوئے ہیں، اُن کے ساتھ وُہ زیادہ سختی سے پیش آتا ہے۔ گھر واپس آتے ہُوئے شیر نے مَردِ خُدا کو مار ڈالا۔ یہ بات قانونِ قدرت کے خِلاف ہے کہ شیر اور گدھا دونوں لاش کی حفاظت کر رہے تھے۔

۱۳: ۲۶-۳۲ جب بُڈھے نبی کو یہ خبر مِلی تو اُسے فوراً احساس ہوُا کہ یہ خُدا کی طرف سے نافرمانی کی سزا ہے۔ وُہ اُس مقام پر گیا جہاں یہ الم ناک واقعہ ہوُا تھا، اور لاش کو

بیت ایل میں واپس لے آیا اور اُسے اپنی قبر میں دفن کر دیا۔ اُس نے اپنے بیٹوں کو تاکید کی کہ اُسے مردِ خُدا کے پہلو میں دفن کیا جائے کیونکہ اُسے معلوم ہو گیا تھا کہ بُت پرستی کے جس نظام کا وُہ ایک حِصّہ رہا، خُدا اُسے بالآخر برباد کر دے گا۔

(۳) یربعام کی باطل کہانت ۱۳: ۳۳، ۳۴

یربعام بدی سے باز نہ آیا۔ اُس نے عوام میں سے کاہن بنائے اور خُود بھی کاہن بن بیٹھا۔ اُس کا یہ گناہ اُسے اور اُس کے گھرانے کو نیست و نابُود کرنے کا سبب بن گیا۔

(۴) یربعام کے بیٹے کی موت ۱۴: ۱-۲۰

۱۴: ۱-۴ جب یربعام کا بیٹا ابیاہ بیمار پڑ گیا تو بادشاہ نے اپنی بیوی کو اخیاہ نبی کے پاس بھیجا، یعنی اُس مردِ خُدا کے پاس جس نے اِس سے قبل یربعام کو بتایا تھا کہ وُہ شمالی قبائل پر بادشاہی کرے گا۔

مَلِکہ نے شاید کئی وجُوہات کی بِنا پر بھیس بدل لیا۔ پہلی وجہ تو یہ تھی کہ کُھلم کُھلا مردِ خدا کے پاس جانے سے دان اور بیت ایل کے دیوتاؤں پر ایمان کی کمی کا اِظہار ہوتا۔ دوم، یربعام کو احساس تھا کہ اخیاہ بُت پرستی کا دُشمن ہے۔ اگر اُس نے اُسے پہچان لیا تو اُس کی حمایت میں کوئی بات نہیں کرے گا۔ سوم، شاید بادشاہ کا یہ خیال تھا کہ نبی کو دھوکا دینے سے وُہ خُدا کو دھوکا دے لے گا۔

۱۴: ۵-۱۳ خُداوند نے بینائی سے محرُوم نبی کو ملکہ کے آنے کی پہلے سے اطلاع دے دی تھی۔ جونہی وُہ پہنچی نبی نے اُسے بتا دیا کہ وُہ بھیس بدل کر آئی ہے اور اُسے واپس یربعام کے پاس بھیج دیا کہ وُہ اُسے پیغام دے کہ اُس کا کیا انجام ہوگا۔ بادشاہ کی نافرمانی اور بُت پرستی کے سبب سے یربعام کی نسل کے ہر ایک لڑکے کو یعنی ہر ایک کو جو اسرائیل میں بند ہے اور اُس کو جو آزاد چھوٹا ہُوا ہے کاٹ ڈالے گا، اور اُس کے گھرانے کی صفائی کر دے گا۔ اُس کے خاندان میں سے کِسی کو باوقار تدفین نصیب نہیں ہوگی، سوائے بیمار بیٹے ابیاہ کے جو مَلِکہ کے شہر میں داخل ہوتے ہی مر جائے گا۔

۱۴: ۱۴-۱۶ خُدا ایک اَور بادشاہ (بعشا) کو برپا کرے گا جو یربعام کے خاندان کو

برباد کر دے گا۔ بالآخر اسرائیل قوم کو اسیری میں لے جایا جائے گا کیونکہ یربعام نے یسیرتوں کی پرستش کا آغاز کیا تھا۔ یسیرت لکڑی کا کھدا ہوا ایک مجسمہ ہوتا تھا جو اولاد دینے کی علامت تھا۔

۱۴: ۱۷، ۱۸ آیت ۱۷ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ترضہ اب اسرائیل کا صدر مقام تھا۔ جونہی ملکہ وہاں پہنچی، لڑکا مر گیا۔ جیساکہ نبی نے پیشین گوئی کی تھی، اسرائیل نے اُسے دفن کر کے ماتم کیا۔

۱۴: ۱۹-۲۰ بیش برس حکومت کرنے کے بعد یربعام مر گیا۔ اُس کی جگہ اُس کا بیٹا ندب بادشاہ بنا۔ اسرائیل کے "بادشاہوں کی تواریخ کی کتاب" بائبل کی تواریخ نہیں بلکہ یہ بادشاہوں کا سرکاری ریکارڈ ہوتا تھا جسے قوم کی تاریخ کے طور پر محفوظ کیا جاتا تھا۔

ج۔ یہوداہ کا بادشاہ رحبعام (جاری ہے) ۱۴: ۲۱-۳۱

۱۴: ۲۱-۲۴ ہم باب ۱۲ میں رحبعام کی حکومت کے اوّلین حصّے کا پہلے ہی مطالعہ کر چکے ہیں۔ اس حصّے میں اُس کے دورِ حکومت کے اہم خدوخال کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔ قابلِ غور بات ہے کہ مادر ملکہ کا دو بار عمونی کہہ کر ذکر کیا گیا ہے (آیات ۲۱، ۲۴)۔ شاید قاری کو رحبعام کی حکومت کے ناکام ہونے کی وجہ بتانا مقصود ہو، کیونکہ اُس کے باپ نے غیر قوم عورتوں سے شادیاں کی تھیں جنہوں نے اُسے اور اُس کے خاندان کو بُت پرستی کی طرف مائل کر دیا تھا۔ اب یہوداہ میں بُت پرستی غالب تھی اور یسیرتوں کے اڈوں پر لونڈے بازی کی صورت میں مکروہ کام ہوتے تھے۔

۱۴: ۲۵-۲۸ شاہ مصر سیسق نے یروشلیم پر حملہ کر کے اُسے لوٹا۔ ہیکل اور شاہی محل کے خزانوں کو لے گیا۔ اِس پر رحبعام نے حکم دیا کہ لوٹی گئی سونے کی ڈھالوں کی جگہ پیتل کی ڈھالیں بنائی جائیں۔

کیسی ستم ظریفی ہے کہ سلیمان نے اپنے تحفّظ کے لئے مصر سے فرعون کی بیٹی سے شادی کی، لیکن اُس کی موت کے تھوڑے عرصے بعد مصر کا سیسق سلیمان کے سنہری شہر کی چمک دمک کو اپنے ساتھ لے گیا۔

۱۴: ۲۹-۳۱ یہ یہوداہ اور اسرائیل کے درمیان جنگ کا دور تھا۔ یہ یہوداہ میں آسا اور اسرائیل میں عمری کی حکومتوں کے دوران ۴۷ سال تک جاری رہی۔ خداوند نے

یہوداہ اور اسرائیل کے درمیان جنگ سے منع کیا تھا، لیکن اِس کے باوجود ان دونوں بادشاہتوں میں مُسلسل جھگڑے ہوتے رہے۔ رحبعام نے ۵۷ سال کی عُمر میں وفات پائی۔ اُس کی جگہ اُس کا بیٹا ابیام بادشاہ بنا۔

د- یہوداہ کا بادشاہ ابیام ۱۵: ۱-۸

رحبعام کا بیٹا ابیام تین سال تک یہوداہ کا بادشاہ رہا (۹۱۱ - ۹۱۳ ق-م، ۲- تواریخ ۱۳: ۱- ۱۴: ۱ (ب))۔

۱۵: ۱ آیت ۱ میں ایک فارمولا درج ہے جو سلاطین کی کتاب میں اکثر دہرایا گیا ہے۔ اِس فارمولے کے تحت کسی بادشاہ کی حکومت کے آغاز کو بیان کرنے کے لئے دُوسرے بادشاہ کے نام کا ذِکر کیا جاتا ہے جو دُوسری سلطنت میں حکومت کر رہا تھا اور بتایا جاتا ہے کہ اُس نے کتنے عرصے تک حکومت کی۔ یُوں یہ آیت واضح کرتی ہے کہ ابیام یہوداہ پر، یربعام کے اسرائیل پر حکومت کے اٹھارھویں سال میں حکومت کرنے لگا۔ اُسے ابیاہ بھی کہا گیا ہے (۱- تواریخ ۳: ۱۰؛ ۲- تواریخ ۱۲: ۱۶)۔

۱۵: ۲ یہاں یہ بیان کیا گیا ہے کہ ابیام کی ماں کا نام معکہ تھا جو ابی سلوم کی بیٹی تھی۔ ۲- تواریخ ۱۱: ۲۱ میں یہ ابی سلوم کی بیٹی معکہ ہے اور ۲- تواریخ ۱۳: ۲ میں یہ میکایاہ ہے جو اوری ایل کی بیٹی تھی۔ عین ممکن ہے کہ اُس کی ماں کے دُو نام ہوں اور وُہ اوری ایل کی بیٹی اور ابی سلوم (جیسے ابی شلوم) کی نواسی ہو (بائبل میں بہت دفعہ "بیٹے" یا "بیٹی" کو نسل کے لئے بھی استعمال کیا گیا ہے)۔

۱۵: ۳-۸ ابیام بُت پرستی میں اپنے باپ کے نقشِ قدم پر چلا اور یُوں داؤد کی پیروی نہ کی جو اِن معنوں میں وفادار تھا کہ اُس نے گھڑی ہُوئی مُورتوں کی پرستش نہ کی۔ آیات ۴ اور ۵ کا مطلب ہے کہ اگر خُدا نے داؤد سے عہد نہ باندھا ہوتا تو وُہ ابیام کے گھرانے کو برباد کر دیتا۔ آیت ۵ کے آخر میں ملاحظہ فرمائیے کہ ایک لمحے کی شہوت سے کس طرح ایک مثالی زندگی کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔ رحبعام کے دَور سے اسرائیل کے ساتھ شروع کی ہوئی جنگ ابیام کے دَورِ حکومت تک جاری رہی۔ آیت ۶ میں رحبعام اور یربعام سے مُراد یہوداہ اور اسرائیل ہے۔ ابیام کی ساری زندگی کے دَوران دونوں سلطنتوں کے درمیان

جنگ جاری رہی ۔ اُس نے اثر و رسُوخ اور جنگی ہتھیاروں کے بَل بوتے پر اسرائیل کو واپس لانے کی کوشش کی یہاں تک کہ اِس کوشش میں پانچ لاکھ اسرائیلی مار دِیے (۲۔ تواریخ ۱۳: ۱-۲۰)۔

۵۔ یہوداہ کا بادشاہ آسا ۱۵: ۹-۲۴

ابیام کے بیٹے آسا نے ۴۱ سال تک یہوداہ پر بادشاہی کی (۹۱۱/۱۰ — ۸۷۰/۶۹ ق م ۔ بمقابلہ ۲۔ تواریخ ۱۴: ۱ب - ۱۶: ۱۴)۔

۱۵: ۹-۱۵ آسا یہوداہ کے چند ایک اچھّے بادشاہوں میں سے تھا۔ اُس نے لُوطیوں (بُت پرست لونڈے باز) کو ملک سے نکال دیا اور ان تمام بُتوں کو برباد کر دیا جو اُس کے آباواجداد نے بنائے تھے (آیت ۱۲ بمقابلہ ۲۔ تواریخ ۱۴: ۳-۵)۔ اُس نے اپنی دادی معکہ کو معزول کر دیا اور اُس کی بنائی ہوئی یسیرتوں کو برباد کر دیا، لیکن اُن اونچے مقاموں کو نہ ڈھایا جن کا اِن بُتوں سے تعلق تھا۔ اُس نے اپنے باپ اور اپنی طرف سے ہیکل میں نذروں کو داخل کیا۔

۱۵: ۱۶-۲۲ جب شاہِ اسرائیل نے یروشلیم سے چند میل دُور رامہ کو قلعہ بند کرنا شروع کر دیا تو آسا نے محسُوس کیا کہ اُس کے صدر مقام کو خطرہ درپیش ہے۔ تاہم اُس نے خُداوند کی طرف رجُوع کرنے کے بجائے شاہِ ارام بن ہدد سے مدد مانگی۔ اِس غیر قوم بادشاہ کو بڑی رقم دے کر اُسے ترغیب دی کہ وُہ گلیل کے علاقے میں اِسرائیل پر شمال کی طرف سے حملہ کرے۔ اِس سے بعشا کی فوجیں شمال کی طرف جانے پر مجبُور ہو گئیں اور اُسے رامہ کی تعمیر کو چھوڑنا پڑا۔ پھر آسا نے رامہ میں جو کُچھ تعمیر ہُوا تھا اُسے مِسمار کر دیا اور جبع اور مصفاہ کے قلعہ بند شہر بنائے۔ آسا جو سونا اور چاندی ہیکل میں لایا وہ خُداوند کو دیا گیا تھا۔ جب بعشا اُس کی سلطنت کے لئے خطرہ بن گیا تو اُس نے یہ سب کُچھ ایک غیر قوم بادشاہ کو دے کر خُدا کے خزانے کو لُوٹتے ہُوئے ارام کو دولت مند بنا دیا۔ مسیحیوں کو مُحتاط رہنے کی ضرورت ہے کہ جو خُدا کا ہے اُسے ہاتھ نہ لگائیں (یعنی خُدا کا وقت، روپیہ وسائل وغیرہ وغیرہ کسی اَور کو نہ دیں)۔

۱۵: ۲۳، ۲۴ آسا کے پاؤں کے روگ کا ذکر کرنے کا یہ مقصد ہے کہ اِس حقیقت کو ظاہر کیا جائے کہ خُدا اُس سے ناراض تھا کیونکہ اُس نے مخلصی کے لئے ارام کے بادشاہ

پر بھروسا کیا تھا۔ اُس کی بادشاہت کے آخری تین۳ یا چار۴ سالوں کے دوران غالباً آسا کا بیٹا اس کے ساتھ حکومت کرنے لگا۔

و۔ اسرائیل کا بادشاہ ندب ۱۵:۲۵-۲۷

افرائیم کے قبیلے کے ندب بن یربعام نے اسرائیل پر صرف دو۲ سال حکومت کی (۹۰۹/۰۸-۹۱۰/۰۹ ق-م)۔

ندب نے اپنے باپ کی پیروی کرتے ہوئے بُت پرستی کو جاری رکھا۔ اُس کی رعایا کے ایک شخص بعشا نے اُس کے خلاف سازش کرکے اُسے قتل کر دیا۔ اِس کے ساتھ بعشا نے یربعام کے گھرانے کے باقی افراد کو بھی ہلاک کر دیا اور یُوں اخیاہ کی پیشین گوئی کی تکمیل ہوئی۔

ز۔ اسرائیل کا بادشاہ بعشا ۱۵:۲۸-۱۶:۷

اشکار کے قبیلے کا اخیاہ بن بعشا ۲۴ سال تک اسرائیل کا بادشاہ رہا (۸۸۶/۸۵-۹۰۹/۰۸ ق-م)۔

۱۵:۲۸-۳۴ بعشا کے دورِ حکومت سے اسرائیل کی سلطنت میں ایک دُوسرے خاندان کے شاہی سلسلے کا آغاز ہوتا ہے۔ بعشا کے دَورِ حکومت میں یہوداہ اور اسرائیل کے درمیان کشمکش جاری رہی۔ ترضہ اُس کا صدر مقام تھا اور اُس نے یربعام کی مُقرر کردہ بُت پرستی کو جاری رکھا۔

۱۶:۱-۷ یاہُو نامی ایک نبی نے بعشا پر واضح کر دیا کہ چونکہ اُس نے یربعام کی بُت پرستی کی پیروی کی، اِس لئے اُس کی اَولاد کا اُس کی اولاد جیسا حشر ہوگا۔ اُن کے دستور کے مُطابق تجہیز و تکفین نہ ہوگی بلکہ اُن کی لاشوں کو کتے اور پرندے کھائیں گے۔ آیت ۷ کے آخر میں بعشا کے انجام کی ایک اَور وجہ بھی دی گئی ہے کہ اُس نے یربعام کے گھرانے کو قتل کیا۔ یا تو خُدا کا اِرادہ نہیں تھا کہ اُس کے ہاتھ سے یہ کام کروائے یا پھر اُس نے خُدا کی مرضی کے خلاف ظُلم اور انتقام کے طور پر یہ کام کیا۔

ح- اسرائیل کا بادشاہ ایلہ ۱۶: ۸-۱۰

اشکار کے قبیلے کا بعشا بن ایلہ اسرائیل کا دو۲ سال تک بادشاہ رہا
(۸۸۶/۸۵ - ۸۸۵/۸۴ ق-م)۔

ایلہ ایک بدکار بادشاہ تھا۔ وہ بت پرست اور شرابی تھا۔ اُس کی دو۲ سال کی حکومت کے بعد اُس کے آدھے رتھوں کے داروغہ زمری نے اُسے قتل کر دیا اور یاہو کی پیشین گوئی کی تکمیل میں بعشا کے گھرانے کے باقی لوگوں کو بھی قتل کر دیا گیا (۱۶: ۳)۔ ایلہ کی موت سے اسرائیل میں دوسرے شاہی سلسلے کا اختتام ہوا۔

ط- اسرائیل کا بادشاہ زمری ۱۶: ۱۱-۲۰

زِمری سات دن تک اسرائیل کا بادشاہ رہا (۸۸۵/۸۴ ق-م)۔

زِمری کی بدکار حکومت کا عرصہ سب بادشاہوں کی نسبت مختصر ترین تھا، جو صرف سات دن تک تھا۔ جب اُس نے تخت پر غاصبانہ قبضہ کیا تو اسرائیل کی فوجیں فلستیوں سے جبتون کا شہر فتح کرنے کی کوشش کر رہی تھیں۔ فوج نے اعلان کیا کہ اُس کا سپہ سالار عُمری بادشاہ ہوگا۔ اُس نے فوراً صدر مقام ترضہ کی طرف کُوچ کیا تاکہ عنانِ حکومت سنبھالے۔ زِمری شاہی محل کے محکم حِصّے میں چلا گیا۔ جب محل کو آگ لگا دی گئی تو وُہ شعلوں میں بھسم ہو گیا۔

ی- اسرائیل کا بادشاہ تبنی ۱۶: ۲۱-۲۲

جنیت کا بیٹا تبنی چار۴ سال تک اِسرائیل کا بادشاہ رہا
(۸۸۵/۸۴ - ۸۸۱/۸۰ ق-م)۔

گو اسرائیل نے فوج کے سپہ سالار عُمری کو بادشاہ بنایا تھا (آیت ۱۶) لیکن اُس کے مخالف تبنی بھی بادشاہ تھا۔ اِس سبب سے چار۴ یا پانچ۵ سالوں تک خانہ جنگی رہی (مقابلہ کریں آیت ۱۵ سے آیت ۲۳ کا)۔ شمالی سلطنت کے آدھے لوگوں نے تبنی کی موت تک اُس کی پیروی کی۔

ک ۔ اسرائیل کا بادشاہ عُمری ۱۶: ۲۳-۲۸

عُمری اسرائیل کا بارہ ۱۲ سال تک بادشاہ رہا (۸۸۵/۸۴ - ۸۷۴/۷۳ ق-م)۔

عُمری کی حکومت سے شمالی سلطنت میں چوتھے شاہی خاندان کا دَور شروع ہُوا۔ تبنی کو ۸۸۰ ق-م میں شکست ہُوئی تو عُمری غیر متنازعہ بادشاہ بن گیا۔ پہلے اُس نے چھ ۶ سال تک ترضہ میں حکومت کی۔ تب اُس نے سامریہ کا پہاڑ دو ۲ قنطار چاندی میں خریدا اور اپنا صدر مقام وہاں منتقل کر لیا۔ اُس کی حکومت کے بُرے کردار کو آیات ۲۵ اور ۲۶ میں بیان کیا گیا ہے۔

عُمری کی تواریخی جدول کچھ پیچیدہ سی ہے۔ آسا کے ستائیسویں برس میں زِمری کی موت کے بعد اُس کے بادشاہ ہونے کا اعلان کیا گیا (صرف آدھے لوگوں نے اُسے بادشاہ تسلیم کیا آیت ۱۵)۔ چار ۴ سال کی خانہ جنگی کے بعد، وُہ آسا کے اکتیسویں سال میں شمالی بادشاہت کا غیر متنازعہ بادشاہ بن گیا (آیت ۲۳)۔ یُوں چار ۴ سال تک داخلی کشمکش رہی اور آٹھ ۸ سال تک کسی حد تک امن وامان رہا۔

عُمری ایک ترقی پسند بادشاہ تھا۔ اُس کے تحت اسرائیل کی سلطنت قدرے ترقی کرتی رہی اور ملک میں امن وامان رہا۔ کُچھ مواخذ میں اِس بات کا ذِکر ہے کہ عُمری نے موآب کو فتح کیا۔ وُہ اسوریوں کی نظر میں اِس قدر ممتاز تھا کہ وُہ اِسرائیل کو "عُمری کا گھر" یا "عُمری کا مُلک" کہتے تھے۔ ماہرینِ آثارِ قدیمہ نے ایک محل دریافت کیا ہے جو اُن کے خیال کے مُطابق عُمری کا محل تھا۔

ل ۔ اسرائیل کا بادشاہ اخی اب اور ایلیاہ نبی ۱۶: ۲۹-۲۲: ۴۰

عُمری کا بیٹا اخی اب بائیس ۲۲ سال تک اسرائیل کا بادشاہ رہا (۸۷۴/۷۳-۸۵۳ ق-م)۔

(۱) اخی اب کے گُناہ ۱۶: ۲۹-۳۴

اخی اب ایک نہایت بے دین بادشاہ تھا۔ صِرف اِس وجہ سے ہی نہیں کہ اُس نے بُت پرستی میں یربعام کی پیروی کی بلکہ صیدانیوں کے بادشاہ کی ایزبل نامی بیٹی سے شادی کر لی۔ یہ بُری عورت بعل کی پرستش کرنے والی تھی بلکہ اُس نے اخی اب کو بھی اِس کے لئے قائل کر لیا، اور اسرائیل

میں بعل کی پرستش کے لئے ایک مندر، مذبح اور یسیرت بنوائی۔ اِس دَور میں بے دینی اِس حَد تک بڑھ چکی تھی کہ بیت ایل کے حی ایل نے خُدا کی لعنت کی پروا کئے بغیر یریحو کو دوبارہ بنانے کی گستاخانہ کوشش کی (یشوع ۶: ۲۶)۔ جب اُس نے بنیاد ڈالی تو اُس کا سب سے بڑا بیٹا ابرام مرگیا۔ اور جب پھاٹک لگائے گئے، تو اُس کا چھوٹا بیٹا سجوب مرگیا۔

(۲) ایلیاہ اور کال ۱۷: ۱-۷

۱۷: ۱ باب ۱۷ میں ہمارا ایلیاہ نبی سے تعارُف ہوتا ہے۔ اُس کی خدمت ۲-سلاطین ۲: ۱۱ تک جاری رہتی ہے۔ گُناہ اور تنزلی کے ایام میں خُدا اپنے لوگوں کے ساتھ ہم کلام ہُوا۔ یہ انبیا فی الحقیقت خُدا کا مُنہ ہوکر بولتے تھے۔ وُہ بغیر کسی خوف کے بُت پرستی، بداخلاقی اور ہر طرح کی دیگر بُرائیوں کے خلاف آواز بلند کرتے تھے۔ وُہ لوگوں کو توبہ کرنے اور خُدا کی طرف رجُوع لانے کی تلقین کرتے، اور اُنہیں آگاہ کرتے کہ اگر اُنہوں نے ایسا نہ کیا تو اِس کے بھیانک نتائج نکلیں گے۔ بعض ایک انبیا کی خِدمت صِرف اسرائیل تک، اور بعض ایک کی یہوداہ تک محدُود تھی، اور بعض ایک نے دونوں میں خدمت کی۔ چونکہ دو سلطنتوں میں سے اِسرائیل میں زیادہ بدی تھی، خُدا نے انبیا کے پیغامات کے ساتھ ساتھ عجائبات و مُعجزات بھی دکھائے۔ اِس سے اسرائیل کے پاس کوئی عُذر باقی نہ رہا۔

ایلیاہ نبی

یوحنا بپتسمہ دینے والے کی خِدمت کے سِلسلے میں، اناجیل میں ایلیاہ کا ذکر آیا ہے۔

یوحنا ایلیاہ کی رُوح اور قوت میں آیا (لوقا ۱: ۱۷)۔

ایلیاہ دریائے یردن کے مشرق میں جلعاد میں تشبّ کا رہنے والا تھا، اِس لئے وُہ تشبی کہلاتا تھا۔ اُس کی تاریخ کا صِرف پہلی اور دُوسری سلاطین میں بیان ہے۔ ہمیں اُس کے پس منظر، خاندان یا نبوتی خِدمت کی بُلاہٹ کے بارے میں کچھ نہیں بتایا گیا۔ لیکن کوئی شخص بھی اِس حقیقت سے انکار نہیں کرسکتا کہ اُسے خُدا نے بھیجا تھا۔ وُہ خُدا کا چُنا ہُوا وسیلہ تھا جس نے بُت پرست اور متکبر اسرائیل کو گھٹنوں کے بل جُھکا دِیا۔ اُس کی دُعاؤں سے برکت (بارش) یا غضب (خشک سالی اور آگ) نازل ہوسکتا تھا۔

اُس نے اپنی نسل کی بِلا خوف اور زندہ ضمیر کے ساتھ خِدمت کی ۔ اُس کا درج شُدہ پہلا کام یہ تھا کہ اُس نے اخی اَب کے سامنے اِس بات کا اعلان کیا کہ ملک میں خشک سالی ہو گی ۔ یہ بُت پرستی کے لئے خُدا کی سزا تھی ۔ خُدا نے لوگوں کو متوجّہ کرنے سے خشک سالی کو استعمال کیا ۔ انہیں اِس بات کی بالکل پَروا نہیں تھی کہ اُن کی بُت پرستی سے مُلک میں رُوحانی خشک سالی اور قحط تھا، لیکن انہوں نے فطری خشک سالی کو نظر انداز نہ کیا ۔

۱۷: ۲-۷ خُداوند کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے ایلیّاہ سامریہ سے یردن کے مشرق میں کریت کے نالے پر چلا گیا ۔ وہاں وُہ نالے سے پانی پیتا اور صبح و شام کوّے اُسے کھانا لا کر دیتے تھے ۔ کچھ عرصے کے بعد خشک سالی سے نالا سُوکھ گیا ۔

(۳) ایلیّاہ اور صارپت کی بیوہ ۱۷: ۸-۲۴

۱۷: ۸-۱۶ خُدا کے حُکم کی تعمیل کرتے ہُوئے ایلیّاہ صارپت کو گیا جو بحیرۂ رُوم کے ساحِل پر صُور اور صیدا کے درمیان واقع ہے ۔ وہاں خُدا نے اِنتظام کیا تھا کہ ایک غیر قوم بیوہ اُس کے کھانے پینے کی دیکھ بھال کرے ۔ بیوہ نے پہلے تو پس و پیش کی کیونکہ صِرف اُس کے بیٹے اور اُس کے اپنے لئے ہی کھانا تھا ۔ تاہم نبی نے اُسے حکم دیا کہ پہلے اُس کے لئے ایک ٹکیہ بنا لائے ۔ یہ کام کرنے سے وُہ درحقیقت خُدا کو اوّل درجہ دے رہی تھی ۔ جب اُس نے حکم مانا تو اُس نے یہ خوبصُورت سبق سیکھا کہ جو خُدا کو اوّل درجہ دیتے ہیں خُدا اُن کا خیال کرتا ہے ۔ اُس کے آٹے کے مٹکے اور تیل کی کُپّی میں کبھی کمی نہ ہوئی ۔ یسوع نے اِس حقیقت کو خصُوصی طور پر بتایا کہ ایلیّاہ بے شُمار اسرائیلی بیواؤں کی بجائے غیر قوم بیوہ کے پاس بھیجا گیا (لُوقا ۴: ۲۶) ۔

یہوواہ نے خشک سالی کے دوران نبی کو نہایت ادنیٰ طریقوں سے وسائل مُہیا کئے ۔ پہلے تو ناپاک جانوروں کے ذریعے سے اور پھر ایک غیر قوم عورت کی معرفت جو ایک غریب بیوہ تھی ۔ بادشاہ اپنے محل میں پریشان تھا، لیکن ایلیّاہ کی ساری ضرُوریات پُوری ہو رہی تھیں ۔ مردِ خُدا کے اِردگرد حالات خواہ کیسے ہی کیوں نہ ہوں، اگر وُہ خُدا کی آواز کو سُنے تو اُس کی ضرُوریات ہمیشہ پُوری ہوتی رہیں گی ۔

۱۷: ۱۷-۲۴ بعد ازاں اُس عورت کا بیٹا سخت بیمار ہو گیا یہاں تک کہ مر گیا ۔ ماں کو فوراً شک گُزرا کہ میرے کسی گناہ کے باعث مردِ خُدا کے حُکم سے لڑکے کی موت واقع

ہُوئی ہے۔ نبی اُس مُردہ لڑکے کو اُوپر اپنے کمرے میں لے گیا اور اپنے آپ کو تین ۳ بار اُس پر پسارا اور خُداوند سے فریاد کی۔ لڑکا زِندہ ہو گیا اور اُسے صحت مند حالت میں نیچے اُس کی ماں کے پاس پہنچا دیا۔ اِس سے وُہ عورت قایل ہو گئی کہ ایلیاہ مردِ خُدا ہے اور کہ خدا کا کلام سچّا ہے۔ ایک غیر قوم عورت ہوتے ہوئے اُس نے اسرائیل کے خُدا پر ایمان کا اِظہار کیا۔

(۴) بعل کے پُجاریوں کو ایلیاہ کا چیلنج ۱۸:۱-۱۹

۱۸:۱-۶ اِسرائیل سے جانے کے تین ۳ سال بعد اور ساڑھے تین ۳ سال کی خُشک سالی کے بعد (لوقا ۴:۲۵) نبی کو ہدایت کی گئی کہ وُہ اخی اَب کے پاس جائے۔ یہ نہایت خطرناک عمل تھا۔ کال اِس قدر سخت تھا کہ اخی اَب اور اُس کے دیوان عبدیاہ (یہ وُہ نبی نہیں جس نے عبدیاہ کی کتاب لکھی) نے سارے مُلک میں گھاس تلاش کی کہ اپنے جانوروں کو چارا دے سکیں۔ (جب ایزبل نے خُداوند کے بعض نبیوں کو قتل کیا اور باقی کو ہلاک کرنے کی تلاش میں تھی، تو یہی عبدیاہ تھا جس نے ایک سَو نبیوں کو بچایا تھا)۔

۱۸:۷-۱۵ جب عبدیاہ گھاس کی تلاش کر رہا تھا تو ایلیاہ اُسے مِلا اور اُسے حکم دیا کہ اخی اَب کو بتا دے کہ ایلیاہ حاضر ہے۔ عبدیاہ ڈر گیا کیونکہ یہ خبر اُس کی مَوت پر منتج ہو گی کیونکہ اخی اَب بڑے گھناؤنے عزائم کے ساتھ ایلیاہ کی تلاش کرتا رہا تاکہ اُسے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خاموش کر دیا جائے۔ اگر عبدیاہ نے ایلیاہ کی موجودگی کا اِنکشاف کیا، تو بادشاہ بلاشبہ ملاقات کرنا چاہے گا۔ لیکن اُس وقت تک خُداوند کی رُوح ایلیاہ کو کہیں دُور لے جائے تو اخی اَب عبدیاہ کو غلط خبر دینے کی پاداش میں مار ڈالے گا۔ اِس کے عِلاوہ عبدیاہ کی حیثیت شاہی دربار میں پہلے ہی نازک تھی کیونکہ اُس نے خُداوند کے نبیوں کو تحفظ دیا تھا۔ ایلیاہ نے وعدہ کیا کہ وُہ وہاں سے ہرگز نہیں جائے گا۔ چنانچہ ایک مُلاقات کا اہتمام کیا گیا۔

۱۸:۱۶-۱۹ اخی اَب بادشاہ ایلیاہ سے مُلاقات کے لئے گیا تو اُس پر اِلزام لگایا کہ وُہ اسرائیل کو ستانے والا ہے۔ اُسے قطعاً اِس بات کا احساس نہیں تھا کہ وُہ مَردِ خدا اسرائیل کا بہترین دوست ہے۔ اپنی جان کی پروا کئے بغیر ایلیاہ نے اخی اَب کو بے دھڑک جواب دیتے ہُوئے اُسے مُوردِ اِلزام ٹھہرایا۔ اُس نے بادشاہ پر اِلزام لگایا کہ اُس نے یہوواہ کی پرستش کے ساتھ بعل کی پرستش کو مِلا دیا ہے، اور اُسے چیلنج دیا کہ کوہِ کرمل پر اپنے بُت پرست نبیوں کو مُقابلے کے لئے اِکٹھا کرے تاکہ

اِس بات کا فیصلہ ہو جائے کہ کون سچّا خُدا ہے۔ (بعل کے ساڑھے چار سو نبی تو کرمل کو گئے، لیکن یسیرت کے چار سو نبی نہ گئے، بمقابلہ آیات ۱۹، ۲۲)۔

(۵) ایلیاہ کی بعل کے پُجاریوں پر فتح ۱۸: ۲۰-۴۰

۱۸: ۲۰-۲۵ ایلیاہ نے جمع شدہ اسرائیل کے نمائندوں سے مخاطب ہوتے ہوئے اُن پر اِلزام لگایا کہ وُہ دُو خیالوں میں ڈانواں ڈول ہیں: اُنہیں یا تو خُداوند کو چُن لینا چاہیئے یا بعل کو۔ تب مقابلہ شروع ہُوا۔ دُو بیل ذبح کِئے گئے اور جلانے والی لکڑی پر رکھ دِئے گئے۔ ایلیاہ خداوند کی نمائندگی کرے گا اور اخی آب کے ساڑھے چار سو نبی بعل کے نمائندے ہوں گے۔ جو خُدا آگ سے جواب دے گا اُسے سچّا خُدا تسلیم کر لیا جائے۔

۱۸: ۲۶-۲۹ بعل کے نبی اپنے دیوتا سے فریاد کرنے لگے اور صبح سے لے کر سہ پہر تک مذبح کے گرد کُودتے رہے۔ ایلیاہ نے اُنہیں بعل کے جواب نہ دینے پر چِڑایا کہ شاید وُہ اِس قدر چھوٹا دیوتا ہے کہ وُہ بیک وقت دُو کام نہیں کر سکتا۔ مایُوسی کی حالت میں اُنہوں نے دستور کے مُطابق اپنے آپ کو شام کی قُربانی کے وقت تک چھُریوں اور نشتروں سے گھائل کیا۔ پر نہ کچھ آواز آئی نہ کوئی جواب دینے والا نہ توجہ دینے والا تھا۔

۱۸: ۳۰-۳۵ تب ایلیاہ نے اسرائیل کے بارہ قبیلوں کی نمائندگی کے طور پر بارہ پتھروں سے خُداوند کے نام میں قُربان گاہ بنائی۔ اِس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ صِرف مُعجزے سے مذبح پر آگ لگی، اُس نے بیلوں اور لکڑی پر بارہ مٹکے پانی کے ڈالے (چار مٹکے تین بار خالی کئے گئے)۔

بعض لوگ اس بات پر حیران ہوں گے کہ خشک سالی کے دَوران ایلیاہ کو اِتنا پانی کہاں سے مِل گیا۔ لیکن یہ کوئی مشکِل بات نہیں ہے۔ خُشک سالی کے ایّام میں پانی کے بارہ مٹکے حاصِل کرنا ناممکن نہیں ہے۔ کال نے زرعی زمین کو متاثر کیا تھا لیکن پینے کا پانی تو دستیاب تھا ورنہ ہر شخص مَر جاتا۔ اِس کی ایک اَور وضاحت یہ ہے کہ یہ پانی بحیرۂ رُوم سے بھی حاصِل کِیا جا سکتا تھا جو وہاں سے چند میل دُور ہے۔ ولیمز کہتا ہے "قیسون (آیت ۴۰)، سمُندر (آیت ۴۳) اور ایک کنُواں جو ابھی تک موجُود ہے، الگ الگ یا تینوں مِل کر خندق کو بھرنے کے لئے مطلُوبہ پانی مُہیا کر سکتے تھے (آیت ۳۵)"۔

۱۸: ۳۶-۴۰ شام کی قربانی کے وقت ایلیاہ نے خُدا سے دُعا کی کہ وُہ آسمان سے آگ بھیج کر اپنے آپ کو ظاہر کرے۔ فوراً خُداوند کی آگ نازل ہُوئی جس نے نہ صرف اُس سوختنی قربانی کو بلکہ لکڑی اور پتھروں کو مٹی سمیت بھسم کر دیا، اور اُس پانی کو جو کھائی میں تھا چاٹ لیا۔ تب لوگ یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے کہ خداوند ہی حقیقی خدا ہے۔ اور اُنہوں نے بعل کے شریر نبیوں کو قتل کرنے کے لئے ایلیاہ کا حکم مانا۔ جب انہوں نے تسلیم کیا کہ یہوواہ ہی خُدا ہے اور بعل کے نبیوں کو قتل کیا، تب بارش ہُوئی۔ گُناہ کا اِقرار اور خُدا کے کلام کی فرماں برداری برکت پانے کے اقدام ہیں۔

(۶) بارش کے لئے ایلیاہ کی دُعا ۱۸: ۴۱-۴۶

نبی نے اخی اَب کو مشورہ دیا کہ وُہ کھا پی لے کیونکہ آنے والی بارش سے بچنے کے لئے اُسے بہت جلدی کوہِ کرمل سے جانا ہو گا۔ جب اخی اَب کھانا کھانے کے لئے بیٹھ گیا تو ایلیاہ دُعا کرنے کے لئے اُٹھ کھڑا ہوا۔ وُہ کوہِ کرمل کی چوٹی پر چڑھ گیا اور زمین پر سرنگوں ہو کر اپنا مُنہ اپنے گھٹنوں کے بیچ کر لیا اور بڑے جوش سے خُداوند سے دُعا کی کہ وُہ بارش بھیج کر اپنے کلام کو پُورا کرے۔ وُہ دُعا کرتا رہا جب تک اُس کے خادِم نے اُسے خبر نہ دی کہ افق پر ایک چھوٹا سا بادل دِکھائی دے رہا ہے۔ ایلیاہ کے لئے یہ کافی تھا۔ اُس نے فوراً اخی اَب کو کہلا بھیجا کہ یزرعیل کو جانے کی تیاری کرے۔ یزرعیل اِشکار میں ایک شہر تھا جہاں کسی وقت شاہی گھرانا رہتا تھا (۲۱: ۱)۔ وفادار رعایا اور وفادار خادم کی حیثیت سے مُوسلا دھار بارش کے دوران ایلیاہ اخی اَب کے رتھ کے آگے بیس ۲۰ میل تک دوڑتا گیا۔

(۷) ایلیاہ کا حورب کو بھاگ جانا ۱۹: ۱-۱۸

۱۹: ۱-۴ جب اخی اَب نے اِیزبل کو کوہِ کرمل پر بعل کے نبیوں کی شکست اور موت کے بارے میں بتایا تو اُس نے قسم کھائی کہ وُہ ایلیاہ کو ایک دِن کے اندر اندر قتل کر دے گی۔ تب نبی جس نے گزشتہ روز اپنے ایمان سے اتنی بڑی فتح حاصل کی تھی بے دِل ہو گیا اور وُہ یزرعیل سے اپنی جان بچانے کے لئے یہوداہ کی جنوبی سرحد پر ایک ۱۰۰ سو میل کا فاصلہ طے کر کے مُلک کے جنوب میں بیر سبع کو بھاگ گیا۔ اپنے خادِم کو بیر سبع میں چھوڑ کر ایلیاہ نے جنوب کی

طرف دشت میں ایک دِن کا سفر جاری رکھا۔ بالآخر اُس نے جھاؤ کے درخت کے نیچے آرام کیا۔ افسردگی کی حالت میں وُہ محسُوس کر رہا تھا کہ وُہ شکست خوردہ ہے۔

۱۹: ۵-۸ مُلاحظہ فرمائیے کہ خُدا نے اِس سخت افسُردگی اور بے دِلی کا کیا علاج کیا: آرام، خوراک اور پانی، مزید آرام، مزید خوراک اور پانی۔ یُوں طاقت پا کر وُہ کوہِ حورب (سینا) تک جہاں خُدا نے مُوسیٰ کو شریعت دی تھی، چالیس ۴۰ دِن رات میں ۲۰۰ میل کا سفر کر کے پہنچا۔

۱۹: ۹-۱۴ خُداوند اُسے ایک غار میں مِلا۔ اپنی راست بازی جتاتے ہُوئے ایلیاہ نے خُود کو وفادار اور بنی اسرائیل کو مُجرم ٹھہراتے ہُوئے احتجاج کیا۔ وُہ کہہ رہا تھا کہ صِرف مَیں ہی ہُوں جو خُدا کا وفادار ہُوں۔ تب خداوند نے اُسے حکم دِیا کہ وُہ شریعت کے پہاڑ پر کھڑا ہو، لیکن ایلیاہ نے اِس حکم کی تعمیل نہ کی۔ ہم یہ اِس لئے جانتے ہیں کہ بعد ازاں (آیت ۱۳) وُہ باہر نکل کر غار کے مُنہ پر کھڑا ہوا۔ بڑی تیزی سے اِس پہاڑ پر آندھی، زلزلہ اور آگ آئی۔ اِن شدید طوفانوں نے ضرور اُسے اُس کی سخت اور عیب جوئی کی رُوح کے بارے میں یاد دلایا ہوگا۔ اِن میں سے کوئی بھی اُسے غار سے باہر نہ لا سکا۔ بالآخر آگ کے بعد نبی نے دبی ہُوئی ہلکی سی آواز سُنی۔ یہ خُدا کی پُرفضل آواز تھی جو اُسے غار کے مُنہ پر لے آئی۔ وہاں اُس نے پھر اپنے آپ کو خُدا کا وُہی واحِد گواہ ظاہر کیا۔ جارج ولیم یُوں تشریح کرتا ہے:

> اگر اُس کے دِل پر خُودی براجمان نہ ہوتی، تو وُہ اِس حقیقت کو سیکھ لیتا کہ جو آندھی، زلزلہ اور آگ حاصِل نہیں کر سکتے وُہ محبّت کی دھیمی آواز حاصِل کر لیتی ہے۔ اُسے تسلیم کر لینا چاہئے تھا کہ میرے اور قوم کے دِل میں کوئی فرق نہیں۔ اور جَیسے جبر اُسے غار کو چھوڑنے پر آمادہ کرنے میں ناکام رہا ویسے ہی وُہ اِس بات میں ناکام رہا کہ لوگوں کو گناہ چھوڑنے پر مجبور کرے۔ اور ایسی کوشش ہمیشہ ناکامی کا مُنہ دیکھے گی۔

۱۹: ۱۵-۱۸ یُوں محسُوس ہوتا ہے کہ جب ایلیاہ نے اپنی شخصی اہمیّت کا خیال کیا تو خُدا کے اِس خادم کی افادیت متاثر ہُوئی۔ خُدا نے اُسے بتایا کہ شمال میں دمشق کے بیابان کو بھاگ جائے جہاں اُسے تین ۳ لوگوں کو مسح کرنا ہوگا (۱) حزائیل کو مسح کرے کہ وُہ ارام کا بادشاہ ہو۔ نافرمان قوم کو یہ بادشاہ سزا دے گا (۲) وُہ یاہو کو اِسرائیل پر بادشاہ ہونے کے لئے مسح کرے۔ یاہو، خُدا کی طرف سے اخی اب کے گھرانے کو سزا دے گا (۳) وُہ الیشع کو اپنے

جانشین کے طور پر مسح کرے۔ اِس سے وُہ یہ سیکھے گا کہ وُہ خُدا کی خِدمت کے لئے ناگزیر نہیں ہے۔ یہ تینوں شخص اسرائیل میں بُت پرستوں پر خُدا کی طرف سے سزا کا باعث بنیں گے (آیت ۱۷) لیکن خُدا اُن سات ہزار کو محفوظ رکھے گا جن کے گھٹنے بعل کے آگے نہیں جُھکے اور جنہوں نے اُسے نہیں چُوما۔

(۸) ایلیاہ کا الیشع کو مُقرر کرنا ۱۹: ۱۹-۲۱

۱۹: ۱۹ ایلیاہ سفر کر کے ابیل محولہ پہنچا، جو بیت شان کے قریب یردن کی وادی میں ہے۔ وہاں اُسے الیشع نامی ایک کسان ملا جو اپنے کھیت میں ہل چلا رہا تھا۔ الیشع کے پاس بارہ ۱۲ جوڑی بَیل تھے اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وُہ غریب آدمی نہیں تھا۔ غالباً ایک جوڑی بَیل کے ساتھ وُہ خُود ہل چلا رہا تھا اور باقی گیارہ ۱۱ جوڑیوں کے ساتھ اُس کے نوکر ہل چلا رہے تھے۔ ایلیاہ نے اپنی چادر اُس پر ڈال دی جو اِس بات کا نشان تھا کہ وُہ اُس کا جانشین ہوگا۔

۱۹: ۲۰-۲۱ الیشع نے گھر جانے کی اجازت مانگی تاکہ وُہ اپنے خاندان کے ساتھ الوداعی کھانا کھا سکے۔ ایلیاہ رضامند ہوگیا لیکن اُسے خبردار کیا کہ جو کچھ ابھی اُس کے ساتھ ہوُا ہے یعنی ایلیاہ نے اُسے مسح کیا ہے، اُسے نہ بھُولے۔ پُر تکلف ضیافت کے بعد الیشع اُٹھا اور ایلیاہ کا ذاتی خادم بن گیا۔

الیشع کی اپنے والدین کو خُدا حافظ کہنے کی درخواست اُس شخص کی درخواست کی مانند معلُوم ہوتی ہے جو یسوع کا شاگرد بننا چاہتا تھا اور جس کے لئے اُس نے کہا کہ وُہ بادشاہی کے لائق نہیں ہے (لوقا ۹: ۶۱، ۶۲)۔ لیکن الیشع کے مُعاملے میں یہ فرق ہے کہ اُس نے فوری طور پر اپنے تعلقات کو ختم کر دینے کا فیصلہ کیا جبکہ دُوسرا شخص مُعاملے کو التوا میں ڈال کر بہانہ بازی کر رہا تھا۔

(۹) اخی اب کی ارام پر پہلی فتح ۲۰: ۱-۲۲

۲۰: ۱-۶ بن ہدد کے بارے میں پہلے یہ خیال تھا کہ وُہ ۱۵: ۱۸، ۲۰ میں مذکُور بن ہدد کا بیٹا ہے۔ لیکن مابعد تحقیق سے یہ ثابت ہوُا کہ یہ وہی بن ہدد ہے۔ اُس نے ۳۲ ارامی

بادشاہوں کے ساتھ اِتحاد کر کے رتھوں اور گھوڑوں سے سامَریہ پر چڑھائی کی۔ جب شہر کا مُحاصرہ ہوگیا تو اُس نے اخی اَب کو شرائطِ اطاعت بھیجیں "تیری چاندی اور تیرا سونا میرا ہے۔ تیری بیویوں اور تیرے لڑکوں میں جو سب سے خوبصُورت ہیں میرے ہیں"۔ اخی اَب بڑی لاچاری اور بے بسی کی حالت میں مُتفِق ہوگیا۔ بن ہَدد اخی اَب کے ساتھ پہلی شرطِ اطاعت سے مطمئن نہ ہُؤا اِس لئے بعد ازاں اُس نے یہ مُطالبہ کیا کہ وُہ اُس کے خادموں کو داخِل ہونے کا حق دے اور وُہ جو چاہیں لے لیں۔

۲۰: ۷-۱۲ اِسرائیل کے بزُرگ اِس دُوسرے مُطالبے سے ناخوش تھے لہٰذا تاکید کی کہ اِسے نامنظُور کیا جائے۔ جب بن ہَدد کو اسرائیل کے اِنکار کی اِطّلاع ملی تو اُس نے غُصّے میں بڑے تکبّر سے کہا کہ وُہ سامَریہ کو اِس حد تک کنگال کر دے گا کہ اُس کے سپاہیوں میں سے ہر ایک کے لئے مُٹھی بھر خاک بھی نہیں بچے گی۔ اِس کا اخی اَب نے یہ جواب دیا کہ جب ایک سپاہی ہتھیار پہن لیتا ہے تو اُسے یہ فخر نہیں کرنا چاہئے کہ جیسے فتح حاصِل ہو چکی ہو۔ اِس طعنے نے شرابی ارامیوں اور اُس کے اِتحادیوں کو جنگ کی تحریک دی۔

۲۰: ۱۳-۱۵ اِس موقعے پر خُداوند کے ایک نبی نے اخی اَب کے پاس پُہنچ کر اُسے فتح کا یقین دلایا۔ خُدا نے دوسو ۲۳۲ بتیس سرداروں کی زیرِ قیادت، اسرائیل کے سات ہزار مردوں کے ساتھ شمال سے آئی ہُوئی ایک بہُت بڑی فوج کو شکست دے دی۔ "سب بنی اسرائیل" (۱۵ب) کا مطلب ہے کہ سامَریہ کے سب سپاہی۔ تھوڑے سے نوجوانوں کو چُنا گیا کہ وُہ جنگ شرُوع کریں تاکہ واضِح ہو کہ فتح انسانی زورِ بازو سے نہیں بلکہ خُداوند کی طرف سے ہے۔

۲۰: ۱۶-۲۲ جب بِن ہَدد اور اُس کے ساتھی نشے میں دُھت تھے تو اخی اَب نے دوپہر کے وقت حملہ کیا۔ جب بن ہَدد نے سُنا کہ اسرائیل کے ۲۳۲ لوگ آگے بڑھ رہے ہیں تو اُس نے حُکم دیا کہ انہیں زندہ پکڑ لیا جائے۔ جنگی نقطۂ نظر سے اِسرائیلیوں کو اِس کا فائدہ پُہنچا اور اُنھوں نے بہُت سے اِرامیوں کو ہلاک کر دیا۔ جو بچ گئے وُہ اپنے مُلک کو بھاگ گئے۔ پھر خُداوند کے نبی نے اخی اَب کو آگاہ کیا کہ ارامی موسمِ بہار میں واپس آئیں گے۔

(۱۰) اخی اَب کی ارام پر دُوسری فتح ۲۰: ۲۳-۳۴

۲۰: ۲۳-۲۵ بن ہَدد کے خادموں نے اپنی شرمناک شکست کو دُو عوامِل سے

تعبیر کیا (۱) اسرائیلیوں نے پہاڑی ملک میں جنگ جیتی، بلاشبہ اُن کا خُدا پہاڑی خدا ہے۔ لیکن میدان میں وُہ بے بس ہو جائیں گے۔ چنانچہ ارامیوں کو اُنہیں میدان میں جنگ لڑنے کے لئے مجبُور کرنا چاہیئے۔ (۲) ۳۲ بادشاہ جنہوں نے اخی اب کے خلاف جنگ لڑی، اُنہوں نے دَورانِ جنگ اپنی جنگی مہارت کو ثابت نہیں کیا۔ بن ہدد کے خادموں نے مشورہ دیا کہ اُن کی جگہ پیشہ ور اور ماہر سردار مقرر کئے جائیں۔

۲۰: ۲۶-۳۰ ا موسمِ بہار میں بن ہدد نے پھر اسرائیل پر چڑھائی کی۔ ارامیوں کے لشکر کے مقابلے میں اسرائیل کی فوج حلوانوں کے دو۲ چھوٹے ریوڑوں کی طرح دِکھائی دیتی تھی۔ ایک مردِ خُدا نے اخی اب کو بتایا کہ خُدا بن ہدد پر ظاہر کر دے گا کہ وُہ نہ صِرف پہاڑی خُدا ہے بلکہ میدانی خدا بھی ہے۔ جنگ میں اسرائیل نے ارامیوں کے ایک لاکھ پیادے ہلاک کر دیئے۔ لیکن جو ارامی بچ نِکلے اُنہوں نے افیق کے شہر کی دیواروں پر پوزیشنیں سنبھالنے کی کوشش کی، لیکن دیواریں گِر گئیں اور بائیس۲۲ ہزار لوگ مارے گئے۔

۲۰: ۳۰ب-۳۴ بن ہدد افیق کی ایک کوٹھڑی میں چُھپ گیا۔ اُس کے خادموں نے اُسے مشورہ دیا کہ وُہ انہیں اخی اب کے پاس اطاعت اور ماتم کا لباس پہنے ہوئے جانے دے تاکہ وُہ اُس سے رحم کی بِھیک مانگیں۔ دورانِ گفتگو اخی اب نے حماقت سے بن ہدد بادشاہ کو "بھائی" کہہ دیا۔ ارامیوں نے فوری طور پر اِس لفظ کو پکڑا "ہاں! تیرا بھائی بن ہدد"۔ پھر اخی اب نے حکم دیا کہ ارام کے بادشاہ کو اُس کے پاس لایا جائے۔ بن ہدد نے وعدہ کیا کہ وُہ اُن شہروں کو واپس کر دے گا جو اخی اب کے پیش رَو سے چھین لئے گئے تھے (۱۵: ۲۰) اور اِسرائیل کو دمشق میں "سڑکیں" بنانے کی اجازت دے گا یعنی بازار بنانے دے گا (آیت ۳۴)۔ اخی اب نے اِن شرائط پر بن ہدد کو چھوڑ دیا حالانکہ اُسے ہلاک کر دینا چاہیئے تھا۔

(۱۱) اخی اب کی نافرمانی ۲۰: ۳۵-۴۳

۲۰: ۳۵، ۳۶ اخی اب چاہتا تھا کہ اسرائیل اور اسور کے بڑھتے ہوئے خطرے کے پیشِ نظر ارام ایک مضبُوط رکاوٹ بنے۔ اِس کے بعد کا واقعہ ایک ایسا سبق تھا جِس سے نبی نے اپنے عمل سے سکھایا کہ اخی اب نے احمقانہ حرکت کا ارتکاب کیا۔

انبیا کے بیٹوں میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ وُہ اُسے "خُداوند کے حکم سے"

مارے۔ اُس شخص نے اُس کی نافرمانی کرتے ہوئے خُداوند کی نافرمانی کی۔ چونکہ اُس نے خداوند کے کلام کی نافرمانی کی اِس لئے ایک شیر نے اُسے مار ڈالا۔

اگر ایک نیک نبی کو جِس نے خُدا کے کہنے کے برخلاف اپنے دوست کو بچانا چاہا ایسی سزا مِلی تو ایک شریر بادشاہ کتنی سخت سزا کا مُستحِق ہوگا جس نے اپنے اور خُدا کے دشمن کو چھوڑ دیا۔

۲۰ : ۳۷ - ۴۳ تب نبی کو ایک اَور آدمی ملا جس نے اُس کی بات مان کر اُسے مار کر زخمی کر دیا۔ پھر نبی نے اپنی آنکھوں پر پگڑی لپیٹ لی اور اپنا بھیس بدل کر اخی اب بادشاہ کا انتظار کرنے لگا۔ جب بادشاہ پاس سے گُزر رہا تھا تو نبی نے بتایا کہ وُہ جنگ میں گیا تھا، اور ایک قیدی کو اُس کے سپُرد کیا گیا تھا۔ ساتھ ہی اُسے خبردار کیا گیا تھا کہ اگر قیدی فرار ہوگیا، تو یا تو اُسے اِس کی بجائے اپنی جان یا ایک قنطار چاندی دینی پڑے گی۔ بھیس بدلے ہوئے نبی نے بتایا کہ جب وُہ اور کاموں میں مصرُوف ہوگیا تو قیدی فرار ہوگیا۔ بادشاہ نے کِسی طرح کی نرمی کا اظہار نہ کیا بلکہ اِصرار کیا کہ سزا کی شرائط پر عمل کیا جائے۔ اُس نے اپنی پگڑی ہٹالی اور اخی آب کو معلُوم ہُوا کہ وُہ تو نبی ہے۔ اخی آب کے قبضے میں ایک دشمن قیدی بن ہدد تھا۔ خُداوند سے فرماں برداری کا تقاضا تو یہ تھا کہ ارامی بادشاہ کو ہلاک کر دیا جاتا۔ اخی آب کو اُس کی نافرمانی کی وجہ سے قتل کر دینا چاہئے۔ کیمبل مورگن یوُں وضاحت کرتا ہے :

> اِس تمثیل کا یہ مطلب تھا : اخی آب کو خُدا کے حکم کے مُطابق ایک کام کرنا تھا، اور جب کہ اُس نے دیگر بہُت سے کام کئے، اُس نے ایک کام کو نظر انداز کر دیا . . . ۔
>
> ہمیں خُدا نے کوئی ایک ذِمّہ داری دی ہے، کوئی حتمی اور مرکزی کام کرنے کے لئے دیا ہے۔ ہم اچھی نیّت سے اِسے شروع کرتے ہیں، اور پھر دُوسرے کام شروع کر دیتے ہیں جو بذاتہٖ بُرے نہیں لیکن ہماری راہ میں رکاوٹ بن جاتے ہیں۔ ہم "اِدھر اُدھر مصرُوف" ہو جاتے ہیں۔ ہم دیگر بہُت سے کام کرتے ہیں لیکن اپنے خاص کام کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔

داؤد کی طرح اخی آب نے اپنی باتوں سے اپنے آپ کو مجُرم ٹھہرا دیا۔ داؤد نے توبہ کر لی لیکن اخی آب اُداس اور ناخوش ہو کر اپنے گھر کو چلا گیا۔ خُداوند سے رحم کی التجا کرنے کے بجائے

وُہ مُسلسل خُدا کے غضب کو بھڑکاتا رہا۔ یہ کیفیت ۱-سلاطین کے باقی ماندہ ابواب سے ظاہر ہوتی ہے۔

(۱۲) اخی اَب کے نبوّت کے خلاف جرائم باب ۲۱

۲۱: ۱-۴ باب ۲۱ میں اُن واقعات کا ذکر ہے جو اُس کی موت پر مُنتج ہوئے۔ یزرعیل کا ایک منظر ہے جہاں اخی اَب اور اِیزبل کا ایک محل تھا۔ محل کے ساتھ یزرعیلی نبوت کا ایک تاکستان تھا۔ اخی اَب تاکستان کو محل کا حِصّہ بنانا چاہتا تھا تاکہ وہاں ترکاری کا باغ لگائے۔ نبوت نے اپنی زمین بیچنے یا تبادلے سے اِنکار کر دیا، کیونکہ شریعت کے مُطابق جس خاندان کو شرُوع میں جائیداد مِلی، یہ اُسی خاندان میں رہنی چاہئے (احبار ۲۵: ۲۳-۲۸؛ گنتی ۳۶: ۷؛ حزقی ایل ۴۶: ۱۸)۔

۲۱: ۵-۱۶ جب اِیزبل نے اپنے خاوند کو اُداس اور پریشان دیکھا اور اُسے پتہ چلا کہ نبوت نے اپنا تاکستان بیچنے سے اِنکار کر دیا ہے تو اُس نے اخی اَب کو یقین دِلایا کہ بہت جلد تاکستان اُس کی مِلکیت ہوگا۔ اُس نے روزے اور تحقیقی کمیٹی کا حکم دے دیا۔ دو شریر آدمیوں کو مقرر کیا گیا کہ وُہ نبوت پر اِلزام لگائیں کہ اُس نے خُدا اور بادشاہ کے خِلاف کُفر بکا ہے۔ نتیجے میں نبوت کو شہر کے باہر لے جا کر سنگسار کر دیا گیا۔

عیّار اِیزبل نے نبوت کے خلاف ایسی منصوبہ بندی کی کہ اُس سے یہ ظاہر ہو کہ اُسے یہوواہ کی شریعت کو توڑنے کی بِنا پر سزائے موت دی جا رہی ہے۔ چونکہ اِس جائیداد کے وارث اُس کے بیٹے تھے اِس لئے اُس نے اُن کو بھی مروا دیا (۲-سلاطین ۹: ۲۶)۔ یہ بدکار ملکہ اِتنی شریر تھی کہ وُہ اپنے کاموں کو سر انجام دینے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتی تھی۔

۲۱: ۱۷-۲۶ جب اخی اَب تاکستان پر قبضہ کرنے جا رہا تھا تو ایلیاہ اُسے ملا اور اُسے قتل اور چوری کا مُجرم ٹھہرایا۔ ایلیاہ نے پیشینگوئی کی کہ اخی اَب کو قتل کر دیا جائے گا، اور اُس کی نسل کے لڑکے بھی قتل کر دئے جائیں گے اور یُوں اُس کے خاندان کا شاہی سِلسلہ ختم ہو جائے گا۔ اور یزرعیل میں اِیزبل کا گوشت کُتّے کھائیں گے اور اخی اَب کی نسل کو مُناسب تجہیز و تکفین نصیب نہیں ہوگی (آیت ۲۴)۔ اخی اَب کی سزا کی سختی کا سبب یہ بتایا گیا کہ وُہ بُت پرستی میں حد سے زیادہ بڑھ چُکا تھا۔ "اخی اَب کی مانند کوئی نہیں ہُوا تھا جس نے خُداوند کے حضور

بدی کرنے کے لئے اپنے آپ کو بیچ ڈالا تھا۔"

۲۱: ۲۷-۲۹ جب اخی اب کو اپنے انجام کی خبر ہوئی تو وہ خداوند کے حضور خاکسار بن گیا۔ یہ دیکھ کر خداوند نے فیصلہ کیا کہ اخی اب کی موت کے بعد ہی اس کی بیوی اور گھرانے کو سزا دی جائے گی۔

ان آیات سے ہم یہ سیکھتے ہیں کہ خدا فضل اور رحم کا خدا ہے۔ خداوند خدا فرماتا ہے مجھے اپنی حیات کی قسم شریر کے مرنے میں مجھے کچھ خوشی نہیں بلکہ اس میں ہے کہ شریر اپنی راہ سے باز آئے اور زندہ رہے ... باز آؤ، تم اپنی بری روش سے باز آؤ، تم کیوں مرو گے؟" (حزقی ایل ۳۳: ۱۱)۔ اخی اب کی سطحی توبہ سے اسے سزا میں مہلت مل گئی۔ لیکن اگلے باب سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کا دل تبدیل نہیں ہوا تھا۔ فضل کا جواب تکبر تھا۔ چنانچہ خداوند نے اخی اب کو موت کے فرشتے کے حوالے کر دیا اور یاہو کو مقرر کیا کہ ایلیاہ کی پیشین گوئی کے مطابق (۲-سلاطین ۹، ۱۰) باقی گھرانے کے خلاف خونی حکم کی تعمیل کرے۔

(۱۳) اخی اب کی آخری جنگ ۲۲: ۱-۴۰

۲۲: ۱-۶ ارام اور اسرائیل کے درمیان تین ۳ سال کے امن کے بعد اخی اب کو خیال آیا کہ یردن کے مشرق میں رامات جلعاد کو بذریعہ جنگ ارامیوں سے واپس چھین لے۔ بن ہدد نے وعدہ کیا تھا کہ وہ اسرائیل کے شہر واپس کر دے گا لیکن جب اخی اب نے اس پر رحم کیا (۲۰: ۳۴) تو وہ اپنے اس وعدے کو پورا کرنے سے قاصر رہا۔ انہی ایام میں شاہ یہوداہ یہوسفط اخی اب کے پاس آیا اور اس نے جنگی مہم میں تعاون کے لئے رضامندی کا اظہار کیا۔ لیکن یہوسفط نے یہ مشورہ دیا کہ پہلے انبیا کی معرفت خداوند کی مرضی معلوم کی جائے۔ اخی اب کے دربار میں چار سو ۴۰۰ انبیا نے اس منصوبے کی حمایت کی اور بتایا کہ انہیں فتح حاصل ہوگی۔ ممکن ہے کہ یہ وہی چار سو ۴۰۰ انبیا ہوں جو ایلیاہ کے چیلنج پر کوہ کرمل پر نہیں گئے تھے (۱۸: ۱۹، ۲۲)

۲۲: ۷-۱۲ یہوسفط کو غیر یقینی کا احساس ہوا ہوگا کیونکہ اس نے یہ سوال کیا تھا "کیا ان کے علاوہ خداوند کا کوئی نبی ہے جس سے پوچھا جائے؟" اس سوال پر میکاہ کا نام لیا گیا جو ایک نڈر نبی تھا۔ اخی اب اسے پسند نہیں کرتا تھا کیونکہ وہ مصالحت آمیز پیغامات

نہیں دیتا تھا۔ خیر، میکاہ کو بلایا گیا، جبکہ ۴۰۰ نبی متفقہ طور پر شاہِ اسرائیل اور شاہِ یہوداہ کو ارام پر چڑھائی کرنے کا مشورہ دے رہے تھے۔ اُن میں سے صدقیاہ نامی ایک نبی نے یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ ارام کے مقابلے میں اخی اب اور یہوسفط کی قوت ناقابلِ تسخیر ہے لوہے کے دو سینگ بنوائے۔

۲۲: ۱۳-۱۷ میکاہ کو بتایا گیا کہ اُس کا پیغام دوسرے انبیا کے پیغام سے ہم آہنگ ہونا چاہئے، لیکن اِس نصیحت کا اُس پر کچھ اثر نہ ہؤا۔ جب اخی اب نے پوچھا کہ آیا رامات جلعاد پر چڑھائی کی جائے تو میکاہ نے بھی دوسرے نبیوں جیسی بات کہی "جا اور کامیاب ہو کیونکہ خداوند اُسے بادشاہ کے قبضے میں کر دے گا"۔ لیکن عین ممکن ہے کہ اُس نے یہ مذاق کے طور پر کہا ہو۔ اُس کی آواز سے طنز ٹپک رہا تھا۔

اخی اب کو اِس بات کا احساس ہؤا۔ اِس لئے اُس نے میکاہ کو قسم کھلا کر کہا کہ اُسے سچ سچ بتائے (احبار ۵: ۱)۔ تب نبی نے ایک رویا بتائی جس میں بنی اسرائیل ایسی پراگندہ بھیڑوں کی مانند تھے جن کا کوئی چرواہا نہ ہو، جس سے یہ اخذ ہوتا تھا کہ اخی اب کو قتل کر دیا جائے گا اور اُس کی فوج منتشر ہو جائے گی۔

۲۲: ۱۸-۲۳ اخی اب کے نزدیک یہ ایک اَور ثبوت تھا کہ میکاہ اُس کے بارے میں صرف بُری نبوت کرے گا۔ تب دلیر نبی نے ایک اَور رویا بتائی، جس میں جھوٹ بولنے والی رُوح خداوند کے حضور حاضر ہوئی کہ وہ اخی اب کو فریب دے گی کہ وہ رامات جلعاد پر چڑھائی کرے اور قتل کیا جائے۔ جھوٹ بولنے والی رُوح بادشاہ کے سارے نبیوں کے مُنہ میں یہ صلاح ڈالے گی۔ یہ اِس بات کا اظہار ہے کہ خدا جو بدی کا بانی نہیں ہے اُسے حتمی مقاصد کے حصول کے لئے استعمال کر سکتا ہے۔ اُس نے جھوٹ بولنے والی رُوح بھیجی، اِس کا محض یہ مطلب ہے کہ اُس نے اُسے آنے کی اجازت دی۔

۲۲: ۲۴، ۲۵ اِس تمثیل کے نقطۂ اِطلاق کو صدقیاہ نے نظر انداز نہ کیا۔ یہ محسوس کرتے ہوئے کہ اُسے اَور دیگر نبیوں پر جھوٹ بولنے کا اِلزام ہے، اُس نے میکاہ کے گال پر تھپڑ مارا اور اُس سے پوچھا "خداوند کی رُوح تجھ سے بات کرنے کو کس راہ سے ہو کر مجھ میں سے گئی؟" دوسرے لفظوں میں صدقیاہ کہہ رہا تھا:

"جب مَیں نے اخی اب کو رامات جلعاد پر چڑھائی کے لئے مشورہ دیا تو مَیں نے خدا کی رُوح

سے تحریک پاکر یہ کیا ۔ اب تُم بھی دعویٰ کرتے ہو کہ تم رُوح کی ہدایت سے بول رہے ہو، لیکن تمہاری صلاح میری صلاح کے بالکل اُلٹ ہے ۔ رُوح مجھ میں سے تیرے پاس کیسے گئی ؟"

میکاؔہ نے بڑے اطمینان سے جواب دیا کہ صدقیاؔہ کو حقیقت کا اُس وقت علم ہوگا جب وُہ خوف کی حالت میں کوٹھڑی میں چُھپ جائے گا ۔ یعنی جب اخی اؔب مارا جائے گا تو ظاہر ہو جائے گا کہ صدقیاؔہ جھوٹا نبی ہے ۔

۲۲: ۲۶-۳۰ غُصّے میں بپھرے ہُوئے اسرائیل کے بادشاہ نے حکم دیا کہ میکاؔہ کو قیدخانے میں ڈال کر اُسے روٹی اور پانی دیا جائے جب تک وُہ (اخی اؔب) راماتؔ جلعاد سے سلامتی کے ساتھ واپس نہ آجائے ۔ میکاؔہ نے اُس سے جُدا ہوتے ہُوئے کہا "اگر تُو سلامت واپس آجائے تو خُداوند نے میری معرفت کلام ہی نہیں کیا"۔ اخی اؔب نے فیصلہ کیا کہ وُہ جنگ پر جانے سے پہلے بھیس بَدل لے ۔ اُسے یہ اُمید تھی کہ یُوں وُہ میکاؔہ کی ہولناک پیشین گوئی کے انجام سے بچ جائے گا ۔ لیکن دُوسری طرف یہوسؔفط اپنا شاہانہ لباس پہنے گا جس کے سبب سے اُسے وُہ خطرہ لاحق ہوگا جس سے اخی اؔب بچنے کی کوشش کر رہا تھا ۔ اخی اؔب نے خداوند اور شاہِ ارامؔ کو فریب دینے کی کوشش کی ۔ لیکن "خُدا ٹھٹھوں میں نہیں اُڑایا جاتا کیونکہ آدمی جو کچھ بوتا ہے وُہی کاٹے گا" (گلتیوں ۶: ۷)۔ اخی اؔب کو قتل کر دیا گیا، لیکن یہوسؔفط بچ گیا ۔

۲۲: ۳۱-۳۶ ارامیوں کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ شاہِ اسرائیل کو قتل کریں ۔ یہی اُن کا بڑا مقصد تھا ۔ پہلے تو اُنہوں نے یہوسؔفط کو اخی اؔب تصوّر کیا ۔ خوف کے مارے شاہِ یہوداہ چِلّایا ۔ شاید یوں وُہ اپنی صحیح شناخت کرانا چاہتا تھا ۔ تب اخی اؔب کو جوشن کے بندوں کے درمیان کِسی کا چَلایا ہُوا تیر لگا جس کے نتیجے میں وُہ لڑنے کے قابل نہ رہا ۔ اُسے اُس کے رتھ میں ہی سنبھالے رکھا گیا تاکہ اُس کی فوج ہمّت نہ ہار جائے ۔ جب غروبِ آفتاب کے وقت وُہ مر گیا، اور اِس بات کا پتہ چل گیا تو اُس کے سپاہی اپنے اپنے گھروں کو لوٹ گئے ۔

۲۲: ۳۷-۴۰ اخی اؔب کی لاش کو سامرؔیہ لے جا کر دفن کر دیا گیا ۔ اُس کے خُون سے آلُودہ رتھ کو سامرؔیہ کے اُس تالاب میں دھویا گیا جہاں کسبیاں غُسل کرتی تھیں ۔ یہ ایلیاؔہ کی پیشین گوئی کی جُزوی تکمیل تھی (۲۱: ۱۹)۔ یہ یزرعیؔل کے بجائے سامرؔیہ میں پُوری ہُوئی (۲۱: ۲۹) خُدا نے اپنے رحم سے اُس کی پُوری تکمیل کو بادشاہ کے بیٹے یوراؔم تک التوا میں ڈال دِیا (۲-سلاطین ۹: ۲۵، ۲۶)۔

اخی اب کو اُس کی موت کے بارے میں علیحدہ علیحدہ تین۳ پیشین گوئیاں ملی تھیں ۔ ایک تو اُس بے نام نبی نے کی جب اخی اب نے بن ہدد کو چھوڑ دیا (۲۰ : ۴۲) ۔ ایک پیشین گوئی ایلیاہ نے کی جب اخی اب نے نبوت کا تاکستان لیا تھا (۲۱ : ۱۹) اور تیسری پیشین گوئی میکاہ نے آخری جنگ سے ایک شام پہلے کی تھی (آیات ۱۷ - ۲۳) ۔

م ۔ یہوداہ کا بادشاہ یہوسفط ۲۲ : ۴۱ - ۵۰

آسا کے بیٹے یہوسفط نے یہوداہ پر ۲۵ سال تک سلطنت کی (۸۷۳/۷۲-۸۴۸ ق م) ۔ پہلے تین۳ یا چار۴ سال تک یہوسفط نے اپنے باپ آسا کے ساتھ مِل کر حکومت کی ۔ ہمیں آیات ۲-۴ میں پہلے ہی سے یہوسفط سے متعارف کرایا گیا ہے جہاں اُس نے اسرائیل کے ایک شریر بادشاہ کے ساتھ شرم ناک اتحاد کیا تھا جس کے نتیجے میں وُہ موت کے بہت قریب پہنچ چکا تھا ۔ مجموعی طور سے اُس کا دَورِ حکومت اچھا تھا ۔ یہوسفط کے اِنتظام کے اہم خدوخال درج ذیل ہیں :

۱ ۔ بُت پرستی کو دُور کرنے کے لئے وُہ اپنے باپ کے نقشِ قدم پر چلا لیکن وہ اِسے پُوری طرح ختم کرنے میں کامیاب نہ ہو سکا ۔ (آیت ۴۳) ۔

۲ ۔ اُس نے اپنے باپ آسا کے ساتھ مِل کر حکومت کی ۔

۳ ۔ اُس نے شاہِ اسرائیل سے صُلح کی (آیت ۴۴) ۔

۴ ۔ اُس نے لُوطیوں کو مُلک سے نکال دیا ۔ یہ مَرد مذہبی رسم و دستور کے لبادے میں بدکاری کرتے تھے ۔

۵ ۔ اُس کی سلطنت میں اَدُوم کو شامل کر لیا گیا (۲ ۔ سموئیل ۸ : ۱۴) جہاں اُس نے ایک نائب کو اپنا نمائندہ مقرر کیا ۔ بعد ازاں ایک انقلاب کے دوران اُس کے بیٹے یہورام سے اَدُوم چھن گیا (۲ ۔ سلاطین ۸ : ۲۰) ۔

۶ ۔ اُس نے اخی اب کے بیٹے اخزیاہ کے ساتھ جہاز سازی کے منصُوبے میں اِتحاد کیا (۲ ۔ تواریخ ۲۰ : ۳۵ ، ۳۶) ۔ اُن کا منصُوبہ تھا کہ وُہ سونا لانے کے لئے اوفیر کو جہاز بھیجیں ۔ لیکن آندھی سے جہاز بندرگاہ سے روانہ ہونے سے قبل ہی ٹُوٹ گئے (آیت ۴۸) ۔ الیعزر نبی نے یہوسفط کو بتایا کہ یہ اِس لئے ہُوا کہ خُداوند نے

اخزیاہ کے ساتھ ناپاک اتحاد کو پسند نہیں کیا تھا (۲-تواریخ ۲۰: ۳۷) - جب اخزیاہ نے منصوبے کی تجدید کی تجویز دی تو یہوسفط نے انکار کر دیا (آیت ۴۹) -

ن- اسرائیل کا بادشاہ اخزیاہ ۲۲: ۵۱-۵۳

اخی اب کے بیٹے اخزیاہ نے دو برس تک اسرائیل پر سلطنت کی (۸۵۲-۸۵۳ ق-م، بمقابلہ ۲-سلاطین ۱: ۱-۱۸) -

اخزیاہ کے دورِ حکومت میں بت پرستی اور بدی حد سے بڑھ گئی۔ اُس کی ماں ایزبل نے اُسے بے دینی پر مجبور کیا جیسے وہ اُس کے باپ کو مجبور کرتی رہی - اُس نے بعل کی پرستش کی اور اسرائیل کے خداوند خدا کو غصہ دلایا۔ بیٹا باپ کی مانند تھا - ۱-سلاطین کا کوئی رسمی اختتام نہیں کیونکہ ۱- اور ۲-سلاطین شروع میں ایک ہی کتاب تھی، محض قاری کی سہولت کے لئے اِسے دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ۲-سلاطین میں اِس مقام سے آگے بیان کو جاری رکھا گیا ہے -

۲-سلاطین

تعارف

"سلاطین کی کتاب کی تاریخ رُو بہ زوال تاریخ ہے ۔ حالات بد سے بد تر ہوتے گئے ، حتیٰ کہ اِس کا کوئی حل نہ رہا ... پہلے دسؔ قبائل کو اسیری میں لے جایا گیا اور بعد ازاں دوؔ قبائل بھی اسیر ہو گئے۔"

سموئیل رڈآوٹ

دونوں کتابوں کے تعارف کے لئے ۱-سلاطین دیکھئے۔

خاکہ

۱- **مُنقسم سلطنت** (۱-سلاطین سے جاری ہے) ابواب ۱-۱۷

ا- اسرائیل کا بادشاہ اخزیاہ اور ایلیاہ کی خدمت باب ۱

ب- ایلیاہ کا آسمان پر اُٹھایا جانا ۲ : ۱ - ۱۲ ا

ج- الیشع کی خِدمت کا آغاز ۲ : ۱۲ ب - ۲۵

د- اِسرائیل کا بادشاہ یہورام (یورام) باب ۳

ہ- الیشع کی مُعجزات سے بھرپُور خِدمت ۴ : ۱ - ۸ : ۱۵

(۱) مُعجزانہ طور پر تیل مہیا کرنا (۴ : ۱-۷)

(۲) معجزانہ پیدائش ۴ : ۸ - ۱۷

(۳) شونیمی عورت کے بیٹے کو زندہ کرنا ۴ : ۱۸ - ۳۷

(۴) زہریلی لپسی کے زہر کو زائل کرنا ۴ : ۳۸ - ۴۱

(۵) مُعجزانہ طور پر روٹی مہیا کرنا ۴ : ۴۲ - ۴۴

(۶) نعمان کو مُعجزانہ طور پر کوڑھ سے پاک صاف کرنا ۵ : ۱-۱۹

(۷) جیحازی کا لالچ ۵ : ۲۰ - ۲۷

(۸) مُعجزانہ طور پر کُلہاڑے کے پھل کو نکالنا ۶ : ۱ - ۷

(۹) معجزانہ جنگی چالیں ۶:۸-۲۳

(۱۰) سامریہ میں کال ۶:۲۴-۷:۲۰

(۱۱) شونیمی عورت کی جائیداد کی واپسی ۸:۱-۶

(۱۲) حزائیل کی حکومت کے بارے میں الیشع کی پیش گوئی ۸:۷-۱۵

و- یہوداہ کا بادشاہ یہورام (یورام) ۸:۱۶-۲۴

ز- یہوداہ کا بادشاہ اخزیاہ ۸:۲۵-۲۹

ح- اِسرائیل کا بادشاہ یاہو اور الیشع کی خدمت ابواب ۹ و ۱۰

(۱) یاہو کا مسح کیا جانا ۹:۱-۱۰

(۲) یاہو کے عملی اقدامات ۹:۱۱-۱۰:۱۷

(۳) یاہو کا مُلک کو بعل کی پرستش سے پاک کرنا ۱۰:۱۸-۳۶

ط- ملکہ عتلیاہ کا یہوداہ پر غاصِبانہ قبضہ باب ۱۱

ی- یہوداہ کا بادشاہ یوآس باب ۱۲

ک- اِسرائیل کا بادشاہ یہوآخز ۱۳:۱-۹

ل- اِسرائیل کا بادشاہ یہوآس ۱۳:۱۰-۱۳

م- الیشع کی خِدمت کا اختتام ۱۳:۱۴-۲۵

ن- یہوداہ کا بادشاہ امصیاہ ۱۴:۱-۲۰

س- یہوداہ کا بادشاہ عزریاہ (عزیاہ) ۱۴:۲۱-۲۲

ع- اِسرائیل کا بادشاہ یربعام دوم ۱۴:۲۳-۲۹

ف- یہوداہ کا بادشاہ عزریاہ (عزیاہ) جاری ہے ۱۵:۱-۷

ص- اِسرائیل کا بادشاہ زکریاہ ۱۵:۸-۱۲

ق- اسرائیل کا بادشاہ سلوم ۱۵:۱۳-۱۵

ر- اسرائیل کا بادشاہ مناحم ۱۵:۱۶-۲۲

ش- اسرائیل کا بادشاہ فقحیاہ ۱۵:۲۳-۲۶

ت- اسرائیل کا بادشاہ فقح ۱۵:۲۷-۳۱

ث- یہوداہ کا بادشاہ یوتام ۱۵:۳۲-۳۸

خ- یہوداہ کا بادشاہ آخز باب ۱۶

ذ- اسرائیل کا بادشاہ ہوسیع ۱۷: ۱-۶

ض- شمالی سلطنت کا زوال ۱۷: ۷-۴۱

۲- یہوداہ کی سلطنت اسیری تک ابواب ۱۸-۲۵

ا- حزقیاہ بادشاہ ابواب ۱۸-۲۰

(۱) حزقیاہ کا راستی سے حکومت کرنا ۱۸: ۱-۸

(۲) سامریہ کو فتح کرنا ۱۸: ۹-۱۲

(۳) سنحیرب کا یہوداہ پر پہلا حملہ ۱۸: ۱۳-۱۶

(۴) سنحیرب کا یہوداہ پر دوسرا حملہ ۱۸: ۱۷-۱۹: ۳۴

(۵) سنحیرب کی شکست اور موت ۱۹: ۳۵-۳۷

(۶) حزقیاہ کی بیماری اور صحت یابی ۲۰: ۱-۱۱

(۷) حزقیاہ کا احمقانہ تکبر ۲۰: ۱۲-۲۱

ب- بادشاہ منسی ۲۱: ۱-۱۸

ج- امون بادشاہ ۲۱: ۱۹-۲۶

د- یوسیاہ بادشاہ ۲۱: ۱-۲۳: ۳۰

(۱) یوسیاہ کا ہیکل کو مرمت کرنا ۲۲: ۱-۷

(۲) یوسیاہ کا شریعت کی کتاب کو دریافت کرنا ۲۲: ۸-۲۰

(۳) یوسیاہ کا عہد کی تجدید کرنا ۲۳: ۱-۳

(۴) یوسیاہ کی اصلاحات ۲۳: ۴-۳۰

ہ- یہوآخز بادشاہ ۲۳: ۳۱-۳۳

و- یہویقیم بادشاہ ۲۳: ۳۴-۲۴: ۷

ز- یہویاکین بادشاہ ۲۴: ۸-۱۶

ح- صدقیاہ بادشاہ ۲۴: ۱۷-۲۵: ۷

ط- یروشلیم کا زوال ۲۵: ۸-۲۱

ی- جدلیاہ کا حاکم مقرر کیا جانا ۲۵: ۲۲-۲۶

ک- یہویاکین بادشاہ ۲۵: ۲۷-۳۰

تفسیر

۱- منقسم سلطنت (۱-سلاطین سے جاری ہے ابواب ۱-۱۷)

۱- اسرائیل کا بادشاہ اخزیاہ اور ایلیاہ کی خدمت باب ۱

۱:۱ موآب کو داؤد نے مطیع کیا تھا (۲-سموئیل ۸: ۲)۔ لیکن جب سلیمان کی سلطنت اسرائیل اور یہوداہ میں تقسیم ہو گئی تو موآب اسرائیل کے زیرِ تسلط آ گیا۔ اخی اب کی موت کے بعد موآبیوں نے بغاوت کر کے خود مختاری حاصل کر لی۔

۱:۲ اخزیاہ بادشاہ بالاخانے کی جِھلملی دار کھڑکی میں سے گر پڑا اور سخت زخمی ہو گیا۔ شفا کے لئے دُعا کرنے کے بجائے اُس نے عقرون کے دیوتا بعل زبوب کے پاس قاصد بھیجے کہ اُس سے پُوچھیں کہ آیا اُس کو شفا ملے گی کہ نہیں۔ جان سی۔ وائٹ کامب اِس دیوتا کے بارے میں بیان کرتا ہے:

> اِس ارامی دیوتا کا اصل نام بعل زبول ("زِندگی کا مالِک") تھا، لیکن یہودی اُسے تضحیک کے طور پر بعل زبوب ("مکھیوں کا مالک") کہتے تھے۔ مسیح کے زمانے تک یہ دیوتا شیطان کی علامت بن چکا تھا۔

یہ کس قدر افسوس ناک بات ہے کہ جس بادشاہ کے نام کا مطلب ہے "جسے یہوواہ سنبھالتا ہے" وُہ بعل سے شفا کے لئے رجُوع کرے۔

۱: ۳-۸ ایک لمبے بالوں والا آدمی چمڑے کا کمر بند اپنی کمر پر کسے ہُوئے یعنی ایلیاہ نبی قاصدوں کو مِلا اور انہیں بعل زبوب سے پُوچھنے کے لئے ملامت کی اور اُنہیں اخزیاہ کے پاس واپس بھیجا کہ بادشاہ کو بتا دیں کہ یہ بیماری مُہلک ثابت ہو گی۔

۱: ۹-۱۲ یہ سُن کر اخزیاہ نے ایک سردار کے ساتھ پچاس سپاہیوں کو بھیجا کہ ایلیاہ کو فوراً حاضر کریں۔ جب سردار نے گستاخانہ مُطالبہ پیش کیا تو خُدا نے ایلیاہ کی جان چھڑانے

کے لئے آسمان سے آگ بھیجی اور اُس سردار اور اُس کے پچاس ۵۰ سپاہیوں کو بھسم کر دیا۔ پچاس ۵۰ آدمیوں کو لے کر ایک اَور سردار نے ایلیّاہ کو حکم دیا "جلد اُتر آ"، لیکن اُن کا بھی وہی حشر ہُؤا۔ خُدا نے پہلے ہی آسمان سے آگ بھیج کر بعل اور اُس کے پُجاریوں کی ساکھ خراب کر دی تھی (۱-سلاطین ۱۸ باب)۔ اور اب اُسی آسمانی آگ نے بعل کے سپاہیوں کو ہلاک کر دیا کیونکہ وُہ ایلیّاہ پر اپنے ناپاک ہاتھ ڈالنا چاہتے تھے۔ نبی نے اسرائیل کے حقیقی بادشاہ سے نہ کہ ایک بُت پرست غاصب سے احکام لئے۔ ہمیں نہیں بتایا گیا کہ اُن دو ۲ سرداروں اور اُن کے آدمیوں کو کیوں ہلاک کیا گیا۔ شاید یہ وجہ تھی کہ وُہ بھی ایلیّاہ کو ہلاک کرنے کے لئے اخزیاہ کے ارادے میں شریک تھے۔

۱: ۱۳-۱۶ لیکن جب تیسرے سردار نے ایلیّاہ کی قوّت کو بڑی انکساری سے تسلیم کیا اور اُس سے رحم کی اِلتجا کی تو خُداوند کے فرشتے (مسیح اپنے قبل از تجسّم ظہور میں) نے ایلیّاہ کو تاکید کی کہ جا کر اخزیاہ سے بات کرے۔ ایلیّاہ نے بغیر کِسی خوف کے بادشاہ کو بتایا کہ وُہ صحت یاب نہیں ہوگا کیونکہ اُس نے بعل زبوب سے پُوچھ کر خُداوند کی تضحیک کی ہے۔

۱: ۱۷-۱۸ جب اخزیاہ مَر گیا تو اُس کا بھائی یہورام اُس کی جگہ تخت نشین ہوُا (بعد میں اِسے یورام بھی لکھا گیا) کیونکہ اُس کا کوئی بیٹا نہ تھا جو تاجِ شاہی پہنتا۔ اِس وقت یہوداہ پر یہوسفط (۳: ۱) کے ساتھ اُس کا بیٹا حکمرانی کرتا تھا، جس کا نام بھی یہورام تھا۔

ب- ایلیّاہ کا آسمان پر اُٹھایا جانا ۲: ۱-۱۲ تک

اِس باب کا آغاز مَردِ خُدا ایلیّاہ کے آسمان پر اُٹھائے جانے (آیات ۱-۱۱) اور اختتام بیت ایل کے لڑکوں کے پھاڑے جانے سے ہوتا ہے (آیات ۲۳-۲۵)۔

۲: ۱-۶ اب وقت آ چکا تھا کہ ایلیّاہ اپنی خِدمت کو ختم کرے اور اُس کی جگہ الیشع منظر پر آئے۔ لیکن اِس سے پہلے ایلیّاہ کا بیت ایل، یریحو اور یردن کو جانا ضرُور تھا۔ الیشع نے بڑی وفاداری سے اِصرار کیا کہ وُہ بھی اُن جگہوں میں اُس کے ساتھ جائے گا۔ بیت ایل اور یریحو میں انبیا زادوں نے الیشع کو بتایا کہ خُداوند اُس دِن ایلیّاہ کو "اُس کے سر پر سے اُٹھا لے گا"۔ یہ اِس دستُور کی نشاندہی کرتا ہے کہ شاگرد اپنے اُستاد کے قدموں میں بیٹھتا تھا۔ الیشع پہلے سے اِس بات کو جانتا تھا اِس لئے اُس نے انبیا کو "چُپ رہنے" کے لئے کہا۔ یہ معاملہ اِس قدر افسوسناک اور مُقدّس تھا کہ الیشع اِس کے بارے میں بحث نہیں کرنا چاہتا تھا۔

۲:۷-۹ ۔ یریحو سے ایلیاہ اور الیشع دریائے یردن پر گئے اور اُن کے پیچھے پچاس انبیازادے تھے ۔ جب ایلیاہ نے اپنی چادر کو یردن کے پانی پر مارا تو پانی دو حصے ہوگیا اور دونوں شخص خشک زمین پر سے گزر گئے ۔ اخی اب کے دورِ حکومت میں ایلیاہ یردن کے مشرق میں جلعاد سے اپنی نبوتی خدمت کو شروع کرنے کے لئے آیا تھا (۱-سلاطین ۱:۱۷) ۔ اب اپنی خدمت کے اختتام پر آسمان پر اٹھائے جانے کے لئے واپس یردن کے پار گیا ۔ الیشع نے ایلیاہ کی رُوح کا دُونا حِصّہ مانگا ۔ دُونا حِصّہ پہلوٹھے کا حق ہے اور یہاں اِس کا یہ مطلب ہے کہ الیشع اِس کا جائز جانشین بننا چاہتا تھا ۔ جارج ولیم لکھتا ہے کہ اِس درخواست کی تکمیل اِس بات سے نظر آتی ہے کہ ایلیاہ نے آٹھ معجزات دِکھائے جبکہ الیشع کے سولہ معجزات درج ہیں ۔

۲:۱۰-۱۲ا ایلیاہ نے کہا کہ اِس درخواست کو پُورا کرنا اُس کے بس میں نہیں ۔ تب اُس نے ایک ایسی شرط کا اضافہ کیا جو اُس کے قابو سے باہر تھی ۔ اگر الیشع اُسے جُدا ہوتے ہوئے دیکھے، تب اُس کی درخواست پُوری ہوگی ۔ جب وُہ چلتے ہوئے باتیں کرتے جا رہے تھے تو آتشی رتھ اور آتشی گھوڑوں نے اُن کو جُدا کر دیا اور الیشع کے دیکھتے دیکھتے ایلیاہ بگولے میں آسمان پر اُٹھایا گیا ۔ الیشع چِلّایا "اے میرے باپ! اے میرے باپ! اسرائیل کے رتھ اور اُس کے سوار" ۔ شاید اِس سے یہ ظاہر کرنا مقصود تھا کہ ایلیاہ خُدا کی قوّت کا سب سے زور آور ہتھیار اور اسرائیل کا بہترین دفاع تھا ۔

ج ۔ الیشع کی خدمت کا آغاز ۲:۱۲ب-۲۵

۲:۱۲ب-۱۴ غم کی حالت میں اپنے کپڑے پھاڑنے کے بعد الیشع یردن کے مشرقی کنارے پر واپس آیا، اور ایلیاہ کی چادر سے پانی کو مار کر کہا "خُداوند ایلیاہ کا خُدا کہاں ہے؟" اِس سوال سے کسی طرح کا شک یا بے اعتقادی ظاہر نہیں ہوتی بلکہ یہ اِس حقیقت کو ظاہر کرنے کا موقع تھا کہ خُدا جیسے ایلیاہ کے ساتھ تھا، ویسے ہی الیشع کے ساتھ بھی ہے ۔ پانی دو حِصّے ہوگیا اور وُہ دریا کے مغربی کنارے پر چلا گیا جہاں پچاس انبیازادے اُس کی راہ دیکھ رہے تھے ۔

۲:۱۵-۱۸ جب اُنہوں نے یردن کے پانی کو دو حِصّے ہوتے ہوئے دیکھا تو

اُنہوں نے تسلیم کیا کہ الیشع فی الحقیقت ایلیاہ کا جانشین ہے۔ الیشع کے مشورے کے برعکس اُنہوں نے اِصرار کیا کہ وُہ ایلیاہ کی تلاش کے لئے ایک پارٹی کو بھیجیں، لیکن جیسا کہ الیشع نے بتایا تھا اُن کی یہ کوشش بے سُود رہی۔ یا تو انہوں نے ایلیاہ کے اُٹھائے جانے کو نہیں دیکھا تھا، یا پھر اگر دیکھا بھی تھا تو اُن کا خیال تھا کہ وُہ وقتی طور پر غائب ہؤا ہے۔

۲: ۱۹-۲۲ اس کے بعد ۱۳: ۲۰ تک الیشع کی خدمت مُسلسل معجزات پر مشتمل ہے جِس کا یہ مقصد تھا کہ اسرائیل بُت پرستی کو ترک کر کے سچّے اور زندہ خدا کی طرف رجوع لائے۔ ضرُوری نہیں کہ یہ واقعات تارِیخی ترتیب سے درج کیے گئے ہوں۔ پہلا مُعجزہ یہ تھا کہ اُس نے یریحو کے چشمے کے خراب پانی میں نمک ڈالا۔ پھر کبھی اِس پانی سے نہ تو زمین بنجر ہُوئی اور نہ ہی وُہ موت کا باعث بنا۔

۲: ۲۳-۲۴ یریحو سے بیت ایل کی راہ پر، بچھڑے کی پرستش کے ایک مرکز پر الیشع کو چند گُستاخ لڑکے ملے جنہوں نے اُسے گنجا کہتے ہوئے مذاقاً چیلنج کیا کہ وُہ بھی ایلیاہ کی طرح آسمان پر چلا جائے۔ جب اُس نے خُداوند کے نام میں اُن پر لعنت کی تو بَن میں سے دُو ریچھنیاں نکلیں اور اُن میں سے بیالیس ۴۲ بچّے پھاڑ ڈالے۔ خُدا کے پیغمبر کی بے عزّتی خُدا کی بے عزّتی ہے۔

۲: ۲۵ الیشع، ایلیاہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہُوئے کوہِ کرمل اور سامریہ کو جانے سے پہلے یریحو اور بیت ایل میں انبیازادوں کے مدرسوں میں گیا۔ یریحو میں انہوں نے عزّت واحترام سے اُس کا استقبال کیا اور اُس نے اُنھیں برکت دی۔ لیکن بیت ایل میں لڑکوں نے یہوواہ کی تعظیم کا اِظہار نہ کیا بلکہ اُس کے ساتھ شرم ناک سلوک کیا جس کے جواب میں اُنھیں لعنت ملی۔

د- اِسرائیل کا بادشاہ یہورام (یورام) باب ۳

شاہِ اسرائیل اخی اب کے بیٹے یہورام نے بارہ ۱۲ سال سلطنت کی (۸۵۲-۸۴۱ ق-م، ۱-سلاطین ۳: ۱- ۹: ۲۹)۔

۳: ۱-۳ جب اخی اب کا بیٹا یہورام اسرائیل پر حکُومت کرنے لگا تو اُس وقت یہوداہ میں یہوسفط اور اُس کا بیٹا یہورام اکٹھے سلطنت کر رہے تھے۔ اِس سے اِس امر کی وضاحت ہو جاتی ہے کہ شاہِ اسرائیل یہورام کیونکر یہوداہ کے بادشاہ یہوسفط کے اٹھارھویں برس اور

یہورام کے دُوسرے برس میں سلطنت کرنے لگا (۲-سلاطین ۱ : ۱۷) ۔

یہورام (یورام) اپنے والدین کی بُری راہوں پر نہیں چلتا تھا ۔ اُس نے اخی اب کے بنائے ہُوئے بعل کے ستون ڈھا دیئے ۔ تاہم وُہ نباط کے بیٹے یُربعام کی جاری کردہ سُنہری بچھڑے کی پرستش کرتا رہا ۔

۳:۴-۹ اخی اب کے دورِ حکومت میں موآب کا بادشاہ ، اِسرائیل کو سالانہ خراج ادا کرتا تھا ۔ جب اخی اب مر گیا تو بادشاہ میسا نے فیصلہ کیا کہ بغاوت کے لئے یہ نہایت موزوں وقت ہے ۔ ۱۸۶۸ء میں ایک جرمن مشنری نے ایک مشہور موآبی پتھر دریافت کیا جس میں موآب کے اسرائیل کے مطیع ہونے اور میسا کی بغاوت کا ذِکر ہے ۔

اخزیاہ نے موآب کی بغاوت کے سِلسلے میں کچھ نہیں کیا تھا ۔ لیکن جب اُس کے جانشین نے عنانِ حکومت سنبھالی تو اُس نے فوراً کوشش کی کہ موآب کو مطیع کیا جائے کیونکہ وہ کثیر خراج کا نقصان برداشت نہیں کرنا چاہتا تھا ۔ یہورام نے یہوسفط سے جنگ میں اُس کے ساتھ شامل ہونے کے لئے کہا ، اور ایک بار پھر یہوسفط رضامند ہو گیا (دیکھیں ۱-سلاطین ۲۲ باب جہاں اسرائیل کے ساتھ الحاق کی بِنا پر اُس کی جان خطرے میں پڑ گئی تھی) ۔ اُنھوں نے فیصلہ کیا کہ بحیرۂ مُردار کے مغرب کی طرف سے ، ادوم کے مشرق ، اور موآب کے شمال کی طرف کُوچ کریں ۔ چونکہ شاہِ ادوم اُس وقت یہوسفط کا وفادار تھا ، اِس لئے وُہ بھی جنگ میں ساتھ دینے لگا ۔

۳:۱۰-۱۲ جب وُہ موآب میں پُہنچے تو انہیں پانی کی قلّت کا سامنا کرنا پڑا ۔ یہورام نے خداوند کو مُوردِ الزام ٹھہرایا لیکن یہوسفط نے مشورہ دیا کہ خُداوند کے نبی سے صلاح لی جائے ۔ جب پتہ چلا کہ ایلیاہ کا خادم الیشع کہیں قریب ہی ہے تو تینوں بادشاہ اُس کے پاس گئے ۔

۳:۱۳-۱۹ پہلے تو الیشع نے اِحتجاج کیا کہ وُہ اسرائیل کے بُت پرست بادشاہ سے بات تک کرنے کو تیار نہیں بلکہ اُسے صلاح دی کہ وُہ اپنے باپ کے بُت پرست نبیوں کے پاس جائے ۔ شاید یہورام کے جواب سے یہ ظاہر ہو رہا تھا کہ دیوتا نہیں بلکہ خُدا یہ مشکل پیدا کر رہا ہے ۔ یہوسفط کے مؤدبانہ انداز سے الیشع راضی ہو گیا کہ خُداوند کی مرضی کو معلوم کرے ۔ جب ایک سازِندے نے بجایا ، تو خداوند کی قدرت الیشع پر نازل ہُوئی اور اُس نے پیشین گوئی

کی کہ وادی کی خندقیں بارش کے بغیر پانی سے بھر جائیں گی اور موآبیوں کو شکست ہو جائے گی۔

۳: ۲۰-۲۵ اگلی صُبح ادوم کی طرف سے پانی بہتا ہُوا وادی میں جمع ہو گیا۔ طلُوعِ آفتاب کی روشنی میں موآبیوں کو پانی خون سا دِکھائی دیا۔ انہوں نے سوچا کہ اسرائیل، یہوداہ اور ادوم کے بادشاہوں کی آپس میں جنگ ہو چُکی ہے۔ جب وُہ مالِ غنیمت کے لئے اسرائیل کی لشکر گاہ میں آئے تو اُنہیں تباہ کُن حملے کا سامنا کرنا پڑا۔ بعد میں اِسرائیلیوں نے زمین کے ہر ایک اچھّے قطعے کو پتھروں سے بھر دیا، چشمے بند کر دئے اور تمام اچھّے درخت کاٹ ڈالے۔

۳: ۲۶-۲۷ شاہ موآب اپنے سابق اتحادیوں یعنی ادُومیوں سے نہایت خفا ہُوا۔ اُسے شک تھا کہ اُن کا بادشاہ یہوداہ اور اسرائیل کی سی جان فشانی سے نہیں لڑے گا، اِس لئے اُس نے ادُومیوں کی صفوں کو چیرنے کی کوشش کی۔ جب اُس کی یہ چال ناکام ہو گئی تو اُس نے اپنے دیوتاؤں کی خُوشنودی کے لئے شہر کی دیوار پر اپنے بیٹے کو قربان کر دیا۔ اِس کا یہ بھی مقصد تھا کہ اپنے آدمیوں کو تحریک دے کہ وُہ جوش سے لڑیں۔ اسرائیل انسانی قربانی کے اِس مکرُوہ فعل پر ششدر رہ گیا۔ شاید براہِ راست خُدا کے کہنے سے یا اپنے ضمیر کی خلش کے تحت وُہ موآب کو مطیع کئے بغیر واپس چلے گئے۔ ہیرلڈ سٹائیگر یُوں تشریح کرتا ہے:

> یُوں محسُوس ہوتا ہے کہ گویا مُصنّف یہ سوال پُوچھ رہا ہے: اگر اسرائیل اِس فعل سے اتنا ہی متاثر ہُوا تو اُس کو اپنی بُت پرستی کا دُکھ کیوں نہ ہُوا؟ لیکن اسرائیل اور یہوداہ میں بُت پرستی جاری رہی۔

۴- الیشع کی مُعجزات سے بھرپُور خِدمت ۴: ۱-۸: ۱۵

(ا) مُعجزانہ طور پر تیل مہیّا کرنا ۴: ۱-۷

ایک دین دار نبی کی غریب بیوہ کو خطرہ تھا کہ قرض کی عدمِ ادائیگی کی صُورت میں اُس کے بیٹوں کو غلام بنا لیا جائے گا۔ اُسے مُعجزانہ طور پر تیل مہیّا کیا گیا اور حد یہ تھی کہ وُہ جتنے برتن مانگ سکے انہیں تیل سے بھر دیا جائے گا۔ یُوں تیل بیچ کر اُس نے اپنا قرض اُتارا اور اپنے خاندان کی کفالت کی۔ یہ واقعہ مقرُوض کے لئے فضل کی مثال ہے کہ نہ صِرف اُس کی موجُودہ ضرُوریات پُوری ہو گئیں بلکہ مستقبل میں بھی کفالت کے لئے وسائل دِئے گئے۔ خُدا کا فضل ضرورت مند گُناہ گاروں کو قرض اور غلامی سے آزاد کرتا ہے اور جو کچھ ہمیں

نئی زندگی کے لئے درکار ہے مہیا کرتا ہے۔

(۲) مُعجزانہ پیدائش ۴: ۸-۱۷

ایک دَولت مند شونیمی عورت نے الیشع کے ساتھ غیر معمُولی مہمان نوازی کا اظہار کیا تھا، یہاں تک کہ اُس نے اپنے گھر کے بالاخانے میں اُس کے لئے ایک کمرہ تیار کر دیا۔ جب اُسے الیشع کی سفارش سے بادشاہ سے کسی طرح کی حمایت کی پیش کش کی گئی تو اُس نے انکساری سے جواب دیا کہ وُہ اپنے لوگوں میں رہتے ہُوئے ہی مُطمئن ہے۔ نبی کے خادم جیحازی نے خیال پیش کیا کہ وُہ چاہے گی کہ اُس کے بیٹا پیدا ہو، جو نبی کے کلام سے ایک حقیقت بن گیا۔ آئندہ بہار کے موسم میں اُس نے ایک بیٹے کو جنم دیا۔ موت (بانجھ کوکھ) سے خداوند زندگی کو پَیدا کرتا ہے، یہ خُدا کے ہر ایک فرزند کی روحانی پیدائش کی ایک تصویر ہے (افسیوں ۲: ۱-۱۰)۔

(۳) شُونیمی عورت کے بیٹے کو زندہ کرنا ۴: ۱۸-۳۷

۴: ۱۸-۲۵ا کئی سال بعد جب لڑکا کھیت میں تھا تو اُس پر دَورہ پڑا۔ اُسے اُٹھا کر اُس کی ماں کے پاس لایا گیا۔ لیکن دوپہر کے وقت اُس نے اُس کے ہاتھوں میں جان دے دی۔ اُس نے لڑکے کی لاش نبی کے کمرے میں رکھ دی۔ تب اُس نے وجہ بتائے بغیر اپنے خاوند سے کہا کہ وُہ کوہِ کرمل پر مردِ خُدا سے مِلنے کے لئے جانا چاہتی ہے۔ خاوند کو نبی سے یہ ملاقات عجیب سی لگی جبکہ یہ کوئی مذہبی تہوار کا موقع نہیں تھا، لیکن اُس نے اُس کے جانے کے لئے ضروری انتظامات کر دِیئے۔ وُہ بڑی تیزی سے شُونیم سے اسدرلون کے میدان سے ہوتی ہوئی کوہِ کرمل پر پہنچ گئی۔

۴: ۲۵ب - ۲۸ اُسے آتے دیکھ کر الیشع نے جیحازی کو اُسے ملنے کے لئے بھیجا کہ اُس کی خیریت کے بارے میں دریافت کرے۔ اُس نے جیحازی کو اپنی آمد کے مقصد کے بارے میں نہ بتایا۔ درحقیقت اُس نے یہ کہہ کر اُسے ٹال دیا کہ وُہ، اُس کا خاوند اور اُس کا بیٹا سب بخیریت ہیں۔ اُس نے براہِ راست نبی سے اپنے معاملے کے بارے میں بات کرنے کو ترجیح دی۔ جب وُہ عورت الیشع سے مِلی تو وُہ شِدتِ جذبات سے پھٹ پڑی۔ اگر نبی اُس کی شدید پریشانی کو محسوس نہ کرتا اور اُسے بولنے کی اجازت نہ دیتا تو ممکن ہے

کہ جیحازی اُسے باہر نکال دیتا۔ خداوند نے الیشع پر اُس کی آمد کے مقصد کو ظاہر نہیں کیا تھا اور نہ ہی عورت نے ظاہر کیا۔ لیکن یہ کہہ کر اُس نے ہلکا سا اشارہ دیا، ”کیا مَیں نے اپنے مالِک سے بیٹے کا سُوال کیا تھا؟ کیا مَیں نے نہ کہا تھا کہ مجھے دھوکا نہ دے؟“ دُوسرے لفظوں میں ”مَیں نہیں چاہتی تھی کہ مجھے دھوکا دیا جائے کہ پہلے تو مجھے بیٹا دیا جائے اور پھر مجھ سے واپس لے لیا جائے“۔ شاید الیشع نے اِس سے یہ اخذ کیا کہ لڑکا بہُت بیمار ہے۔

۴:۲۹-۳۱ پہلے تو نبی نے جیحازی کو بھیجا کہ وُہ مُردہ لڑکے پر اُس کا عصا رکھے۔ وُہ راستے میں کسی کو سلام نہ کرے کیونکہ مشرقی انداز کے سلام میں بہُت زیادہ وقت ضائع ہونا ہے۔ عورت نے محسُوس کیا کہ یُوں بات نہیں بنے گی اِس لئے اُس نے اِصرار کیا کہ الیشع خُود اُس کے ساتھ چلے۔ جب وُہ شونیم کے قریب پہنچے تو جیحازی انہیں مِلا اور یہ خبر دی کہ لڑکا نہیں جاگا۔

۴:۳۲-۳۷ تب الیشع کمرے میں گیا جہاں لڑکے کی لاش پڑی تھی۔ اُس نے دروازہ بند کر لیا، دُعا کی اور اپنے آپ کو لڑکے پر پسارا۔ اُس کے مُنہ پر اپنا مُنہ اور اُس کی آنکھوں پر اپنی آنکھیں اور اُس کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھ لئے۔ پھر نبی اُٹھا اور ٹہلنے لگا اور ایک بار پھر اپنے آپ کو لڑکے پر پسارا۔ اِس بار لڑکا سات بار چھینکا اور اپنی آنکھیں کھولیں۔ شُکر گزار ماں کو اُس کا بیٹا زندہ واپس مِل گیا۔ لڑکے کو زندہ کرنے کے لئے الیشع نے پُورے طور پر خُود کو جوان لڑکے کے مشابہ بنا لیا، اُس کے مُنہ سے مُنہ، آنکھوں کے ساتھ آنکھیں اور ہاتھوں کے ساتھ ہاتھ رکھے۔ اُس کے عَصا سے کوئی تبدیلی واقع نہ ہوئی لیکن جب اُس نے اپنے آپ کو لڑکے پر پسارا اور اپنی زندگی کو اُس لڑکے میں داخِل کیا تو لڑکا زندہ ہو گیا۔

(۴) زہریلی لپسی کے زہر کے اثر کو زائل کرنا ۴:۳۸-۴۱

اِس کے بعد جِس مُعجزے کا ذِکر ہے وُہ جلجال میں ہُوا۔ کال کے ایّام میں (شاید سات سالہ کال جِس کا باب ۸ میں ذِکر ہے) الیشع نے اپنے خادموں کو حکم دیا کہ انبیازادوں کے لئے لپسی پکائیں۔ غلطی سے کوئی زہریلی بُوٹی دیگ میں ڈال دی گئی۔ لیکن جب غلطی کا عِلم

ہُوا تو الیشع نے کچھ آٹا لے کر دیگ میں ڈال دیا اور لپسی کھانے کے قابل بن گئی۔

(۵) مُعجزانہ طور پر روٹی مُہیا کرنا ۴: ۴۲-۴۴

ایک اَور دَفعہ کا ذِکر ہے کہ الیشع نے جَو کے بِیس گِردے اور اناج کی ہری ہری بالیں لے کر ایک سَو آدمیوں کو سیر کیا۔ خُداوند کے وَعدے کے مطابق لوگوں نے سیر ہو کر کھایا اور کُچھ بچ بھی گیا۔ الیشع نے خُود غرضی کا مظاہرہ نہیں کیا بلکہ جو اُس کا حق تھا، اُس نے اُسے دُوسرے کو دے دیا۔ جب ہم دُوسروں کو اپنے مال میں شریک کرتے اور نتائج خداوند کے ہاتھوں میں دے دیتے ہیں تو وُہ ہماری اور دُوسروں کی ضرُوریات کو پُورا کرتا ہے بلکہ زائد بچ بھی جاتا ہے (امثال ۱۱: ۲۴ - ۲۵)۔

(۶) نعمان کو مُعجزانہ طور پر کوڑھ سے پاک صاف کرنا ۵: ۱-۱۹

۵: ۱-۴ الیشع کی مُعجزانہ قُوّت سے ارامی فوج بھی مستفید ہوئی۔ ایک یہودی اسیر لڑکی ارامی فوج کے سپہ سالار نعمان کے گھر میں خادمہ تھی۔ جب اُسے پتہ چلا کہ اُس کا مالک کوڑھی ہے تو اُس نے اُسے بتا دیا کہ سامریہ میں رہنے والا الیشع نبی اُسے شفا دے سکتا ہے۔ ڈی۔ ایل۔ موڈی اِس پر یوں تبصرہ کرتا ہے:

> ایک چھوٹی سی لونڈی کے چند الفاظ نے دو سلطنتوں میں ہلچل مچا دی۔ خُدا نے اُس لڑکی کے ایمان کی لاج رکھتے ہُوئے بُت پرست نعمان کے لئے وُہ کُچھ کیا جو اسرائیل میں نہیں کیا تھا (دیکھیں لُوقا ۴: ۲۷)۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ بچے بڑوں کی صحیح سمت کی طرف راہنمائی کا باعث بن جاتے ہیں۔ لونڈی نے خُدا پر فخر کرتے ہوئے کہا کہ وُہ نعمان کے لئے وُہ کچھ کرے گا جو اُس نے اِسرائیل میں کِسی کے لئے نہیں کیا، اور خُدا نے اُس کے ایمان کو شرمندہ نہ ہونے دیا۔

۵: ۵-۷ نعمان نے شاہِ ارام بن ہدد سے، شاہِ اسرائیل یورام کے لئے تعارفی خط لیا اور اپنے ساتھ کپڑوں اور نقدی کے تحائف بھی لئے۔ ایسا لگتا ہے کہ خط میں الیشع کے نام کا ذِکر نہیں تھا بلکہ اِس میں صرف نعمان کی شفا کے لئے درخواست تھی۔ شاہِ اسرائیل ایسی نامعقُول درخواست سے طیش میں آ گیا۔ اُسے شک گزرا کہ ارامی بادشاہ اسرائیل پر

حملہ کرنے کے لئے بہانے بنا رہا ہے۔

۵: ۸-۱۲ جب الیشع کو بادشاہ کی اِس ناگوار صُورتِ حال کا پتہ چلا تو اُس نے اُسے بتایا کہ نعمان کو میرے پاس بھیج دے۔ محل میں ایسی کوئی قوت نہیں تھی کیونکہ وہ بُت پرست تھے لیکن اسرائیل میں خُدا کا ایک نبی تھا جس میں پاک صاف کرنے کی قوت تھی۔ الیشع نے نعمان سے شخصی ملاقات نہ کی، لیکن اگر ایمان سے عمل کیا جائے تو اُس کا محض کہنا ہی کافی تھا۔ الیشع نے نعمان کو کہلا بھیجا کہ دریائے یردن میں سات بار غوطہ لگائے۔ نعمان اِس کی نسبت شفا کے لئے زیادہ ڈرامائی اور خوبصورت انداز کی توقع کر رہا تھا۔ چنانچہ اُس نے نہایت غصے سے احتجاج کیا کہ اُس کے اپنے شہر دمشق کی ندیاں، یردن کی نسبت کہیں بہتر ہیں۔

۵: ۱۳، ۱۴ ڈبی - ایل - موڈی نے اِس کا صحیح طور پر تجزیہ کیا:

> نعمان کی دو بیماریاں تھیں یعنی غرور اور کوڑھ۔ دونوں بیماریوں سے شفا کی ضرورت تھی۔ نعمان کو اپنے تکبّر کے رتھ سے نیچے اُترنا تھا اور اُس کے بعد بتائے ہوئے طریقے سے غسل کرنا تھا۔

بالآخر اُس کے نوکروں نے اِس سادہ سی بات کے لئے نبی کی بات ماننے کے لئے ترغیب دی۔ پھر وہ بالکل صحت یاب ہو گیا۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے، "اُس نے اپنے غرور کو نِگلا اور اُس کا کوڑھ جاتا رہا"۔

۵: ۱۵-۱۹ نتیجہ یہ ہُوا کہ نعمان اسرائیل کے خُدا کا مُعتقد ہو گیا۔ اِس کے لئے اُس نے الیشع کو انعام دینا چاہا، لیکن نبی نے اُس سے کوئی شے قبول نہ کی۔ اِس پر ارامی جرنیل نے اجازت مانگی کہ دو خچروں کا بوجھ مٹی اپنے ساتھ اپنے ملک کو لے جائے تاکہ وہ اسرائیل کی دھرتی پر حقیقی خُدا کی پرستش کر سکے۔ اُس نے اِس امر کی بھی وضاحت کی کہ اُسے اپنے آقا کے ساتھ اپنے سرکاری فرائض کے تحت رِمّون دیوتا کے مندر میں جانا ہوتا ہے۔ جب اُسے وہاں سرنگوں ہونا پڑے تو خُداوند اُسے مُعاف کرے۔ الیشع نے نہ تو اُسے منع کیا اور نہ اِس کی اجازت ہی دی، بلکہ اُس نے اُسے اُس کی راہ پر رُخصت کیا۔

نعمان کی کہانی میں ہم فضل کی انجیل کی ایک نہایت اعلیٰ مثال دیکھتے ہیں۔ ارامی فوج کے سپہ سالار کی حیثیت سے وہ خُدا کا دشمن تھا۔ انسانی نقطۂ نگاہ سے وہ بے بس

اور نااُمید تھا کیونکہ وُہ کوڑھی تھا (بمقابلہ رومیوں ۵ : ۶-۱۰) - غیر قوم کی حیثیت سے وُہ خُدا کے وعدوں سے خارج تھا، اور اُس کی برکت کو حاصل کرنے کے لئے اُس کا کوئی حق نہیں تھا (افسیوں ۲: ۱۱، ۱۲) - لیکن خُدا کے فضل نے انسانی ضرورت کو پُورا کیا - نعمان کو صرف خاکسار بن کر خُدا کے کلام کی فرماں برداری کرنی تھی - بالآخر خُدا کے کلام کی فرماں برداری کرتے ہُوئے اُس نے غسل کیا اور جب پانی سے اُوپر آیا تو وُہ ایک نیا اِنسان تھا، اُس کی جِلد نئی تھی اور اُس کا دِل بھی نیا تھا

(۷) جیحازی کا لالچ ۵: ۲۰-۲۷

جن تحائف کو قبول کرنے سے الیشع نے انکار کر دیا تھا، جیحازی نے اُنہی کا لالچ کیا - اُس نے ارامی کو بتایا کہ الیشع نے اُسے بھیجا ہے کہ اُسے انبیا زادوں میں سے دو جوانوں جو ابھی ابھی افرائیم سے آئے ہیں، کے لئے تحائف دے دیئے - تب اُس نے نقدی اور کپڑے لئے اور اُنہیں اپنے گھر لے گیا - نبی ہوتے ہُوئے الیشع کو اکثر خُدا کی طرف سے خصُوصی آگاہی ہوتی تھی - اب اُسے بتا دیا گیا کہ اُس کے نوکر نے کیا کیا ہے - چنانچہ جب جیحازی پُہنچا تو اُس نے اُس کا پول کھول دیا - اُس نے اپنے لالچی خادم کو بتایا کہ روپے یا کپڑے یا دوسری چیزیں جنہیں روپوں سے خریدا جا سکتا تھا، لینے کا یہ وقت نہیں تھا - اُس کے گُناہ نے ارامی کو یہ سوچنے کا موقع دیا کہ خدا کا مُفت فضل پُوری طرح مفت نہیں ہے -

(۸) مُعجزانہ طور پر کُلہاڑی کے پھل کو نکالنا ۶: ۱-۷

بعض ایک انبیا زادے غالباً یریحو یا جلجال میں جگہ کی تنگی کے باعث الیشع کے ساتھ نہیں رہنا چاہتے تھے - چنانچہ انہوں نے نبی سے اجازت لی کہ یردن کے نزدیک کوئی جگہ بنائیں - دورانِ تعمیر ایک شخص جب لکڑی کاٹ رہا تھا تو اُس کی مانگی ہُوئی کُلہاڑی کا لوہا یردن میں گر گیا - الیشع نے اُس شخص کی پریشانی کی درخواست کے جواب میں دریا میں ایک چھڑی ڈالی تو کُلہاڑی کا لوہا تیرنے لگا -

(۹) معجزانہ جنگی چالیں ۶: ۸-۲۳

الیشع کی معجزانہ قوتوں کی ایک اور شہادت یہ ہے کہ اُسے دُشمن کی لشکر گاہ کی نہایت ہی خُفیہ جنگی چالوں کا علم تھا۔ اِس سبب سے شاہِ ارام بہت بے چین تھا کیونکہ اُس کے تمام خُفیہ منصوبوں کا شاہِ اسرائیل کو مُسلسل پتہ چل رہا تھا۔ اُسے شک گزرا کہ اُس کا کوئی اپنا آدمی اسرائیل کے لئے جاسوسی کرتا ہے۔ جب اُسے علم ہُوا کہ الیشع نبی اُس کے سارے منصوبوں کو شاہِ اسرائیل پر منکشف کرتا ہے تو اُس نے تہیہ کیا کہ وُہ ہر قیمت پر الیشع کو پکڑے گا۔ جب اُسے بتایا گیا کہ نبی دوتین (سامریہ کے شمال میں ایک شہر) میں ہے تو اُس نے ایک بڑے لشکر کو بھیجا کہ رات کے وقت شہر کا مُحاصرہ کر لیں۔ جب صبح کے وقت الیشع کے خادم نے ایک بہت بڑے لشکر کو شہر کا مُحاصرہ کئے ہوئے دیکھا تو نہایت خوف زدہ ہُوا۔ لیکن جب نبی کی دُعا سے خادم کی آنکھیں کھولی گئیں تو اُس نے دیکھا کہ خُدا نے اپنے لوگوں کی مُحافظت کے لئے آتشی رتھ اور آتشی گھوڑے بھیج دِئے ہیں۔

اِس پر الیشع نے خُدا سے دُعا کی کہ ارامیوں کو اندھا کر دے۔ پھر نبی اُنہیں بغیر کِسی مشکل کے دوتین سے سامریہ کو لے گیا۔ جب بادشاہ نے اُنہیں مار دینا چاہا تو الیشع نے اُسے یاد دِلایا کہ وُہ اُنہیں جن کو تلوار اور کمان سے اسیر کرتا ہے نہیں مارا کرتا، تو وُہ اُن کو کیوں ہلاک کرے جنہیں اُس کی کوشش کے بغیر اُس کے قبضے میں کر دیا گیا ہے؟ بلکہ بادشاہ کو یہ حکم دیا گیا کہ وُہ اُنہیں کھانا کھلا کر اُن کے ملک میں واپس بھیج دے۔ اِس انسانی سلوک سے وُہ نیکی سے بدی پر غالب آیا۔ ایسے جتھوں نے پھر اسرائیل پر لشکر کشی نہ کی۔ آیت ۱۶ ہمیں ۱-یوحنا ۴:۴ ب کی یاد دِلاتی ہے کہ "جو تم میں ہے وُہ اُس سے بڑا ہے جو دُنیا میں ہے"۔ بدی کی قوتوں کے ساتھ ہماری رُوحانی جنگ میں، ہمارا قادرِ مطلق اتحادی یعنی ہمارا خُدا ہمیں قوت اور تحفظ دیتا ہے۔ ایمان سے دُعا کے ذریعے خُداوند ہمارے دِل کی آنکھوں کو کھول کر ہمیں یقین دِلاتا ہے کہ وُہ ہماری حفاظت کرتا اور شیطان کے تخریبی حربوں کو پامال کرتا ہے۔

(۱۰) سامریہ میں کال ۶: ۲۴-۷: ۲۰

۶: ۲۴-۳۱ یہاں اِس واقعہ کا آغاز تواریخی ترتیب سے درج نہیں ہے۔ شاہِ ارام بن ہدد نے سامریہ کا مُحاصرہ اِس قدر کامیابی سے کیا کہ شہر میں کال کے حالات پیدا

ہو گئے۔ (اگر یہ محاصرہ ۸: ۱-۲ میں مذکور سات سال کے کال کے بعد ہؤا، تو اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حالات کس قدر ابتر تھے) ۔ لوگوں کو شرعی لحاظ سے ناپاک کھانوں (گدھے کے سر)، اور اناج اور جڑی بوٹیوں کے لئے بہت زیادہ قیمت ادا کرنا پڑتی تھی ۔ کبوتر کی بیٹ ایک پودے کا نام تھا جو کھانے میں پیاز کی گنٹھی کی طرح کا تھا ۔ آج کل اِس پودے کا نام "بیت لحم کا ستارہ" ہے ۔ شاہِ اسرائیل نے اِس بات کو تسلیم کیا کہ خدا کے سوا کوئی اَور مدد نہیں کر سکتا ۔ جب اُس نے سنا کہ انسان، انسانوں کا گوشت کھانے لگے ہیں تو اُس نے بہت ماتم کیا ۔ اُس نے الیشع کو موردِ الزام ٹھہرایا اور یہ الزام بھی اُس کے سر تھوپ دیا کہ وہ حالات کو بہتر بنانے کے لئے کچھ نہیں کر رہا ۔ چنانچہ اُس نے قسم کھائی کہ دِن غروب ہونے سے پہلے الیشع کو قتل کر دے گا ۔

۶: ۳۲، ۳۳ لیکن الیشع کو بادشاہ کے اِرادوں کا خدا کی طرف سے پتہ چل گیا ۔ اُس نے بزرگوں کو بتایا کہ بادشاہ کا قاصد آ رہا ہے، اور اُس کے پیچھے پیچھے خود بادشاہ بھی آ رہا ہے ۔ اُس نے انہیں حکم دیا کہ جب تک بادشاہ خود نہ پہنچ جائے قاصد کو اندر نہ آنے دیں ۔ جب قاصد پہنچا تو اس کے تقریباً فوراً بعد بادشاہ بھی پہنچ گیا جس نے محسوس کیا کہ ارآم کے سامنے ہتھیار ڈالنے کے سوا اَور کوئی چارہ نہیں ۔ بادشاہ نے کہا، "دیکھو یہ بلا خدا کی طرف سے ہے ۔ اب آگے میں خداوند کی راہ کیوں تکوں"؟ یہ واقعہ ہمیں یاد دِلاتا ہے کہ "بادشاہ کا دِل خداوند کے ہاتھ میں ہے، وہ اُس کو پانی کے نالوں کی مانند جدھر چاہتا ہے پھیرتا ہے" (امثال ۲۱: ۱) ۔

شاہِ اسرائیل کے نام کا یہاں ذِکر نہیں کیا گیا ۔ درحقیقت ابواب ۴ - ۸ میں کسی بھی واقعہ میں بادشاہ کے نام کا ذِکر موجود نہیں ۔ بعض مفسرین کا خیال ہے کہ محاصرے کے دوران یہورام (یورام) بادشاہ تھا، لیکن وثوق سے کچھ نہیں کہا جا سکتا کیونکہ الیشع کی خدمت چار مختلف بادشاہوں کے ادوارِ حکومت پر محیط ہے، اور اِس خدمت کو تاریخی ترتیب سے درج نہیں کیا گیا ۔

۷: ۱، ۲ الیشع نے بادشاہ کے سامنے ایک نہایت اعلیٰ پیشین گوئی کی ۔ اُس نے وعدہ کیا کہ اگلے دن سامریہ کے پھاٹک پر جَو اور میدہ نہایت سستے داموں بکیں گے ۔ جب بادشاہ کے معاون نے اِس ناقابلِ یقین ارزانی کے بارے میں شک کا اِظہار کیا تو الیشع نے اُسے بتا دیا کہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھے گا لیکن اُس میں سے کھانے نہیں پائے گا ۔

موڈی ہی لکھتا ہے، اگر آپ ایمان رکھتے ہیں تو آپ کو اِس سوال کو کہ 'یہ کیسے ہوگا؟' مصلوب کرنا پڑے گا (بمُقابلہ مرقُس ۸: ۴ میں ۴۰۰۰ کو کھانا کھلانے سے پہلے ہمارے خُداوند کے شاگردوں کا سُوال)۔

۷: ۳-۷ اُس شام چار کوڑھیوں نے جو سامریہ کے پھاٹک پر بیٹھے تھے، مایُوسی کی حالت میں فیصلہ کیا کہ وُہ ارامی لشکر گاہ میں اِس اُمید کے ساتھ جائیں گے کہ اُن کو کچھ کھانے کو مِل جائے۔ جب وُہ پہنچے تو ارامی لشکر وہاں سے جا چُکا تھا۔ خُداوند نے دشمن کی فوجوں کو اُن کی طرف بڑھتی ہوئی ایک بڑی فوج کی آواز سُنوائی۔ اُن کا خیال تھا کہ شاہِ اسرائیل نے حِتّی اور مصری سپاہیوں کو اُجرت پر بُلایا ہے، اِس لئے وُہ اِس غُل غپاڑے میں واپس چلے گئے۔ میتھیو ہنری یُوں تفسیر کرتا ہے:

> جب ارامیوں نے دوتین کا مُحاصرہ کیا تو ان کی نظر دھوکا کھا گئی (باب ۶: ۱۸)۔ اُن لوگوں کی سماعت دھوکا کھا گئی ... شاید یہ ہَوا میں فرشتوں کی وجہ سے شور تھا، یا یہ محض اُن کے کانوں میں آواز آئی، خواہ کُچھ بھی تھا یہ خداوند کی طرف سے تھا۔

۷: ۸-۱۶ پہلے تو کوڑھیوں نے کھلے دِل سے کھانے، نقدی اور کپڑوں کو سمیٹنا شرُوع کر دیا۔ لیکن پھر اُنہیں احساس ہُوا کہ لوگوں کو بہُت جلد پتہ چل جائے گا کہ ارامی جا چکے ہیں اور اُن کے خاموش رہنے پر اُنہیں سزا دیں گے۔ چنانچہ اُنھوں نے فیصلہ کیا کہ وُہ بادشاہ کو خبر دیں گے۔ بادشاہ کو شک گُزرا کہ ارامیوں نے اسرائیلیوں کے لئے گھات لگائی ہے۔ لیکن ایک خادم نے مشورہ دیا کہ کچھ قاصِدوں کو بھیجا جائے۔ اگر ان قاصِدوں کو ارامی ہلاک نہیں کرتے تو وُہ بُھوک سے باقی اِسرائیلیوں کی طرح مَر جائیں گے۔ قاصِدوں نے جا کر دیکھا کہ ارامی فی الحقیقت بھاگ گئے ہیں، اور اپنے پیچھے بہُت سا مالِ غنیمت چھوڑ گئے ہیں۔ چنانچہ اسرائیلیوں نے اِرامیوں کے خیموں کو لُوٹا۔ اِس کے نتیجے میں کال ختم ہوگیا۔

۷: ۱۷-۲۰ الیشَع کی پیشین گوئی کے مُطابق اُس دِن میدہ بہُت کم قیمت پر بِکا۔ بادشاہ کے جِس سردار نے اِس پیشین گوئی پر شک کیا تھا، اُس نے یہ دیکھا، لیکن وہ اِس سے لُطف اندوز نہ ہوسکا کیونکہ وُہ شہر کے پھاٹک پر خوشی سے معمُور بِھیڑ کے پاؤں تلے دَب کر کُچلا گیا۔ آیات ۱۸-۲۰ میں اِس بات پر پھر زور دیا گیا ہے کہ یہ شخص خُدا کے کلام کے مُطابق اپنی بے اعتقادی کے سبب سے مَر گیا۔ بے اعتقادی اپنے

ستم رسیدہ ہدف سے برکت چھین کر اُسے موت کی سزا دیتی ہے۔

کوڑھیوں کے قابلِ یادگار الفاظ ملاحظہ فرمائیے "آج کا دِن خوش خبری کا دن ہے اور ہم خاموش ہیں" (آیت ۹)۔ یہ الفاظ ان لوگوں کے لئے، جنہیں نجات بخش خوشخبری کی خدمت سونپی گئی ہے، مُسلسل چیلنج ہیں۔

(۱۱) شُونیمی عورت کی جائیداد کی واپسی ۸: ۱-۶

مُلک میں سات سالہ کال کے شرُوع ہونے سے پہلے (شاید ۴: ۳۸ میں مذکُور کال) الیشع نے (باب ۴ کی) شونیمی عورت کو آگاہ کیا کہ اپنے بیٹے سمیت جسے اُس نے زندہ کیا تھا، اپنے خاندان کو لے کر ملک سے چلی جائے۔ نبی کی ہدایت کے مطابق وُہ فلستیوں کے مُلک میں چلی گئی اور جب کال ختم ہو گیا تو لوٹ آئی۔ اُس وقت جیحازی شاہِ اسرائیل کے دربار میں تھا۔ یہ ایک کوڑھی کے لئے ممنوعہ مقام تھا۔ عین اُس وقت جب وُہ بادشاہ کو بتا رہا تھا کہ کس طرح الیشع نے ایک لڑکے کو زندہ کیا تھا، وُہ عورت یہ درخواست لے کر حاضر ہُوئی کہ اُس کی جائیداد لوٹائی جائے۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ زمین اور اُس عورت کی سات سالہ عدم موجُودگی میں ساری پیداوار اُسے واپس کی جائے۔

(۱۲) حزائیل کی حکُومت کے بارے میں الیشع کی پیش گوئی ۸: ۷-۱۵

۸: ۷-۱۲ جب بیمار شاہِ ارام بن ہدد نے سُنا کہ الیشع دمشق میں آیا ہُوا ہے تو اُس نے حزائیل نامی ایک افسر کو بہت زیادہ تحائف کے ساتھ بھیجا کہ اُس سے معلوم کرے کہ آیا وُہ صحت یاب ہو جائے گا کہ نہیں۔ چونکہ نعمان بن ہدد کی ارامی فوجوں کا سپہ سالار تھا، اِس لئے بادشاہ کو الیشع کی شفائیہ نعمت کا عِلم تھا (باب ۵)۔ اُسے اُمید تھی کہ شاید نبی اُسے بھی شفا دے دے گا۔ نبی نے حزائیل کو مبہم سا جواب دیا "جا اُس سے کہہ تُو ضرُور شفا پائے گا تو بھی خُداوند نے مُجھ کو یہ بتایا ہے کہ وہ یقیناً مر جائے گا"۔ اِس کا یہ مطلب تھا کہ بیماری بذاتہٖ مُہلک نہیں تھی، لیکن بن ہدد صحت یاب نہیں ہوگا کیونکہ حزائیل اُسے قتل کر دے گا۔ الیشع نے حزائیل کو اِس طرح ٹکٹکی باندھ کر دیکھا کہ وُہ شرما گیا۔ الیشع کی دُور رس نگاہوں نے یہ بھی دیکھا کہ حزائیل بنی اسرائیل کے لئے بہت نقصان اور مُصیبت

کا باعث بنے گا۔ اِس بات کا تصوّر ہی اِس قدر خوف ناک تھا کہ وُہ رونے لگا۔

۸: ۱۳-۱۵ حزائیل نے جواب دیا کہ وُہ محض ایک کُتّا ہے، وُہ ایسی گھٹیا حرکت کیسے کرے گا؟

ولیم اِس کی یُوں وضاحت کرتا ہے:

> کیا یہ ممکن ہے کہ مَیں جو محض ایک کُتّا ہوں، ارام کے تخت پر بیٹھوں، اور اتنے بڑے کام سر انجام دے سکوں!

لیکن الیشع کو خُداوند نے بتا دیا تھا کہ حزائیل ارام کا بادشاہ ہو گا۔ اِس اعلان کے بعد حزائیل بن ہدد کے پاس واپس آیا اور اُسے بتایا کہ وُہ شفا پائے گا لیکن بڑی عیاری سے بھگوئے ہُوئے کپڑے سے اُس کے مُنہ کو دبا کر اُسے مار ڈالا۔

درج ذیل اقتباس سے واضح طور پر معلُوم ہوتا ہے کہ الیشع کی پیشین گوئی کس قدر درست نِکلی:

> بن ہدد کے قتل کے فوراً بعد حزائیل نے رامات جلعاد کے مقام پر اخزیاہ اور یہورام کی متحدہ فوجوں سے جنگ کی (۸: ۲۸، ۲۹؛ ۹: ۱۴، ۱۵)۔ اُس نے اکثر یاہُو کو جنگ میں شکست دی اور یردن کے مشرق میں، ارنون سے جنوب میں اور شمال میں بسن تک اُس کے مُلک کو تاخت و تاراج کر دیا (۱۰: ۳۲، ۳۳)۔ یاہو کے جانشین یہُویاکین کے دَورِ حکومت میں اُس نے مسلسل اسرائیل کے علاقوں کا اپنے ساتھ اِلحاق کر لیا۔ محض خُدا کے فضل سے وُہ مکمل تباہی سے محفوظ رہا (۱۳: ۳، ۲۲، ۲۳)۔ حزائیل نے فِلسطین کے جنوب مغرب کا بھی رُخ کر کے جات پر قبضہ کیا۔ اور اُس نے شاہِ یہوداہ کو مجبُور کیا کہ یروشلیم کو برباد نہ کرنے کے عِوض اُسے بہُت رشوت دے (۱۲: ۱۷، ۱۸؛ ۲-تواریخ ۲۴: ۲۳، ۲۴)۔ حزائیل کی موت کے بعد ہی اسرائیل حزائیل کے بیٹے بِن ہدد سوم کے تحت ارام کے حملے کو کامیابی سے روک سکا (۲-سلاطین ۱۳: ۲۴، ۲۵)

و۔ یہوداہ کا بادشاہ یہورام (یُورام) ۸: ۱۶-۲۴

یہوسفط کا بیٹا یہُورام (یُورام) آٹھ سال تک یہوداہ کا بادشاہ رہا (۸۵۳—

۸۴۱ ق۔م، ۲-تواریخ ۲۱: ۴-۲۰)۔

۸: ۱۶، ۱۷ ضرورت اِس امر کی ہے کہ ۱-سلاطین ۲۲: ۴۲، ۵۱؛ ۲-سلاطین ۳: ۱ اور ۲-سلاطین ۸: ۲۵ کی تاریخی ترتیب کو ہم آہنگ کیا جائے۔ اِس کی ایک وضاحت تو یہ ہے کہ یہورام اپنے باپ یہوسفط کا پانچ سال تک نائب رہا۔ دُوسری تشریح یہ ہے کہ یہوسفط نے اپنے دورِ حکومت میں کچھ عرصے تک آسا کو شریک کیا، اور کہ اخزیاہ اور یہورام کے ادوارِ حکومت کی تاریخ کا تعیّن یہوسفط کی مطلق العنان حکومت کے شروع سے ہوتا ہے۔

۸: ۱۸، ۱۹ یہورام نے اخی اب اور اِیزبل کی بیٹی عتلیاہ سے شادی کی۔ بلاشُبہ اِس شادی کا محرک اُس کا باپ یہوسفط تھا اور یہ اسرائیل کے ساتھ صُلح و اتحاد کی حکمتِ عملی کا ایک حِصّہ تھی۔ تاہم اِس شادی کا یہ نتیجہ نکلا کہ یہوداہ کی سلطنت میں شمالی سلطنت کے بُت پرستی کے طریقے رائج ہو گئے۔ اگر خُداوند نے داؤد سے وعدہ نہ کیا ہوتا تو وہ یہوداہ کو اُس کی برگشتگی کے باعث برباد کر دیتا (۲-سموئیل ۷: ۱۲-۱۶)۔

۸: ۲۰-۲۴ یورام کے دَورِ حکومت میں ادوم نے اُس کے خلاف بغاوت کی۔ اِس بغاوت کو فرو کرنے کے لئے اُس نے اپنی فوج کے ساتھ بحرِ مُردار کے جنوب میں صعیر (ادوم) پر چڑھائی کی۔ ادومیوں نے اُسے گھیرے میں لے لیا اِس لئے اُسے اپنی حفاظت کی خاطر اُن کی صفوں کو چیرنا پڑا اور اُس کی فوج اپنے ڈیروں کو بھاگ گئی۔ اُس وقت سے لے کر ادوم مکمّل طور پر یہوداہ کا مطیع نہ رہا۔ ممکن ہے کہ عبدیاہ نبی نے یورام کے عہدِ حکومت میں ادوم کے خلاف اپنے اقوال لکھے ہوں۔

اِس بات کا بھی ذِکر کیا گیا ہے کہ فلستیہ کے قریب لبناہ نے بھی بغاوت کی، جس سے اِس امر کی نشاندہی ہوتی ہے کہ یورام کی بُری حکومت کے دَوران سلطنت کس قدر کمزور ہو چکی تھی۔ لبناہ لاویوں کا شہر تھا۔ اِس کی بغاوت کا سبب ۲-تواریخ ۲۱: ۱۰، ۱۱ میں بیان کیا گیا ہے۔ بالآخر یہوداہ نے اِس شہر پر قبضہ کر لیا (۱۹: ۸)۔

ز۔ یہوداہ کا بادشاہ اخزیاہ ۸: ۲۵-۲۹

یہورام کے بیٹے اخزیاہ نے یہوداہ پر ایک سال تک سلطنت کی (۸۴۱ ق۔م، بمقابلہ ۲-تواریخ ۲۲: ۱-۹)۔

۸: ۲۵-۲۷ آیت ۲۶ میں بتایا گیا ہے کہ اخزیاہ عُمری کی بیٹی عتلیاہ کا بیٹا تھا (مُفسّرین کا خیال ہے کہ عتلیاہ عُمری کی پوتی یا نواسی تھی)۔ اخزیاہ کو ۲-تواریخ ۲۱ باب میں یہوآخز اور ۲-تواریخ ۲۲: ۶ میں عزریاہ کہا گیا ہے۔ اُس کی ماں عتلیاہ، اخی اب کی بیٹی اور اسرائیل کے بادشاہ یورام کی بہن تھی۔ تاریخ کے اِس خصوصی موڑ پر ناموں میں کچھ اُلجھن سی پیدا ہو جاتی ہے۔ شاہِ اسرائیل اخی اب کے دو۲ بیٹے تھے جو یکے بعد دیگرے تخت نشین ہوئے یعنی اخزیاہ اور یہورام (یورام)۔ شاہِ یہوداہ یہوسفط کے بیٹے کا نام بھی یہورام تھا جس نے اُس کے بعد حکومت کی۔ اس یہورام کا بیٹا اخزیاہ اُس کے بعد تخت نشین ہُوا۔ یُوں اخزیاہ اور یہورام نے اسرائیل پر اور یہورام اور اخزیاہ نے یہوداہ پر حکومت کی۔

اسرائیل	یہوداہ
اخزیاہ	یہورام
یہورام	اخزیاہ

یہاں شاہِ یہوداہ اخزیاہ کے بارے میں بیان ہے کہ وہ بائیس۲۲ سال کا تھا جب حکومت کرنے لگا، اور ۲-تواریخ ۲۲: ۲ میں اُس کی عُمر بیالیس۴۲ سال لکھی گئی ہے۔ اکثر شہادتیں بائیس۲۲ سال کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ "بیالیس۴۲" غالباً کاتب کی غلطی ہے۔

۸: ۲۸، ۲۹ اخزیاہ اپنے ماموں شاہِ اسرائیل یہورام کے ساتھ مل کر رامات جلعاد کے مقام پر ارامیوں سے جنگ کرنے کے لئے گیا۔ یورام بادشاہ جنگ میں زخمی ہو گیا تو اُسے یزرعیل میں لے جایا گیا تاکہ اُس کا علاج کیا جائے۔ جب اُس کا علاج ہو رہا تھا تو اخزیاہ اُس کی بیمار پُرسی کے لئے گیا۔ یہورام کا باپ اخی اب رامات جلعاد میں مارا گیا تھا (۱-سلاطین ۲۲ باب)۔ اخزیاہ کے دادا یہوسفط نے وہاں نادانی سے اخی اب سے اتحاد کیا تھا جس کا نتیجہ یہ ہُوا تھا کہ وہ مارے جانے سے بال بال بچا تھا لیکن اخزیاہ نے تاریخ کی آگاہی (اسرائیل کے ساتھ اپنا اتحاد کرنا) سے سبق نہ سیکھا۔ بعد ازاں اُس کا یہ انجام ہُوا کہ وہ مارا گیا۔

ح- اسرائیل کا بادشاہ یاہُو اور الیشع کی خدمت ابواب ۹، ۱۰

(۱) یاہُو کا مسح کیا جانا ۹: ۱-۱۰

الیشع نے انبیازادوں میں سے ایک کو رامات جلعاد میں بھیجا کہ یاہو کو پوشیدگی میں مسح کرے تاکہ وُہ یورام کا جانشین ہو۔ یاہو، شاہِ یہُوداہ یہُوسفط کا بیٹا نہیں بلکہ نمسی کے بیٹے یہُوسفط کا بیٹا تھا۔ یاہُو یورام کی فوج کا سپہ سالار تھا۔ اُسے رامات جلعاد میں متعیّن کیا گیا تھا تاکہ وُہ ارامیوں کو روکے رکھے۔ مسح کرتے ہُوئے نبی نے اُسے حکم دیا کہ ایلیاہ کی پیشین گوئی کے مُطابق اخی اب کے گھرانے کو ہلاک کر دے (۱-سلاطین ۲۱: ۲۱-۲۴)۔ ایلیاہ کو بتایا گیا تھا کہ وُہ یاہو کو مسح کرے (۱-سلاطین ۱۹: ۱۶) لیکن یُوں لگتا ہے کہ اُس نے یہ ذمہ داری اپنے جانشین الیشع کو دی جِس نے ایک نامعلُوم نبی کو رامات جلعاد میں بھیجا کہ مسح کرنے کی رسم خُفیہ طور پر ادا کی جائے۔ خُفیہ طور پر مسح کیا جانا یاہو کے لئے حیرت کی بات تھی، اور اُس نے اِسے تخت پر قبضہ کرنے کے لئے بڑی مہارت سے استعمال کیا۔

(۲) یاہُو کے عملی اقدامات ۹: ۱۱-۱۰: ۱۷

۹: ۱۱-۱۳ جب یاہو کوٹھڑی سے باہر آیا تو ساتھی افسران جاننا چاہتے تھے کہ اُس "دیوانے" یعنی نبی نے اُسے کیا بتایا۔ یاہو نے پہلے تو سُوال کا جواب دینے سے گُریز کرتے ہُوئے کہا کہ وُہ پہلے سے جانتے ہیں۔ شاید اُسے یہ بھی شُبہ ہو کہ اُنھوں نے نبی کو بھیجا ہو کہ وُہ یورام کی حکومت کا تختہ اُلٹنے کے لئے اُسے مسح کرے۔ لیکن جب انھوں نے اِصرار کیا تو اُس نے صاف صاف بتا دیا کہ اُسے مسح کر کے بادشاہ بنایا گیا ہے۔ اُس کے ساتھیوں نے بڑی جلدی سے اپنی پوشاکیں سیڑھیوں پر بچھائیں اور اعلانِ عام کیا کہ وُہ اسرائیل کا بادشاہ ہے۔

یہوسفط کا بیٹا یاہُو، اٹھائیس سال تک اسرائیل کا بادشاہ رہا (۸۴۱-۸۱۴/۱۳ ق-م، ۲-سلاطین ۹: ۱۴-۱۰: ۳۶)۔

۹: ۱۴-۲۶ یاہو کی حکومت سے شمالی سلطنت میں پانچویں شاہی خاندان کا آغاز

ہُؤا۔ یزرعیل میں اُس کے مسح ہونے کی خبر پہنچنے سے قبل یاہو نے جلدی سے یورام کو قتل کر دیا۔ ایک نگہبان نے یاہو کے جتھے کو آتے دیکھ کر یورام کو اطلاع دی۔ دو بار قاصد بھیجے گئے کہ آنے والے جتھے کی شناخت کریں، لیکن یاہو نے انہیں واپس جانے سے روکے رکھا۔ آخر میں نگہبان نے بادشاہ کو خبر دی کہ تُندی سے رتھ کو ہانکنے والا نمسی کا بیٹا (پوتا) یاہو لگتا ہے۔ تب یورام اپنے شاہی رتھ میں اپنے بھانجے شاہِ یہوداہ اخزیاہ کے ساتھ اُسے ملنے کے لئے گیا۔ اُس کا یہ خیال تھا کہ رامات جلعاد کے بارے میں کوئی اہم خبر ہے۔ اُس نے یاہو کا حال پُوچھتے ہُوئے کہا "اے یاہو خیر ہے؟" لیکن ایسا جواب مِلا گویا کہ وُہ لڑنا چاہتا ہے۔ غداری کی بُو سے یورام نے بھاگنے کی کوشش کی لیکن وُہ یاہو کے تیر سے مارا گیا۔ یُوں ایلیاہ کی پیشین گوئی مِن وعَن پُوری ہُوئی اور اس کی لاش کو نبوت کے تاکِستان میں پھینکا گیا۔

۹: ۲۷-۲۹ اخزیاہ نے بھی فرار ہو کر بچنے کی کوشش کی لیکن وُہ بھی مجِدّو کے مقام پر تیر سے مارا گیا۔ اخی اَب کے گھرانے کے ساتھ بھائی چارہ پیدا کرنے کی وجہ سے وُہ بھی اِلٰہی لعنت کا نشانہ بنا۔ اِس لعنت پر یاہو کے وسیلے سے عمل درآمد ہُؤا۔ دفن کرنے کے لئے اُس کی لاش کو یروشلیم میں لے جایا گیا۔ ۲-تواریخ ۲۲: ۹ میں لِکھا ہے کہ وُہ سامریہ میں مرا لیکن اِس کا مطلب سامریہ کی سلطنت یا سامریہ کا علاقہ ہے۔ آیت ۲۹ تاریخی ترتیب کے لحاظ سے مندرج نہیں کیونکہ اِس میں ۸: ۲۵ کو دُہرایا گیا ہے۔ سالوں میں (گیارھویں اور بارھویں برس فرق غالباً حساب وشُمار کے مختلف طریقوں پر مبنی ہے۔

۹: ۳۰-۳۷ جب یاہو یزرعیل کے شہر میں پہنچا تو ایزبل نے طنزاً چِلّاتے ہوئے کہا "اے زِمری! اپنے آقا کے قاتِل خیر تو ہے؟" زِمری اپنے آقا کو قتل کر کے اسرائیل کا بادشاہ بنا۔ اُس کے دورِ حکومت میں امن وامان رہا۔ سلطنت پر اُس کا غاصبانہ قبضہ صِرف سات سال تک رہا (۱-سلاطین ۶: ۹-۱۹)۔ ایزبل یاہو کو یہ بتا رہی تھی کہ وُہ بغاوت کر کے ترقی نہیں کرے گا۔ پھر محل کے دو خواجہ سراؤں نے یاہو سے وفاداری کے ثبوت میں ایزبل کو کھڑکی میں سے گرا دیا۔ اُس کے خُون کی چھینٹیں دیوار اور گھوڑوں پر گریں، اور ۱-سلاطین ۲۱: ۲۳ کی تکمیل میں یزرعیل کے کُتوں نے، اُس کی کھوپڑی، پاؤں اور ہتھیلیوں کے سِوا ساری لاش کو کھا لیا۔ کیمبل مورگن یُوں تاثرات دیتا ہے:

> کُتوں نے اُس کی کھوپڑی، ہاتھوں اور پاؤں کو نہ چھیڑا جن سے اُس نے

مکروہات کو جنم دیا اور اُنہیں عملی جامہ پہنایا۔ اُس کا کوئی مقبرہ نہ بنایا گیا بلکہ بدنامی سے ہی اُس کی یادگار قائم ہے۔

۱۰: ۱-۱۱ یاہو کا دُوسرا کام یہ تھا کہ اُس نے اخی اَب کے ستّر بیٹوں کو ہلاک کر دیا جو سامریہ میں رہتے تھے۔ پہلے تو اُس نے اُن کے سرپرستوں کو الٹی میٹم دیا کہ وُہ اخی اب کے بیٹوں میں سب سے اچھے اور لائق شخص کو چُن کر بادشاہ بنائیں اور یاہو اور اُس کے آدمیوں سے جنگ کریں۔ لیکن انہیں یاد تھا کہ یاہو نے کس طرح دُو بادشاہوں (یورام اور اخزیاہ) کو یزرعیل کے مقام پر بےبس کر دیا تھا، اِس لئے انہوں نے کہلا بھیجا کہ وُہ اُس کے خادِم بنیں گے۔ اُس نے تحریری طور پر جواب دیا کہ وُہ اپنی وفاداری کا ثبوت دیتے ہُوئے اگلے دِن یزرعیل میں اخی اَب کے ستّر بیٹوں کے سر بھیجیں۔ وہ اِس پر متفق ہو گئے۔ اگلی صُبح یاہو سروں کو دیکھنے کے لئے گیا جو پھاٹک کے مدخل پر دُو ڈھیروں میں پڑے ہوئے تھے۔ شاید جمع شُدہ لوگوں کو توقع تھی کہ اِس اجتماعی ہلاکت سے بادشاہ خفا ہوگا۔ اُنہیں عِلم نہیں تھا کہ خود بادشاہ نے اِس کا حکم دیا تھا۔ یہ کہہ کر بادشاہ نے فوراً انہیں مطمئن کر دیا:

> اِس کام کے لئے تُم بےقصور ہو، اور مَیں بھی بےقصور ہُوں۔ یہ سچ ہے کہ مَیں نے اپنے آقا یورام کو قتل کیا، لیکن اُن کو کس نے قتل کیا؟ انہیں خُدا نے مارا ہے کیونکہ جو کچھ اُس نے اپنے خادِم ایلیاہ کی معرفت کہا تھا، اُس کی تکمیل ہوئی ہے۔

ایلیاہ کی پیشین گوئی کی مزید تکمیل کے لئے یاہو نے اخی اَب کے سب رشتہ داروں، بڑے آدمیوں اور مُقرّب دوستوں اور کاہنوں کو یزرعیل میں ہلاک کر دیا۔

۱۰: ۱۲-۱۴ دارالحکومت سامریہ کو واپس آتے ہُوئے اخزیاہ کے بیالیس رشتہ دار "بھائی" (آیت ۱۳) یعنی چچا، ماموں زاد بھائی، اور بھانجے، بھتیجے وغیرہ یاہو کو ملے، کیونکہ اخزیاہ کے بھائیوں کو قتل کر دیا گیا تھا (۲-سلاطین ۲۱: ۱۷)۔ یہ لوگ یہوداہ سے شاہی خاندان کو سلام کرنے کے لئے آئے تھے۔ یہ جانتے ہوئے کہ اِن لوگوں کا بھی اخی اَب کے گھرانے سے تعلق ہے یاہو نے حکم دیا کہ انہیں بال کترنے کے گھر کے حوض پر قتل کر دیا جائے۔

۱۰: ۱۵-۱۷ یاہو کی یہوناداب بن ریکاب سے بھی مُلاقات ہوئی۔ جب یاہو کو یقین

ہوگیا کہ یہوناداب اُس کے ساتھ مخلص ہے تو اُس نے اُسے اپنے رتھ پر بٹھا کر سامریہ جانے کی دعوت دی اور خُداوند کے لئے اپنی غیرت کا مظاہرہ کیا۔ یرمیاہ ۳۵ باب میں ہمیں یہوناداب کے بارے میں مزید کچھ بتایا گیا ہے۔ اُس نے اپنی نسل کے لوگوں کو حکم دیا کہ موسیٰ اور یشوع کے ایام کے اسرائیل کے طرزِ زندگی کو اپنائیں۔ اُس کی یہ کوشش تھی کہ اِس طرح وُہ ان کو اسرائیل کے قومی گناہ یعنی برگشتگی سے باز رکھے۔ یاہو کی غیرت کے بارے میں جب اُس نے سُنا تو اُس نے نئے بادشاہ کا ساتھ دیا جس نے اُسے فوراً بعل کی پرستش کے خلاف جدوجہد میں ایک عظیم ساتھی پایا۔ سامریہ میں یاہو نے اخی اب کے باقی ماندہ تمام رشتے داروں کو قتل کر دیا۔ مورگن خبردار کرتا ہے:

> یاہو کو اپنے جذبے اور سرگرمی پر ناز تھا۔ یہ مُصیبت کس قدر مُہلک ہے۔ جہاں کہیں بھی اِس کا وجود ہے یہ دُوسری برائیوں کو جنم دیتی ہے۔ جب یہ شخص اِسرائیل پر خُدا کی طرف سے سزا عائد کرنے کا وسیلہ تھا، وُہ خود بدکار تھا۔

(۳) یاہو کا مُلک کو بعل کی پرستش سے پاک کرنا ۱۰: ۱۸-۳۶

۱۰: ۱۸-۲۸ نئے بادشاہ کا دُوسرا حملہ بعل کے پجاریوں پر تھا۔ اُن کی شناخت کے لئے اُس نے بعل کی بڑی قربانی کے لئے ایک دن مقرر کیا۔ اسرائیل کے تمام علاقوں سے آئے ہوئے بعل کے پجاریوں سے بعل کا مندر بھر گیا۔ یہ لوگ اپنے مخصوص لباس پہنے ہوئے تھے۔ اِس بات کا بھی خصوصی خیال رکھا گیا کہ وہاں یہوواہ کا کوئی پرستار نہ ہو۔ جونہی یاہو سوختنی قربانی گزران چکا تو اُس نے پہرے داروں اور سرداروں کو حکم دیا کہ وُہ ان بت پرستوں کو قتل کر دیں۔ ۸۰ آدمی باہر کھڑے کر دیئے گئے کہ وُہ کسی کو بچ کر بھاگنے نہ دیں۔ یاہو کے آدمی بعل کے مندر کے اندر گئے اور مقدس ستونوں کو جلا کر راکھ کر دیا اور بعل کے مندر کو ڈھا کر سنڈاس بنا دیا۔

۱۰: ۲۹، ۳۰ کئی لحاظ سے یاہو اسرائیل کے بادشاہوں میں سب سے اچھا تھا۔ اُس نے اخی اب کے گھرانے کو خدا کی طرف سے سزا دی اور مُلک کو بعل کے پجاریوں سے پاک صاف کیا۔ خداوند نے اِس قابلِ تعریف وعدے کے ساتھ یہ اجر دیا کہ اُس کا خاندان چوتھی پُشت تک بادشاہی کرے گا (یعنی یہوآخز، یوآس، یربعام دوم اور زکریاہ)۔

۱۰: ۳۱-۳۶ تاہم یاہو نے سونے کے بچھڑوں کی پرستش جاری رکھی جسے یربعام نے شروع کیا تھا- یاہو کی ہوسیع ۱:۴ میں اِس بات کے لئے مذمّت کی گئی ہے کہ اُس نے اخی اب کے گھرانے کو ہلاک کرنے کے لئے ظلم کی اِنتہا کر دی- اِن خامیوں کے نتیجے میں خُداوند نے اسرائیل کی سرحدوں کو گھٹانا شُروع کر دیا- شاہِ ارام حزائیل نے یردن کے مشرق کے علاقے پر قبضہ کر لیا جس پر شُروع میں روبن، جد اور منسّی کے آدھے قبیلے کا قبضہ تھا- اِلیشع نے حزائیل کی سرگرمیوں کو پہلے سے جان لیا تھا (۸:۱۲)- ارامی بادشاہ بنی اسرائیل کو خدا کی طرف سے سزا دینے کا وسیلہ بنا جیسا کہ یاہو نے خُدا کی طرف سے اخی اب کے گھرانے کو سزا دی- ان بدکار بادشاہوں کی ان سرگرمیوں میں رُوحانی آنکھ یہوواہ کے ہاتھ کو دیکھ سکتی ہے جو انسان کے غضب کی معرفت بھی اپنے مقاصِد کو پُورا کرتا ہے-

ط- ملکہ عتلیاہ کا یہوداہ پر غاصبانہ قبضہ باب ۱۱

اخی اب کی بیٹی عتلیاہ چھ سال تک یہوداہ کی ملکہ رہی (۸۴۱-۸۳۵ ق-م، ۲-تواریخ ۲۲:۱۰-۲۳:۲۲)-

۱۱:۱ اب اِسرائیل سے منظر تبدیل ہو کر یہوداہ پر تبصرہ کیا جاتا ہے- جب یاہو نے عتلیاہ کے بیٹے اخزیاہ کو قتل کیا تو اِس عورت نے عنانِ حکومت سنبھال لی- اپنی حکومت کے لئے ہر طرح کے خطرے کو روکنے کی غرض سے (اپنے خیال کے مُطابق) اُس نے اخزیاہ کے تمام بیٹوں کے قتل کا حکم دے دیا- اپنے پوتوں کے قتل سے عتلیاہ اِس بات کا ثبوت دیتی ہے کہ وُہ بھی ماں ایزبل کی مانند ہے- وہ نادانستہ طور پر اپنے باپ اخی اب کے گھرانے کے لئے لعنت کی پیشین گوئی کو عملی جامہ پہنا رہی تھی (۱-سلاطین ۲۱:۲۱، ۲۲)-

۱۱: ۲، ۳ یہویدع کی بیوی یہوسبع (۲-تواریخ ۲۲:۱۱) ہلاک ہونے والے بیٹوں کی پھوپھی نے بڑی دلیری سے شاہی محل میں داخِل ہو کر یوآس (دُوسرا نام یہوآخز) نامی لڑکے کو قتل ہونے والے شہزادوں میں سے چُرا لیا- ممکن ہے کہ عتلیاہ شاہی نسل کو ختم کر دیتی، لیکن خداوند نے داؤد کے ساتھ عہد کے سبب سے یوآس کو بچا لیا- مسیح کی شاہی نسل کو منقطع کرنے کے لئے یہ شیطانی حملہ تھا- یوآس کو اُس کی دایہ سمیت غیر مستعمِل مندر کی کوٹھڑی میں چُھپا دیا گیا- عتلیاہ کے چھ سالہ دورِ حکومت میں وُہ وہیں رہا-

۱۱: ۴-۱۱ ساتویں سال یہویدع سردار کاہن نے کاریوں اور پہرے والوں کے سو سو کے سرداروں کو بُلا کر انہیں تخت کا وارث دِکھایا اور ان کے ساتھ عہد باندھا کہ عتلیاہ کو معزُول کر کے یوآس کو بادشاہ بنایا جائے۔ ولیم اپنے تاثرات یُوں بیان کرتا ہے:

> شاہی انقلاب لانے کے بارے میں ہم یہویدع کے اقدامات کا یُوں بیان کر سکتے ہیں (آیات ۴-۱۱)۔ اُس نے شاہی مُحافظوں کے افسروں کو بُلایا۔ ایک دستے کو حکم دیا گیا کہ وُہ بادشاہ کے گھر کا محاصرہ کئے رہیں اور باقی دستے پھاٹک پر رہیں۔ اگر کوئی شخص زبردستی اندر آنے کی کوشش کرے تو اُسے موت کے گھاٹ اُتار دیا جائے۔ جو مُحافظ صبح کے وقت فارغ کئے جاتے اُنہیں بیرکوں میں جانے نہ دیا جاتا بلکہ انہیں تازہ دم آنے والے مُحافظوں کے ساتھ رہنا پڑتا تاکہ وُہ بادشاہ کی حفاظت کریں۔

۱۱: ۱۲ تب یوآس کو لوگوں کے سامنے لایا گیا۔ اُس کے سر پر تاج رکھا گیا اور شریعت کی ایک نقل اُسے دی گئی۔ پھر لوگوں نے نعرے لگائے "بادشاہ جیتا رہے"۔

۱۱: ۱۳-۱۶ جب عتلیاہ نے ہیکل کے صحن میں لوگوں کا شور سُنا اور دیکھا کہ کیا ہو رہا ہے تو وُہ چلانے لگی، "غدر ہے غدر"۔ چونکہ یہویدع نہیں چاہتا تھا کہ اُسے ہیکل کے صحن میں قتل کیا جائے، اِس لئے اُس نے حکم دیا کہ اُسے باہر نکال لیا جائے اور بادشاہ کے محل میں داخل ہونے والے گھوڑوں کے مدخل پر قتل کیا جائے۔

۱۱: ۱۷-۲۱ خداوند نے اپنے اور نئے بادشاہ اور اُس کی رعایا کے درمیان ایک عہد باندھا کہ وُہ خداوند کی پرستش کریں گے۔ اِس عہد کو عملی جامہ پہناتے ہوئے لوگوں نے عتلیاہ کے بنائے ہوئے بعل کے مندر کو ڈھا دیا اور بعل کے پُجاری متّان کو قتل کر دیا۔ بادشاہ کو ایک بڑے جلوس کے ساتھ شاہی محل میں لے جایا گیا۔ مملکت کے سب لوگ خوش ہوئے اور عتلیاہ کے قتل کے بعد شہر میں امن ہو گیا۔

ی۔ یہوداہ کا بادشاہ یہوآس (یوآس) باب ۱۲

شاہِ یہوداہ اخزیاہ کے بیٹے یہوآس نے چالیس سال تک حکومت کی (۸۳۵-۷۹۶ ق-م، بمقابلہ ۲-تواریخ ۲۳: ۱-۲۴: ۲۷)۔

۱۲:۱-۵ ایک مُفسّر اِس پر یُوں تبصرہ کرتا ہے:

> یہوآس کے چالیس سالہ دَورِ حکومت کو دو حِصّوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ یعنی اُس رُوحانی سرپرست یہویدع کی موت سے پہلے اور اِس کے بعد کے دَور میں۔ اِس بیان "یہوآس نے اِس تمام عرصے میں جب تک یہویدع کاہن اُس کی تعلیم و تربیت کرتا رہا وہی کام کیا جو خداوند کی نظر میں ٹھیک تھا" سے ایک قِسم کی تنبیہ کا اظہار ہوتا ہے۔ اِس سردار کاہن کی اخلاقی اور روحانی حوصلہ افزائی کے بغیر یہوآس ثابت قدم نہ تھا جیسے کہ لُوط ابرہام کے بغیر مضبُوط نہ رہا۔ اِس لئے خُدا نے یہوداہ کے لوگوں پر مہربانی کر کے یہویدع کی عُمر میں توسیع کر دی۔ وُہ ۱۳۰ سال کی عُمر میں فوت ہُوا (۲-تواریخ ۱۵:۲۴)۔ یوں یہویدع نے اپنے سے ایک ہزار سال پہلے کے سب لوگوں سے زیادہ لمبی عمر پائی، جبکہ اِس سے قبل موسیٰ کے آباؤاجداد میں عمرام ۱۳۷ سال کی عُمر میں مَرا (خروج ۶:۲۰)۔

مجمُوعی طور پر یہوآس کا دَورِ حکومت قابلِ تعریف ہے۔ تاہم وُہ اُونچے مقاموں پر لوگوں کو پرستش کرنے سے روکنے سے قاصِر رہا۔ اُس کا سب سے بڑا کام یہ تھا کہ اُس نے ہیکل کی مرمّت کرائی۔ اِس کے لئے اُس نے کاہنوں کو ہدایات جاری کیں کہ خداوند کے گھر کی مُرمّت کے لئے خصُوصی فنڈ قائم کیا جائے۔ ولیم کے مُطابق یہ فنڈ (۱) مردم شُماری کے حساب سے خروج ۳۰:۱۲ کے مُطابق ٹیکس (۲) ہر ایک شخص پر عائد کردہ ٹیکس یعنی احبار ۲۷ باب میں مقرر کیا ہُوا ٹیکس (۳) اور احبار میں رضا کے ہدیوں پر مشتمل تھا۔

۱۲:۶-۱۶ جب یہوآس بادشاہ کے دَورِ حکومت کے تیئیسویں سال تک مرمّت کا کوئی کام نہ ہُوا تو بادشاہ نے یہویدع اور دیگر کاہنوں کو بُلا کر انہیں روپیہ جمع کرنے اور ہیکل کی مُرمّت کا ایک نیا منصُوبہ پیش کیا۔ کاہنوں سے کہا گیا کہ وُہ براہِ راست فنڈ اکٹھے نہ کریں اور نہ ہی ہیکل کی مرمّت کی نگرانی کریں (آیت ۷) بلکہ اِس کے بجائے مذبح کے دہنی طرف ایک صندُوق رکھا گیا جِس کے سرپوش میں سوراخ ہو تاکہ ہیکل کی مرمّت کے لئے اِس میں نقدی ڈالی جائے۔ بادشاہ کا منشی اور سردار کاہن نقدی کو گِن کر کاریگروں کو دے دیتے۔ نگران دیانت دار تھے اِس لئے ضرُوری نہ سمجھا گیا کہ اکٹھی کی ہُوئی رقوم کا عَلانیہ

حساب رکھا جاتا۔ یُوں محسُوس ہوتا ہے کہ آیت ۱۳ ، ۲-تواریخ ۲۴ : ۱۴ کے متضاد ہے۔ تاہم آیت ۱۳ کا مطلب ہے کہ یہ رقوم ہیکل کے برتنوں کے لئے استعمال نہ کی گئیں، جبکہ ۲-تواریخ ۱۲ : ۱۴ کا مطلب ہے کہ جب ہیکل کی مرمّت کا کام مکمل ہوگیا تو زائد رقوم کو اِس مقصد کے لئے استعمال کیا گیا۔ خُدا کے کلام کی فرماں برداری میں (احبار ۵: ۱۶؛ گِنتی ۵ : ۸، ۹) جُرم کی قربانی کی نقدی اور خطا کی قربانی کی نقدی مسلسل کاہنوں کو دی جاتی تھی۔

۱۲ : ۱۷-۱۸ اِس وقت شاہ ارام حزائیل نے جات کو فتح کر کے یروشلیم پر چڑھائی کی۔ یہوآس نے اُسے ہیکل کی مقدّس چیزوں میں سے اور بادشاہ کے گھر میں سے چیزیں دیں تاکہ وُہ یہوداہ کے دارالحکومت پر حملے سے باز رہے۔

۱۲ : ۱۹-۲۱ یہویدع کی موت کے بعد یہوداہ کے سرداروں نے اپنے بادشاہ کو بُت پرستی کی طرف مائل کر لیا۔ جب سردار کاہن کے بیٹے (یا پوتے) زکریاہ نے لوگوں کو یہوواہ کی پرستش کے لئے واپس بُلانے کی کوشش کی تو یہوآس بادشاہ نے اُسے سنگسار کرنے کا حکم دیا (۲-تواریخ ۲۴ باب)۔

آخر میں یہوآس کے اپنے خادموں نے سازش کر کے بادشاہ کو مِلّو کے محل میں مار ڈالا۔ یہ زکریاہ کے قتل کے بدلے اُس پر خُدا کی طرف سے سزا تھی۔

یسُوع نے شرع کے عالموں کو سرزنش کرتے ہوئے زکریاہ کی موت کا حوالہ دیا (لُوقا ۱۱ : ۵۱)۔ اُس نے کہا کہ ہابل کے خُون سے لے کر اُس زکریاہ کے خُون تک جو قربان گاہ اور مَقدِس کے بیچ میں ہلاک ہُوا اِسی زمانے کے لوگوں سے باز پُرس کی جائے گی۔ یُوں اُس نے عہدِ عتیق کے دَور کے تمام شہیدوں کے لہو کو (پیدائش کی کتاب میں مذکُور ہابل سے اور ۲-تواریخ یعنی عبرانی بائبل کی آخری کتاب میں مذکُور زکریاہ) شامِل کیا (عبرانی بائبل میں کتابوں کی ترتیب موجودہ ترتیب سے مختلف ہے)۔

یہویدع ایک دیندار شخص تھا جس نے اپنے آپ کو ہیکل اور سلطنت کی خدمت کے لئے مخصوص کر رکھا تھا۔ اِس کے بدلے میں اُسے دَو برکتیں ملیں۔ اُس کا بیٹا زکریاہ اُس کے نقشِ قدم پر چلا اور اُسے یہوداہ کے بادشاہوں کے ساتھ دفن کیا گیا۔ شاہی خاندان سے باہر کے کِسی شخص کے لئے یہ بہت بڑا اعزاز تھا۔ لیکن اِس کے برعکس یہویدع کی

موت کے بعد یہوآس کی رُوحانی حالت بدتر ہوتی گئی - اُس نے جس ہیکل کو کسی وقت تعمیر کیا تھا، اُسے اور شاہی خزانے کو لُوٹا تاکہ ارامیوں کو خریدے - اُسے بادشاہوں کے مقبرے میں دفن نہیں کیا گیا کیونکہ وُہ زکریاہ کے قتل کے لئے الٰہی سزا کے طور پر مُوا تھا- یہ نہایت ضروری بات ہے کہ ہم دین داری میں قائم رہیں تاکہ خدا کی بادشاہت میں رکاوٹ کا باعث نہ بنیں - یہویدع ایک درخشاں مثال ہے! اور یہوآس سنجیدہ آگاہی ہے -

ک - اسرائیل کا بادشاہ یہوآخز ۱۳:۱-۹

یاہو کے بیٹے یہوآخز نے سترہ سال تک اسرائیل پر بادشاہی کی (۸۱۴- ۷۹۸ ق-م)
۱۳:۱-۹ یہوآخز نے یربعام کی پیروی کرتے ہوئے یہوواہ اور یسیرت کی مخلوط پرستش کو جاری رکھا (آیت ۶) - خدا نے ارامیوں کو اسرائیل کے خلاف بھیج کر اُسے سزا دی- اُنہوں نے اُس کی فوج میں صرف پچاس سوار، دس رتھ اور دس ہزار پیادے چھوڑے - جب یہوآخز خداوند کے حضور گڑگڑایا تو اُس نے بنی اسرائیل کو ایک نجات دینے والا عنایت کیا کہ وُہ اُنہیں ارامیوں کے ہاتھ سے چھڑائے - ممکن ہے کہ یہ ہدد نراری سوم شاہ اسُور ہو جس نے یہوآخز کی حکومت کے آخری ایّام میں ارام کے لئے بہت سی مُشکلات پیدا کیں جس کے نتیجے میں وُہ اسرائیل کو پریشان کرنے کے قابل نہ رہے - بعض ایک مُفسّروں کا خیال ہے کہ یہ نجات دینے والا الیشع نبی تھا - بعض دُوسروں کا خیال ہے کہ آیت ۵ کا تعلق یہوآس (آیت ۲۵) یا یربعام دوم (۱۴: ۲۶، ۲۷) سے ہے - آیت ۲۳ سے واضح ہوتا ہے کہ کیوں یہوآخز کی دُعا سُنی گئی - اِس کی وجہ یہ تھی کہ خدا نے ابرہام، اضحاق اور یعقوب سے عہد باندھا تھا-

ملاحظہ فرمائیے کہ آیات ۵ اور ۶ کو قوسین کے درمیان لکھا گیا ہے - یہ فضل کو ظاہر کرتی ہیں - ایک اَور صدی گزرنے سے قبل بنی اسرائیل کو یربعام کے گُناہوں پر مسلسل قائم رہنے سے موعُودہ مُلک سے نکال دیا جائے گا- قوم کو نجات دینے والا عنایت کرنے سے حتمی سزا سے پہلے خداوند اُنہیں اُن کے تباہ کُن راستے سے موڑنا چاہتا تھا” - تو بھی اُنہوں نے یرُبعام کے گھرانے کے گُناہوں سے جن سے اُس نے بنی اسرائیل سے گُناہ کرایا کنارہ کشی نہ کی بلکہ اُن ہی پر چلتے رہے” (آیت ۶) -

ل۔ اسرائیل کا بادشاہ یہوآس (یوآس) ۱۳: ۱۰-۱۳

یہوآخز کا بیٹا یہوآس (یوآس) سولہ۱۶ سال تک اِسرائیل کا بادشاہ رہا (۷۹۸-۸۱/۷۸۲ ق۔م؛ ۲۔سلاطین ۱۳: ۱۰ - ۱۴: ۱۶)۔

۱۳: ۱۰-۱۳ یہوآس بادشاہ یہوداہ کے اُس بادشاہ سے مختلِف شخص ہے جو اُسی وقت یہوداہ پر حکومت کرتا تھا اور جس کا نام بھی یہی تھا۔ اِس یہوآس کا دورِ حکومت بہت بُرا تھا کیونکہ وُہ نباط کے بیٹے یربعام کے نمونے پر چلا۔ یہ آیات اُس کے دورِ حکومت کا نہایت اختصار سے بیان پیش کرتی ہیں۔ وُہ بادشاہ ہوُا۔ اُس نے خُداوند کی نظر میں بدی کی۔ وُہ اپنے باپ دادا کے ساتھ سو گیا۔ شاہِ یہوداہ امصیاہ کے ساتھ اُس کے تعلقات کا بیان ۱۴: ۸-۱۶ میں درج ہے۔

م۔ الیشع کی خِدمت کا اختتام ۱۳: ۱۴-۲۵

۱۳: ۱۴-۱۹ آیات ۱۴-۲۵ میں الیشع کی نبوت اور موت کے بارے میں بتایا گیا ہے جو یوآس کے دورِ حکومت میں وقوع پذیر ہوئی۔ جب الیشع نبی قریب المَوت تھا تو یوآس اُس کے پاس گیا اور رو کر کہنے لگا: ”اے میرے باپ! اے میرے باپ! اسرائیل کے رتھ اور اُس کے سوار“۔ اِس کا یہ مطلب تھا کہ الیشع جیسے لوگ مخلص اور بنی اِسرائیل کے لئے بہترین دفاع تھے۔ الیشع نے بھی انہی الفاظ سے نوحہ کیا تھا جب ایلیاہ کو آسمان پر اُٹھایا گیا (۲: ۱۲)۔ بادشاہ کو اِس بات کا شدید احساس تھا کہ نبی کی موت سلطنت کے لئے شدید نقصان ہو گی۔ الیشع نے اپنے بسترِ علالت سے یوآس سے کہا کہ وُہ ایک کمان اور کچھ تیر لے، ایک تیر مشرق کی طرف مارے اور پھر زمین پر تیر مارے۔ مشرق کی طرف چلایا ہوُا تیر ارامیوں پر فتح کی علامت تھا جنہوں نے یردن کے مشرق میں اسرائیل کے علاقے پر قبضہ کر رکھا تھا۔ چونکہ یوآس نے زمین پر صرف تین۳ بار مارا، اِس لئے وُہ ارامیوں کو تین۳ بار مارے گا۔ اگر وُہ پانچ۵ یا چھ۶ بار مارتا تو ارامیوں کی طرف سے خطرہ بالکل ختم ہو جاتا۔ لیکن اُس میں ثابت قدمی اور صبر کی کمی تھی۔ دشمنوں پر فتح کا انحصار فرماں برداری کے معیار پر ہے۔ یوآس جو کچھ کر رہا تھا، وُہ ضرور اُس کی اہمیت اور مفہوم کو جانتا تھا،

ورنہ اُسے اِس کے لئے ذِمّہ دار نہ ٹھہرایا جاتا۔ الیشع کی موت شمالی سلطنت کے لئے بُرے نتائج کا پیش خیمہ تھی۔

۱۳: ۲۰-۲۱ ہر سال موسمِ بہار میں موآبیوں کے جتھے ملک میں گھس آتے۔ ایک دِن جب چند اسرائیلی ایک لاش کو دفن کرنے کے لئے لے جا رہے تھے تو انہوں نے ایک ایسے جتھے کو آتے دیکھا۔ جلدی میں انہوں نے لاش کو الیشع کی قبر میں ڈال دیا۔ وہ شخص الیشع کی ہڈیوں سے ٹکراتے ہی جی اُٹھا اور اپنے پاؤں پر کھڑا ہو گیا۔

۱۳: ۲۲-۲۵ کتابِ مقدس ہمیں ۸۴۱ ق۔م میں یاہو کے مسح کئے جانے کے وقت سے ۷۹۵ ق۔م میں اُس کی موت تک الیشع کی خدمت کے آخری ۴۵ سال کے بارے میں کچھ نہیں بتاتی (باب ۹)۔ بسترِ مرگ پر سے اُس کی آخری پیشین گوئی فتح کی تھی (آیت ۱۷)۔ اُس کا آخری معجزہ (جو اُس کی موت کے کافی عرصے کے بعد ہوا) اسرائیل اور اُس کے بادشاہ کے لئے اُس کی خدمت اور پیغام کی پُرزور تصدیق ہے۔ الیشع کی نبوّت کی تکمیل میں یوآس نے وہ شہر چھین لئے جو حزائیل نے لے لئے تھے۔ یہ یکے بعد دیگرے تین فتوحات میں حاصل کئے گئے۔

ن۔ یہوداہ کا بادشاہ امصیاہ ۱۴: ۱-۲۰

یوآس کا بیٹا امصیاہ ۲۹ سال تک یہوداہ کا بادشاہ رہا (۷۹۶-۷۶۷ ق۔م؛ ۲-تواریخ ۲۵ باب)۔

۱۴: ۱-۷ امصیاہ کا دورِ حکومت گو اچھا تھا تو بھی وہ داؤد کے دورِ حکومت کے معیار تک نہ پہنچا۔ اپنے باپ (یوآس) کی طرح وہ بھی اونچے مقاموں کو ختم کرنے سے قاصر رہا۔ امصیاہ کا پہلا کام یہ تھا کہ اُس نے اُن سازشیوں کو مار ڈالا جنہوں نے اُس کے باپ کو قتل کیا تھا (۱۲: ۲۰، ۲۱)۔ لیکن استثنا ۲۴: ۱۶ کی تعمیل کرتے ہوئے اُس نے اُن کی اولاد کی جان بخشی کر دی۔ اُس نے ادوم پر کامیاب حملہ کیا اور سِلع شہر کو فتح کر لیا۔ بدقسمتی سے وہ ادومی دیوتاؤں کو ساتھ لے آیا اور اُن کی پرستش کرنے لگا (۲-تواریخ ۲۵: ۱۴)۔

۱۴: ۸-۱۴ جب امصیاہ کے ذہن میں غرور سما گیا تو اُس نے حماقت سے شاہِ اسرائیل یہوآس کو دعوت دی کہ اپنی اپنی طاقت کا مظاہرہ کریں۔ یہوآس نے ایک تمثیل کے ساتھ جواب

دیا کہ اُونٹ کٹارے (یہوداہ) نے دیودار (اسرائیل) سے کہا کہ "اپنی بیٹی میرے بیٹے سے بیاہ دے" (یعنی ایک جڑسی بُوٹی ایک تن آور درخت سے ایک گستاخانہ درخواست کر رہی ہے)۔ ایک جنگلی جانور (اسرائیل کی فوج) نے اُونٹ کٹارے (یہوداہ) کو روند ڈالا۔ اِمصیاہ کو ادوم پر فتح پر ہی قناعت کرنا چاہیئے اور اسرائیل سے دشمنی مول لے کر اپنی تباہی کو دعوت نہ دے۔ جب اِمصیاہ نے کان نہ دھرا تو یہوآس نے یہوداہ پر چڑھائی کی، یروشلیم کی دیوار ڈھادی اور اُس کے کافی خزانے اپنے ساتھ لے گیا۔

۱۴: ۱۵–۲۰ اِس موقعے پر یہوداہ اور اسرائیل میں جس دشمنی کا آغاز ہوا وہ ۷۲۲ ق-م میں اِسرائیل کے زوال تک جاری رہی۔ اِمصیاہ ایک سازش سے بچنے کے لئے لکیس کو بھاگ گیا لیکن اُس کا پیچھا کیا گیا اور اُسے وہیں قتل کر دیا۔

س- یہوداہ کا بادشاہ عزریاہ (عزیاہ) ۱۴: ۲۱–۲۲

اِمصیاہ کا بیٹا عزریاہ (عزیاہ) بیالیس ۴۲ سال تک یہوداہ کا بادشاہ رہا (۷۹۲/۹۱–۷۴۰/۳۹ ق-م، بمقابلہ ۱۵: ۱–۷؛ ۲-تواریخ ۲۶ باب)۔

یسعیاہ، عاموس اور ہوسیع کی خدمت اُس وقت شروع ہُوئی (یسعیاہ ۱: ۱؛ ہوسیع ۱: ۱؛ عاموس ۱: ۱)۔ عاموس اور ہوسیع کی کتابوں میں اسرائیل میں اِن ایام کے سماجی اور مذہبی حالات کا بیان کیا گیا ہے۔ ان انبیا کی معرفت خداوند نے مُسلسل آگاہ کیا کہ اُس کے لوگ آنے والی سزا سے بچنے کے لئے اُس کی طرف رجُوع لائیں۔

عزریاہ نے پہلے ۲۴ سال تک اپنے باپ کے نائب کی حیثیت سے حکومت کی۔ اُس نے خلیج عقبیٰ کے شمال میں ایلات کو تعمیر کیا۔ اُس کے دَورِ حکومت کا تفصیلی بیان ۱۵ باب اور ۲-تواریخ ۲۶ باب میں درج ہے۔

ع- اِسرائیل کا بادشاہ یربعام دوم ۱۴: ۲۳–۲۹

یہوآس کا بیٹا یربعام دوم ۴۱ سال تک اسرائیل کا بادشاہ رہا (۷۹۳/۹۲–۷۵۳ ق-م)۔ یربعام کے دَورِ حکُومت کے پہلے بارہ ۱۲ سال اپنے باپ یوآس (یہوآس) کے دَورِ حکومت کے ساتھ مخلُوط ہیں۔ جہاں تک اُس کی مذہبی حکمتِ عملی کا تعلق ہے، اُس

نے اپنے ہم نام یربعام بن نباط کی بُت پرستی کو جاری رکھا۔ یوناہ کی پیشین گوئی کے مُطابق سیاسی طور پر اُس نے اسرائیل کے لئے حمات کے مدخل (گلیل) سے جھیل عربہ (یردن کے پار) تک کا علاقہ واپس لے لیا۔ اِس خصوصی پیشین گوئی کا کتابِ مقدس میں اندراج نہیں ہے (آیت ۲۵ یوناہ کی خِدمت کے دَور کی نشان دہی کرتی ہے، اور یہ اُس کی کتاب کے مُطالعہ کے لئے نہایت ضروری ہے)۔ یہ خیال کس قدر پریشان کُن ہے کہ یوناہ کی منادی سے نینوہ کی توبہ کے صرف ۴۰ سے ۷۰ سال کے بعد اسرائیل شاہِ اسور کی اسیری میں لے جایا گیا۔ عین ممکن ہے کہ ۱۳: ۵ میں مذکور نجات دینے والا یربعام دوم ہی ہو (بمقابلہ ۱۴: ۲۶-۲۷)۔ آیات ۲۶ اور ۲۷ سے خُداوند کی محبّت اور صبر کا اِظہار ہوتا ہے۔ آیت ۲۷ کو سیاق وسباق کے حوالے سے سمجھنے کی کوشش کریں کہ اسرائیل اور یہوداہ دونوں کو ایک عرصے تک اُن کے مُلک سے نکال دیا گیا، لیکن یہودی بزرگوں سے خُدا کے وعدے کے مُطابق قوم کو دوبارہ اکٹھا کر کے مُلک میں بسایا جائے گا۔

ف۔ یہوداہ کا بادشاہ عزریاہ (عزّیاہ) (جاری) ۱۵: ۱-۷

مجموعی طور پر عزریاہ ایک اچھا بادشاہ تھا۔ کسی حد تک اُس کی ناکامی کا سبب یہ تھا کہ اُس نے یہوداہ میں اونچے مقاموں کو قائم رہنے دیا۔ لیکن کاہنوں کے احتجاج کے باوجود جب اُس نے ہیکل میں بخور جلانے سے کہانت کے عہدے میں مداخلت کرنے کی کوشش کی تو اُسے کوڑھ لگ گیا اور وُہ مرتے دم تک الگ کوٹھڑی میں رہا (بمقابلہ ۲۔تواریخ ۲۶: ۱۶-۲۱)۔ عاموس کی خِدمت اِس دَور میں ختم ہوگئی۔

ص۔ اِسرائیل کا بادشاہ زکریاہ ۱۵: ۸-۱۲

یربعام دوم کے بیٹے زکریاہ نے اِسرائیل پر چھ ۶ ماہ تک سلطنت کی (۷۵۳ سے ۷۵۲ ق۔م)۔

اپنے پیش روؤں کی طرح زکریاہ نے یربعام اوّل کی پیروی کرتے ہُوئے دان اور بیت ایل میں سونے کے بچھڑوں کی پرستش جاری رکھی۔ چھ ۶ ماہ کے مختصر دورِ حکومت کے بعد اُسے سلوم نے قتل کر دیا۔ ہفتادی ترجمے کی پیروی کرتے ہُوئے آر۔ ایس۔ وی

ترجمے میں بیان کیا گیا ہے کہ اُسے اِبلیعم میں قتل کیا گیا، جو یزرعیل کی وادی میں ایک قصبہ ہے اور یہ بالکل اُس جگہ کے قریب ہے جہاں یاہو نے اخزیاہ کو قتل کیا تھا (۹ : ۲۷)۔ اُس کی موت سے یاہو کے شاہی خاندان کا خاتمہ ہو گیا۔ زِکریاہ چوتھی پشت تھا جس کا خدا نے یاہو سے وعدہ کیا تھا کہ وُہ اسرائیل کے تخت پر بیٹھے گا (آیت ۱۲ قب ۱۰ : ۳۰)۔

ق- اسرائیل کا بادشاہ سلوم ۱۵ : ۱۳-۱۵

یبیس کا بیٹا سلوم ایک ماہ تک اسرائیل کا بادشاہ رہا (۷۵۲ ق-م)۔

اِس بادشاہ کے بارے میں بہت کم لکھا گیا ہے۔ دس قبائل میں سے اُس کا چھٹا شاہی خاندان تھا اور وُہ اِس خاندان کا واحد فرد تھا جس نے حکومت کی۔ سلوم نے قتل کر کے تخت حاصل کیا اور اُسی مہینے اُسی طرح سے یہ تخت اُس سے چِھن گیا۔ اُسے مناحم نے قتل کیا۔

ر- اسرائیل کا بادشاہ مناحم ۱۵ : ۱۶-۲۲

جادی کا بیٹا مناحم دس برس تک اسرائیل کا بادشاہ رہا (۷۵۲-۷۴۲/۷۴۱ ق-م)۔

مناحم نے تِفسح پر حملہ کیا۔ یہ وُہ شہر نہیں جو دریائے فرات کے کنارے پر ہے، بلکہ وُہ ہے جو تِرضہ کے نزدیک ہے۔ جب اہلِ شہر نے ہتھیار ڈالنے سے انکار کر دیا تو اُس نے بڑی بے دردی سے لوگوں کو قتل کیا، بلکہ اُس نے حاملہ عورتوں کو بھی ہلاک کر ڈالا۔

اُس وقت ارامی سلطنت زوال پذیر تھی اور اسور اسرائیل کا سب سے بڑا دشمن بن گیا تھا۔ مناحم کے دَورِ حکومت میں شاہِ اسور پُول نے اسرائیل پر حملہ کیا۔ مناحم نے اُسے راضی کرنے کے لئے ہزار قنطار چاندی دی اور اُس سے یہ یقین دہانی بھی کرائی کہ وُہ اُس کے غیر یقینی اِقتدار کے استحکام کے لئے اُس کی حمایت کرے گا۔ شاہِ اسرائیل نے یہ رقم اِکٹھی کرنے کے لئے تمام دولت مندوں پر پچاس پچاس مثقال فی کس ٹیکس عائد کیا (آیت ۲۰)۔ اُس وقت اسور میں ایک غُلام کی قیمت چاندی کی پچاس مثقال تھی۔ مناحم نے اپنے ذاتی مفادات کے لئے رضاکارانہ طور پر اسور کے جوئے کو قبول کیا۔ عموماً یہ خیال کیا جاتا ہے کہ پول تِگلت پلاسر سوم ہی ہے (آیت ۲۹)۔

ش- اسرائیل کا بادشاہ فقحیاہ ۱۵: ۲۳-۲۶

مناحم کا بیٹا فقحیاہ دو ۲ سال تک اسرائیل کا بادشاہ رہا (۷۴۲/۴۱ - ۷۴۰/۳۹ ق-م)۔ اِس بادشاہ کے بارے میں ہم صِرف یہ جانتے ہیں کہ اُس کا دَورِ حکومت مختصر تھا، اُس نے بدی کی اور اُسے سامریہ میں فقح اور پچاس جلعادیوں نے قتل کر دیا۔ اُس کے دَورِ حکومت سے اِسرائیل میں ساتویں شاہی خاندان کا خاتمہ ہُوا۔ وُہ اسرائیل کے آخری بادشاہوں میں واحد بادشاہ تھا جس نے جبراً اِقتدار پر قبضہ نہ کیا، لیکن بہت جلد اُس کے ایک سردار نے اُس سے اِقتدار چھین لیا۔

ت- اسرائیل کا بادشاہ فقح ۱۵: ۲۷-۳۱

رملیاہ کے بیٹے فقح نے بیس ۲۰ برس تک اسرائیل پر سلطنت کی (۷۵۲ - ۷۳۲/۳۱ ق-م)۔ فقح فقحیاہ کا ایک سردار تھا۔ فقح نے اُسے قتل کیا تھا۔ ہمیں دُوسرے حوالہ جات سے پتہ چلتا ہے کہ اُس نے یہوداہ پر حملہ کیا اور پھر یہوداہ کے خِلاف ارامی تعاوُن بھی حاصل کیا۔ شاہِ اسور نے پہلے تو شاہِ ارام رضین کو قتل کیا اور بعد ازاں اسرائیل پر حملہ کیا۔ اُس نے یردن کے مشرق میں اڑھائی قبیلوں اور گلیل کو فتح کیا، اور یہاں کے باشندوں کو اسیری میں لے گیا۔ یہ اسوری اسیری کا پہلا مرحلہ تھا۔ فقح مناحم (دس سال) اور فقحیاہ (۲ سال) کے دَورِ حکومت میں سردار رہا۔ اسور کے تعاون سے ہوسیع نے فقح کے خلاف سازش کے تحت اُسے قتل کر کے اِسرائیل کے تخت پر قبضہ کر لیا۔ اِس سے اسرائیل میں ساتویں شاہی خاندان کا سلسلہ ختم ہو گیا۔

ث- یہوداہ کا بادشاہ یوتام ۱۵: ۳۲-۳۸

عزیاہ کا بیٹا یوتام یہوداہ کا کُل بیس ۲۰ برس تک بادشاہ رہا۔ اُس میں وُہ چار ۴ سالہ دَور بھی شامِل ہے جس میں اُس نے عزیاہ کے نائب کی حیثیت سے حکومت کی (۷۵۰ — ۷۳۲/۳۱ ق-م، بمقابلہ ۲-تواریخ ۲۷ باب)۔

یُوتام نے اپنے دورِ حکُومت کے پہلے حِصّے میں اپنے باپ عزیاہ اور آخری دَور میں

آخز کے ساتھ حکومت کی۔ اُس کی باقاعدہ حکومت کا دَور سولہ[۱۶] سال تک رہا۔ یوتام کا یہوداہ کے اچھے بادشاہوں میں شمار ہوتا ہے، گوکہ اُس نے اُونچے مقام نہ ڈھائے۔ خُداوند کے گھر کا بالائی دروازہ اُسی نے بنایا اور اُس نے مُلک میں دِیگر تعمیراتی منصُوبوں کو عملی جامہ پہنایا۔ اپنی موت سے کُچھ عرصہ پہلے رضین اور فقح نے مِل کر یہوداہ پر حملہ کیا۔ میکاہ نبی نے اپنی خدمت کا آغاز یوتام کے دورِ حکومت میں کیا۔

۲-تواریخ ۲۷ : ۶ میں یوتام کی تعریف میں یہ تاثرات دِئے گئے ہیں "سو یوتام زبردست ہوگیا کیونکہ اُس نے خُداوند اپنے خُدا کے آگے اپنی راہیں دُرست کی تھیں"۔ یہ اسرائیل کے بادشاہوں کے رویّے کے بالکل متضاد ہے جِنھوں نے اپنی روشوں میں یربعام کی پَیروی کی۔ یُوسیفس مُورّخ بھی یوتام کی دین داری کا ذِکر کرتا ہے۔

خ- یہوداہ کا بادشاہ آخز باب ۱۶

یوتام کے بیٹے آخز نے بیس[۲۰] برس تک یہوداہ پر بادشاہی کی (۷۳۵ - ۷۱۶/۱۵ ق-م بمقابلہ ۲- تواریخ ۲۸ باب)۔

۱۶ : ۱-۴ آخز نے ۱۲ سال تک اپنے باپ کے ساتھ نائب کی حیثیت سے حکومت کی۔ آخز نام یہو آخز کا مخفّف ہے۔ اسُوری تحریروں میں بادشاہ نام کے دُوسرے حِصّے سے جانے جاتے تھے۔ پہلے حِصّے "یہو" کا مطلب یہوواہ ہے۔ بِلاشُبہ رُوحُ القُدس نے اِسے دانِستہ طور پر حذف کر دیا کیونکہ آخز ایک برگشتہ شخص تھا۔ اُس نے اسرائیل کے بادشاہوں کی پَیروی میں بُت پرستی کی، حتیٰ کہ اپنے بیٹے کو آگ میں چلوایا۔ مولک کی پرستش کا ایک حِصّہ یہ تھا کہ پیتل کے بُت کے آگ سے دہکتے ہُوئے بازوؤں میں سے بچّوں کو گزارا جاتا۔ اِس کا مطلب تھا بدی سے پاکیزگی اور دیوتا کے لئے مخصُوصیت۔ بعض اوقات تو بچّے جل کر مر جاتے (یرمیاہ ۷ : ۳۱؛ حزقی ایل ۱۶ : ۲۱)۔

۱۶ : ۵-۹ اسُور کے خلاف اپنے ساتھ جبری طور پر یہوداہ کو شامِل کرنے اور یہوداہ پر ایک کٹھ پُتلی بادشاہ مقرر کرنے کے لئے (یسعیاہ ۷ : ۶) ارام اور اسرائیل نے متحِد ہو کر یروشلیم پر حملہ کیا۔ اُسی وقت ارام نے ایلات کو فتح کیا اور وہاں ارامیوں کی ایک نوآبادی قائم کی۔ پریشانی کے عالم میں آخز نے اسُور سے مدد مانگی، اور اس درخواست

کے ساتھ ہیکل اور محل سے سونے اور چاندی کے خزانے بھیجے۔ تگلت پلاسر نے اِس درخواست کو منظور کرتے ہوئے دمشق کو فتح کیا اور ارام کے بادشاہ کو قتل کر دیا۔ یہ یسعیاہ کی پیشین گوئی کی تکمیل تھی۔ لیکن خدا نے اسور کو یہوداہ کے لئے لعنت ٹھہرایا (یسعیاہ ۷: ۱۷-۲۵)۔

۱۶: ۱۰-۱۶ جب آخز تگلت پلاسر کے پاس دمشق میں گیا تو اُس نے ایک غیر قوم مذبح کو دیکھا اور فیصلہ کیا کہ وُہ ایسا ہی مذبح یروشلیم میں بنائے گا۔ چنانچہ اُس نے اوریاہ کاہن کے پاس اس کا ایک نمونہ بھیجا، اور اوریاہ نے آخز کے واپس آنے سے پہلے بالکل ایسا ہی مذبح بنا دیا۔ آخز نے خطا اور جرم کی قربانی کے سوا اِس مذبح پر باقی ہر طرح کی قربانیاں گزرانیں اور اوریاہ کو حکم دیا کہ آئندہ پیتل کے مذبح کی جگہ اِسے استعمال کرے۔ آیت ۱۵ کے آخری جملے سے معلوم ہوتا ہے کہ آخز پیتل کے مذبح کو فالگیری کے لئے استعمال کرنا چاہتا تھا۔ تاہم اِس کا یہ مطلب بھی اخذ کیا جا سکتا ہے کہ "جہاں تک پیتل کے مذبح کا تعلق ہے، مَیں سوچوں گا کہ اِس کا کیا استعمال کرنا ہے"۔ اوریاہ کاہن نے آخز کو بلا خوف ملامت کرنے کے بجائے گناہ کیا اور مقدس چیزوں کی بے حرمتی میں اُس کا حکم مانا۔ یسعیاہ ۸: ۲ میں اِسی اوریاہ کا نہایت اچھے لفظوں میں ذکر کیا گیا ہے لیکن یہ یروشلیم پر حملے سے قبل کی صورتِ حال ہے۔ مذبح بنانے کے لئے آخز کے مطالبے کے سامنے سر جھکانا بعد کی بات ہے۔

۱۶: ۱۷-۲۰ آخز نے ہیکل سے کئی چیزوں کو نکال دیا، شاید اُسے یہ ڈر تھا کہ اگر کبھی شاہِ اسور نے یروشلیم کو فتح کیا تو وُہ اِن چیزوں کو نہ لے جائے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اُس نے انہیں خراج ادا کرنے کے لئے اِستعمال کیا۔ ۲-تواریخ ۲۸: ۲۴ میں بتایا گیا ہے کہ آخز نے اپنے دَورِ حکومت کے آخر میں ہیکل کو بالکل بند کر دیا۔ اُس سے پہلے کے برگشتہ بادشاہوں کی طرح آخز کو بادشاہوں کے قبرستان میں نہیں (۲-تواریخ ۲۸: ۲۷) بلکہ داؤد کے شہر میں اُس کے باپ دادا کے ساتھ دفن کیا گیا۔

ز- اِسرائیل کا بادشاہ ہوسیع ۱۷: ۱-۶

ایلہ کا بیٹا ہوسیع ۹ سال تک اسرائیل کا بادشاہ رہا (۷۳۲/۳۱-۷۲۳/۲۲ ق-م)۔

۱۷: ۱، ۲ اب ہم اسرائیل کے آخری بادشاہ اور نویں اور آخری شاہی خاندان سے

ملتے ہیں۔ ہوسیع نے فقح کو قتل کیا (قب ۱۵: ۳۰)۔ شاید اِس لئے کہ وُہ اسرائیل میں اسوریوں کی مداخلت کو روکنے کے قابل نہیں تھا۔ اُس نے عنانِ حکومت خود سنبھال لی۔ وُہ اپنے پیش رؤں کی نسبت قدرے اچھا تھا لیکن قوم بہت بگڑ چکی تھی اور اِس کی اِصلاح کا موقع ہاتھ سے نکل چُکا تھا۔

۱۷: ۳-۶ شاہِ اسور سلمنسر نے سامریہ پر چڑھائی کی اور ہوسیع کو باج گزار بنا لیا۔ ہوسیع اسور کے خلاف شاہِ مصر سے مل کر سازش کر کے خراج کی ادائیگی سے منحرف ہو گیا۔ اِس لئے شاہِ اسور (سلمنسر یا اُس کے جانشین سرجون) نے ہوسیع کو قید کر لیا، تین سال تک سامریہ کا محاصرہ کئے رکھا اور کچھ لوگوں کو اسیر کر کے لے گیا۔ ہمیں یہ نہیں بتایا گیا کہ ہوسیع کا کیا انجام ہوُا۔ اسوری قید کے بعد وُہ منظر سے غائب ہو جاتا ہے۔ آخری ایام مین سامریہ کا کوئی بادشاہ نہ تھا۔ اسرائیل کا حتمی سقوط ۷۲۳ یا ۷۲۲ ق-م میں ہوُا۔

ض۔ شمالی سلطنت کا زوال ۱۷: ۷-۴۱

۱۷: ۷-۲۳ اِن آیات میں اُن وجوہات کا ذِکر ہے جن کی بنا پر خُدا اسرائیل سے ناراض ہوُا اور قوم کو مفتوح ہونے اور اسیری میں لے جانے دیا گیا۔ اُنھوں نے دُوسرے معبُودوں کا خوف مانا، دِیگر قوموں کے آئین پر چلے، اپنے لئے ہر جگہ اونچے مقام، مقدس ستُون اور یسیرتیں بنائیں اور کثرت سے بُت پرستی کی۔ انھوں نے اپنے نبیوں کی باتوں پر کان نہ دھرا بلکہ گردن کشی کی اور اپنے خُداوند خُدا کے کلام کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ وُہ خدا کے احکام سے برگشتہ ہو گئے اور اپنی پڑوسی قوموں کے اِنسان کے بنائے ہوئے مذہب کو اختیار کیا۔ وُہ بڑی شدت سے بدی کی پیروی کرنے میں مگن تھے اور اُنھوں نے جھوٹے بُتوں کے سامنے اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کو قربان کیا۔

۱۷: ۲۴، ۲۵ شاہِ اسور اسرائیل کے دس شمالی قبائل کو اسیر کر کے مسوپتامیہ اور مادی میں لے گیا۔ اور اُس نے پانچ دیگر مفتوحہ قوموں کو لا کر اسرائیل کے مُلک میں بسایا۔ اِس سے قبل جب اسرائیل نے خداوند کی فرماں برداری کی تو اُس نے غیر قوموں کو نکال کر یشوع کی معرفت اپنے لوگوں کو کنعان میں بسایا۔ لیکن جب اُنھوں نے یہوواہ کی آواز کو نہ سُنا تو اُس نے اُنھیں نکال دیا اور شاہِ اسور کی معرفت غیر قوموں کو واپس لا کر بسا دیا۔

اِن بُت پرست لوگوں نے اپنے دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہُوئے خُدا کو ناراض کِیا کیونکہ اب وُہ اسرائیل کے ملک میں سکُونت پذیر تھے۔ خُداوند کا غُصّہ اُس وقت ظاہر ہُوا جب اُس نے اُن کے درمیان شیر بھیجے، جو مُلک میں پھرنے لگے اور بعض لوگوں کو پھاڑ ڈالا۔

۱۷: ۲۶-۲۸ تب کِسی نے شاہِ اسور کو بتایا کہ شیروں کی مُصیبت کا سبب یہ ہے کہ اِس ملک میں اب غیر یہُودی رہتے ہیں جو اسرائیل کے خدا کے آئین سے ناواقف ہیں۔ یہ بات سُن کر شاہِ اسور نے ایک کاہن کو حکم دیا کہ وُہ اسیری سے واپس جا کر غیر قوم آباد کاروں کو نصیحت کرے کہ وُہ کیسے خُداوند کا ڈر مانیں۔ لیکن جو کاہن واپس آیا وُہ اسرائیل کے بُت پرست کاہنوں کی مانند ہی تھا۔ وُہ یہوواہ کا سچّا کاہن نہیں تھا۔ وُہ بیت ایل کو گیا جہاں بچھڑے کی پرستِش کی جاتی تھی (گو بچھڑا اب وہاں نہیں رہا تھا) اور نئے باسیوں کو یربعام کے مخلوط ناپاک مذہب کی تعلیم دی۔ اِس میں یہوواہ کی پرستش شامل تھی لیکن یہ یہوواہ کی خالِص پرستِش نہیں تھی۔ اِن بدیشی آباد کاروں نے ملک کے اِسرائیلی باشندوں سے شادیاں کیں۔ چنانچہ ان سے ایک مخلوط نسل یعنی سامریوں نے جنم لیا جن کا اپنا مذہب اور اپنی روایات تھیں۔

۱۷: ۲۹-۳۴ ل اِن آیات میں مُلک میں بدیشی آباد کاروں کا ذِکر ہے۔ ہر ایک قوم کا اپنا دیوتا تھا اور انہوں نے اپنے لوگوں میں سے کاہن مقرر کئے۔ انہوں نے یہوواہ کی پرستِش کو بھی اختیار کیا اور اِس کے نتیجے میں ایک مخلوط مذہب کا آغاز ہُوا جو بے دینی سے بھی بدتر تھا۔

۱۷: ۳۴ ب-۴۰ آیت ۳۴ ب "وُہ خُداوند سے ڈرتے نہیں" سے آیت ۴۰ تک اُن اسرائیلیوں کا بیان ہے جو ملک میں باقی رہ گئے تھے۔ اُنھوں نے بُت پرستی کے بارے میں خُداوند کی طرف سے مُسلسل آگاہی پر کان نہ دھرا بلکہ سونے کے بچھڑوں کی پرستش کو جاری رکھا۔

۱۷: ۴۱ یہاں پھر بدیشی آباد کاروں کا ذِکر ہے۔ اِن کا جُرم اسرائیل کی نسبت کم تھا۔ جس قدر بھی انہیں روشنی مِلی، وُہ غیر قوم لوگ خُداوند سے ڈرتے تھے، لیکن اسرائیل کو تو پُوری پُوری روشنی حاصِل تھی، لیکن وُہ خُداوند سے نہیں ڈرتے تھے (آیت ۳۴ ب)۔

جہاں تک ہم جانتے ہیں دسؔ قبائل کبھی بھی مُلک میں واپس نہ لوٹے۔ وُہ تمام دُنیا

میں پراگندہ ہوگئے۔ شاید اِن میں ایتھوپیا کے کالے فلاشہ یہودی، چین کے کافنگ فو اور بھارت کے کوچین یہودی شامل ہیں۔ لیکن خُداوند انہیں جانتا ہے اور وُہ آنے والے دور میں انہیں اسرائیل میں واپس لائے گا۔ غالباً ہوسیع نبی کی خِدمت اِس دَور یعنی سامریہ کے زوال اور اسرائیل کی اسیری کے وقت اختتام پذیر ہُوئی۔

۲- یہوداہ کی سلطنت اسیری تک ابواب ۱۸-۲۵

ا- حزقیاہ بادشاہ ابواب ۱۸-۲۰

آخز کے بیٹے حزقیاہ نے یہوداہ پر ۲۹ برس تک حکومت کی (۷۱۶/۱۵-۶۸۷/۸۶ ق-م، بمقابلہ ۲-تواریخ ۲۹-۳۲؛ یسعیاہ ۳۶-۳۹)۔ خیال کیا جاتا ہے کہ وُہ ۷۲۹/۲۸-۷۱۶/۱۵ ق-م سے پہلے اپنے باپ کے ساتھ نائب کے طور پر حکمرانی کرتا رہا۔

(۱) حزقیاہ کا راستی سے حکومت کرنا ۱۸: ۱-۸

۱۸: ۱-۶ سلیمان کے دَور کے بعد کتابِ مقدس میں دیگر بادشاہوں کی نسبت حزقیاہ کے دَور کا زیادہ تفصیلی بیان درج ہے۔ ۲-تواریخ ۲۹-۳۲ اور یسعیاہ ابواب ۳۶-۳۹ کے بیانات کا بھی مُطالعہ کریں تاکہ آپ حزقیاہ کی رُوحانی اور سیاسی فتوحات کو بہتر طور پر سمجھ سکیں جو اُس نے خدا پر ایمان کے ذریعے حاصل کیں۔

جب حزقیاہ نے اقتدار سنبھالا اُس وقت یہوداہ اسُور کی کٹھ پتلی تھا۔ حزقیاہ کا دَورِ حکومت اصلاحات کا دَور تھا۔ اُس نے ہر طرح کی بُت پرستی کے خلاف مہم چلائی، تمام اُونچے مقامات کو ڈھا دیا اور گنتی ۲۱ میں مذکور پیتل کے سانپ کو بھی نیست کر دیا (کیونکہ بنی اسرائیل اُس کے سامنے بخُور جلاتے تھے)۔ اُس نے اِس کا نام نحشتان رکھا، جس کا لغوی مطلب ہے "پیتل کا ٹکڑا"۔ جہاں تک حزقیاہ کے خُداوند پر بھروسے کا تعلق ہے، وُہ یہوداہ کے سب بادشاہوں میں عظیم تھا۔ اور جہاں تک بُرے لوگوں کو کُلی طور پر مُلک سے نکالنے کا تعلق ہے، یوسیاہ سب بادشاہوں میں عظیم تھا۔

۱۸: ۷، ۸ بالآخر حزقیاہ شاہِ اسُور کے جوئے سے مُنحرف ہوگیا، شاید اِس لئے

کہ اُس نے فلستیوں کو نگہبانوں کے بُرج (دیہاتی علاقوں) اور فصیل دار شہروں (گنجان آباد اور دفاعی لحاظ سے مضبوط) سے نکال باہر کیا اور فوجی کامیابیاں حاصل کیں۔

(۲) سامریہ کو فتح کرنا ۱۸: ۹-۱۲

اِس پیرے میں اسُوریوں کی سامریہ کی فتح کا بیان ہے۔ شاید یہاں دوبارہ اس کا اِس لئے ذِکر کیا گیا ہے کہ دکھایا جائے کہ اُس وقت حزقیاہ کس قدر خطرے سے دوچار تھا۔ آیت ۹ اور ۱۰ میں تاریخوں کے بظاہر تضاد کی تشریح یُوں ہے کہ یہودی سال کے جُزوی حِصّے کو بھی سال ہی تصوّر کرتے تھے۔ سامریہ کا محاصرہ حزقیاہ کی حکومت کے چوتھے سال کے آخری حِصّے میں شرُوع ہُوا، اور پانچویں سال کے دَوران جاری رہا اور چھٹے سال کے پہلے حصّے میں ختم ہُوا۔ یُوں یہ تینؔ سال بنے۔ یہ مُحاصرہ اُس وقت ہُوا جب ۷۲۵-۷۲۲ ق م میں مذکُورہ بالا سطور کے مُطابق وُہ نائب کے طور پر حکمران تھا۔

(۳) سنحیرب کا یہوداہ پر پہلا حملہ ۱۸: ۱۳-۱۶

اسُور اِس وقت اپنی پریشانیوں میں مُبتلا تھا۔ سرجون دوم مرُچکا تھا اور بابل نے بغاوت کر دی تھی۔ ۷۰۱ ق-م کے بعد سرجون کے جانشین سنحیرب نے فلسطین اور فینیکے پر چڑھائی کی۔ اپنے مورخین کے مُطابق سنحیرب نے دعویٰ کیا کہ اُس نے یہوداہ کے ۴۶ فصیل دار شہروں کو لے لیا، اور دوؔ لاکھ یہُودیوں کو اسیر کر لیا۔ حزقیاہ نے اُسے بڑی انکساری سے پیغام بھیجا اور تسلیم کیا کہ بغاوت کر کے اُس سے خطا ہوئی ہے۔ اُس نے تینؔ سو قنطار سونا اور تینؔ سو قنطار چاندی (ایک بہت بڑی رقم) ادا کر کے یروشلیم پر حملے کو روکا۔ اُس وقت سنحیرب مصر کی راہ پر۔ یروشلیم کے جنوب مغرب میں لکیس میں تھا۔

(۴) سنحیرب کا یہوداہ پر دُوسرا حملہ ۱۸: ۱۷- ۱۹: ۳۴

۱۸: ۱۷-۱۹ حزقیاہ نے یروشلیم کے گِرد فصیل بنانا شروع کی (۲-تواریخ ۳۲: ۵)۔ شاید اِس خبر سے شاہِ اسُور نے بعد ازاں اپنی فوج کے سرداروں کو یروشلیم بھیجا اور غیر مشرُوط طور پر ہتھیار ڈالنے کا مطالبہ کیا۔ تین یہُودی سردار اسُور کے وفد سے مِلنے

کے لئے گئے تاکہ معلوم کریں کہ اُن کے کیا مطالبات ہیں۔ ترتان، ربِّ ساریس اور ربشاقی نام نہیں بلکہ فوجی عہدے ہیں۔

۱۸: ۲۰-۲۵ ربشاقی نے اُن سے اُن کی عبرانی زبان میں نہایت توہین آمیز باتیں کیں۔ اوّل، اُس نے حزقیاہ کے یروشلیم کی قلعہ بندی پر بھروسے کا مذاق اڑایا۔ تب اُس نے اُس پر واضح کر دیا کہ اُسے علم ہے کہ اُس نے اسور کا مقابلہ کرنے کے لئے مصر سے مدد مانگی ہے، اور مصر کو مسلا ہوا سرکنڈا کہہ کر ٹھٹھا مارا (آیت ۲۱)۔ سوم، اُس نے کہا کہ یہوداہ خداوند پر بھروسا نہیں رکھ سکتا کیونکہ حزقیاہ نے سب اُونچے مقاموں اور مذبحوں کو ڈھا دیا ہے۔ ربشاقی کو یہ معلوم نہ تھا کہ یہ بے دینوں کے پرستش کے مقامات تھے نہ کہ وہ جگہیں جہاں خداوند کی پرستش ہوتی تھی۔ اِس کے بعد اُس نے شرط لگائی کہ اگر حزقیاہ دو ہزار گھڑسوار مہیا کر سکے تو وہ دو ہزار گھوڑے دے گا۔ اُس نے طعنہ دیا کہ چونکہ اُس کے پاس اپنے گھڑسوار نہیں ہیں اِس لئے اُسے مصر کے رتھوں اور گھوڑوں پر اِنحصار کرنا پڑا۔ آخر میں ربشاقی نے دعویٰ کیا کہ خداوند ہی نے اسور کو بھیجا ہے کہ یہوداہ کو برباد کرے۔

۱۸: ۲۶، ۲۷ یہودی افسروں نے ربشاقی سے درخواست کی کہ مزید گفتگو عبرانی زبان کے بجائے ارامی میں کی جائے۔ وہ خائف تھے کہ ایسی گستاخانہ باتیں سن کر دیوار پر بیٹھے ہوئے یہودیوں کے حوصلے پست نہ ہو جائیں۔ لیکن ربشاقی نے جواب دیا کہ وہ تو یہی چاہتا ہے کہ عوام سنیں اور سمجھ لیں کہ اُن کا کیا حشر ہوگا اور کہ وہ فاقہ کشی کا شکار ہو جائیں گے۔

۱۸: ۲۸-۳۷ ربشاقی نے براہِ راست لوگوں سے مخاطب ہو کر اُنہیں آگاہ کیا کہ حزقیاہ انہیں دھوکا نہ دے کہ وہ خداوند پر بھروسا کرنے سے خلاصی پائیں گے۔ اگر وہ اطاعت قبول کر لیں تو اُنہیں عارضی طور پر یروشلیم میں رہنے کی اجازت دی جائے گی۔ اور جب شاہِ اسور مصر کی مہم سے واپس آئے گا تو وہ انہیں اسور میں لے جائے گا جو اُن ہی کے ملک کی مانند ہے۔ دوسری قوموں کے دیوتا اُنہیں اسور کے ہاتھ سے نہیں بچا سکے، تو اُن کا خدا کیونکر اُن کو بچا سکے گا؟ جب تینوں افسران حزقیاہ کے پاس سے واپس چلے گئے تو دیوار پر بیٹھے ہوئے لوگ خاموش تھے۔ وہ بالکل بے دل ہو چکے تھے۔

۱۹: ۱-۷ جب حزقیاہ نے ربشاقی کے طعنے سنے تو وہ نہایت پریشان ہوا۔ اُس

نے یسعیاہ نبی کے پاس قاصد روانہ کر کے اُسے کہلا بھیجا کہ یہوداہ بالکل بے بس ہو چکا ہے ۔ اُس نے یسعیاہ سے یہ درخواست کی کہ وُہ یہوداہ کے بقیہ اور یروشلیم کے لئے دُعا کرے ۔ یسعیاہ نے حزقیاہ کو پیغام بھیجا کہ اُسے شاہِ اسور سے ڈرنے کی بالکل ضرورت نہیں کیونکہ خُدا اُسے خوف کی رُوح میں مبتلا کر دے گا اور وُہ ایک افواہ سُن کر اپنے مُلک کو واپس لوٹ جائے گا جہاں اُسے قتل کر دیا جائے گا ۔

۱۹: ۸-۱۳ جب ربشاقی، لکیس کو واپس گیا تو اُسے پتہ چلا کہ سنحیرب نے لبناہ کے پڑوسی قلعے پر حملہ کر دیا ہے ۔

سنحیرب نے سُنا کہ ایتھوپیا کا بادشاہ ترہاقہ بالائی مصر (یعنی جنوب میں) پر حملہ کرنے کے لئے آ رہا ہے ۔ اُس نے فوری طور پر یروشلیم کو خوف زدہ کرنے کے لئے ایک گستاخانہ خط بھیجا کہ وُہ فوری طور پر اطاعت قبول کرے ۔ بعض عُلما کا خیال ہے کہ آیت ۷ میں مذکور افواہ کی آیت ۹ میں وضاحت کی گئی ہے ۔ یعنی یہ افواہ تھی کہ مصری آ رہے ہیں ۔ بعض ایک کا یہ نظریہ ہے کہ یہ خبر دی گئی تھی کہ بابل کے عوام نے بغاوت کر دی ہے ۔

۱۹: ۱۴-۲۰ حزقیاہ نے بڑی عقل مندی کی اور خط کو ہیکل میں لے جا کر اُسے وہاں پھیلا دیا ۔ اُس کی دُعا سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُس کا یہوواہ پر بڑا بھروسا تھا ۔ خُدا نے جواب میں حزقیاہ کو یسعیاہ کے ذریعے دوہرا جواب بھیجا ۔

۱۹: ۲۱-۲۸ آیات ۲۱ - ۲۸ میں سنحیرب کو اور آیات ۲۹-۳۴ میں حزقیاہ کو مخاطب کیا گیا ہے ۔ یسعیاہ کی نبوت میں اسور کے خلاف طنزیہ گیت ہے ۔ اِس میں یروشلیم کی کنواری لڑکی کی تصویر پیش کی گئی ہے، جو اسور کی دھمکیوں پر قہقہے لگاتی ہے ۔ وُہ خدا کے قُدوس نام پر کُفر بکنے، اور اُس کے غرُور کے لئے اُسے ملامت کرتی ہے ۔ سنحیرب مصر اور دیگر ممالک کی فتوحات پر نازاں تھا ۔ اُسے اِس بات کا احساس نہیں تھا کہ جو کچھ اُس نے کیا ہے، خُدا نے پہلے سے کرنے کا تہیہ کر لیا تھا ۔ خُدا اُس کے ظاہر و باطن کو جانتا تھا اور وُہ اُس کے غرُور اور ہٹ دھرمی کو ختم کر کے اُس کی منتشر فوج کے بقیہ کو اسور واپس بھیجے گا ۔

۱۹: ۲۹-۳۴ تب حزقیاہ سے مخاطب ہوتے ہوئے خُداوند نے ایک نشان دیا کہ اسوری یروشلیم کو فتح نہیں کریں گے ۔ اسوریوں کی موجودگی سے دو سال تک یہوداہ کے باشندے

معمول کے مطابق فصلیں نہیں اُگا سکیں گے بلکہ وُہ ایسی چیزوں پر گزارہ کریں گے جو بغیر کاشت کئے اُگیں گی۔ تیسرے سال میں وُہ حملے سے اِس حد تک محفوظ ہوں گے کہ وُہ اپنی روزمرّہ کی سرگرمیوں کو جاری رکھ سکیں گے۔ یروشلیم کے لوگ نہ صرف قائم و دائم رہیں گے بلکہ شاہِ اسور کو شہر میں آنے تک کی اجازت نہ ہوگی اور وُہ ایک تیر بھی نہیں چلا سکے گا۔

(۵) سنحیرب کی شکست اور موت ۱۹: ۳۵-۳۷

اُسی رات خداوند کا فرشتہ اسوریوں کی لشکرگاہ میں آیا اور اُن کے ایک لاکھ پچاسی ۸۵ ہزار آدمی مار ڈالے۔ صبح کو جب لوگ سویرے اُٹھے تو دیکھا کہ وُہ سب مرے پڑے ہیں۔ سنحیرب اپنے دارالحکومت نینوہ کو لوٹ گیا جہاں بیس ۲۰ سال بعد (۶۸۱ ق-م) اُسے قتل کر دیا گیا (وہ حزقیاہ کے بعد پانچ ۵ سال تک زندہ رہا)۔ یسعیاہ کی پیشین گوئی (آیت ۷) اُس وقت پوری ہوئی جب اُس کے اپنے دو ۲ بیٹوں نے اُسے قتل کر دیا، اور تیسرا بیٹا اسرحدون اُس کی جگہ تخت نشین ہوا۔

(۶) حزقیاہ کی بیماری اور صحت یابی ۲۰: ۱-۱۱

۲۰: ۱-۷ باب ۲۰ کے واقعات کے بارے میں عموماً خیال کیا جاتا ہے کہ یہ پہلے شاید باب ۱۸ کے پہلے حصّے میں سنحیرب کے پہلے حملے کے وقت رُونما ہوئے (دیکھیں آیت ۶)۔ جب حزقیاہ بہت زیادہ بیمار ہو گیا تو یسعیاہ نے اُسے بتایا کہ اپنے گھر کا اِنتظام کر دے کیونکہ وُہ مر جائے گا۔ جب بادشاہ نے صحت یابی کے لئے گڑگڑا کر دعا کی تو اُسے پندرہ ۱۵ سال اضافی عمر دے دی گئی۔

۲۰: ۸-۱۱ صحت یاب ہونے اور ہیکل میں جا کر خدا کی پرستش کرنے کی یقین دہانی کے لئے خدا نے یہ نشان دیا کہ دھوپ گھڑی پر سایہ دس ۱۰ درجے پیچھے کو جائے گا (تواریخی طور پر آیت ۷ آیات ۸-۱۱ کے بعد آتی ہے)۔

۲-تواریخ ۳۲: ۳۱ سے ہم اخذ کرتے ہیں کہ یہ ایک فوق الفطرت واقعہ تھا جس کی خبر بابل تک پہنچی۔ اہلِ بابل چونکہ اجرام فلکی کی پرستش کرتے تھے، اِس لئے اُنہوں نے یقینی طور پر اِس خلافِ قدرت عمل کو نوٹ کیا ہوگا۔ بہت جلدی یہ خبر پھیل گئی

کہ حزقیاہ کے سبب سے بہت بڑا معجزہ رُونما ہوا ہے -

(۷) حزقیاہ کا احمقانہ تکبّر ۲۰: ۱۲-۲۱

۲۰: ۱۲-۱۸ شاہِ بابل برودک بلہ دان نے حزقیاہ کی صحت یابی پر مبارک باد بھیجی - بلاشبہ اُس کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ اسور کے مقابلے میں یہوداہ کے ساتھ تعلقات کو مضبوط کرے - حزقیاہ نے بڑی حماقت سے بابلی قاصدوں کو اپنے سارے خزانے دِکھا دیئے (۲ - تواریخ ۳۲: ۳۱ سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ خُدا اِس صُورتِ حال سے اُس کا امتحان لے رہا تھا کہ جانے کہ اُس کے دِل میں کیا ہے - جواب ہے : تکبّر) - یسعیاہ نے اِس کے لئے اُس کو ملامت کی اور پیشین گوئی کی کہ یہوداہ کو بابل کی اسیری میں لے جایا جائے گا اور شاہ بابل کے محل میں حزقیاہ کے کچھ بیٹوں کو خواجہ سراؤں کی حیثیت سے خِدمت کرنا پڑے گی - اِن خزانوں میں سے بہت سے خراج کی صُورت میں اسُور کو دِئے جائیں گے اور باقی بعد میں بابل لے جائے جائیں گے یعنی اُس وقت جب حزقیاہ کی صحت یابی کے فوراً بعد سنحیرب نے فلسطین پر حملہ کیا (۱۸: ۱۳-۱۶) -

۲۰: ۱۹ حزقیاہ نے اپنے آپ کو خُدا کے فرمان کے تابع کر دیا اور اُس کے رحم کی درخواست کی - اُس نے کہا، "بھلا ہی ہوگا اگر میرے ایام میں امن و امان رہے"

۲۰: ۲۰، ۲۱ حزقیاہ نے ایک تالاب اور نالی بنائی جس کے ذریعے سے شہر کے باہر ایک چشمے میں سے پانی یروشلیم میں لایا جاتا تھا - ایسا مخفی منبع محاصرے کے دِنوں میں بہت مفید تھا - آج کل بھی اِس نالی میں سے گزرنا ممکن ہے جو جیحون کے چشمے سے سلوام کے تالاب تک آتی ہے -

۱۸۸۰ء میں قدیم سامی میخی طرز کی ایک تحریر ملی ہے جسے حزقیاہ کے کارکنوں نے لکھا تھا - اِسے تُرکی کے عجائب گھر میں رکھا گیا، جو اُس وقت عثمانی سلطنت کے تحت فلسطین پر حکمران تھا -

میکاہ کی خدمت اِس دَور میں ختم ہوئی -

ب - بادشاہ منسّی ۲۱: ۱-۱۸

حزقیاہ کے بیٹے منسّی نے یہوداہ پر ۵۵ برس تک حکومت کی (۶۹۷/۹۶ —

۶۴۳/۴۲ ق-م، قب ۲-تواریخ ۳۳: ۱-۲۰)-

۲۱: ۱-۹ منسّی کا دورِ حکومت یہوداہ کے سب بادشاہوں سے طویل اور بُرا تھا- اُس نے از سرِ نو بعل، یسیرتوں اور ستاروں کی پرستش کو متعارف کرایا، اور ہیکل میں اجرامِ فلک کے لئے مذبحے بنوائے- اُس نے اپنے بیٹے کو آگ میں چلایا اور وُہ شگون نکالتا، اور افسوں گری کرتا اور جنّات کے یاروں اور جادُوگروں سے تعلق رکھتا تھا- اُس نے یسیرت کی کھودی ہُوئی مُورت ہیکل میں نصب کروائی (یہ یسیرت غالباً ایک فحش جنسی بُت تھا)- خُدا کے رُوح نے اِس عمل کو ناپسند کرتے ہُوئے، ہیکل کے سلسلے میں خُدا کے اپنے لوگوں کے ساتھ وعدے کو دُہرایا (۱-سلاطین ۸: ۲۹؛ ۹: ۳)-

۲۱: ۱۰-۱۵ منسّی نے اپنے لوگوں سے اموریوں کی نسبت زیادہ نفرتی کام کروائے- اِس کے نتیجے میں خُدا نے کہا کہ وُہ یہوداہ کو سزا دے گا جیسے اُس نے اسرائیل اور اخی اَب کے گھرانے کو دی تھی- ناپنے کی رسی اور ساہُول (آیت ۱۳) خُدا کی عدالت کو ظاہر کرتے ہیں - وُہ یروشلیم کو ایسے خالی کرے گا جیسے آدمی تھالی کو پونچھ کر اُلٹا کر دیتا ہے - اُس کے باشندوں کو اسیری میں لے جایا جائے گا کیونکہ انہوں نے خُداوند کو غصّہ دِلایا ہے -

۲۱: ۱۶-۱۸ منسّی نے بُت پرستی کے علاوہ بہت سے بے گناہوں کا خُون کیا - ایک غیر مُستند مسودے کے مُطابق منسّی نے یسعیاہ کو آرے سے چروایا (بمُقابلہ عبرانیوں ۱۱: ۳۷)-

۲-تواریخ ۳۳ باب سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ شاہِ اسور (اشُور بنی پال) منسّی کو بابل کی اسیری میں لے گیا- جب وُہ وہاں قید خانے میں تھا اُس نے توبہ کی -اِس کے بعد اُسے یروشلیم میں واپس جانے اور اپنی حکومت کو دوبارہ سنبھالنے کی اجازت دی گئی- یہ خُدا کے رحم، محبّت اور فضل کا واضح ثبوت ہے -منسّی نے کئے ہوئے نُقصان کی تلافی کرنے کی کوشش کی لیکن اب وقت گزر چُکا تھا- اُس کی رعایا اور اُس کا اپنا بیٹا پہلے طرزِ زندگی پر قائم رہے (۲-تواریخ ۳۳: ۱۴-۲۳) -

ج- امون بادشاہ ۲۱: ۱۹-۲۶

منسّی کا بیٹا امون دو۲ سال تک یہوداہ کا بادشاہ رہا (۶۴۲-۶۳۹ ق-م، بمقابلہ

۲-تواریخ ۳۳: ۲۱-۲۵)۔

امُون اپنی بُت پرستی اور خُدا کو ترک کرنے کے لحاظ سے نہایت شریر تھا۔ اُس کے دو سالہ مختصر دَورِ حکومت کے بعد اُس کے خادموں نے اُس کے خِلاف سازش کر کے اُسے قتل کر دیا۔ لوگوں نے قاتِل مجُرموں کو قتل کر دیا اور اُس کی جگہ اُس کے بیٹے یوسیاہ کو بادشاہ بنا دیا۔ نہ ہی امُون اور نہ ہی اُس کے باپ کو یہوداہ کے بادشاہوں کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔

۵۔ یوسیاہ بادشاہ ۲۲: ۱-۲۳: ۳۰

امُون کے بیٹے یوسیاہ نے ۳۱ برس تک یہوداہ پر بادشاہی کی (۶۴۱-۶۰۹ ق-م، بمقابلہ ۲-تواریخ ۳۴-۳۵ ابواب)۔

(۱) یوسیاہ کا ہیکل کو مُرمّت کرنا ۲۲: ۱-۷

صفنیاہ (صفنیاہ ۱:۱) اور یرمیاہ (یرمیاہ ۲۵: ۳) نے تقریباً اِس وقت اپنی نبوّتی خِدمت کا آغاز کیا۔ ممکن ہے کہ حبقوق نے یوسیاہ کے آخری ایّام میں خِدمت شروع کی ہو۔ یوسیاہ کا دَورِ حکومت، یہوداہ کی سلطنت میں اصلاحات کا آخری دَور تھا۔ اُس نے بُت پرستی کے خِلاف ٹھوس اقدامات کئے اور لوگوں کی حوصلہ افزائی کی کہ وُہ خُداوند کی طرف رجُوع لائیں۔ اپنی حکومت کے اٹھارھویں سال میں، جب وُہ ۲۶ سال کا تھا، اُس نے ہیکل کی مُرمّت کا منصُوبہ بنایا۔ ہیکل میں اکٹھی کی گئی نقدی کاریگروں کو دے دی گئی اور اِسے سامان خریدنے کے لئے استعمال کیا گیا۔ اُن کی دیانت داری کے باعث جو روپیہ انہیں دیا گیا اُس کا حساب نہ مانگا گیا۔

(۲) یوسیاہ کا شریعت کی کتاب کو دریافت کرنا ۲۲: ۸-۲۰

۲۲: ۸-۱۰ ہیکل کی مرمّت کے دَوران سردار کاہن خلقیاہ کو توریت کی کتاب ملی (شاید یہ پُوری توریت کی کتاب یا صرف اِستثنا کی کتاب تھی)۔ اِسے یوسیاہ بادشاہ کے پاس لے جا کر اُس کے سامنے پڑھا گیا۔

۲۲: ۱۱-۱۳ جب بادشاہ نے خدا کا کلام سُنا اور اُسے معلوم ہُوا کہ قوم کس قدر خُداوند سے گُمراہ ہوگئی ہے تو اُس نے تائب ہو کر اپنے کپڑے پھاڑے۔ تب اُس نے اپنے پانچ خادِموں سے کہا کہ وُہ خُداوند کے حکم کو دریافت کریں، کیونکہ اُسے شدید احساس تھا کہ یہوداہ کے گُناہوں کے باعث خدا کا غضب اُن پر بھڑکنے کو ہے۔

۲۲: ۱۴-۲۰ یہ خادم خُلدہ نامی ایک نبیہ کے پاس گئے جو یروشلیم کے مِشنہ نامی محلّے میں رہتی تھی۔ شاید یہ شہر کا مضافاتی عِلاقہ تھا۔ وُہ براہِ راست صفنیاہ اور یرمیاہ کے پاس نہ گئے۔ خُلدہ غالباً یرمیاہ کی خالہ تھی (آیت ۱۴، بمقابلہ یرمیاہ ۳۲: ۷)۔ اُس نے یوسیاہ کے خدشات کی تصدیق کی کہ خُدا یہوداہ کے لوگوں کو اُن کی بدی کی بہت جلد سزا دینے والا ہے۔ لیکن اُس نے یہ بھی بتایا کہ یہ یوسیاہ کی زِندگی میں نہیں ہو گا کیونکہ اُس نے اپنے آپ کو خاکسار بنایا اور تائب دِل تھا۔

یوسیاہ بعد ازاں ایک جنگ میں مارا گیا (۲۳: ۲۹)، لیکن یہ آیت ۲۰ کے متضاد نہیں۔ "تو اپنی گور میں سلامتی سے اُتار دیا جائے گا" کا یہ مطلب ہے کہ "بابلی اسیری کی موعُودہ مُصیبت سے پہلے"۔ یا اِس کا یہ مطلب ہے کہ یوسیاہ خُدا کے ساتھ میل مِلاپ کی حالت میں مرے گا (لیکن وُہ یقیناً انسان کے ساتھ میل مِلاپ کی حالت میں نہ مُوا)۔

(۳) یوسیاہ کا عہد کی تجدید کرنا ۲۳: ۱-۳

اب بادشاہ نے ہیکل میں ایک مُقدّس مجمع فراہم کیا اور عہد کی کتاب سب لوگوں کو پڑھ کر سُنائی۔ ستون کے برابر کھڑے ہو کر اُس نے عہد کیا کہ وُہ شریعت کی سب باتوں پر عمل کرے گا۔ لوگ بھی خداوند کے ساتھ اِس عہد میں شریک ہُوئے۔

(۴) یوسیاہ کی اِصلاحات ۲۳: ۴-۳۰

۲۳: ۴-۹ اِس کے بعد اُن اصلاحات کی ایک فہرست ہے جو یوسیاہ نے کیں۔ اُس نے ہیکل میں سے وُہ تمام چیزیں نِکال دیں جو بُت پرستی میں استعمال ہوتی تھیں، انہیں جلا دیا اور اُن کی راکھ بیت ایل پہنچائی (تاکہ وہاں کے بت خانے کو ناپاک کیا جائے۔ اُس نے بُت پرست کاہنوں کو معزُول یا غالباً قتل کر دیا۔ اُس نے لکڑی کی مُورت یعنی یسیرت کو ہیکل سے نکالا، اُسے

جلایا، اور اُس کی راکھ کو عام لوگوں کی قبروں پر بکھیر دیا۔ اُس نے خُداوند کے گھر میں لُوطیوں کے مکانوں کو ڈھا دیا، جہاں عورتیں یسیرت کے لئے پردے بُنا کرتی تھیں۔ اُس نے اُونچے مقاموں کو ناپاک کر دیا۔ اِس کا مطلب ہے کہ اُس نے اُن کا یہ حشر کر دیا کہ انہیں پھر کبھی استعمال نہ کیا جا سکے۔ وُہ تمام کاہنوں کو یہوداہ کے شہروں میں سے جہاں وُہ اُونچے مقاموں پر یہوواہ کے حضور بخور جلاتے تھے یروشلیم لے آیا۔ خُدا نے یروشلیم میں وُہ جگہ مخصُوص کی ہُوئی تھی جہاں اِن قربانیوں کو گُزراننے کا حکم دیا گیا تھا۔ یوسیاہ نے اِن کاہنوں کو آئندہ ہیکل میں خِدمت کرنے سے روک دیا، لیکن انہیں بے خمیری روٹی میں سے حِصّہ دیا۔

۲۳: ۱۰-۱۲ اُس نے تُوفت کی بے حُرمتی کی اور اُسے برباد کر دیا۔ "تُوفت" بنی ہنوم کی وادی میں ایک بے دِین جائے پرستِش تھی جہاں مولک دیوتا کے سامنے بچّوں کی قربانیاں گزرانی جاتی تھیں۔ اُس نے سُورج کے لئے مخصُوص گھوڑوں کو دُور کر دیا، اور سُورج کے رتھوں کو جلا دیا، جنہیں یہُوداہ کے بادشاہ سُورج دیوتا کی پرستِش کے سِلسلے میں استعمال کرتے تھے۔ اُس نے آخز اور منسّی کے بنائے ہوئے بُت پرستی کے مذبحوں کو ڈھا دیا۔ منسّی نے اپنی تبدیلی کے بعد خُود بھی اِن مذبحوں کو دُور کر دیا تھا (۲-تواریخ ۳۳: ۱۵)، لیکن بُت پرست امُون نے اُنہیں پھر سے قائم کر دیا تھا۔ یوسیاہ نے تسلّی کر لی کہ اُنہیں پھر کبھی استعمال نہیں کیا جائے گا۔

۲۳: ۱۳، ۱۴ اُس نے سلیمان کے دَور سے بنے ہُوئے کوہِ زیتون کے جنُوبی کونے (کوہِ آلائش) پر اُونچے مقاموں پر نجاست ڈلوائی۔ اُس نے بُت پرستی کے مقدّس ستونوں کو توڑ دیا اور یسیرتوں کو کاٹ ڈالا، اور اُن جگہوں میں مُردوں کی ہڈیاں بھر کر اُن کی بے حُرمتی کی۔

۲۳: ۱۵-۲۰ اُس نے بیت ایل کے مذبح کو ڈھا دیا اور اونچے مقاموں کو جلا دیا۔ تب اُس نے قریبی قبروں سے ہڈیاں لے کر انہیں مذبح کے کھنڈر پر جلا دیا۔ (اسرائیلی اور غیر یہُودی اقوام دونوں کا یہ نظریہ تھا کہ مُردوں کی ہڈیاں ہمیشہ ناپاک ہوتی ہیں)۔ یہ سب کچھ اُس پیشین گوئی کی تکمیل تھا، جو تین سو سال قبل مَردِ خدا نے یربعام سے کی تھی۔ کتابِ مقدّس میں یُوسیاہ اُن معدُودے چند لوگوں میں سے ہے جن کا اُن کی پیدائش سے قبل ذِکر کیا گیا ہے (۱-سلاطین ۱۳: ۲)۔ وُہ ایک چُنا ہُوا وسیلہ تھا، جس کو پہلے سے

مقرر کیا گیا تھا کہ بیت ایل کے مذبح کے خلاف اُس گُم نام نبی کی پیشین گوئی کو پُورا کرے۔

جب یوسیاہ بادشاہ نے اِس مردِ خُدا کی قبر پر یادگار کے کتبے کو دیکھا جس نے بیت ایل کے مذبح کے خلاف پیشین گوئی تھی تو اُس نے حکم دیا کہ کوئی اِس کی ہڈیوں کو نہ سرکائے۔ چنانچہ اُنہوں نے اُس کی ہڈیاں اُس نبی کی ہڈیوں کے ساتھ جو سامریہ سے آیا تھا رہنے دیں۔ اُس نے اِن مقامات پر آدمیوں کی ہڈیاں جلا کر ان کی بے حرمتی کی۔

۲۳: ۲۱-۲۳ یوسیاہ جب یروشلیم میں واپس آیا تو جیسے اُس نے خداوند کے کلام میں پڑھا تھا، عیدِ فسح منانے کے لئے لوگوں کو حکم دیا۔ (مزید تفصیلات کے لئے دیکھئے ۲-تواریخ ۳۵: ۱-۱۹)۔ قاضیوں کے زمانے سے لے کر اب تک کبھی ایسی عیدِ فسح نہیں ہُوئی تھی۔ فسح کی دیگر عیدیں اِس سے بڑی تھیں، لیکن خصوصی طور پر یہ عید خُداوند کے لئے پسندیدہ تھی۔ کتابِ مُقدس میں بادشاہت کے دَور میں فسح کی صرف تین عیدوں کا ذکر ہے، یعنی سلیمان کی (۲-تواریخ ۸ باب)، حزقیاہ (۲-تواریخ ۳۰ باب) اور یوسیاہ کی طرف سے منائی ہوئی عید۔

۲۳: ۲۴ یوسیاہ نے مُلک سے جنات کے یاروں، جادوگروں اور ہر طرح کے دیگر ساحروں کو نکال دیا۔

۲۳: ۲۵-۲۷ اُس نے مکمل طور پر اصلاحات کیں اور اِس لحاظ سے وُہ یہوداہ کے بادشاہوں میں سب سے عظیم تھا۔ جہاں تک خُدا پر بھروسے کا تعلق ہے، حزقیاہ کو بھی یہی مقام حاصل ہے (۱۸: ۵، ۶)۔ تاہم یوسیاہ کے اچھے دَورِ حکومت کے باوجود خُداوند نے یہوداہ کو سزا دینے کے اپنے منصوبے میں تبدیلی نہ کی بلکہ اُس نے اِس سزا کے طور پر یروشلیم کو برباد کر دیا اور قوم کو اسیری میں بھیج دیا۔

۲۳: ۲۸-۳۰ ۶۰۹ ق-م میں فرعون نکوہ شاہِ مصر نے فلسطین کے ساحل کے ساتھ شمال میں بابل کے خلاف اسوریوں کی جدوجہد میں مدد کرنے کے لئے چڑھائی کی۔ سیاسی وجوہات کی بنا پر یوسیاہ نے نکوہ کی پیش قدمی روکنے کے لئے مقابلہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ اِس کا یہ نتیجہ ہُوا کہ وُہ مجدو کے مقام پر زخمی ہُوا۔ اُس کے خادم اُسے اُٹھا کر یروشلیم لے گئے جہاں وُہ مر گیا (بمقابلہ ۲-تواریخ ۳۵: ۲۰-۲۴)۔ نکوہ دریائے

فرات تک پہنچ گیا، جہاں چار۴ سال بعد بابلیوں نے اُسے کرکمیس کے مقام پر شکست دی (یرمیاہ ۴۶: ۲)۔

ھ- یہوآخز بادشاہ ۲۳: ۳۱-۳۳

یوسیاہ کا بیٹا یہوآخز (جسے سلوم بھی کہا جاتا ہے) صِرف تین۳ مہینے تک یہوداہ کا بادشاہ رہا (۶۰۹ ق-م، بمقابلہ ۲-تواریخ ۳۶: ۱-۴)۔

یہوآخز نے اپنے باپ کی اصلاحات کو نظر انداز کر دیا اور اپنی رعایا کو بُت پرستی کی طرف رجُوع کرنے کی اجازت دے دی۔ شاہِ مصر فرعون نکوہ نے اُسے اِرام کے عِلاقے کے ربلہ (حمات میں) میں بُلوایا (جہاں اسرائیلی لشکر ڈیرے ڈالے ہُوئے تھے) اور یہوداہ کو باج گزار بنا لیا۔ بعد ازاں وُہ اُسے مِصر لے گیا جہاں وُہ مَر گیا (یرمیاہ ۲۲: ۱۱، ۱۲)۔

و- یہویقیم بادشاہ ۲۳: ۳۴-۲۴: ۷

یوسیاہ کے بیٹے یہویقیم نے یہوداہ پر سات سال تک بادشاہی کی (۶۰۹-۵۹۸ ق-م، بمقابلہ ۳۶: ۵-۸؛ ۲۲: ۱۸، ۱۹؛ ۲۶: ۲۱-۲۳؛ ۳۶: ۹-۳۲)۔

۲۳: ۳۴-۳۷ فرعون نکوہ نے یوسیاہ کی جگہ یہوآخز کے بھائی الیاقیم کو بادشاہ بنایا اور اُس کا نام تبدیل کر کے یہویقیم رکھا۔ یہویقیم یوسیاہ کے زندہ بیٹوں میں سے سب سے بڑا تھا (بمقابلہ آیات ۳۱، ۳۶)، لیکن لوگوں نے شرُوع میں یہوآخز کو تخت نشین کیا۔ نکوہ نے اُسے معزُول کر کے یہویقیم کو کٹھ پُتلی بادشاہ بنا دیا۔ وُہ یہوداہ کی نسبت فرعُون کا زیادہ وفادار تھا۔

۲۴: ۱-۴ ۷۰۶ ق-م میں بابل نے کرکمیس کے مقام پر مصر کو شکست دی، اور یہوداہ اہلِ بابل کے زیرِ تسلّط آ گیا۔

یہویقیم نے اوریاہ نبی کو قتل کر دیا (یرمیاہ ۲۶: ۲۳) اور خُدا کے کلام کو جلا دیا جو یرمیاہ نے اسرائیل اور یہوداہ سے متعلق لکھا تھا (یرمیاہ ۳۶: ۲۳) اُس نے یرمیاہ اور اُس کے مُنشی کو گرفتار کرنے کی کوشش کی، لیکن خُداوند نے انہیں چھپا دیا (یرمیاہ ۳۶: ۲۶) یہویقیم کی حکومت کے تیسرے سال میں نبوکدنضر نے یروشلیم پر چڑھائی کی (آیت ۱)، اور دانی ایل نبی سمیت کُچھ باشِندوں کو اسیر کر کے بابل لے گیا۔ نیز اپنے ساتھ ہیکل کے کچھ ظرُوف بھی

لے گیا (۲-تواریخ ۳۶: ۷؛ دانی ایل ۱: ۱، ۲)۔ وہ یہویقیم کو زنجیروں سے باندھ کر بابل لایا۔ یا تو اُس نے اپنا ارادہ بدل لیا یا پھر شاہِ یہوداہ کو یروشلیم میں واپس بھیج دیا، کیونکہ یہویقیم بعد ازاں بابل سے منحرف ہو گیا۔ وہائٹ کامب اِس صورتِ حال کو یوں بیان کرتا ہے:

> تواریخ کا مصنف لکھتا ہے کہ نبوکدنضر نے اُسے بابل لے جانے کے لئے اُس کے بیڑیاں ڈالیں (۲-تواریخ ۳۶: ۶)، لیکن اِس منصوبے کی تکمیل سے پہلے کوئی ایسی اہم بات رُونما ہوئی جس سے نبوکدنضر نے اپنا ارادہ بدل لیا۔ اُسے اطلاع ملی کہ اُس کا باپ نبوپلاسر ۱۵ اگست کو بابل میں مر گیا۔ اِس خیال سے کہ اب تخت خطرے میں ہے اُس نے یہویقیم کو مجبور کیا کہ وہ کٹھ پُتلی بادشاہ کی حیثیت سے اُس سے وفاداری کا اظہار کرے، اور وہ خود صحرائے عرب کے مختصر راستے پر بابل چلا گیا۔

منسّی کے گناہوں کی وجہ سے خُدا نے چار قوموں کو یہوداہ پر حملے کے لئے بھیجا۔

۲۴: ۵-۷ خداوند نے فرمایا تھا کہ بادشاہ کا دفن گدھے کا سا ہو گا۔ یعنی اُس کی لاش کو گھسیٹ کر یروشلیم کے باہر لے جائیں گے، جہاں جانور اور پرندے اُس کے گوشت کو کھائیں گے (یرمیاہ ۲۲: ۱۹)۔ اُس کی موت کی تفصیلات نہیں بتائی گئیں۔

ز۔ یہویاکین بادشاہ ۲۴: ۸-۱۶

یہویقیم کا بیٹا یہویاکین جسے یکونیاہ یا کونیا بھی کہا گیا ہے، یہوداہ پر تین ماہ تک بادشاہ رہا (۵۹۸-۵۹۷ ق۔م۔ بمقابلہ ۲۵: ۲۷-۳۰؛ ۲-تواریخ ۳۶: ۹، ۱۰)۔ اِس بُرے بادشاہ کے دَورِ حکومت میں نبوکدنضر نے یروشلیم شہر کا محاصرہ کیا اور قیدیوں کے ایک دُوسرے گروہ کو لے گیا۔ حزقی ایل کو اِس اسیری میں بابل میں لے جایا گیا۔ اِن اسیروں میں شاہی خاندان کے افراد، ۷۰۰۰ سپاہی اور ماہر کاریگر بھی شامل تھے۔ صرف غریب لوگوں کو مُلک میں رہنے دیا گیا۔ نبوکدنضر ہیکل اور شاہی محل میں سے بھی خزانے لے گیا۔ آیت ۱۴ میں لکھا ہے کہ اسیروں کی مجموعی تعداد دس ہزار تھی۔ یرمیاہ لکھتا ہے کہ ۴۶۰۰ اسیروں کو لے جایا گیا (یرمیاہ ۵۲: ۲۸-۳۰)۔ ممکن ہے کہ سلاطین کی کتاب میں مذکور تعداد میں وہ اسیر بھی شامل ہوں جو دُوسرے موقعوں پر لے جائے

گئے تھے۔ یہویاکین کی تیس ۳۰ سالہ اسیری کے بعد شاہ بابل اویل مرودک نے اُسے آزاد کیا، اور دُوسرے اسیر بادشاہوں سے اُسے سرفراز کیا، دربار میں اُسے بہت عزّت دی اور اُسے بہت وسائل مہیّا کئے (۲۵: ۲۷-۳۰)۔

حزقی ایل نبی نے اِس دَور میں اپنی خِدمت کا آغاز کیا۔

ح۔ صِدقیاہ بادشاہ ۲۴: ۱۷-۲۵: ۷

یہویاکین کا چچا صِدقیاہ گیارہ ۱۱ سال تک یہوداہ کا بادشاہ رہا (۵۹۷-۵۸۶ ق-م، بمقابلہ ۲-تواریخ ۳۶: ۱۱-۲۱، یرمیاہ ۵۲: ۱-۳۰)۔

۲۴: ۱۷-۲۰ شاہِ بابل نے یہویاکین کے ایک چچا متنیاہ کو اُس کی جگہ بادشاہ بنایا۔ اُس نے متنیاہ کا نام بدل کر صدقیاہ رکھا۔ صِدقیاہ نے نبوکدنضر کے ساتھ مُعاہدہ کر کے منظور کیا کہ وُہ اُس کے کٹھ پُتلی بادشاہ کی حیثیت سے حکومت کرے گا۔ لیکن اُس نے مُعاہدے کو توڑ دیا، شاہِ بابل سے منحرف ہوگیا، اور مِصر سے مدد مانگی۔ صدقیاہ کی وعدہ خلافی اور دھوکا دہی اور اِس کے نتیجے میں اُس کی خُدا کی عدالت کا ذِکر حزقی ایل ۱۷: ۱۱-۲۱ میں موجود ہے۔

۲۵: ۱-۷ صدقیاہ کے مصر سے گٹھ جوڑ سے یروشلیم شہر اپنے حتمی انجام کو پہنچا بلکہ یہ گٹھ جوڑ اُس کے زوال کا سبب بنا۔ نبوکدنضر نے اٹھارہ ۱۸ ماہ تک اِس کا محاصرہ کئے رکھا جس سے شہر کے اندر کال کے حالات پیدا ہو گئے۔ صدقیاہ اور اُس کے جنگی مردوں نے رات کے وقت بحیرۂ مردار کے قریب ایک جنگل میں بھاگ جانے کی کوشش کی لیکن کسدیوں نے بادشاہ کو پکڑ کر رِبلہ (ارام کے حمات میں) میں نبوکدنضر کے حضور میں پیش کیا۔ اُس کی آنکھوں کے سامنے اُس کے بیٹوں کو قتل کرنے کے بعد شاہِ بابل نے حکم دیا کہ صِدقیاہ کی آنکھیں نِکال کر اُسے پیتل کی بیڑیاں پہنائیں اور اُسے بابل لے جائیں۔ یُوں دو ۲ بہت غیر معمولی پیشین گوئیاں پوری ہوئیں۔ یرمیاہ نے پیشین گوئی کی تھی کہ صِدقیاہ شاہِ بابل کو رُوبرُو دیکھے گا (یرمیاہ ۳۲: ۴؛ ۳۴: ۳)۔ اِس کی تکمیل رِبلہ میں ہوئی۔ حزقی ایل نے یہ بھی پیشین گوئی کی تھی کہ اُسے بابل میں لے جایا جائے گا لیکن وُہ اُسے دیکھے گا نہیں اور وُہ وہاں مر جائے گا (حزقی ایل ۱۲: ۱۳)۔ حزقیاہ کے بابل لے جائے

جانے سے پیشتر اُس کی آنکھیں نکال دی گئیں۔ وُہ بابل میں مر گیا۔

ط۔ یروشلیم کا زوال ۲۵: ۸-۲۱

۲۵: ۸-۱۲ یروشلیم کی آخری تباہی ۵۸۶ ق-م میں، بابل کے ایک خادم نبوزرادان کے ذریعے سے ہوئی جو جلوداروں کا سردار تھا۔ اُس نے ہیکل، محل اور تمام بڑی بڑی عمارتوں کو جلا دیا، فصیل کو بھی گرا دیا اور مُلک کے غریب لوگوں کے سوا، باقی سبھوں کو اسیری میں لے گیا۔

۲۵: ۱۳-۱۷ اِن آیات میں بیان کیا گیا ہے کہ ہیکل کے خزانوں کو پُورے طور پر لُوٹ لیا گیا۔ وُہ چیزیں جو اِتنی بڑی تھیں کہ ان کا اُٹھانا مشکل تھا، اُن کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے گئے۔ جو پیتل لے جایا گیا وُہ بے حساب تھا۔ علاوہ ازیں کسدی جو سونا چاندی اُن کے ہاتھ لگا، لے گئے۔

۲۵: ۱۸-۲۱ نبوزرادان یروشلیم کے ۷۰ کے قریب ممتاز شہریوں کو رِبلہ میں نبوکدنضر کے پاس لے گیا، جہاں بالآخر انہیں قتل کر دیا گیا۔

ی۔ جِدلیاہ کا حاکم مقرر کیا جانا ۲۵: ۲۲-۲۶

شاہِ بابل نے یہوداہ میں باقی رہنے والے لوگوں پر جِدلیاہ کو حاکم مقرر کر دیا۔ جب فوج کے چار سرداروں نے یہ سُنا تو وُہ اُس کے پاس مصفاہ میں آئے، شاید وُہ یہ مشورہ دینا چاہتے تھے کہ لوگ مِصر کو بھاگ جائیں۔ جِدلیاہ نے اُنہیں نصیحت کی کہ وُہ بابل کی ماتحتی کو قبول کر لیں۔ یہ سب کُچھ اُن کے لئے بھلا ہو گا۔ بعد ازاں شاہی خاندان کے ایک فرد اسمٰعیل نے جِدلیاہ اور اُس کے ساتھیوں پر حملہ کر کے اُنہیں مار ڈالا۔ لوگوں کے لئے کِسی مُنظّم حکومت کا وجُود نہ رہا اِس لئے وُہ مِصر کو بھاگ گئے۔

ک۔ یہویاکین بادشاہ ۲۵: ۲۷-۳۰

اِس کِتاب کا اختتام بہت حوصلہ افزا ہے۔ ۲-سلاطین اور یرمیاہ کی کتاب کا ایک جیسا اِختتام ہے (بمُقابلہ ۲۵: ۲۷-۳۰؛ یرمیاہ ۵۲: ۳۱-۳۴)۔ یہویاکین کی تیس۳۰ سالہ جِلاوطنی میں شاہِ بابل نے اُس کے ساتھ نہایت باوقار سلوک کیا۔ اِس سے یہ اُمید پیدا ہوئی

کہ جِلاوطنی کی سختیوں میں نرمی پیدا ہوگی اور بعد ازاں بالکل ختم ہو جائیں گی۔

۱-سلاطین کا آغاز داؤد کی موت سے ہوتا ہے اور ۲-سلاطین کا اختتام یہوداہ کی تباہی سے ہوتا ہے۔ قوم مُوسیٰ کی سربراہی میں ناکام ہُوئی، قاضیوں کے تحت ناکام ہوئی اور اب بادشاہوں کے تحت بھی ناکام ہُوئی۔ لوگوں نے خُداوند کے کلام کو سُننے سے اِنکار کر دیا۔ انبیا کے آنسو بھی اُنہیں متاثر نہ کر سکے۔ انہوں نے اپنے دِلوں کو سخت کیا اور گردن کشی کی حتیٰ کہ خُدا نے اسوریوں اور بابلیوں کو مقرر کیا کہ وُہ اُنہیں یہ سبق سکھائیں کہ گناہ کی مزدُوری موت ہے۔ اسیری اپنے مقاصد کے حصُول میں کامیاب رہی۔ اِس سے خُدا کے چُنے ہوئے لوگوں کے دِلوں سے بُت پرستی کا گُناہ بالکُل ختم ہو گیا۔

۱-تواریخ

تعارُف

> "تواریخ کی کتاب کا اپنا حُسن، اپنی امتیازی خصُوصیت اور اپنا مقام ہے کیونکہ یہ ہم پر ہر طرح کی بربادی کے باوجود ظاہر کرتی ہے کہ خُدا کا مقصد قائم و دائم ہے۔ یہی بات موجُودہ دَور میں ہمارے لئے تسلّی کا باعث ہے۔ مسیحیوں میں بھی بدحالی کی کیفیت ہے لیکن خُدا کا مقصد کبھی فوت نہیں ہوتا، اور جو ایمان رکھتے ہیں وہ خُدا کے مقصد کے یقینی وجُود میں قائم و دائم رہتے اور اُسی میں تسلّی پاتے ہیں۔"
>
> ولیم کیلی

۱- فہرستِ مسلّمہ میں منفرد مقام

شروع میں تواریخ ایک ہی ضخیم کتاب تھی۔ یہ عبرانی بائبل کی آخری کتاب ہے۔ عبرانی عنوان کا مطلب ہے "روزنامچہ" یا زیادہ لغوی مطلب ہے "ایام کی باتیں"۔ یونانی ہفتادی ترجمے میں اِس کا عنوان ہے "فروگزاشتیں" اور یہ کافی حد تک بے موقع اور غلط فہمی پیدا کرنے والا عنوان ہے۔ انگریزی ترجمے میں اِس کا عنوان جیروم کے لاطینی ترجمے کے مطابق لکھا گیا ہے۔

چونکہ پہلی نظر میں یُوں معلوم ہوتا ہے کہ ۱-تواریخ میں ۱-۲ سموئیل کی باتوں کو دُہرایا گیا ہے اور ۲-تواریخ میں ۱، ۲-سلاطین کے مواد کو پیش کیا گیا ہے، اِس لئے سوال پیدا ہوتا ہے کہ پہلی اور دُوسری تواریخ میں کون سی نئی بات پیش کی گئی ہے۔ سموئیل اور سلاطین کی کتابوں میں واقعات کے تواریخی پہلو پر زور دیا گیا ہے جبکہ تواریخ کی کُتب میں زیادہ تر رُوحانی پہلو کو اُجاگر کیا گیا ہے۔ چنانچہ تواریخ کی کتاب میں داؤد اور اُس کے جانشینوں کے ادوارِ حکومت اور ہیکل اور اُس میں پرستش پر توجّہ مرکوز کی گئی ہے۔ اِس میں کاہنوں، لاویوں، موسیقاروں، گانے والوں اور دربانوں کے بارے میں تفصیلات دی گئی

ہیں جو گزشتہ کتابوں میں موجود نہیں ہیں۔ اِس میں عہد کے صندوق کے یروشلیم میں لائے جانے، ہیکل کی تعمیر کی تیاری، اور چند ایک اچھے بادشاہوں کے ایامِ حکومت میں اصلاحات کی تفصیلات دی گئی ہیں۔ شمالی سلطنت کا صِرف داؤد کے شاہی خاندان سے تعلقات کے سلسلے میں بیان کیا گیا ہے۔ تواریخ کی کتب کا مصنّف اموُن، ابی سلوم اور ادونیاہ کے المناک واقعات اور سلیمان کی خُدا سے بے وفائی کو نظر انداز کر دیتا ہے۔ چنانچہ تواریخ کی کتاب کسی بھی طرح سے غیر ضروری طور پر واقعات کو نہیں دُہراتی، بلکہ یہ گزشتہ کتابوں کی تاریخ کی رُوحانی تفسیر ہے۔

ہر ایک بادشاہ کے دَورِ حکومت کے معاملات کو ایک کتاب میں باقاعدگی سے درج کیا گیا (۱۔سلاطین ۱۴: ۲۹؛ ۱۵: ۷ وغیرہ وغیرہ)۔ بلاشُبہ سموئیل، سلاطین کی کتابوں اور تواریخ کی کتب میں جو مُشابہ پارے ہیں وُہ اِس مشترکہ ماخذ سے اخذ کئے گئے۔

بعض لوگ تواریخ کی کُتب پر اِس نقطۂ نگاہ سے تنقید کرتے ہیں کہ یہ جن اَدوار کے بارے میں معلومات فراہم کرتی ہیں اُن کے اہم تاریخی واقعات کو شامل نہیں کیا گیا، اِس لئے یہ نامکمل ہیں۔ تاہم ولیم کیلی وضاحت کرتا ہے کہ کس طرح دیگر الہامی کتابوں کی طرح تواریخ کی کُتب میں بھی اُنہی اُمور کا عکس ہے جنہیں رُوح القدس ظاہر چاہتا ہے:

> خُدا کی شہادتوں کا مجموعہ جو تواریخ کی کتابوں میں مندرج ہے، نامکمّل ہے، اور یہ دانستہ طور پر نامکمّل ہے۔ اگر خُداوند چاہتا تو انہیں مکمل طور پر بیان کرتا، لیکن یہ اُس کے خیال کے مُطابق بے محل ہوتا۔ خُدا نے اپنی خوشی سے اور اپنی مرضی اور اپنی حِکمت سے اسرائیل کی بربادی کے صِرف چند ایک واقعات کو دَرج کیا ہے۔ فی الحقیقت کسی بھی بات کو مکمل طور پر درج نہیں کیا گیا۔ تواریخ کی دونوں کتابوں میں یہ اُصول موجُود ہے۔ اکثر اَوقات عُلما کے لئے یہ بات بڑی پریشانی کا باعث بن جاتی ہے۔ چونکہ وُہ اِسے فِطری نقطۂ نگاہ سے دیکھتے ہیں اِس لئے اِسے نہیں سمجھ سکتے۔ اُن کا خیال ہے کہ اِس کتاب کی ہئیت بگڑی ہُوئی ہے۔ لیکن ہرگز ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ خُدا کے رُوح نے ارادتاً اِسے اِس طور سے ترتیب دیا ہے۔

۲،۱۔ تواریخ، تاریخ کا اکتا دینے والا بیان نہیں۔ یہ آدم سے لے کر اسرائیل کی

بابلی اسیری سے واپسی تک مقدّس تاریخ کی کاہنوں کے نقطۂ نگاہ سے تفسیر ہے ۔ یہ ہم ایمان داروں کے لئے لکھی گئی ہیں اور ان کا ہماری روزمرّہ زندگی پر اطلاق ہوتا ہے ۔

۲- مُصنّف

اکثر مُفسّروں کا یہ نظریہ ہے کہ ۱ اور ۲- تواریخ کا مُصنّف یا مؤلف عزرا ہے ۔ ۲- تواریخ کی آخری دَو آیات عزرا کی کتاب کی پہلی دَو آیات کی مانند ہیں ۔ اور دونوں کے اسلوبِ بیان میں بھی کئی مشابہتیں ہیں ۔ خُدا کے رُوح سے معمُور مؤلف نے اپنی معلُومات کے لئے کئی ہم عصر تحریروں سے استفادہ کیا جیساکہ حوالہ جات کی درج ذیل فہرست میں وُہ ذِکر کرتا ہے:

۱- سموئیل غیب بین کی تواریخ	(۱- تواریخ ۲۹:۲۹)
۲- ناتن نبی کی تواریخ	(۱- تواریخ ۲۹:۲۹)
۳- جاد غیب بین کی تواریخ	(۱- تواریخ ۲۹:۲۹)
۴- سیلانی اخیاہ کی پیشین گوئی	(۲- تواریخ ۲۹:۹)
۵- عِیدو غیب بین کی رویتوں کی کتاب	(۲- تواریخ ۲۹:۹)
۶- سمعیاہ نبی کی تواریخ	(۲- تواریخ ۱۵:۱۲)
۷- عِیدو غیب بین کی تواریخ	۲- تواریخ ۱۵:۱۲)
۸- عِیدو نبی کی تفسیر	(۲- تواریخ ۲۲:۱۳)
۹- اسرائیل اور یہوداہ کے سلاطین کی کتاب	(۲- تواریخ ۳۴:۲۰؛ ۷:۲۷؛ ۳۲:۳۲)
۱۰- بادشاہوں کی کتاب کی تفسیر	(۲- تواریخ ۲۷:۲۴)
۱۱- یسعیاہ نبی کی رویا	(۲- تواریخ ۲۲:۲۶؛ ۳۲:۳۲)
۱۲- حوزی کی تاریخ	(۲- تواریخ ۱۹:۳۳)

۳- تاریخِ تصنیف

تواریخ کی کتاب اسیری کے بعد لکھی گئی (۲- تواریخ ۲۲:۳۶، ۲۳)۔ نسب ناموں کی مدد سے ہم زیادہ صحت سے تاریخِ تصنیف کی نشان دہی کر سکیں گے ۔ یہویاکین بادشاہ کی آٹھ پُشتوں کے بعد، داؤد کے نسب نامے میں عنانی (۱- تواریخ ۲۴:۳) آخری شخص

ہے ۔ یہویاکین کو یکونیاہ (آیت ۱۷) اور کونیاہ بھی لکھا گیا ہے ۔ یہ تقریباً ۴۰۰ ق ۔ م کا دَور ہے ۔ اگر ایک پُشت کا عرصہ اوسطاً ۲۵ سال کا ہو، تو یہ زیادہ سے زیادہ ۴۰۰ ق ۔ م بنتا ہے ۔ تواریخ کی کتاب تقریباً اسی وقت لکھی گئی ہو گی، کیونکہ اگر وہ اِس سے بہُت بعد میں لکھی گئی ہوتی تو مُصنّف جسے داؤد کی نسل سے اِتنا لگاؤ تھا بعد کی نسل کے نامور لوگوں کا بھی ضرور ذکر کرتا ۔

یُوں ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ تواریخ کی کُتب ملاکی کے ایّام کے قریب معرضِ وجُود میں آئیں ۔

۴ ۔ پس منظر اور مضمُون

تواریخ کی کُتب کی بعد کی تاریخِ تصنیف ہماری مُعاونت کرتی ہے کہ ہم جن خصُوصی باتوں پر زور دیا گیا ہے اُنہیں سمجھیں ۔ شہنشاہیت کا دَور ختم ہو چُکا تھا، لیکن داؤد کے آنے والے بیٹے مسیح کی تیاری میں شاہی نسب نامے کو جاری رکھا گیا ۔

گو شہنشاہیت کا وجُود باقی نہ رہا، تاہم ہیکل کی پرستش قوم کی رُوحانی زندگی میں ابھی بھی مرکزی کردار ادا کرتی ہے ۔ ڈبلیو ۔ گراہم سکروگی لکھتا ہے :

> ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ پرستش سے متعلق باتوں پر یہاں زور دیا گیا ہے ۔ یعنی ہیکل، اُس کی عبادات، کاہنوں، لاویوں، گانے والوں اور بُت پرستی سے نفرت کا ذکر موجود ہے ۔ یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ قوم اِس لئے مصیبتوں کا شکار ہُوئی کہ اُس نے یہوواہ کے احکام کو نہ مانا، اور کہ اُس کی ترقی اُس کی طرف رجُوع لانے میں ہے ۔ سلاطین کی کتاب میں سیاسی اور شاہی حالات کا ذکر ہے، جبکہ تواریخ کی کتاب میں مُقدّس اور کلیسیائی اُمور کا ذکر ہے ۔

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ یہ دونوں مضامین یعنی مسیح اور پرستش دَورِ حاضر کے ایمان داروں کے لئے بنیادی حیثیت کے حامل ہیں ۔

۲ ۔ تواریخ میں بات کو وہاں سے شرُوع کیا گیا ہے جہاں سے ۱ ۔ تواریخ نے بات کو ختم کیا تھا ۔ ۱ ۔ تواریخ ۲۹ باب میں داؤد سلیمان کو اپنا جانشین مقرر کرتا ہے ۔ ۲ ۔ تواریخ میں سلیمان سے لے کر داؤد کی نسل کا بابلی اسیری سے یہودی بقیہ کی واپسی تک کا حال بیان

کیا گیا ہے۔ ۱، ۲-سلاطین میں بنیادی طور پر ایک ہی دَور کا ذِکر ہے۔ سلاطین میں اِسرائیل کی سلطنت کو نمایاں مقام حاصِل ہے جبکہ ۱، ۲-تواریخ میں یہوداہ کی سلطنت پر زور دیا گیا ہے، جَیسا کہ ہم اِس سے قبل بھی دیکھ چُکے ہیں۔ اسرائیل کے بادشاہوں کا صِرف وہاں تک ذِکر کیا گیا ہے، جہاں تک کہ اُن کا تعلق یہوداہ کی تاریخ سے ہے۔ گو دونوں (سلاطین اور تواریخ کی کُتب) کا بیشتر مواد ایک جَیسا ہے، تاہم تواریخ کی کُتب میں بعض اوقات ایسی تفصیلات موجُود ہیں، جو سلاطین میں نہیں دی گئیں، کیونکہ تواریخ کی کُتب بعد میں ایک مختلف مقصد کے تحت لِکھی گئیں۔ ہم سلاطین اور تواریخ کی کتابوں کے فرق کی وضاحت کریں گے، لیکن اِس فرق کی گہرائی میں جانا ناممکن ہوگا۔ اِس مقصد کے تحت دیگر کتابیں لِکھی گئی ہیں۔

خاکہ

۱۔ نسب نامے   ابواب ۱-۹

ا۔ آدم سے ابرہام تک   ۱:۱-۲۷

ب۔ ابرہام سے اسرائیل تک   ۱:۲۸-۵۴

ج۔ اسرائیل (یعقوب) کی نسل   ابواب ۲-۸

(۱) یہُوداہ   ۲:۱-۴:۲۳

(۲) شمعون   ۴:۲۴-۴۳

(۳) رُوبن، جد اور یردن کے مشرق میں منسّی کا نصف قبیلہ   باب ۵

(۴) لاوی   باب ۶

(۵) اِشکار   ۷:۱-۵

(۶) بنیمین   ۷:۶-۱۲

(۷) نفتالی   ۷:۱۳

(۸) یردن کے مغرب میں منسّی کا آدھا قبیلہ   ۷:۱۴-۱۹

(۹) افرائیم   ۷:۲۰-۲۹

(۱۰) آشر   ۷:۳۰-۴۰

(۱۱) بنیمین   باب ۸

د۔ وُہ جو اسیری سے واپس آئے   ۹:۱-۳۴

ہ۔ ساؤل کا نسب نامہ   ۹:۳۵-۴۴

۲۔ ساؤل کی موت   باب ۱۰

۳۔ داؤد کا دورِ حکومت   ابواب ۱۱-۲۹

ا۔ داؤد کی فوج   ابواب ۱۱، ۱۲

(۱) داؤد کے بہادر جنگی مَرد باب ۱۱

(۲) داؤد کے وفادار ساتھی باب ۱۲

ب۔ داؤد عہد کے صندوق کو یروشلیم میں لاتا ہے ابواب ۱۳ – ۱۶

ج۔ ہیکل کی تعمیر کے لئے داؤد کی خواہش اور خُدا کا جواب باب ۱۷

د۔ داؤد کی فتوحات ابواب ۱۸ – ۲۰

ہ۔ مردم شُماری اور وَبا باب ۲۱

و۔ ہیکل کی تعمیر کے لئے تیاری ابواب ۲۲ – ۲۶

(۱) سامان، کاریگر اور تحریک باب ۲۲

(۲) لاویوں کی تقسیم اور ذمّہ داریاں ابواب ۲۳ – ۲۶

ز۔ فوجی اور حکومتی قائدین باب ۲۷

ح۔ داؤد کے آخری ایّام ابواب ۲۸، ۲۹

تفسیر

۱- نسب نامے ابواب ۱-۹

۱- تواریخ کے پہلے نو(۹) ابواب میں نسب ناموں کی فہرستیں ہیں، یا عام فہم زبان میں یہ "خاندانی شجرے" ہیں۔ یہودیوں کے نزدیک نسب نامے بہت اہمیت کے حامل تھے، کیونکہ یوں وہ اپنے قبائل کے فرق اور حیثیت کو جان سکتے تھے۔ اسیری کی ابتری کے بعد یہ بہت ضروری تھا کہ ایک بار پھر شاہی اور کہانتی نسب ناموں کا تعین کیا جائے۔

اِن ابواب میں کئی ایسے مقامات ہیں جہاں بائبل کے دیگر حوالہ جات کی نسبت ناموں کا فرق ہے۔ اِس فرق کی متعدد وجوہات ہیں۔ بعض اوقات کسی شخص کے ایک سے زائد نام ہوتے تھے۔ یہ امر بھی ہمارے لئے حیرت کا باعث نہ ہو کہ صدیوں بعد بعض ایک ناموں کے ہجے تبدیل ہو گئے۔ بہرکیف پیدائش کی کتاب اور یہاں تواریخ کی کتاب میں مندرج نسب ناموں کے درمیان (۱۴۰۰-۴۰۰ ق-م) ایک ہزار سال کا عرصہ ہے۔ کئی جگہوں پر کاتب کی غلطی کی وجہ سے ناموں کا فرق ہے۔ عبرانی زبان پر ایک نظر ڈالئے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ ایسی غلطی کس قدر آسانی سے ہو سکتی ہے۔ تاہم اِس "فرق" سے بائبل کے طلبا ٹھوکر نہ کھائیں کیونکہ یہ فرق بنیادی دستاویزات میں موجود نہ تھے اور نہ ہی اِن سے ایمان کے اہم عقائد متاثر ہوتے ہیں۔

ا- آدم سے ابرہام تک ۱:۱-۲۷

عین ممکن ہے کہ اِن نسب ناموں کا ماخذ پیدائش کی کتاب ہو۔ آیات ۱-۴ میں پیدائش ۵ باب (آدم سے نوح) کے نسب نامے کو بیان کیا گیا ہے۔ آیات ۵-۲۳ میں نوح کی نسل کا ذکر ہے جیساکہ ۱۰ باب میں درج ہے۔ باب ۱۱ سے ابرہام کے نسب نامے کو اخذ کیا گیا ہے۔

ب۔ ابرہام سے اسرائیل تک ۱:۲۸-۵۴

آیات ۲۸-۳۴ میں پیدائش ۲۵ باب کے مُطابق ابرہام کی فطری نسل کا ذِکر کیا گیا ہے۔ اِضحاق کی نسل یعنی وعدے کے فرزند کا اِس کے بعد ذِکر کیا گیا ہے۔ آیات ۳۵-۵۴ میں پیدائش ۳۶ باب میں سے عیسو کا ذِکر کیا گیا ہے، اور یُوں یعقوب (اسرائیل) کی نسل کے لئے راہ ہموار کی گئی ہے۔ ابواب ۲-۹ میں اسرائیل کی آئندہ نسلوں کا بیان ہے۔

یہاں پہلے باب میں تواریخ کی کتاب کا مُصنّف نسلِ انسانی کے باپ آدم سے اِسرائیل کے بارہ ۱۲ قبائل کے باپ یعقوب تک اپنے بیان کو محدُود کرتا ہے۔ وُہ جلدی سے برگزیدہ قوم کے لئے راہ ہموار کرتا ہے۔ یہاں سے مسیح کی نسل کا آغاز ہوتا ہے (بمُقابلہ لوقا ۳: ۳۴-۳۸)۔

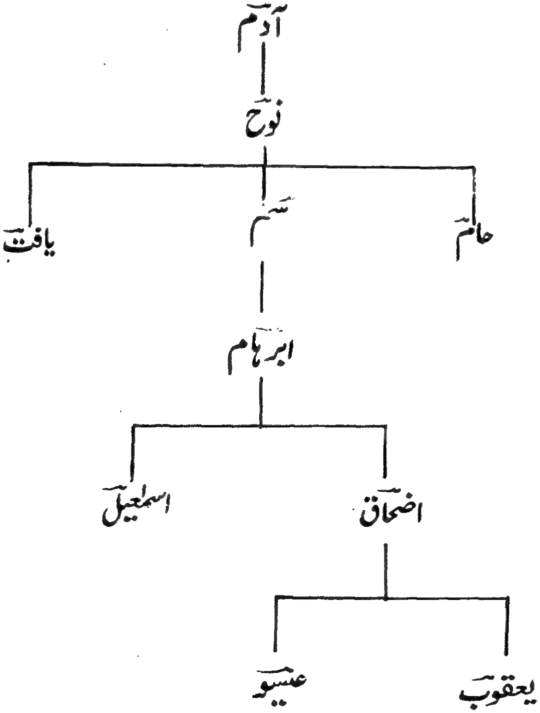

ج- اِسرائیل (یعقوبؔ) کی نسل ابواب ۲-۸

(۱) یہُوداہؔ ۲: ۱-۴: ۲۳

یہوؔداہ سب سے بڑے قبیلے کا سربراہ تھا، اور برکت اور وَعدے کے لحاظ سے بھی اُس کا اوّل مقام تھا۔ نسب نامے کے بیان میں بھی اِسے پہلا مقام دیا گیا ہے اور اِس کے نسب نامے کو طوالت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے (۲: ۳-۴: ۲۳)۔ یہوُداہؔ کے قبیلے کے دوؔ اشخاص یعنی کالبؔ (۲: ۱۸-۲۰، ۴۲-۵۵۔ یہ گنتی ۱۳ میں مذکور نونؔ کا بیٹا کالبؔ نہیں ہے۔ دیکھیں ۴: ۱۵) اور داؤدؔ (۳: ۱-۲۴) کا زیادہ تفصیلی طور پر نسب نامہ پیش کیا گیا ہے۔

نسب ناموں میں کئی جگہوں پر تواریخی اشارے اور تاثرات دِئے گئے ہیں۔ اِن اُمور کی طرف رُوحُ القدُس ہماری توجہ مرکوز کرانا چاہتا ہے، اور یہ اسرائیل کی تاریخ کے سیر بین میں دِلچسپی کے اُمور ہیں۔ یہوؔداہ کے نسب نامے میں خُدا کا دوؔ شریر لوگوں سے نپٹنے اور ایک راست باز شخص کو برکت دینے کی طرف ہماری توجہ دِلائی گئی ہے۔

"یہوؔداہ کا پہلوٹھا عیرؔ خداوند کی نظر میں شریر تھا، اِس لئے اُس نے اُس کو مار ڈالا" (۲: ۳)۔ وُہ یہوُداہ کی کنعانی بِیوی سُوؔع کے بطن سے تھا (پیدائش ۳۸: ۱، ۱۰)۔ ہمیں یہ نہیں بتایا گیا کہ اُس نے کیا کِیا بلکہ صِرف اِس کا ذِکر ہے کہ وُہ خُداوند کی نظر میں شریر تھا۔ پہلوٹھے کی حیثیت سے اُسے اپنی شرارت کی بھاری قیمت ادا کرنا پڑی۔ وُہ مسیح کی نسل میں شامِل ہونے سے محرِوم ہو گیا اور اپنی زندگی سے بھی ہاتھ دھو بیٹھا۔ آنے والی تمام نسلوں میں خاندانی شجرے میں اُس کا نام ایک سیاہ دھبّا بن کر رہ گیا۔ لوگوں کو شرارت کے نتائج پر اچھی طرح غور کرنا چاہئے "کیونکہ بدکار کاٹ ڈالے جائیں گے لیکن جن کو خُداوند کی آس ہے مُلک کے وارث ہوں گے" (زبور ۳۷: ۹)۔

عکرؔ (عکنؔ) (۲: ۷) کے واقعہ کا یشوُؔع ۷ باب میں ذِکر ہے۔ اُس نے اُن چیزوں کو 'دیکھا' 'لالچ کیا اور 'لیا' (یشوُؔع ۷: ۲۱)، جن پر یریحوؔ میں پابندی لگائی گئی تھی۔ اُس نے اسرائیل کے لئے پریشانی پیدا کر دی، کیونکہ اُس کے گُناہ کے سبب سے عیؔ پر ناکام حملے میں ۳۶ آدمی مارے گئے۔ خُداوند نے اُسے پکڑ لیا اور اُسے اور اُس کے

خاندان کو سزائے موت دی گئی۔

"اور یعبیض اپنے بھائیوں سے معزز تھا" (۴: ۹)۔ یہاں ایک ایسا شخص تھا جس کا خدا کے بارے میں وسیع تصور تھا اور اُس سے برکتیں حاصل کرنے میں اُس کی تعظیم کرتا تھا۔ یعبیض مردِ ایمان تھا اور خدا نے اُسے خصوصی مقام دیا "اور بغیر ایمان کے اُس کو پسند آنا ناممکن ہے۔ اِس لئے کہ خدا کے پاس آنے والے کو ایمان لانا چاہئے کہ وہ موجود ہے اور اپنے طالبوں کو بدلہ دیتا ہے" (عبرانیوں ۱۱: ۶)۔ آئرن سائڈ ان الفاظ میں وضاحت کرتا ہے:

> اُس کی دعا کے چار ۴ پہلو ہیں۔ "آہ تو مجھے واقعی برکت دے" یعنی "مجھے حقیقی خوشی دے"۔ یہ خوشی تبھی ملتی ہے جب کوئی شخص خدا کے ساتھ چلتا ہے۔ "میری حدود کو بڑھائے"۔ جو کچھ اُس کے پاس تھا وہ صرف اُسی پر مطمئن نہیں تھا، بلکہ وہ خداوند کی میراث میں داخل ہو کر اُس سے اور زیادہ لطف اندوز ہونا چاہتا تھا۔ "تیرا ہاتھ مجھ پر ہو"۔ اُسے بھروسا تھا کہ خدا اُس کی نگہبانی اور حفاظت کرے گا۔ اُس کی دعا کا آخری حصہ یہ تھا: "اور تو مجھے بدی سے بچائے تاکہ وہ میرے غم کا باعث نہ ہو"۔ گناہ وہ واحد شئے ہے جو خدا کے فرزند کو خداوند میں اُس کی خوشی سے محروم کر دیتا ہے۔

جو کچھ یعبیض نے مانگا خداوند نے اُسے دیا۔ خداوند ہمیں یعبیض کے نمونے پر چلنے کی قوت عطا کرے۔

بتیاہ (۴: ۱۸) اُن چند عورتوں میں سے ہے جن کا اِن نسب ناموں میں ذکر کیا گیا ہے۔ وہ فرعون کی بیٹی تھی لیکن اب وہ خدا کی برگزیدہ نسل کے ساتھ رہ رہی تھی۔ اُس کے نام کا مطلب ہے "یہوواہ کی بیٹی"۔

آگے بڑھنے سے قبل ہمیں ایک واضح فرق کا ضرور ذکر کرنا چاہئے۔ ۲: ۱۵ میں داؤد کو یسی کا ساتواں بیٹا کہا گیا ہے جبکہ ۱-سموئیل ۱۶: ۱۰، ۱۱ اور ۱۷: ۱۲ میں اُسے آٹھواں بیٹا کہا گیا ہے۔ عین ممکن ہے کہ یسی کا ایک بیٹا بے اولاد ہو یا شادی سے قبل مر گیا ہو، اِس لئے تواریخ کے مؤرخ نے اُسے شامل نہیں کیا۔

(۲) شمعُون ۴: ۲۴-۴۳

اِس کے بعد یعقُوب کے دُوسرے بیٹے کا ذِکر غالباً یہُوداہ کے قبیلے سے قریبی تعلقات کی بنا پر کیا گیا ہے۔ موعُودہ مُلک میں شمعُون کا بخرہ یہُوداہ کے علاقے میں تھا (یشوع ۱۹: ۹)۔ ۴: ۲۸-۳۳ میں مذکُورہ شہر اُن کی میراث تھے۔ تاہم تاریخ بیان کرتی ہے کہ اُنہوں نے بعدازاں فتوحات کے ذریعے اضافی علاقہ شامل کر لیا تھا۔

(۳) رُوبن، جد اور یردن کے مشرق میں منسّی کا نصف قبیلہ (باب ۵)

باب ۵ میں یردن کے پار روبن، جد اور منسّی کے نِصف قبیلے کا ذِکر کیا گیا ہے۔ اِن قبائل کا نہایت اختصار سے بیان کیا گیا ہے۔ اسیری میں سب سے پہلے جانے والے یہی قبائل تھے (۵: ۲۶)۔

آیات ۱، ۲ میں اِس اَمر کی وضاحت کی گئی ہے کہ رُوبن کے بجائے پہلوٹھے ہونے کی برکات دیگر قبائل کو کیوں دی گئیں۔ جب یعقوب نے اپنی موت سے پہلے اپنے بیٹوں کو برکت دی (پیدائش ۴۹ باب)، اُس نے روبن کی شرارت کو یاد رکھا (پیدائش ۳۵: ۲۲) اور اُسے حقِ فضیلت سے محروم کر دیا۔ پہلوٹھے ہونے کے حقِ ملکیت کا دوگُنا حصّہ یُوسُف (افرائیم اور منسّی کے ذریعے) کو دیا گیا، اور قیادت کا دوگُنا حصّہ یہوداہ کو ملا۔

آیات ۱۱-۱۷ میں جدیوں کی فہرست دی گئی ہے، اور منسّی کے نِصف قبیلے کا ذِکر ۲۳ اور ۲۴ آیات میں کیا گیا ہے۔

باب ۵ کے باقی ماندہ حصّے میں اِن قبائل کے انجام کا نہایت مُختصر طور پر بیان کیا گیا ہے۔ انہوں نے باہم مِل کر ہاجریوں (یعنی اسمٰعیلیوں) سے جنگ کر کے فتح حاصل کی (آیات ۱۰، ۱۹-۲۲)۔ ۴۴،۷۶۰ آدمیوں پر مشتمل مختصر سی فوج کے ساتھ انہوں نے ایک بہت بڑی فوج کو شکست دی۔ اُنہوں نے خُدا پر بھروسا کیا (آیت ۲۰) تو اُس نے فتح اور بہت زیادہ مالِ غنیمت دیا (آیت ۲۱)۔

اپنے اِردگرد کی بُت پرست اقوام میں مُسلسل رہتے ہُوئے، جس مُلک کے باشندوں کو خُدا نے اُن کے سامنے سے ہلاک کیا تھا اُن ہی کے دیوتاؤں کی پیروی میں اُنہوں نے

زِناکاری کی (آیت ۲۵) ۔ اُنہوں نے اسمٰعیلیوں کے دیوتاؤں کی طرف رجُوع کیا اور اپنے حقیقی خُدا سے پھر گئے جِس نے اُنہیں فتح پانے کے لئے قوت دی ۔ چنانچہ خُدا نے انہیں اسُور کے بادشاہ کے ہاتھوں میں دے دیا جو انہیں اسیر کر کے لے گیا ۔

(۴) لاوی باب ٦

۵:۳-۱:٦ اِس باب میں ہمیں یعقوب کے تیسرے بیٹے لاوی سے متعارف کرایا گیا ہے ۔ آیات ۱ - ۱۵ اور ۴۹ - ۵۳ میں اِس قبیلے کے نہایت ہی معرُوف گھرانے یعنی ہارون کا ذِکر کیا گیا ہے ۔ سردار کاہن کی خِدمت ہارون اور اُس کے بیٹوں کو دی گئی، اور یُوں ہارون سے اسیری تک ٹھیک ٹھیک نسب نامے کی اہمیت کو اُجاگر کیا گیا ہے ۔

القانہ کا بیٹا سموئیل (آیت ۲۸) ساؤل کے بادشاہ بننے سے پہلے اسرائیل کا عظیم نبی اور قاضی تھا ۔ اُس کی خدمت کا بیان ۱-سموئیل میں کیا گیا ہے ۔

لاوی کے تین بیٹے تھے یعنی جیرسوم، قہات اور مراری ۔ اُن کے نسب ناموں کا آیات ۱٦ - ۳۰ میں ذِکر ہے ۔ آیات ۳۱ - ۴۸ میں تین نسب ناموں کا ذِکر ہے، یعنی قہاتی ہیمان کا (آیات ۳۳ - ۳۸)، آسف جیرسومی کا (آیات ۴۳ - ۴۹)، اور ایتان کا جو مراری کے قبیلے سے تھا (آیات ۴۴ - ۴۷) ۔ انہیں داؤد نے خُداوند کے گھر میں گانے کی خِدمت پر مقرر کیا (آیات ۳۱، ۳۲) ۔

ہیمان نے غالباً زبُور ۸۸ کو لکھا ۔ وُہ سموئیل نبی کی اولاد سے تھا ۔ کُچھ مزامیر آسف کے نام سے منسُوب کئے گئے ہیں، مثلاً زبُور ۵۰ اور ۷۳ - ۸۳ ۔ عین ممکن ہے کہ ایتان نے زبُور ۸۹ لِکھا ہو ۔

۸۱-۵۴:٦ باقی ماندہ باب میں اُن شہروں اور مشترکہ زمین کی فہرست دی گئی ہے جو دیگر قبائل نے لاویوں کو دی تھی ۔ یہ مُوسیٰ کی معرفت خُدا کے دِئے ہوئے حُکم کے عین مُطابق تھا (۸-۱:۳۵) ۔ اِس حکم کو یشُوع کی نگرانی میں عملی جامہ پہنایا گیا ۔

(۵) اِشکار ۵-۱:۷

باب ۷ میں چھ قبائل کا ذِکر کیا گیا ہے ۔

اِشکار (آیات ۱ - ۵)
بنیمین (آیات ۶ - ۱۲)
نفتالی (آیت ۱۳)
یردن کے مغرب میں منسّی کا آدھا قبیلہ (آیات ۱۴ - ۱۹)
افرائیم (آیات ۲۰ - ۲۹)
آشر (آیات ۳۰ - ۴۰)

اِن قبائل کے نسب نامے اِس حد تک مکمل نہیں جس حد تک یہوداہ اور لاوی کے قبیلوں کے ہیں، کیونکہ نہ تو بادشاہت اور نہ ہی کہانت کا اِن سے تعلق تھا۔

(۶) بنیمین ۷ : ۶ - ۱۲

گو ایک ایسا وقت تھا جب بنیمین کا قبیلہ اپنی حماقت کے سبب سے ۶۰۰ افراد تک محدود ہو کر رہ گیا (قضاۃ ۲۰ باب)، لیکن یوں لگتا ہے کہ تعداد اور قوت کے لحاظ سے انہوں نے کافی حد تک ترقی کر لی۔ بنیمین کی نسل کا ۸ باب میں بھی ذکر ہے۔ یہاں باب میں بنیمین پر اُس کے لوگوں کے لحاظ سے زور دیا گیا ہے، جبکہ اگلے باب میں بنیمین کا ساؤل اور یروشلیم کے سلسلے میں ذکر کیا گیا ہے۔

(۷) نفتالی ۷ : ۱۳

نفتالی کے چاروں بیٹوں کو بنی بلہاہ کہا گیا ہے کیونکہ وہ نفتالی کی ماں تھی۔ اِن چاروں کی نسل کے لوگوں کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

(۸) یردن کے مغرب میں منسّی کا آدھا قبیلہ ۷ : ۱۴ - ۱۹

یردن کے مشرق میں جلعاد اور بسن میں رہنے والے منسّی کی نسل کے لوگوں کا ۵ : ۲۳، ۲۴ میں بیان کیا گیا ہے۔ اِس پارے میں اُس نصف کا ذکر ہے جو یردن کے مغرب میں سکونت پذیر ہوا۔

منسّی کی نسل کے نسب نامے میں صلافحاد کا کافی نمایاں ذکر موجود ہے جس کی صرف

بیٹیاں ہی تھیں۔ اُن کے ناموں کا ذِکر یشوع ۱۷: ۳ میں کیا گیا ہے۔ اُنہیں یاد رکھا گیا کیونکہ اُنہوں نے خُداوند کے وعدے کی بِنا پر میراث کا مُطالبہ کیا (دیکھیں ۲۷: ۱-۱۱)۔ یہُودی عورتوں کے بہُت زیادہ حقوق تھے جبکہ غیر اقوام عورتوں کے حقوق نہایت کم تھے۔

(۹) اِفرائیم ۷: ۲۰-۲۹

مُصنِّف افرائیم کے قبیلے کے نسب نامے کو زیادہ تفصیل سے پیش کرتا ہے تاکہ وُہ یشوع تک نسب نامے کا کھوج لگا سکے، جوکہ قدیم تاریخ میں ایک مشہُور افرائیمی تھا۔ جو لوگ خُداوند کے لئے کارہائے نمایاں سرانجام دیتے ہیں وُہ اپنے گھرانے کے لئے باعثِ توقیر ہوتے ہیں اور انہیں محبّت کے لفظوں سے یاد کیا جاتا ہے اور وُہ آنے والی نسلوں کے لئے نمونہ ہوتے ہیں۔

(۱۰) آشر ۷: ۳۰-۴۰

آشر کے چار بیٹے اور اُن کی بہن سرح پیدائش کی کتاب میں دِئے ہُوئے نسب نامے سے ہم آہنگ ہیں (پیدائش ۴۶: ۱۷)۔ اُن کی نسل کے لوگ چیدہ اور زبردست سُورما اور امیروں کے سردار تھے۔

(۱۱) بنیمین باب ۸

۸: ۱-۲۸ جنوبی سلطنت بنیمین اور یہوداہ (اور شمعون اور لاوی کے کُچھ لوگوں) پر مشتمل تھی جسے بابل کی اسیری میں لے جایا گیا۔ نحمیاہ کی سربراہی میں یہوداہ میں واپس آنے والے اکثر لوگ انہی قبائل میں سے تھے، اِس لئے اُن کے نسب ناموں کو تفصیلاً بیان کیا گیا ہے۔

بنیمینیوں کا یہاں ۷: ۶-۱۲ کی نسبت زیادہ وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ جب اِن دو فہرستوں اور پیدائش ۴۶: ۲۱ اور گنتی ۲۶: ۳۸-۴۱ کی فہرستوں کا موازنہ کیا جاتا ہے تو درج ذیل اُصول بظاہر فرق کو سمجھنے میں مُعاون ثابت ہوتے ہیں:

۱۔ بعض لوگوں کے ایک سے زیادہ نام تھے۔

۲۔ بعض لوگوں کے ناموں کے ہجے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ تبدیل ہو گئے۔

۳- بعض لوگوں کے ناموں کا ذِکر نہیں کیا گیا، کیونکہ یا تو وُہ بے اولاد تھے یا وُہ اوائل عُمری میں مَر گئے-

۴- جس لفظ کا ترجمہ بیٹا (بن) کیا گیا ہے، اُس کا مطلب پوتا یا پڑپوتا وغیرہ بھی ہو سکتا ہے-

۵- بعض ناموں کو تواریخ کی کتاب کے مُصنّف نے ارادةً حذف کر دیا کیونکہ وُہ مُصنّف کے مقصد کو پورا نہیں کرتے-

۸: ۲۹- ۴۰: بنیمینی ساؤل اسرائیل کا پہلا بادشاہ تھا- اُس کا نسب نامہ یہاں اور ۹: ۳۵- ۴۴ میں دیا گیا ہے- صِرف اُس کے بیٹے یونتن یعنی داؤد کے دوست کی اولاد کا یہاں ذکر کیا گیا ہے- مریبعل یہوسفط کا ایک دُوسرا نام ہے (آیت ۳۴)-

یہاں دان اور زبولون کے نسب ناموں کا ذِکر نہیں کیا گیا (دان کو کتابِ مقدّس کے دُوسرے حصّوں مثلاً مکاشفہ ۷ باب میں بھی نظر انداز کر دیا گیا ہے)-

د- وُہ جو اسیری سے واپس آئے ۹: ۱- ۳۴

آیات ۲- ۹ میں نہایت اِختصار سے یہوداہ اور بنیمین کے بیٹوں کا ذکر کیا گیا ہے جو یروشلیم میں واپس آئے- وُہ اپنے اپنے آبائی خاندانوں کے سردار تھے (آیت ۱۰)- آیات ۱۰- ۱۳ میں کاہنوں کا ذِکر ہے، جبکہ آیات ۱۴- ۳۴ میں دیگر لاویوں کا جو واپس آئے- اُن کی بعض ایک ذِمّہ داریوں کو بھی بیان کیا گیا ہے- جو لوگ واپس آئے اُن کی ایک اَور فہرست نحمیاہ ۱۱ باب میں ہے-

ہ- ساؤل کا نسب نامہ ۹: ۳۵- ۴۴

۹ باب کی آخری دس آیات جو بالکل وہی ہیں جو ۸: ۲۹- ۴۰ میں درج ہیں، ساؤل کے نسب نامے کو بیان کرتی ہیں- وہ ۱- تواریخ کے تاریخی حِصّے کے لئے راہ ہموار کرتی ہیں (ابواب ۱۰- ۲۹)- ساؤل کی تاریخ ۱- سموئیل ۹: ۳۱ میں مندرج ہے-

۲۔ ساؤل کی مَوت

باب ۱۰

۱۰: ۱-۵ ساؤل اور اُس کے بیٹوں کی موت کا ایک متوازی بیان ۱-سموئیل ۳۱: ۱-۱۳ میں پایا جاتا ہے۔

سی۔ ایچ۔ سپرجن آیت ۵ کی یُوں وضاحت کرتا ہے:

> گو ہم خودکُشی کی کِسی صُورت میں بھی حمایت نہیں کرتے، لیکن ہم سِلاح بردار کی وفاداری کی تعریف کرتے ہیں جو جان دینے تک وفادار رہا۔ وُہ اپنے مالِک کی موت کے بعد زندہ رہنا بے سُود تصوّر کرتا تھا۔ اگر یہ شخص ساؤل کے لئے جینا اور مَرنا چاہتا ہے تو ہم اپنے بادشاہ اور مالِک خُداوند یسوعؔ مسیح سے کیسے غداری کر سکتے ہیں؟

۱۰: ۶-۱۰ ساؤل کی مَوت کے سلسلے میں ہمیں کئی باتوں کو دیکھنا ہوگا۔ ”اُس کا سارا خاندان یک لخت مَر مِٹا“ (آیت ۶)۔ یہ صِرف انہی کے لئے کہا گیا جو اُس کے ساتھ جنگ میں شریک تھے (۱-سموئیل ۳۱: ۶)۔ ساؤل کے اَور بیٹے بھی تھے جِنہیں فِلستیوں نے قتل نہ کیا (آیات ۱۳، ۱۴؛ ۲-سموئیل ۲: ۸؛ ۲۱: ۱-۹)۔ اِس کے باوجود اُن کا بھی اپنے باپ جیسا حشر ہؤا (۲-سموئیل ۲۱: ۱-۸)۔

۱۰: ۱۱، ۱۲ جب یبیس جِلعاد کے بہادر مَردوں نے ساؤل اور اُس کے بیٹوں کے بارے میں خبر سُنی تو اُنہوں نے فلستیوں سے لاشیں لانے کے لئے ساری رات سفر کیا، اُن کی ہڈیوں کو دفن کیا اور سات دِن تک روزہ رکھا۔ اس سے قبل ساؤل نے ناحس عمونی سے اُن کے شہر کو بچایا تھا (۱-سموئیل ۱۱ باب)، یہ بہادر مرد اُس کی اِس مہربانی کو نہیں بھُولے تھے۔

۱۰: ۱۳، ۱۴ یہ آیات ساؤل کی موت کی دُو وجوہات پیش کرتی ہیں۔ اُس نے خُداوند کی بات نہ مانی (دیکھیں ۱-سموئیل ۱۳، ۱۵) اور اُس نے اُس سے مشورہ کیا جِس کا یار جنّ تھا (دیکھیں ۱-سموئیل ۲۸ باب)۔

ساؤل کے اِس مختصر سے بیان کے بعد داؤد کی تاریخ کا آغاز ہوتا ہے، جِسے خُدا نے پسند کیا کہ وُہ اُس کی اُمّت یعنی اسرائیل پر حکومت کرے۔

۳- داؤد کا دَورِ حکومت   ابواب ۱۱-۲۹

ا- داؤد کی فوج   ابواب ۱۱، ۱۲

(۱) داؤد کے بہادر جنگی مرد   باب ۱۱

۱۱: ۱-۳   تواریخ کا مُصنِّف اِشبوسّت کے مختصر اور ناکام دَورِ حکومت کو بیان نہیں کرتا (۲-سموئیل ابواب ۲-۴)، بلکہ حبرون میں داؤد کی تاج پوشی کا ذِکر شروع کرتا ہے (بمقابلہ ۲-سموئیل باب ۵)۔

۱۱: ۴-۹   داؤد نے سب سے پہلے اِس کام کو ترجیح دی کہ دارالحکومت پر قبضہ کرے۔ اِن آیات میں بتایا گیا ہے کہ یروشلیم پر کس طرح قبضہ کیا گیا (بمقابلہ ۲-سموئیل ۵: ۶--۱۰)۔ داؤد کا بھانجا یعنی یوآب بن ضرویاہ بھی فوج کا سردار تھا۔ یروشلیم پر قبضہ کرنے کے لئے اُس نے بہت زیادہ جرأت کا مظاہرہ کیا۔ داؤد کے وعدے کے مُطابق اُسے اسرائیل کی فوج کا سپہ سالار بنایا گیا۔ یوآب گو بہادر جنگجُو تھا، لیکن وُہ بے رحم اور سنگ دِل شخص بھی تھا۔ وُہ بددیانت کردار کا حامل تھا اِس لئے داؤد کے بہادر مردوں میں اُس کا نام شامل نہیں کیا گیا۔

۱۱: ۱۰   داؤد کے جنگی مردوں کی یہ فہرست اُس کے دَورِ حکومت کے شروع میں درج کی گئی ہے۔ ۲-سموئیل ۲۳ باب میں ایسی ہی فہرست اُس کے دَورِ حکومت کے اِختتام پر دی گئی ہے۔ اُس کی زندگی میں یہ سُورمے مختلف اوقات میں داؤد کے پاس آئے۔ بعض اُس کے پاس عدُلّام کے مغارے میں آئے (آیات ۱۵-۱۹)، کئی اُس وقت آئے جب وُہ صقلاج میں تھا (۱۲: ۱-۲۲)۔ کچھ اُس وقت آئے جب اُسے حبرون میں بادشاہ بنایا گیا (۱۲: ۲۳--۴۰)۔

ذیل میں داؤد کے بعض ایک سُورماؤں کی فہرست ہے۔ نیز اُن کے بعض ایک ”کارہائے نمایاں“ کا ذِکر بھی کیا گیا ہے۔

۱۱: ۱۱   یسوبعام: اُس نے اکیلے صرف بھالے سے تین سو لوگوں کو شکست دی۔ خُدا نے اُسے اِسرائیل کے دشمنوں پر فوق الفطرت فتح دی۔ بہادر لوگ اب بھی خدا کے لئے غیر معمولی

کام سرانجام دے سکتے ہیں، لیکن یہ اُس وقت ممکن ہے جب وُہ اُس پر ایمان رکھیں اور لوگوں کی رُوحوں کے دُشمن کے خلاف جنگ لڑیں۔

۱۱: ۱۲-۱۴ دودو کا بیٹا الیعزر: سب سے پہلی بات مُلاحظہ فرمائیے کہ وُہ داؤد کے ساتھ تھا۔ وُہ داؤد سے وفادار تھا اور اُس کے ساتھ رہا جبکہ تمام دُوسرے لوگ بھاگ گئے۔ کس چیز کے لئے وُہ اپنی جان خطرے میں ڈال رہا تھا؟ جَو کے قطعہ کے لئے! جائیداد کو نہیں بلکہ ایک اصُول کو خطرہ تھا۔ وَعدے کے طور پر یہ زمین اسرائیل کی ملکیت تھی، اور فلستیوں کا ایک فُٹ زمین پر بھی حق نہیں تھا۔ دَورِ حاضر میں مسیحیوں کو محسُوس کرنا چاہیے کہ وُہ خُدا کی ملکیت ہیں اور انہیں اجازت نہیں دینی چاہئے کہ شیطان اُن کی زندگی میں تھوڑی سی بھی جگہ لے لے، خواہ یہ کتنا ہی غیراہم حصّہ کیوں نہ ہو۔

۱۱: ۱۵-۱۹ عدُلاّم کے مغارے میں تین شخص: وُہ داؤد کی مُصیبت میں اُس کے ساتھ تھے اور وُہ اُس کے دِل کی آرزُو کو جانتے تھے۔ وُہ اپنی جان خطرے میں ڈال کر بیت لحم کے کنوئیں سے پانی لائے تاکہ اُس کی رُوح کو تازگی ملے۔ اُنہوں نے یہ قدم اِس لئے نہ اٹھایا کہ اُنہیں کوئی مرتبہ ملے، کیونکہ اُن کے تو ناموں کا بھی ذِکر نہیں، بلکہ وُہ داؤد کی خوشی کے خواہاں تھے۔ آج وُہ مَردوخواتین کہاں ہیں جو یسوُع کے اِس قدر قریب ہیں کہ وُہ اُس کے دِل کی آرزُو کو جانتے ہیں؟ وُہ مَردوخواتین کہاں ہیں جو اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر اُس کے لئے برگشتہ رُوحیں لائیں جو اُس کی رُوح کو تازہ دَم کریں۔ جو اُس کے لئے یہ کام کریں گے، یقینی طور پر اُن کا ذِکر خُداوند کے سُورماؤں میں ہوگا۔

۱۱: ۲۰، ۲۱ یوآب کا بھائی ابی شے تینوں میں نامی تھا۔ کتابِ مقدّس میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ ابی شے کی داؤد سے محبّت اور عقیدت میں کبھی کوئی فرق نہ آیا۔ وُہ داؤد کے ساتھ ساؤل کی لشکرگاہ میں گیا (۱-سموئیل باب ۲۶)۔ وُہ اُس وقت بھی داؤد کے ساتھ رہا جب وُہ ابی سلوم کی بغاوت کے وقت یروشلیم سے بھاگا (۲-سموئیل باب ۱۶)۔ اُس نے سبع کی بغاوت کو دبایا (۲-سموئیل باب ۲۰)۔ اُس نے داؤد کو اشبی بنوب جبّار سے بچایا (۲-سموئیل باب ۲۱) اور کئی اور طریقوں سے وفاداری سے بادشاہ کے لئے خِدمات سرانجام دیں۔ (۲-سموئیل ۱۰: ۱۸؛ ۱-تواریخ ۱۸)۔ بے غرض جرأت اور عقیدت و وفاداری کسی بھی شخص کو بادشاہوں کے بادشاہ کا ایک قیمتی دوست اور خادم بنائے گی۔

۱۱:۲۲-۲۵ بنایاہ : اُس کا باپ کاہن (۱- تواریخ ۲۷:۵) اور وُہ خود سُورما تھا۔ وُہ داؤدؔ کے شخصی مُحافظوں کا سردار تھا۔ اُس کے چند ایک کارناموں کا یہاں ذِکر کیا گیا ہے۔ بعد ازاں اُسے یوآبؔ کی جگہ اسرائیل کی فوجوں کا سپہ سالار بنایا گیا (۱-سلاطین ۲:۳۴، ۳۵)۔ اُس کی فتوحات میں ہم ایک غالب زندگی کی تصویر دیکھتے ہیں جس نے دُنیا (مِصری جبّار)، جِسم (موآبؔ) اور ابلیس (دھاڑتے ہُوئے شیر)، سب سے مقابلہ کیا اور اُن پر فتح پائی۔

۱۱:۲۶-۴۷ جن لوگوں نے بڑی جراُت سے داؤدؔ کی خدمت کی، گو آیات ۲۶-۴۷ میں اُن کے کارناموں کو بیان نہیں کیا گیا، لیکن اُن کے ناموں کا ضُرور ذِکر کیا گیا ہے۔ بعض ایک نام بہُت دلچسپ ہیں، مثلاً :

صِلقؔ عمّونی (آیت ۳۹) اور یتمہؔ موآبی (آیت ۴۶) : وُہ پیدائشی طور پر اِسرائیل کے مخالف تھے۔ لیکن یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ وُہ اسرائیل کے بادشاہ کے خادم ہیں۔ ہم بھی پیدائشی طور پر خُدا کے دشمن تھے، لیکن اُس کے فضل سے ہمیں بادشاہ کی فوج میں مقام مِل سکتا ہے۔

اوریاہ حتّیؔ (آیت ۴۱) : اُس کا اُس قوم سے تعلق تھا، جن کے لئے یہ حُکم تھا کہ جب بنی اسرائیل موعُودہ مُلک پر قبضہ کریں تو اُن کو ہلاک کر دیں (اِستِثنا ۷ : ۱، ۲)۔ لیکن یہاں اُسی قوم سے داؤدؔ کا ایک جنگی مرد ہے۔ افسوس کہ داؤدؔ اُس کی وفاداری کا مستحق نہیں تھا، کیونکہ اُس نے اوریاہ کے قتل کا حکم دیا تاکہ وُہ اُس کی بیوی بت سبعؔ سے شادی کر سکے۔

(۲) داؤدؔ کے وفادار ساتھی باب ۱۲

باب ۱۱ میں اُن لوگوں کا ذِکر ہے جو داؤدؔ کے ساتھ رہے۔ لیکن اِس باب میں زیادہ تر اُن قبائل اور اُن کے سرداروں کا بیان ہے جنھوں نے بادشاہ کے ساتھ الحاق کیا۔ باب ۱۲ میں اُن تمام قبیلوں کو فہرست میں درج کیا گیا ہے، جو اُس کے پاس اُس وقت سے جب وُہ چھپتا پھرتا تھا (آیات ۱-۲۲) اشبوستؔ کی موت کے بعد حبرونؔ میں اُس کی تاج پوشی تک آئے (آیات ۲۳-۴۰)۔ "باقی سب اسرائیلی بھی داؤدؔ کو بادشاہ بنانے پر متفِق تھے … اِس لئے کہ اسرائیل میں خوشی تھی" (آیات ۳۸، ۴۰)۔

بہُت سے لوگ جو اِس سے پہلے پریشان یا مُصیبت میں تھے وُہ تحفظ کے لئے داؤدؔ

کے پاس آئے تھے (۱-سموئیل ۲۲: ۱، ۲) - لیکن اب یہ لوگ داؤد کے پاس اُس کے تخت کے حصول کے لئے آئے جس کا وُہ الٰہی حکم سے حق دار تھا - آج کل بھی خُدا کی بادشاہت کے لئے ایسے مردوں اور عورتوں کی ضرورت ہے جو خُدا کی طرف سے مسلح ہوں (آیت ۲)، تربیّت یافتہ اور تیز رَو (آیت ۸)، ایمان میں مضبوط ہوں، جو مشکلات پر غالب آئیں اور دُشمن کو بھگا سکیں (آیات ۱۴، ۱۵)، پاک رُوح سے معمُور اور یسُوع سے بے لوث عقیدت رکھتے ہوں (۳۲ آیت) - ایسے لوگ جو دو دِلے نہ ہوں (آیت ۳۳) -

داؤد بنی بنیمین اور بنی یہُوداہ سے وفاداری کا سوال کرنے میں حق بجانب تھا (آیت ۱۷) کیونکہ اِس سے قبل اُن میں سے بعض لوگوں نے اُس سے غداری کی تھی (۱-سموئیل ۲۳) - جن تواریخی واقعات کا آیات ۱۹-۲۲ میں حوالہ دیا گیا ہے، انہیں ۱-سموئیل ۲۹ اور ۳۰ ابواب میں ملاحظہ فرمائیے - جب داؤد فلستیوں کے پاس تھا تو خُدا نے اُسے اِسرائیل کے خلاف لڑنے سے باز رکھا - اُس نے اُسے عمالیقیوں پر فتح دی جنہوں نے صقلاج پر حملہ کر کے اُس کے خاندان کو اسیر کر لیا تھا -

مشرق میں رہنے والے قبائل بہُت زیادہ تعداد میں آئے (آیت ۳۷) لیکن یہُوداہ اور شمعُون جو حبرون کے قریب تھے، اُن کی بہت کم نمائندگی ہُوئی (آیات ۲۴، ۲۵) -

اب جبکہ اسرائیل اپنے خُدا کی طرف سے مقرر کردہ بادشاہ کے گرد متحد تھے انہوں نے بڑی خوشی کی ضیافت کی (آیت ۴۰) - گروہی تقسیم اور جھگڑے جو ساؤل کی نافرمانی سے پَیدا ہُوئے اب ختم ہو گئے - اسرائیل کو اب اپنے خُدا ترس بادشاہ کی قیادت میں ترقی اور خوشحالی نصیب ہو گی - یہ بادشاہ فی الحقیقت اُن کا چرواہا تھا -

ب- داؤد عہد کے صندوق کو یروشلیم میں لاتا ہے ابواب ۱۳-۱۶

۱۳: ۱-۸ باب ۱۳ میں بیان ہے کہ داؤد نے پہلی کوشش یہ کی کہ اپنے نئے دارالحکومت میں عہد کے صندوق کو لائے -

ساؤل کے دورِ حکومت میں عہد کے صندوق کو نظر انداز کر دیا گیا تھا - فلستیوں نے اِسے چھین لیا تھا بلکہ یہ سات ماہ تک اُن کے پاس رہا - تب اِسے قریت یعریم میں واپس بھیج دیا گیا جہاں اِسے ایک لاوی ابیناداب کے گھر میں رکھا گیا (۱-سموئیل ابواب ۴-۷) - داؤد

کے کہنے پر عُزّا اور اخیو نے عہد کے صندُوق کو یروشلیم میں لانے کے لئے اُسے گاڑی پر رکھا۔

۱۳: ۹-۱۲ جب بیلوں نے ٹھوکر کھائی تو عُزّا نے صندوق کو تھامنے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ شریعت کے تحت کوئی شخص بھی، حتیٰ کہ کاہن بھی عہد کے صندُوق کو نہیں چُھو سکتا تھا (گنتی ۴: ۱۵)۔ جب قہاتی عہد کے صندُوق کو اُٹھاتے تو وُہ چوبوں کو اپنے کندھوں پر اُٹھاتے، لیکن وُہ صندُوق کو نہیں چُھو سکتے تھے۔ اُس مقام کا نام پرض عُزّا پڑ گیا (عُزّا کے خلاف قہر بھڑکا)۔ یہ دیکھ کر داؤد عہد کے صندُوق کو یروشلیم میں لانے سے ڈر گیا۔

۱۳: ۱۳، ۱۴ چنانچہ عہد کے صندوق کو جاتی عوبید ادوم کے گھر میں لے جایا گیا جہاں وُہ تین۳ ماہ تک رہا، اور یہ اپنے میزبان کے لئے بڑی برکت کا باعث ٹھہرا۔

۱۴: ۱، ۲ جب داؤد کی سارے اسرائیل پر حکومت مستحکم ہوگئی تو صُور کے بادشاہ حیرام نے سامان اور آدمی بھیجے تاکہ داؤد کے لئے گھر بنائیں۔ یہ ایک طویل اور قریبی دوستی کا آغاز تھا جو سلیمان کے دَور میں بھی قائم رہی۔

۱۴: ۳-۷ داؤد نے زیادہ بیویاں کر کے خُداوند کا گُناہ کیا، کیونکہ اِسے واضح طور پر استثنا ۱۷: ۱۷ میں منع کیا گیا تھا۔ تواریخ کی کتاب میں اِس خلاف ورزی کا بیان کرتے ہوئے اِس بات کا ذِکر نہیں کیا گیا کہ یہ گناہ ہے۔ آیت ۴ میں جن چار بچّوں کا ذِکر ہے وُہ بت سبع کے بیٹے تھے (۱-تواریخ ۳: ۵)۔ ۲-سموئیل ۱۱ باب میں داؤد کے اُس سے ناجائز تعلقات کا نہایت واضح الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ تاہم، ہم یہاں بھی خُدا کے فضل کو کارفرما دیکھتے ہیں، کیونکہ اِس شادی سے پیدا ہونے والے دو۲ بیٹوں کے نام ہمارے خداوند کے نسب نامے میں درج ہیں۔ ناتن (لُوقا ۳: ۳۱) مریم کے آباواجداد میں سے تھا اور سلیمان (متّی ۱: ۶) یوسف کے آباواجداد میں سے۔

۱۴: ۸-۱۷ جب فلستیوں نے سُنا کہ داؤد کو اِسرائیل کا بادشاہ بنا دیا گیا تو وُہ اُس پر حملہ کرنے کے لئے آئے۔ داؤد نے خُداوند سے پوچھنے کے بعد (آیت ۱۰) شان دار فتح حاصل کی۔ وُہ بُت جو اپنے پرستاروں کو زندہ خُدا سے نہ بچا سکے، انہیں لے جا کر (۲-سموئیل ۵: ۲۱) جلا دیا گیا (آیت ۱۲)۔ جب فِلستی کسی حد تک سنبھل گئے اور وُہ دُوسری بار حملے کے لئے آئے تو داؤد نے پھر خداوند سے پُوچھا۔ اُس نے یہ فرض نہیں کر لیا تھا کہ خُدا کی

راہنمائی پہلے کی طرح ہوگی۔ اِس بار خُدا نے بالکل مختلف جنگی منصُوبے سے فتح دی۔

اِن فتوحات سے قریبی ممالک کی قوموں کے دِلوں پر خوف چھا گیا۔ آیت ۱۶ اور ۱۷ کے درمیان تعلق ملاحظہ فرمائیے۔ "اور داؤدؔ نے جیسا خُدا نے اُسے فرمایا تھا کیا ... اور داؤدؔ کی شہرت سب مُلکوں میں پھیل گئی"۔

۱۵: ۱-۳ پرِضؔ عُزّا کے المیہ (باب ۱۳) کے تینؔ ماہ بعد داؤدؔ نے ایک بار پھر عہد کے صندوق کو یروشلیم میں لانے کی تیاری کی۔ تاہم اِس دفعہ اُس نے شریعت کی کتاب میں خُوب تحقیق کر کے اُس کے مُطابق طریقِ کار اپنایا۔

اِس بار عہد کے صندُوق کے لئے گھر نہیں بلکہ ایک خیمہ تیار کیا گیا، کیونکہ موسیٰؔ کی شریعت میں یہی نمُونہ ملا۔ غالباً خیمہ اُسی نمونے پر بنایا گیا، جو اِسرائیل کے خروج کے دوران اِستعمال کیا گیا تھا (خروج باب ۲۶)۔ لیکن داؤد کے بنائے ہُوئے اِس خیمے میں صِرف عہد کا صندوق تھا۔ خیمۂ اجتماع اور اُس کے اندر کا دیگر سامان سلیمانؔ کے ایام تک جِبعونؔ میں (۱۶: ۳۹) رہا۔

۱۵: ۴-۱۵ تب داؤدؔ نے لاویوں کے گھرانوں کے سربراہوں کو جمع کیا۔ اِس موقع پر سردار کاہن صدُوق اور ابیاتر کو بھی بُلایا گیا (۱-سلاطین ۴: ۴، ۱۱)۔ جیساکہ مُوسیٰؔ نے خدا کے کلام کے مُطابق حکم دیا تھا، اب عہد کے صندُوق کو صحیح لوگ صحیح طور پر اُٹھا کر لائے (آیت ۱۵)۔ چنانچہ یہ کوشش کامیاب رہی (۱۶: ۱)۔

۱۵: ۱۶-۲۹ اسرائیل کے خوش الحان زبور نویس نے صندُوق کے ہمراہ پُرمسرت موسیقی کا وسیع اہتمام کیا۔ بعض لوگ گیت گاتے اور بعض ساز بجاتے تھے۔ داؤدؔ ناچ رہا تھا، جبکہ بربط اور تار دار ساز بجائے جا رہے تھے اور سب خوشی سے مسرُور تھے۔ اِس خوشی کے سارے ماحول میں ایک افسوس ناک پہلُو یہ تھا کہ داؤدؔ کی بیوی میکل اُس کا مذاق اُڑا رہی تھی (آیت ۲۹۔ بمقابلہ ۲-سموئیل ۶: ۱۶ سے آگے)۔

۱۶: ۱-۳ جب عہد کے صندُوق کو خیمے میں رکھ دیا گیا تو قُربانیاں گزرانی گئیں۔ رسُوماتی طور پر سوختنی قربانیاں پرستش کا سب سے اعلیٰ اظہار تھیں (بمقابلہ احبار باب ۱)۔ اِسے آگ میں پُورے طور پر جلا دیا جاتا تھا، اور اِس کے دھوئیں سے صِرف خُدا لُطف اندوز ہوتا۔

اِس موقع پر سلامتی کی قربانیاں بھی چڑھائی گئیں۔ یہ وُہ واحد قربانیاں تھیں جن میں ہر ایک کا حصّہ ہوتا تھا۔ چربی اور گُردوں کو خُداوند کے لئے مذبح پر گزرانا جاتا تھا، اِس کا باقی ماندہ حصّہ کاہنوں کے لئے ہوتا تھا، اور جو بچ جاتا تھا وُہ قُربانی گزراننے والا اپنے خاندان اور دوستوں کے ساتھ خُداوند کے حضُور کھاتا (بمقابلہ احبار باب ۳)۔ سلامتی کی قربانی خداوند سے رفاقت کو ظاہر کرتی اور اِس کا ایک پہلُو یہ بھی تھا کہ جو اچھی چیزیں خداوند کی طرف سے ملتی ہیں، اُن میں اُسے شریک کیا جائے۔ سوختنی اور سلامتی کی قربانیوں کو عیدوں اور خاص موقعوں پر اہم مقام حاصل تھا۔ یہ سارے اسرائیل کے لئے ایک اہم دِن تھا۔ گھروں کو واپس جانے سے پیشتر ہر ایک شخص کو روٹی اور ایک ایک ٹکڑا گوشت کا دیا گیا (آیت باب ۳)۔

۱۶: ۴-۷ داؤد کا اگلا اِقدام یہ تھا کہ ہر روز خداوند کے حضور شکر گزاری کی جائے اور خوشی منائی جائے، نہ کہ انہیں صرف خاص موقعوں کے لئے محدُود کیا جائے (بمقابلہ ۳۷-۴۲)۔ لاویوں کو مُقرر کیا کہ وُہ سازوں کے ساتھ گاتے ہُوئے خُداوند کی حمد اور شکر گزاری کریں۔

۱۶: ۸-۲۲ اِس موقع پر جو زبور گایا گیا اُس کے دو بڑے حصّے ہیں۔ آیات ۸-۲۲ میں اسرائیل کو مخاطب کیا گیا ہے اور آیات ۲۳-۳۴ میں تمام قوموں کو۔ آیات ۳۵ اور ۳۶ سے زبور اختتام پذیر ہوتا ہے۔ یہ زبور ۱۰۵: ۱-۱۵؛ ۹۶: ۱-۱۳؛ ۱۰۶: ۱، ۴۷، ۴۸ کا مرکّب ہے۔

آیات ۸-۲۲ میں اسرائیلیوں کو نصیحت کی گئی ہے کہ وُہ خُدا کی قُوت اور دیدار کے طالب ہوں۔ وُہ اُس کے کاموں کو یاد رکھیں، اُس کے عجیب کاموں کو جو اُس نے ماضی میں کئے، اور اُس کے عہد کو یاد رکھیں، اُس کے غیر مشرُوط وعدوں کو جو اُس نے اُن کے آباؤ اجداد سے کِئے۔

۱۶: ۲۳-۳۴ زبُور نویس تمام اہلِ زمین تک دائرہ وسیع کرتے ہوئے، سب لوگوں کو تاکید کرتا ہے کہ وُہ خداوند کے جلال کا بیان کریں، اُس سے ڈریں کیونکہ وُہ مخلوقات کا خُدا ہے۔ اُس کی قوت، حشمت اور بزُرگی کے لئے اُس کا جلال ظاہر کریں۔ اُس کے حضُور اِس لئے خوشی منائیں کہ وُہ اِس دُنیا کو سنبھالتا اور اِس پر حکومت کرتا ہے۔

۱۶: ۳۵-۳۶ یہ اختتامی دُعا زبُور ۱۰۶: ۴۷، ۴۸ کے عَین مشابہ ہے۔

۱۶: ۳۷ - ۴۳ داؔؤد بُہت محتاط تھا - اُس نے لاویوں کو مقرر کیا کہ وُہ یروشلیم میں عہد کے صندوق کے سامنے پرستش کو جاری رکھیں ، اور اُس نے جِبعون میں بھی پرستش کو جاری رکھا جہاں خیمۂ اجتماع اور سوختنی قربانی کا مذبح ابھی تک موجود تھا - یروشلیم میں اُس نے ابیاتر کی ماتحتی میں گانے والوں ، دربانوں اور تُرہیاں بجانے والوں کو مقرر کیا - صدُوق نے جبعون میں کہانت کی خدمت کو جاری رکھا - اِس پارے میں ساز بجانے والوں پر زیادہ زور دیا گیا ہے - آیت ۳۸ میں دو مختلف عوبید ادوم کا ذِکر ہے اور آیات ۳۸ اور ۴۲ میں دو مختلف یدوتون کا - اب جبکہ عہد کا صندُوق ، صیّون میں رکھ دیا گیا ہے سب لوگ اپنے اپنے گھر گئے ، اور داؤد اپنے گھرانے کو برکت دینے کے لئے اپنے گھر لوٹا -

ج - ہیکل کی تعمیر کے لئے داؤد کی خواہش اور خُدا کا جواب باب ۱۷

باب ۱۷ کو تین حِصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے : خُدا کے لئے گھر بنانے کی داؤد کی خواہش (آیات ۱، ۲) - داؤد کے لئے گھر بنانے کے لئے خُدا کا عزم (آیات ۳ - ۱۵) اور داؤد کی جوابی دُعا (آیات ۱۶ - ۲۷) - ۲ - سموئیل ۷ باب اِس کے مشابہ باب ہے -

۱۷: ۱ - ۴ داؤد نے ناتن نبی کو بتایا کہ وُہ اِس بات سے خوش نہیں کہ وُہ خود تو ایک عالی شان محل میں رہے جبکہ عہد کا صندُوق خیمے میں ہے - خُداوند کے لئے گھر بنانے کی ناتن نے جلد بازی سے تصدیق کر دی - لیکن خُداوند نے نبی کی اِس غلطی کی تصحیح کی : داؤد وُہ شخص نہیں جِسے اِس کام کے لئے چُنا گیا ہے -

۱۷: ۵ - ۶ عہد کے صندُوق کو کبھی بھی کسی گھر میں نہیں بلکہ خیمے میں رکھا گیا - نہ ہی خُدا نے کبھی یہ حکم دیا تھا کہ اُس کے لئے ایسا گھر بنایا جائے - داؤد نے بعد ازاں اپنے بیٹے سلیمان پر اِس حقیقت کا انکشاف کیا ، جس کا یہاں ذِکر نہیں کیا گیا - داؤد کو ہیکل کی تعمیر کا اہل قرار نہ دیا گیا کیونکہ اُس نے بہت زیادہ تشدد کیا تھا اور اُس نے بہت خون بہایا تھا (۲۲: ۷، ۸) - یہ کام اُس کے بیٹے کے لئے چھوڑا گیا جو "مردِ صلح" ہو گا کہ وُہ خُداوند کے صندوق کے لئے گھر بنائے -

۱۷: ۷ - ۱۵ جیسا کہ خُدا ماضی میں اپنے فضل سے بزرگوں سے ہم کلام ہوا بعینہٖ اب بھی وُہ اِسرائیل کے چرواہے بادشاہ کی پُرفضل برکتوں کا ذِکر کرتا ہے - اِن غیر مشروط وعدوں کو

عہدِ داؤدی کے نام سے موسُوم کیا گیا ہے۔ ۲- سموئیل ۷: ۱۲-۱۷ اور زبُور ۸۹ میں اِس عہد کو بیان کیا گیا ہے۔ جان والورڈ اِس کی شرائط کا خُلاصہ پیش کرتا ہے:

> داؤد کے عہد میں درج ذیل برکات شامل ہیں (۱) داؤد کے صُلب سے ایک بیٹا پیدا ہوگا جو اُس کا جانشین ہوگا اور اُس کی سلطنت کو استحکام بخشے گا۔ (۲) داؤد کے بجائے بیٹا (سلیمان) ہیکل کو تعمیر کرے گا۔ (۳) اُس کی سلطنت کا تخت ابد تک قائم رہے گا۔ (۴) اُس کا تخت اُس (سلیمان) سے نہیں لیا جائے گا، حالانکہ اُس کے گُناہوں کے سبب سے اُسے تادیب کی ضرورت ہوگی۔ (۵) داؤد کا گھرانا، تخت اور بادشاہت ابد تک قائم رہے گی۔

خُدا کے دیگر غیر مشروط عہُود کی طرح یہ عہد اُس کے بنی نوعِ انسان سے تعلقات میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اِس کا کتابِ مقدس میں کئی اور مقامات پر ذِکر کیا گیا ہے (مثلاً یسعیاہ ۹؛ یرمیاہ ۲۳: ۳۳؛ حزقی ایل ۳۷؛ زکریاہ ۱۴)۔ اِس کی کُلّی تکمیل خداوند یسُوع مسیح میں ہوگی جو ابد تک تخت اور بادشاہت کا وارث ہوگا۔

۱۷: ۱۶-۲۷ اِن باتوں کو سُن کر داؤد خُداوند کے حضُور میں گیا اور پُر ایمان دُعا میں اپنا دِل انڈیل دیا۔ خُداوند کے حضُور جواب میں داؤد کی دو نمایاں خصُوصیات نظر آتی ہیں، یعنی اُس کی اِنکساری اور اُس کا خُداوند پر بھروسا۔ آیات ۱۶ اور ۱۷ نے غُلاموں کے تاجر اور بعد ازاں انجیل کے مبشر جان نیوٹن کو ایک مشہُور رُوحانی گیت لکھنے کی تحریک دی "فضلِ عجیب"۔ اُس نے بھی داؤد کی طرح اپنی کم مائیگی کو دیکھا، جسے خدا کے حقیقی اور عظیم فضل نے سربلند کیا۔

د- داؤد کی فتوحات ابواب ۱۸-۲۰

اگلے تین ابواب (۱۸-۲۰) میں جن واقعات کا خُلاصہ پیش کیا گیا ہے، وُہ تاریخی طور پر داؤد کے بادشاہ بنائے جانے کے بعد (باب ۱۲) اور یروشلیم میں عہد کے صندُوق کے لائے جانے سے پہلے رُونما (ابواب ۱۳-۱۷) ہُوئے۔

خُدا کے بنیادی منصُوبے کے تحت اسرائیل کے بہُت سے پڑوسی دُشمنوں کو مطیع کر لیا گیا۔ اب تک وُہ گُناہ اور نافرمانی کے باعث غُلامی میں رہے تھے۔ اب غیر اقوام اسرائیل کو خراج دینے لگیں اور انھوں نے اُس کی قوت اور فضیلت کو تسلیم کیا۔

۱۸ : ۱-۶ فلستیوں، موآبیوں، ارامیوں اور ادومیوں سب نے شکست کھائی کیونکہ جہاں کہیں داؤد جاتا خُداوند اُسے فتح بخشتا تھا۔

جہاں تک اسرائیل کے بادشاہوں کا تعلق ہے (اِستثنا ۱۷ : ۱۵-۱۷)، آیت ۴ میں شریعت کی پابندی کرنے کے سلسلے میں داؤد کی ایک اَور غلطی کا ذِکر ہے۔ پہلے تو اُس نے بہت سی بیویاں کیں (۱۴ : ۳) اور اب وُہ گھوڑوں کی تعداد بڑھانے لگا۔

۱۸ : ۷-۱۱ بہت سی دولت جمع کی گئی، مثلاً ہر طرح کی سونے، چاندی اور پیتل کی چیزیں جو اُس نے ہدد عزر کے نوکروں سے لیں، خداوند کے لئے مخصوص کر دیں، جنہیں بعد ازاں سلیمان نے ہیکل کی تعمیر کے لئے استعمال کیا۔

۱۸ : ۱۲، ۱۳ جن اٹھارہ ۱۸ ہزار لوگوں کو ابی شے نے قتل کیا، ۲-سموئیل ۸ : ۱۳ میں لکھا ہے کہ داؤد نے انہیں قتل کیا۔ اِس واضح فرق کے حل کے لئے اِس حوالے کی تفسیر ملاحظہ فرمائیے

۱۸ : ۱۴-۱۷ داؤد کے دُشمنوں نے اُس کے غضب کا تجربہ کیا جبکہ اُس کی اپنی قوم نے اُس کی راست بازی اور عدل وانصاف سے استفادہ کیا۔ وُہ نہ صِرف ایک اچھا جرنیل تھا بلکہ ایک اعلیٰ منتظِم بھی۔ داؤد کے عُہدے داروں کی یہاں اور ۲-سموئیل ۸ : ۱۶-۱۸ میں بھی فہرست دی گئی ہے۔ خُدا اپنی اُمّت کی خِدمت اور اُس کے قائدین کو یاد رکھتا ہے۔

۱۹ : ۱-۴ ناحس نے ساؤل کے ایّام میں اسرائیل کے خِلاف جنگ لڑی تھی (۱ سموئیل ۱۱ باب)۔ یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ اُس نے ساؤل کے دَورِ حکومت میں داؤد کی مدد بھی کی تھی لیکن اِس کا ذِکر یہاں نہیں کیا گیا۔ اِس لئے داؤد نے اُس کی موت کے بعد اُس کے بیٹے حنون کو تسلی دینے کے لئے اُس کے پاس قاصد بھیجے۔ لیکن حنون نے ایک غلط مشورہ مان کر قاصدوں کے ساتھ ذِلّت آمیز سلوک کیا۔

۱۹ : ۵-۷ اِنتقامی کارروائی کے خوف سے بنی عمون نے لوگوں کو اُجرت پر بُلا کر جنگ کی تیاری کی۔

۱۹ : ۸-۱۵ یوآب اور اُس کے بھائی ابی شے نے عمونیوں اور ارامیوں کی متحدہ فوجوں کو شکست دی۔ آیت ۱۳ میں یوآب کی نصیحت نے اسرائیلیوں کو جوش دِلایا اور ثابت کیا کہ جنگ میں مقابلہ کرتے ہوئے اُس کا ماحول کے بارے میں نقطۂ نظر بہت مناسب تھا۔

۱۹: ۱۶-۱۹ ارامیوں نے یردن پار اپنے رشتے داروں کو بلا بھیجا تاکہ اپنے حالیہ نقصان کا بدلہ لے سکیں۔ داؤد نے خطرے کو بھانپ کر فوری طور پر اپنی فوجوں کو اکٹھا کر کے حملہ کر دیا۔ سوفک کے زیر قیادت پریشان فوج، اسرائیل کے مقابلے میں بالکل ہیچ تھی۔ چنانچہ مغرور ارامی داؤد کے مطیع ہو گئے۔

۲۰: ۱، ۲ داؤد بادشاہ نے ربّہ (موجودہ اومان) پر حملہ کرنے کے لئے اپنی فوج کو بھیجا جبکہ وہ خود یروشلیم میں ٹھہرا رہا (۲-سموئیل ۱۲: ۱)۔ یہ محاصرہ غالباً دو سال تک جاری رہا۔ ان ایام میں اوریاہ کی بیوی بت سبع کے ساتھ اُس کے غلط تعلقات قائم ہوئے۔ یاد رہے کہ اوریاہ کا تیس سورماؤں میں شمار ہوتا تھا۔ ۲-سموئیل ۱۲ باب میں داؤد کے گناہ اور اُس کی بحالی کا بیان ہے، جبکہ تواریخ کی کتاب کی ہیئت کے مطابق گناہ کا یہاں ذکر نہیں کیا گیا۔ جب شہر مفتوح ہونے کو تھا تو یوآب نے داؤد کو بلا بھیجا کہ مفتوحہ بادشاہ کا تاج اُس کے سر پر رکھا جائے۔

۲۰: ۳ ممکن ہے کہ اس آیت کا تعلق صرف جنگی مردوں سے ہو۔ چونکہ اِس پارے میں عبرانی عبارت مبہم ہے، اِس لئے بعض مفسّرین نے یہ تفسیر پیش کی ہے کہ لوگوں کو جبری مشقت پر مجبور کر دیا گیا (دیکھیں تفسیر ۲-سموئیل ۱۲ باب)۔

۲۰: ۴-۸ اسرائیل کے دائمی دشمنوں یعنی فلستیوں کے تین بڑے سورمے دورانِ جنگ مارے گئے۔ سِبکی نے جزر کے مقام پر سفّی کو، الحنان نے لحمی (۲-سموئیل ۲۱ باب میں جِسے جولیت بھی کہا گیا) کو اور داؤد کے بھتیجے یونتن نے (اُس کے بھائی سمعی کا بیٹا) ایک سورمے کو قتل کر دیا جِس کے ہاتھوں اور پاؤں میں چھ چھ انگلیاں تھیں۔ میتھیو ہنری ہمارے لئے اِس آیت کا یوں اطلاق کرتا ہے:

> داؤد کے خادِم گو عام قد کے لوگ تھے، وہ جات کے سورماؤں کے ہر مقابلے میں زور آور نکلے کیونکہ خدا اُن کا حامی تھا ... اگر بڑے ہمارے خلاف ہو جائیں تو ہمیں خائف نہیں ہونا چاہئے، کیونکہ ہمارا عظیم خدا ہمارے ساتھ ہے۔ قادرِ مطلق کے مقابلے میں کسی کے ہاتھ یا پاؤں کی زائد انگلی کی کیا وقعت ہے؟

۵- مردُم شُماری اور وَبا (باب ۲۱)

جب اِس باب کا ۲-سموئیل ۲۴ باب سے موازنہ کیا جاتا ہے تو پہلے تو ہمیں پتہ نہیں چلتا کہ داؤد کے مردُم شماری کے گناہ کا محرک کون تھا۔ ۲-سموئیل میں لکھا ہے کہ خُداوند نے داؤد کو مردُم شُماری کے لئے اُبھارا کیونکہ اُس کا غُصّہ اسرائیل پر بھڑکا تھا۔ یہاں ہمیں بتایا گیا ہے کہ اِس عمل کے لئے شیطان نے اُسے اُبھارا۔ بہرحال دونوں بیانات دُرست ہیں۔ خُدا نے شیطان کو اجازت دی کہ وُہ داؤد کو آزمائے۔ خُدا بدی کا بانی نہیں، لیکن وُہ اِس کی اجازت دیتا ہے تاکہ اپنے مقررہ مقاصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے۔

۲۱: ۱-۷ یوآب شرُوع سے ہی مردُم شماری کے خلاف تھا اور بادشاہ کے احکام کی تکمیل کے لئے سرگرمی کا اِظہار نہ کیا۔ لاویوں کو مردُم شُماری میں شامل نہ کیا گیا کیونکہ وُہ سارے اسرائیل میں بکھرے ہُوئے تھے لہٰذا اُن کو گننا مشکل ہوتا۔ شاید بنیمین کا شُمار نہ ہو سکا کیونکہ اُس قبیلے تک پہنچتے ہُوئے مردُم شُماری میں رُکاوٹیں حائل ہو گئی تھیں۔ لوگوں کی مَردم شماری سے کوئی زرِ فدیہ اکٹھا نہ کیا گیا۔ داؤد کی نافرمانی اور تکبّر سے خطرناک نتائج پیدا ہوئے۔

۲۱: ۸-۱۵ گو داؤد کا گناہ بڑا تھا لیکن اُس نے بڑی جلدی سے اپنے گناہ کا اِقرار کیا اور خداوند کے حضور خاکسار بن گیا۔ جب اُسے اُس کے گناہ کی سزاؤں میں سے اِنتخاب کے لئے کہا گیا تو اُس نے فیصلہ کیا کہ وُہ خُداوند کے ہاتھ میں پڑے کیونکہ وُہ جانتا تھا کہ وُہ رحیم ہے۔ وبا کے اختتام سے قبل سّتر ہزار مَرد مارے گئے۔

شاید ہمیں یہ سزا سخت معلوم ہو۔ ہم سب کمزور ہیں اور ہم سب گناہوں میں گر جاتے ہیں، لیکن اِس واقعہ میں وُہ ابلیس کے قدیم گناہ یعنی تکبّر میں پھنس گیا تھا۔ میتھیو ہنری ہم سب پر اِس کا اطلاق کرتا ہے:

> اُسے اپنے لوگوں کی بہت زیادہ تعداد پر فخر تھا، لیکن الٰہی انصاف نے اِس تعداد کو کم کر دیا۔ ہم جِس چیز کے سبب سے مغرور ہوتے ہیں، مناسب ہے کہ وُہ ہم سے لے لی جائے، کمزور کر دی جائے یا ہمارے لئے دُکھ کا باعث بن جائے۔

۲۱: ۱۶، ۱۷ جب داؤد نے اپنی نظریں اُوپر اُٹھائیں تو اُس نے ایک خوف ناک

منظر دیکھا کہ خداوند کا فرشتہ اُس کے پیارے یروشلیم پر ننگی تلوار بڑھائے کھڑا ہے۔ بعض لوگ جب کسی بڑے گناہ یا نافرمانی میں پکڑے جاتے ہیں تو اُن کی نسبت داؔؤد کا ردِّ عمل اور جواب بہُت اچھّا تھا۔ ہنری کا چاؔر نکاتی خلاصہ بیان کرتا ہے کہ داؔؤد نے تادیب واصلاح کو کس طرح قبول کیا۔ اور ہم جو قائدین ہیں اُن کے لئے یہ نکات بہُت مُعاونت کا باعث بن سکتے ہیں۔

۱-اُس نے بڑی تائب دِلی سے اپنے گُناہ کا اِقرار کیا، اور خلُوص دِلی سے اُس کی مُعافی کے لئے دُعا کی (آیت ۸)۔ اب اُس نے تسلیم کر لیا کہ اُس نے گُناہ کیا تھا بلکہ بہُت بڑا گناہ کیا تھا، اور کہ اُس نے حماقت سے یہ کیا تھا۔ اُس نے اِلتماس کی کہ اُس کی تادیب کی جائے تاکہ اُس کی بُرائی کی تلافی ہو جائے۔

۲-اُس نے اپنی بَدی کی سزا کو قبول کیا۔ ”تیرا ہاتھ میرے اور میرے باپ کے گھرانے کے خِلاف ہو“ (آیت ۱۷)۔ مَیں سزا کو قبول کرتا ہوں۔ چونکہ مَیں نے گناہ کیا ہے اِس لئے مَیں ہی دُکھ برداشت کروں، مَیں ہی گنہگار شخص ہوں اِس لئے تلوار کا رُخ میری طرف ہی ہو۔

۳-اُس نے اپنے آپ کو خُدا کے رحم کے حوالے کر دیا (حالانکہ وُہ جانتا تھا کہ خُداوند اُس سے ناراض ہے) اور اُس کے ذہن میں کوئی ایسی بات نہیں تھی کہ خداوند اُس سے زیادتی کر رہا ہے۔ ”مَیں خُداوند کے ہاتھ میں پڑوں کیونکہ اُس کی رحمتیں بہت زیادہ ہیں“ (آیت ۱۳)۔ اچھے لوگوں سے خُدا خفا ہی کیوں نہ ہو وُہ پھر بھی اُس کی بھلائی کا یقین رکھتے ہیں۔ گو وُہ مجھے مار بھی دے تو بھی مَیں اُس پر بھروسا کروں گا۔

۴-اُس نے اپنی قوم کے لئے رحم کا اظہار کیا۔ جب اُس نے دیکھا کہ میرے ہی گناہ کے سبب سے میرے لوگ مارے جا رہے ہیں تو اُس کا دِل چھِد گیا۔

۲۱: ۱۸-۲۶ جاؔد کی معرفت خُداوند نے داؔؤد کو ہدایت کی کہ وُہ یبوسی اَرنان کے

کھیت کو خریدے (۲-سموئیل میں ارونا) اور وہاں قربان گاہ بنا کر قربانیاں گزرانے۔ ارنان نے داؤد کو زمین "تحفۃً" دینی چاہی لیکن بادشاہ نے اصرار کیا کہ وہ اس کی قیمت ادا کرے گا۔ آیت ۲۴ ایک نہایت ہی اہم روحانی اصول ہے۔ مؤثر قربانیاں ہمیشہ نہایت قیمتی ہوتی ہیں۔ اس کھلیان کی جگہ پر بعد ازاں ہیکل تعمیر کی گئی (۲-تواریخ ۳: ۱)۔

۲۱: ۲۷-۳۰ یہاں کوہِ موریاہ پر ابرہام نے اپنے بیٹے اضحاق کی قربانی گزرانی (پیدائش ۲۲ باب)۔ یہیں وبا ختم ہو گئی، اور جیسا کہ ہم اس باب میں پڑھتے ہیں خداوند نے فرشتے کو حکم دیا اور اس نے تلوار میان میں کر لی۔ یہیں ہیکل تعمیر کی گئی اور ہمارا ایمان ہے کہ اسی پہاڑی سلسلے پر (گو اسی جگہ پر نہیں) ہمارا خداوند یسوع بنی نوع انسان کے گناہوں کے لئے صلیب پر مؤا۔

شاید اس احساس سے کہ یہ کھلیان پرستش کی نئی جگہ ہے، داؤد جبعون میں مزید راہنمائی کے لئے جانے سے باز آیا۔

و- ہیکل کی تعمیر کے لئے تیاری ابواب ۲۲-۲۶

(۱) سامان، کاریگر اور تحریک باب ۲۲

۲۲: ۱-۵ داؤد کو معلوم ہو گیا کہ کھلیان (۲۱: ۲۸) آئندہ ہیکل کی جگہ اور سوختنی قربانی کا مذبح ہو گا۔ چنانچہ اس نے تعمیر کے لئے تیاری شروع کر دی، حالانکہ وہ جانتا تھا کہ سلیمان کو ہی ہیکل کی تعمیر کا حق دیا جائے گا۔ آیت ۲ میں مذکور پردیسی وہ کنعانی تھے جو ملک میں رہ گئے تھے (۱-سلاطین ۹: ۲۰، ۲۱)۔ لازم تھا کہ بنی اسرائیل انہیں ہلاک کر دیتے، لیکن انہوں نے یہ قدم نہ اٹھایا، اس لئے یہودیوں نے انہیں جبری مشقت پر لگا دیا۔

۲۲: ۶-۱۳ سلیمان سے رسمی گفتگو کے دوران داؤد نے پھر سے اظہار کیا کہ میں ہیکل کی تعمیر کرنا چاہتا تھا، لیکن مجھے اس اعزاز سے محروم کر دیا گیا کیونکہ میں نے بہت زیادہ خون ریزی کی ہے اور خداوند نے وعدہ کیا کہ میرا بیٹا سلیمان خدا کے گھر کو بنائے گا۔ اس نے خداوند سے دعا کی کہ وہ سلیمان کے ساتھ ہو اور اسے حکمت اور دانش سے معمور کرے اور سلیمان کو تاکید کی کہ وہ خدا کی شریعت پر عمل کرے۔

۲۲: ۱۴-۱۶ بالآخر داؤد نے سلیمان کو بتایا کہ اُس نے سامان اور کاریگروں کو کام کے لئے تیار کرنے میں کس قدر جاں فشانی کی ہے ۔ اُس نے اِس نصیحت سے بات ختم کی جس پر سب مسیحیوں کو کان دھرنا چاہیئے ۔ ”سو اُٹھ اور کام میں لگ جا اور خُداوند تیرے ساتھ رہے“۔

۲۲: ۱۷-۱۹ تب بادشاہ نے اسرائیل کے سرداروں کو تاکید کی کہ وُہ سلیمان سے تعاون کریں ۔ ملاحظہ فرمائیے کہ خُدا کے لئے تعمیری کام کرنا پہلے دِل کا اور بعد میں ہاتھوں کا مُعاملہ ہے ۔ ”اپنے دِل کو ... لگاؤ ... اور خداوند خُدا کا مَقدِس بناؤ“۔

(۲) لاویوں کی تقسیم اور ذمہ داریاں ابواب ۲۳-۲۶

۲۳: ۱-۳ داؤد کے دَورِ حکُومت کے اختتام کے قریب تیس ۳۰ برس کے اور اُس سے زیادہ عُمر کے لاویوں کو گنا گیا۔ یعنی یہ وُہ عُمر تھی جب وُہ اپنی عملی خدمت کا آغاز کر سکتے تھے ۔

۲۳: ۴، ۵ ۳۸ ہزار آدمیوں کو چار گروہوں میں تقسیم کیا گیا۔ چوبیس ۲۴ ہزار آدمی ہیکل کے کام کی نگرانی پر مامُور ہُوئے ، چھ ۶ ہزار کو سردار اور مُنصِف بنایا گیا، چار ۴ ہزار دربان تھے ، اور چار ۴ ہزار کو ساز بجانے اور گیت گانے کے لئے مقرر کیا کہ وُہ خداوند کی مدح سرائی کریں ۔ خُدا کی یہ ہدایات نبیوں کی معرفت داؤد کو بتائی گئی تھیں (۲- تواریخ ۲۹ : ۲۵)۔

۲۳: ۶-۲۴ آیات ۶- ۲۳ میں پھر لاویوں کے نسب نامے دِئے گئے ہیں : جیرسُونی (آیات ۷-۱۱) ، قہاتی (آیات ۱۲- ۲۰) (جن میں موسیٰ اور ہارُون بھی شامل تھے جو لاویوں میں سب سے مشہُور تھے) اور مراری (آیات ۲۱- ۲۳) ۔

بعض ایک کہانتی کام کلّی طور پر ہارُون ... اور اُس کے بیٹوں کے لئے مخصوص تھے (آیت ۱۳) ۔ بخور جلانا، پاک مقام اور پاک ترین مقام میں خِدمت کرنا (پاک ترین مقام میں صِرف سردار کاہن ہی جا سکتا تھا) ، اور یہوواہ کے نام پر برکت دینا (گنتی ۶: ۲۳- ۲۷) ، یہ کام صِرف کاہنوں کے لئے مخصوص تھے ۔

۲۳: ۲۵-۲۷ اِس کے بعد لاویوں کے فرائض کی وضاحت کی گئی ہے ۔ چونکہ ہیکل خُدا کا مستقل گھر ہوگا، اِس لئے موسیٰ کے حکم کے مُطابق انہیں آئندہ خیمۂ اجتماع اور اُس کے سامان کو اُٹھانے کی ضرورت نہیں ہوگی ۔ داؤد نے اپنے آخری حُکم سے کام کرنے والوں کی عُمر کم کر کے بیس ۲۰ سال یا اِس سے زائد عُمر مقرر کر دی کیونکہ ہیکل میں خِدمت سرانجام دینے کے لئے زیادہ

افراد کی ضرورت تھی۔

۲۳: ۲۸-۳۲ ۶۰۰۰ منصفوں کو غالباً اسرائیل کے سارے علاقوں میں بھیج دیا، جبکہ دیگر لاوی ہیکل میں خدمت کرتے تھے۔ ہیکل میں کام پر ۲۴۰۰۰ نگرانوں کو مامور کیا گیا کہ وہ آیات ۲۸-۳۲ میں مذکور فرائض کی ادائیگی میں کاہنوں کی معاونت کریں۔

۲۴: ۱-۱۹ باب ۲۴ میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ لاویوں اور کاہنوں کی کس طرح گروہوں میں تقسیم کی گئی۔ کاہنوں کے بیس (آیات ۱-۱۹) اور لاویوں کے ۲۴ گروہ تھے (آیات ۲۰-۳۱)۔ ہر ایک گروہ کو باری باری ہیکل میں خدمت کرنی تھی۔ یوں ہر شخص کو ہر سال تقریباً دو ہفتوں کے لئے موقع مل جاتا تھا۔ زکریاہ (لوقا ۱: ۵) کا آٹھویں یعنی ابیاہ کے گروہ سے تعلق تھا (آیت ۱۰)۔

ہارون کے دو بیٹوں الیعزر اور اتمر کے گھرانوں پر کہانت مشتمل تھی۔ سولہ گروہوں کا الیعزر کے اور آٹھ گروہوں کا اتمر کے گھرانے سے تعلق تھا (آیت ۴)۔ اسرائیل کے قائدین داؤد اور صدوق اور ابیاتر کاہن کی موجودگی میں قرعہ ڈالا گیا اور سمعیاہ منشی نے نہایت محتاط طریقے سے نتائج کو درج کیا۔

۲۴: ۲۰-۳۱ لاویوں نے بھی داؤد اور سرداروں کی موجودگی میں قرعہ ڈالا۔ اس قرعے سے یہ تعین ہوتا تھا کہ ہر ایک شخص کس گروہ کے ساتھ مل کر خدمت کرے گا۔

۲۵: ۱-۷ باب ۲۵ میں لاوی کے دیگر بیٹوں یعنی گانے والوں اور بجانے والوں کا تقرر تقرر کیا گیا اور اس مقدس خدمت کے لئے اُن کے لئے نظام الاوقات ترتیب دیا گیا۔ یہ آسف (آیت ۲)، یدوتون (آیت ۳) اور ہیمان (آیات ۴، ۵) کے بیٹے تھے۔ ان ۲۸۸ لوگوں کو جھانجھ، ستار اور بربط کے ساتھ خداوند کے گھر میں گیت گانے کے لئے مقرر کیا گیا (آیات ۶، ۷)۔

۲۵: ۸-۳۱ جیسا کہ آیات ۸-۳۱ میں ظاہر کیا گیا ہے، قرعے کے حساب سے انہیں ۲۴ شفٹوں میں سیٹ کر دیا گیا۔

۲۶: ۱-۱۹ اس کے بعد قرعے سے اس امر کا تعین کیا گیا کہ کون، کون سے دروازے پر دربان ہوگا۔ یہاں ہم قورحیوں کے بارے میں پڑھتے ہیں (آیت ۱)۔ اُن کی ذمہ داری یہ تھی کہ وہ اُس دیدہ دلیری کی غلطی کو روکیں جس کا ان کے باپ نے ارتکاب کیا تھا (گنتی ۱۶ باب)۔ خدا کی راہیں ایسی ہیں۔ یہاں پھر عوبید ادوم کا ذکر ہے جس نے عزہ کی موت کے بعد عہد کے

صندُوق کو اپنے گھر میں رکھا تھا (۱۳: ۱۴)۔ خُدا اُس کی وفاداری کو نہیں بھولا تھا۔

آیت ۱۸ کا مطلب یہ ہے کہ ہیکل کے اُس دروازے پر جو شاہراہ کی طرف کُھلتا تھا چار ۴ دربان تھے اور دو ۲ دربان سڑک کے آخر میں پربار کی طرف (غالباً ایک صحن کی طرف جو ہیکل کے مغرب میں کُھلتا تھا)۔

۲۶: ۲۰-۲۸ بعض ایک لاویوں کو ہیکل کے خزانوں، مالِ غنیمت اور خُداوند کے حضُور گزرانی ہُوئی رضا کی قربانیوں کی مُحافظت کے لئے مقرر کیا گیا۔

۲۶: ۲۹-۳۲ لاویوں کے ایک تیسرے گروہ کو حاکم اور قاضی مقرر کیا گیا، ایک ہزار سات ۷ سو کو یردن کے مغرب میں اور دو ۲ ہزار سات ۷ سو کو جلعاد میں یردن کے مشرق کی طرف۔

ز- فوجی اور حکومتی قائدین (باب ۲۷)

۲۷: ۱-۱۵ لاویوں کی طرح فوج بھی گروہوں میں خِدمت کرتی تھی۔ چوبیس ۲۴ ہزار مرد ہر ماہ اپنے فرائض ادا کرتے تھے۔ تمام فوجی قائدین کو داؤد کے سُورماؤں کی فہرست میں درج کیا گیا ہے (باب ۱۱، اور ۲-سموئیل ۲۳ باب)۔

۲۷: ۱۶-۲۲ قبائل کی ترتیب وار خاکے کی صورت میں فہرست دی گئی ہے۔ پہلے تو لیاہ کے بیٹوں کو اُن کی مُناسب ترتیب سے پیش کیا گیا ہے: رُوبن، شمعون، لاوی، یہُوداہ، اِشکار اور زبولون۔ بعد ازاں راخل کے بیٹوں کا ذکر ہے: یُوسف (جس کی نمائندگی اُس کے بیٹے افرائیم اور منسّی کرتے ہیں) اور بنیمین۔ پھر بلہاہ کے بچّوں کا ذِکر کیا گیا ہے لیکن ترتیب وار نہیں: یعنی نفتالی اور دان۔ زلفہ کے بیٹوں (جد اور آشر) کے یہاں نام نہیں دِئے گئے۔

۲۷: ۲۳، ۲۴ داؤد کے حکم کے مُطابق بیس برس یا کم عُمر کے لوگوں کا گنتی میں اندراج نہیں کیا گیا۔ مردم شماری مکمل نہ ہو سکی کیونکہ یوآب کے اِس کام کو ختم کرنے سے پہلے خُدا کا غضب بھڑک اٹھا۔ شاید داؤد اپنے گناہ پر شرم سار تھا، اور اُس نے حکم دے دیا تھا کہ بدنصیب مردم شماری کے نتائج کو سرکاری دستاویزات میں درج نہ کیا جائے۔

۲۷: ۲۵-۳۴ داؤد کے بارہ ۱۲ عہدے داران تھے، جو اُس کے خانگی اُمور کے انچارج تھے۔ نیز اُس کے مشیر اور قریبی ساتھی تھے جو اُسے مشورے دیتے تھے۔ اخیتفل کی افسوس ناک

داستان کا ۲-سموئیل ۱۵ اور ۱۷ باب میں ذِکر ہُوا ہے۔ وُہ یوآب کی طرح اعلیٰ عہدے کا لیکن گھٹیا کِردار کا مالک تھا۔ حوسی، داؤد کا دوست کِس قدر اعلیٰ کِردار کا حامل تھا۔ اخیتفل خُود غرض اور اِبنُ الوقت تھا لیکن حوسی ایک بے لوث خادم تھا۔ دونوں نے جو بویا سو کاٹا (دیکھیں ۲-سموئیل ۱۵-۱۷)۔ دونوں بادشاہ کے خادم تھے لیکن دونوں کے مقاصد مختلف تھے۔ اِبنُ الوقت اپنے مفادات کے لئے کام کرتا ہے لیکن ایک صحیح خادم اپنے مالِک کی بے لوث خدمت کرتا ہے۔

ح۔ داؤد کے آخری ایّام ابواب ۲۸-۲۹

۲۸: ۱-۸ داؤد نے مختلف فِریقوں کے سرداروں، قبیلوں کے سرداروں اور عُہدے داروں کو یروشلیم میں فراہم کیا۔ ایک بار پھر اُس نے خداوند کے گھر کو بنانے کی اپنی خواہش کی وضاحت کی اور بتایا کہ اُسے کیوں اِس کی اجازت نہیں دی گئی۔ خُدا نے اُسے چُنا اور اسرائیل کا بادشاہ مقرر کیا۔ اُس نے اُس کے بیٹے سلیمان کو چُنا کہ وُہ اُس کا جانشین ہو۔ چونکہ خُدا نے داؤد کی سلطنت کو استحکام بخشا تھا، اِس لئے لوگوں کو بتایا گیا کہ وُہ جس طرح داؤد کی معرفت خُداوند کے حکم مانتے رہے ویسے ہی سلیمان کی معرفت خُداوند کے حکم کو مانیں۔

۲۸: ۹، ۱۰ اِس کے بعد داؤد اپنے بیٹے سے مخاطب ہُوا۔ آیت ۹ میں ایک حکم، ایک وعدہ اور ایک آگاہی ہے۔ حُکم: ”تُو اَے میرے بیٹے سلیمان، اپنے باپ کے خُدا کو پہچان اور پُورے دِل اور رُوح کی مستعدی سے اُس کی عبادت کر۔“ وعدہ: ”اگر تُو اُسے ڈھونڈے تو وُہ تجھ کو مِل جائے گا۔“ آگاہی: ”اگر تُو اُسے چھوڑے تو وُہ ہمیشہ کے لئے تجھے رد کر دے گا۔“ چُونکہ خُدا نے سلیمان کو مقرر کیا تھا کہ وُہ ہیکل کی تعمیر کرے، اِس لئے اُسے ہمّت باندھ کر کام کرنا تھا۔

۲۸: ۱۱-۱۹ لیکن مُوسیٰ کی طرح سلیمان کو بھی جو نمونہ غالباً رویا میں رُوح کی معرفت دیا گیا، اُسے اُس کے مُطابق ہیکل کو تعمیر کرنا پڑے گا۔ اِس میں انسانی تصوّرات اور اختراع کی کوئی گنجائش نہیں تھی، کیونکہ ہیکل مسیح کی مثیل ہے۔ داؤد نے سلیمان کو وُہ نقشہ دیا جو رُوح کے اِلہام سے اُس نے تیار کیا تھا۔ اُس نے ہیکل میں اِستعمال ہونے والی ہر ایک شَے کے لئے خام مال کا وزن بھی بتایا۔ اُنگر کے خیال کے مُطابق رتھ یعنی سونے کے کروبی کا غالباً یہ مطلب ہے ”وُہ کروبی جن پر خُدا تخت نشین ہے۔“

۲۸: ۲۰-۲۱ سلیمان کے پاس اب نقشہ تھا، سامان اکٹھا کیا جا چکا تھا۔ ہیکل کے خادموں، لاویوں سب کو ان کی ذمہ داریاں سونپ دی گئی تھیں۔ خُدا اُس کے ساتھ تھا اور وُہ اُسے ناکام نہیں ہونے دے گا۔ اِس لئے اُس کے باپ نے پھر اُسے تاکید کی کہ "ہمت باندھ اور حوصلے سے کام کر"۔

۲۹: ۱-۹ گو داؤد بادشاہ نے ہیکل کے کام کے لئے پہلے سے کافی سامان جمع کر لیا تھا، تاہم اُس نے لوگوں کو نمونہ دینے کے لئے اپنے نجی وسائل میں سے مزید سونا اور چاندی نذرانے کے طور پر دی اور لوگوں کو تاکید کی کہ وُہ فیاض دِلی سے دیں۔ اُنہوں نے دِل کھول کر نذرانے دئے جس سے وُہ خود بھی خُوش ہُوئے اور بادشاہ بھی۔

۲۹: ۱۰-۱۹ تب داؤد نے پرستش اور شکر گزاری کے لئے ایک نہایت پُرمعنی دُعا کی۔ اُس نے خُداوند کی تعریف کی کہ وُہی ہر طرح کی عزّت کے لائق ہے ... وہی بحیثیت سردار سبھوں سے ممتاز ہے، دولت اور عزت اُس کی طرف سے آتی ہے۔ اُس نے تسلیم کیا کہ وُہ اور اُس کی قوم خُداوند کو نذرانے دینے کے لائق نہیں، اور جو کچھ اُنہوں نے دیا ہے، وُہ اُس کی طرف سے اُنہیں مِلا ہے۔ اُس نے دُعا کی کہ اُس کے لوگوں کی موجُودہ عقیدت (دِل کی راستی آیت ۱۷) کی یہ خوبی ہمیشہ قائم رہے۔ ("خیال اور تصوّر میں یہ بات سدا جمائے رکھ" آیت ۱۸)، اور کہ وُہ اُس کے بیٹے کو کامل دِل عطا کرے کہ وُہ ہیکل کو تعمیر کرے (آیت ۱۹)۔

۲۹: ۲۰-۲۲ ا جب اُس نے جماعت کو دعوت دی کہ وُہ خداوند کو مُبارک کہے تو اُنہوں نے سر جُھکا کر خُداوند اور بادشاہ کے آگے سجدہ کیا۔ اگلے دِن اُنہوں نے تین ہزار جانوروں کی قربانی دی اور خُداوند کے حضُور کھایا پیا۔

۲۹: ۲۲ب - ۲۵ سلیمان کو "دُوسری بار" بادشاہ بنایا گیا۔ تب وُہ داؤد کی موت کے بعد تخت پر بیٹھا، اُس پر خُداوند کی برکت تھی اور اُس کی رعایا اُس کی مُطیع تھی۔ اُس کی جلالی بادشاہت ساری زمین پر مسیح کی ہزار سالہ بادشاہت کی حشمت کی تصویر پیش کرتی ہے۔

۲۹: ۲۶-۳۰ ۱-تواریخ کی کتاب داؤد کے دورِ حکومت کے مختصر سے خلاصے سے اختتام پذیر ہوتی ہے۔ "اُس نے نہایت بُڑھاپے میں (وُہ ستّر سال کا تھا) خوب عُمر رسیدہ اور دولت و عزّت سے آسُودہ ہو کر وفات پائی" (آیت ۲۸)۔

۲- تواریخ

"۲- تواریخ کی کتاب میں خُدا کے مشروط وعدوں پر مبنی اُس کی تادیب کو پیش کیا گیا ہے۔ ۴۲۷ برس کا دَور، یہوداہ کے انیس ۱۹ بادشاہوں پر محیط ہے۔ سات ۷ تو اچھے بادشاہ تھے جو داؤد کی مانند تھے، اور دس ۱۰ بُرے بادشاہ تھے جو اسرائیل یا یرُبعام کی مانند تھے۔ دو ۲ بادشاہ پہلے تو اچھے تھے لیکن بعد میں بُرائی کی طرف مائل ہو گئے یعنی سلیمان اور یوآس۔ یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ تادیب عدالت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔"

جان ہیڈ نگ

خاکہ

۱- سلیمان کی بادشاہت ابواب ۱-۹

ا- سلیمان کی پرستش، حکمت اور دولت باب ۱
ب- سلیمان کی ہیکل کے لئے تیاری، تعمیر اور مخصوصیت ابواب ۲-۷
نمایاں فرق کی وضاحت
ج- سلیمان اپنے سارے جاہ و جلال میں ۸:۱-۹:۲۸
د- سلیمان کی موت ۹:۲۹-۳۱

۲- سلطنت کی تقسیم باب ۱۰

۳- یہوداہ کی سلطنت ۱۱:۱-۳۶:۱۹

ا- رحبعام بادشاہ باب ۱۱، ۱۲
ب- ابیاہ بادشاہ باب ۱۳

ج- آسا بادشاہ ابواب ۱۴-۱۶
د- یہوسفط بادشاہ ابواب ۱۷-۲۰
ہ- یہورام بادشاہ باب ۲۱
و- اخزیاہ بادشاہ ۲۲: ۱-۹
ز- ملکہ عتلیاہ کا غاصبانہ قبضہ ۲۲: ۱۰-۲۳: ۲۱
ح- یوآس بادشاہ باب ۲۴
ط- اِمصیاہ بادشاہ باب ۲۵
ی- عُزّیاہ بادشاہ باب ۲۶
ک- یوتام بادشاہ باب ۲۷
ل- آخز بادشاہ باب ۲۸
م- حِزقیاہ بادشاہ ابواب ۲۹-۳۲
ن- منسّی بادشاہ ۳۳: ۱-۲۰
ص- امون بادشاہ ۳۳: ۲۱-۲۵
ع- یوسیاہ بادشاہ ابواب ۳۴-۳۵
ف- یہوآخز بادشاہ ۳۶: ۱-۳
ص- یہویقیم بادشاہ ۳۶: ۴-۸
ق- یہویاکین بادشاہ ۳۶: ۹، ۱۰
ر- صدقیاہ بادشاہ ۳۶: ۱۱-۱۹

۴- بابلی اسیری ۳۶: ۲۰، ۲۱

۵- خورس کا فرمان ۳۶: ۲۲، ۲۳

تفسیر

تواریخ کی دو کتابیں شروع شروع میں ایک ہی کتاب تھیں لیکن قاری کی سہولت کے پیشِ نظر اِسے دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ چنانچہ ۱-تواریخ میں جہاں بات ختم ہوتی ہے، ۲-تواریخ کی کتاب وہیں سے شروع کرتی ہے۔ اِس کی تقسیم نہایت خوبصورت انداز میں کی گئی ہے۔ یعنی نقطۂ تقسیم داؤد اور سلیمان کے ادوارِ حکومت کے درمیان ہے۔

۱-تواریخ ۲۹ باب میں داؤد نے سلیمان کو اپنا جانشین مقرر کیا۔ ۲-تواریخ میں داؤد کی نسل کا سلیمان سے لے کر بابلی اسیری سے یہودی بقیہ کی واپسی تک کا بیان ہے۔ ۱، ۲-سلاطین میں بھی تقریباً اُسی دَور کا بیان ہے، لیکن تواریخ کی کتاب میں یہوداہ کی سلطنت پر زور دیا گیا ہے۔ اسرائیل کے بادشاہوں کا صرف وہاں تک ذکر کیا گیا ہے جہاں تک ان کا یہوداہ کی تاریخ سے تعلق ہے۔ یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ تواریخ کی کتاب میں رُوحانی پہلو پر جبکہ سلاطین کی کتاب میں تاریخی پہلو پر زور دیا گیا ہے۔ گو دونوں کتابوں میں بیشتر مواد ایک جیسا ہے، تاہم تواریخ کی کتاب میں بعض مقامات پر ایسی تفصیلات دی گئی ہیں جو سلاطین کی کتاب میں موجود نہیں ہیں، کیونکہ تواریخ کی کتاب سلاطین کی کتاب کے بعد اور مختلف مقصد کے تحت لکھی گئی۔ ہم ان دونوں کتابوں میں بعض ایک اختلافات کی وضاحت کریں گے، لیکن سب کی وضاحت کرنا ناممکن ہے (دیگر کتابیں اسی مقصد کے لئے لکھی گئی ہیں)۔

۱- سلیمان کی بادشاہت ابواب ۱-۹

۱- سلیمان کی پرستش، حکمت اور دولت باب ۱

۱:۱-۳ ۱-سلاطین ۱-۳ ابواب میں بتایا گیا ہے کہ داؤد کی موت (۱-تواریخ ۲۹ باب) اور سلیمان کے بادشاہ بننے کے درمیانی عرصے میں کیا کچھ ہوا۔ ادونیاہ اور یوآب اقتدار کی کشمکش میں مارے گئے، جبکہ خدا کے کلام کے مطابق سلیمان اپنے باپ کے تخت پر متمکن ہوا (۱-تواریخ

۲۲ : ۹، ۱۰)۔

سلطنت کے حصول کے بعد سلیمان نے اپنے ماتحتوں کو فراہم کیا اور وہ جبعون کو جہاں خیمۂ اجتماع تھا ایک جلوس کی صورت میں گئے۔

۱: ۴-۶ داؤد عہد کے صندوق کو یروشلیم میں لے آیا (۱-تواریخ ۱۳-۱۵)، لیکن پیتل کا مذبح اور خیمۂ اجتماع کا باقی سامان ابھی تک جبعون میں تھا- سلیمان نے ایک ہزار سوختنی قربانیاں گزرانیں جو اُس کے باپ کے خدا یعنی یہوواہ سے اُس کی عقیدت کا اظہار تھا-

۱: ۷-۱۲ خداوند نے اُس رات اُس پر خواب میں ظاہر ہو کر اُس سے پوچھا کہ اُس کی سب سے بڑی خواہش کیا ہے (آیت ۷، ۱-سلاطین ۳: ۵)- سلیمان نے درخواست کی کہ اُسے اپنی قوم پر حکومت کرنے کے لئے حکمت اور معرفت عطا کی جائے- خدا اِس خواہش سے اِس قدر خوش ہُوا کہ اُس نے اُسے بے حساب مال و دولت اور عزّت کا وعدہ کیا- ایک طرح سے خدا ہر ایک ایمان دار پر ظاہر ہوتا اور اُس سے پوچھتا ہے کہ تُو کیا چاہتا ہے-

۱: ۱۳-۱۷ سلیمان یروشلیم کو لوٹا- اُس کے دورِ حکومت میں بہت خوشحالی تھی- اِن آیات میں اُس کے رتھوں، گھڑ سواروں، رتھوں کے شہروں، سونے چاندی، دیوداروں اور گھوڑوں کا ذکر کیا گیا ہے- لیکن جیسا کہ عموماً ہوتا ہے، یہ خوش حالی بالآخر اُس کی ناکامی اور زوال کا باعث بنی-

ب- سلیمان کی ہیکل کے لئے تیاری، تعمیر اور مخصوصیت ابواب ۲-۷

۲: ۱، ۲ سلیمان نے ہیکل کی تعمیر کی تیاری کے لئے ستر ہزار لوگوں کو چُنا کہ وہ بوجھ اُٹھائیں، اسّی ہزار پتھر کاٹنے والے اور تین ہزار چھ سو نگران مقرر کئے-

۲: ۳-۱۰ تب اُس نے صور کے بادشاہ حیرام کو مدد کے لئے پیغام بھیجا، جس نے داؤد کے شاہی محل کے لئے دیودار کی لکڑی مہیا کی تھی- اِسی منصوبے کی رُوحانی اہمیت کو بیان کرنے کے بعد سلیمان نے خصوصی طور پر ماہر کاریگر مانگے تاکہ وہ اُن کاریگروں کے ساتھ کام کریں جنہیں داؤد نے اُجرت پر لیا تھا اور اُس نے عمارتی لکڑی بھی مانگی- سلیمان نے وعدہ کیا کہ اُس کی طرف سے دی گئی اِمداد کا خاطر خواہ معاوضہ دے گا- اصل رقم کے بارے میں کچھ اختلاف ہے-

نمایاں فرق کی وضاحت

۲-تواریخ کی تفسیر کرتے ہُوئے ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ اِس کتاب اور ۱-۲ سلاطین کے متوازی بیانات میں کُچھ واضح فرق نظر آتے ہیں۔ اگر ہم اِس فرق کو نظر انداز کر دیں تو ہم اپنے قارئین سے اِنصاف نہیں کرتے۔ دُوسری طرف اگر ہم ان اختلافات پر زیادہ زور دیں تو کلام پر اعتماد کو ٹھیس پُہنچے گی۔ یقیناً ہم یہ قدم نہیں اُٹھانا چاہتے۔ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ نمایاں اِختلافات کو سامنے لائیں خواہ ہم اِن سب کا حل نہ بھی پیش کر سکیں۔ اِس کے ساتھ ساتھ ہم یہ بھی واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ ان سے کتابِ مقدّس کا الہامی ہونا کسی طرح سے بھی متاثر نہیں ہوتا۔ ہمارا ایمان ہے کہ بائبل کے قلمی نُسخے خُدا کے الہام سے لِکھے گئے اور کہ یہ خُدا کا لاخطا کلام ہے۔

ہم اِن مسائل پر ذیل میں تبصرہ کرتے ہیں۔ یُوں بظاہر متضاد تفصیلات کی تکنیکی بحث سے تفسیر کی روانی میں کِسی طرح کی رُکاوٹ حائل نہیں ہوگی۔ دُوسری طرف ہمیں موقع ملے گا کہ مسائل کی آزادانہ، مگر اِختصار سے تحقیق و تفتیش کر سکیں۔ مثلاً:

(۲ : ۳ - ۱۱): حیرام کو سلیمان نے کِتنا کچھ دیا؟ ۱-سلاطین ۵ : ۱۱ میں ایک رقم دی گئی ہے، جبکہ ۲-تواریخ ۲ : ۱۰ میں ایک فرق رقم کا ذِکر ہے۔ ۱-سلاطین میں حیرام کے گھرانے کو شخصی انعام کا ذِکر ہے، جبکہ ۲-تواریخ ۲ : ۱۰ میں حیرام کے کارِندوں کی اُجرت کا ذِکر ہے جو سلیمان کے لئے لکڑی کاٹ رہے تھے۔

(۲ : ۱۱ - ۱۶): حورام کی ماں کون تھی؟ ۲-تواریخ ۲ : ۱۴ میں کہا گیا ہے کہ اُس کا دان کے قبیلے سے تعلق تھا جبکہ ۱-سلاطین میں بیان ہے کہ وُہ نفتالی کے قبیلے کی ایک بیوہ تھی۔ اِس کا جواب یہ ہے کہ وُہ دان کے قبیلے سے تھی جِس کا پہلا شوہر نفتالی کے قبیلے سے تھا۔ چنانچہ وُہ نفتالی تھی۔ اُس کے دُوسرے شوہر کا تعلق صُور کے شہر سے تھا۔

(۲ : ۱۷ - ۱۸): ہیکل کے منصوبے میں کتنے نِگران تھے، ۳٬۶۰۰ (۲ : ۱۸) یا ۳٬۳۰۰ (۱-سلاطین ۵ : ۱۶)؟ اِس مسئلے کے حل کے لئے دُو اَور اہم حوالوں پر غور کرنا ضرُوری ہے۔ ۲-تواریخ ۸ : ۱۰ میں لِکھا ہے کہ سلیمان کے مُقرر کردہ ۲۵۰ منصب دار تھے جو کام کی نگرانی کرتے تھے۔ اِس تعداد کو ۳٬۶۰۰ ناظروں (۲ : ۱۸) میں جمع کریں تو یہ کُل تعداد ۳٬۸۵۰ بنے گی۔ ۱-سلاطین ۹ : ۲۳ میں سلیمان کے منصب داروں کی تعداد ۵۵۰ بیان کی گئی ہے۔ اِس تعداد

کو ا-سلاطین ۵:۱۶ میں مذکور ناظروں میں جمع کریں، تو بھی یہ کُل تعداد ۳،۸۵۰ بنے گی۔ چنانچہ دونوں کتابوں میں منصب داروں اور ناظروں کی تعداد ایک ہی ہے۔ تناسب کو مُختلف اعداد میں بیان کیا گیا ہے۔ اصطلاح "منصب دار" فوجی یا سیاسی عُہدے داروں کو ظاہر کرتی ہے، جبکہ اِصطلاح "ناظر" کاریگر سٹاف کو ظاہر کرتی ہے (یعنی یہ سپرنٹنڈنٹ یا فورمین تھے)۔

(۳:۱-۴) : کیا اُسارے کی اونچائی ۱۲۰ بالشت (۳:۴) یا ۳۰ بالشت تھی (ا-سلاطین ۶:۲)؟ یوسیفس اور بعض دیگر لوگوں کا خیال ہے کہ ۱۲۰ بالِشت ہی اُونچائی تھی۔ میتھیو پول کا خیال ہے کہ ۱۲۰ بالشت کا حوالہ ایک چھوٹے بُرج کے لئے دیا گیا ہے۔

(۳:۱۴-۱۷) : کیا ہیکل کے سامنے کے ستُون، ۳۵ بالِشت بلند تھے (۳:۱۵) یا ۱۸ بالِشت (ا-سلاطین ۷:۱۵؛ یرمیاہ ۵۲:۲۱)؟ مُلاحظہ فرمائیے کہ ا-سلاطین میں خُصوصی طور پر ہر ایک ستون کی بُلندی کو بیان کیا گیا ہے، جبکہ آیت ۱۵ کے حاشیے میں لکھا ہے کہ ستُون ۳۵ بالشت لمبے تھے (یعنی ملا کر)۔ دُوسرے لفظوں میں ۳۵ بالشت ستونوں کی مجمُوعی لمبائی تھی، جنہیں ایک ٹکڑے میں ڈھالا گیا اور پھر اُسے دُو۲ حصّوں میں کاٹ لیا گیا۔ یُوں دونوں ستُونوں میں سے ہر ایک کی لمبائی ۱۸ بالِشت ہو جائے گی۔

(۴:۱-۲۲) : ۴:۲ میں پیتل کے مذبح کا ناپ بعض اوقات اِس بات کو ثابت کرنے کے لئے پیش کیا جاتا ہے کہ بائبل میں غلطیاں ہیں۔ اگر قُطر ۱۰ بالِشت (۱۸۰ انچ) تھا تو محیط ۱۸۰ گُنا پائی (۳ء۱۴ = π) یعنی تیس۳۰ بالِشت (۵۴۰ انچ) کے بجائے ۵۶۵ء۴۹ انچ ہوگا۔ یہ مشکل یُوں حَل ہو جاتی ہے کہ پیتل کے مذبح کی موٹائی ۴ انچ تھی۔ آیت ۲ میں بیرُونی قُطر اور اندرُونی محیط کو بیان کیا گیا ہے۔ اگر پائی (۳ء۱۴) کو ۱۷۲ سے ضرب دیں تو یہ ۵۴۰ء۳۶ انچ بنے گا، جو اِنچوں کے حساب سے تمن میں ۳۰ بالشت کے قریب ہوگا۔

پیتل کے مذبح میں کتنا پانی سما سکتا تھا۔ کیا ۲۰۰۰ بَت (ا-سلاطین ۷:۲۶) یا ۳،۰۰۰ بَت (۴:۵)؟ جواب ہے دونوں۔ ۲۰۰۰ بَت غالباً عموماً سمائی ہوتی تھی، لیکن لبریز کرنے سے اِس میں ۳،۰۰۰ بَت پانی سما سکتا تھا۔

(۸:۱۷-۱۸): کیا سلیمان کو اوفیر سے ۴۵۰ قنطار (۸:۱۸) یا ۴۲۰ قنطار (ا-سلاطین ۹:۲۸) سونا مِلا؟ عین ممکن ہے کہ بعد ازاں کاتِب نے عبرانی عَدد ۲، اور ۵ کو خلط ملط کر دیا ہو کیونکہ اِن کی شکل ایک دُوسرے سے مِلتی ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ۳۰ ہزار

قنطار رسد اور مزدوری کے لئے ادا کر دیا گیا، اس لئے یہ فرق ہے۔

(۹: ۱۳-۲۸) : ترسیس کا نام عام معنوں میں اُن علاقوں کے لئے اِستعمال کیا گیا ہے جن کا دھاتوں کو ڈھالنے سے تعلق تھا۔ عہدِ عتیق میں یہ ایک دُور کے مُلک کے لئے مستعمل ہوا جو دھاتوں کے لحاظ سے بہت امیر تھا۔ اکثر عُلما کا خیال ہے کہ ترسیس نام کا جنوب مغربی سپین میں ایک شہر ترتیسُس سے تعلق ہے جو چاندی، تانبے اور سیسے کے لحاظ سے بہت امیر ہے۔ شاید ترسیس کے جہازوں کا مطلب گہرے سمندر میں سفر کرنے والے وہ جہاز ہوں جو صاف کی ہوئی دھاتوں کو لاتے تھے، اور ضروری نہیں کہ اِس کا تعلق سپین سے تجارت کے ساتھ ہو۔

(۹:۱۳-۲۸) : کیا سلیمان کے پاس اپنے گھوڑوں کے لئے ۴۰۰۰ تھان تھے (آیت ۲۵) یا ۴۰،۰۰۰ (۱-سلاطین ۴: ۲۶) تھے؟ NASB ترجمے کے حاشیے میں اِس امر کی نشان دہی کی گئی ہے کہ ایک قدیم نسخے میں ۱-سلاطین ۴: ۲۶ میں ۴۰،۰۰۰ کا عدد لکھا ہے۔ چونکہ صِرف ۱۲،۰۰۰ گھڑسوار تھے، اِس لئے ۱-سلاطین میں اتنی بڑی تعداد، کاتب کی غلطی ہو گی۔

(۱۳: ۱-۳) : ابیاہ کی ماں میکایاہ اوری ایل کی بیٹی تھی (۱۳: ۲)۔ لیکن ۲-تواریخ ۱۱: ۲۰ میں لکھا ہے کہ معکہ ابی سلوم کی بیٹی تھی۔ یہودی مؤرخ یوسیفس ہمیں بتاتا ہے کہ اوری ایل ابی سلوم کا داماد تھا اور وہ میکایاہ یا معکہ (ایک ہی شخصیت کے دو نام) کا باپ تھا۔ یوں میکایاہ اوری ایل کی بیٹی اور ابی سلوم کی نواسی لگتی ہے (عبرانی لفظ بیٹی کا مطلب پوتی یا نواسی بھی ہو سکتا ہے)۔

(۱۴: ۳-۸) : ۲-تواریخ ۱۴: ۳ اور ۱۴: ۵ میں بیان ہے کہ آسا نے اونچے مقام ڈھا دِئے، لیکن ۱۵: ۱۷ میں لکھا ہے کہ اُس نے نہ ڈھائے۔ اِن دونوں میں سے کون سا بیان درست ہے؟ دونوں بیانات درست ہیں۔ بعض ایک اونچے مقامات بت پرستی کے لئے مخصوص تھے، جبکہ بعض ایک یہوواہ کی پرستِش کے لئے (مثلاً ۱-سلاطین ۳: ۲)۔ بعض عُلما کا خیال ہے کہ آسا نے صرف بُت پرستی کے اُونچے مقامات ڈھائے۔

کیل کے خیال میں دُوسری آیت کا یہ مطلب ہے کہ بادشاہ اپنی اصلاحات کو پُورے طور پر عملی جامہ پہنانے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ رالِنسن کا یہ نظریہ ہے کہ مذکورہ بالا آیات کا مُختلف اوقات سے تعلق ہے۔ آسا نے اپنے دورِ حکُومت کے اوّلین ایّام میں بڑی سختی سے بُت پرستی کو دبایا، لیکن آخری ایام میں جب اُس کا اپنا کردار بھی بگڑ چکا تھا، اُس نے بت پرستی کی پھر سے اِجازت دے دی۔

(۱۵: ۱۶-۱۹): بعض مقامات پر سیاق و سباق کے تحت 'ماں' کے لئے عبرانی لفظ کا مطلب دادی یا نانی ہو سکتا ہے، جیسا کہ یہاں ہے ۔

(۲۰: ۱-۶): عبرانی زبان میں ارآم کے لئے لفظ، ادوم کے ہجوں کی مانند ہے ۔ یہاں بھی کاتب کی غلطی ہوگی ۔

(۲۲: ۱-۹): ۲-تواریخ ۲۲: ۲ میں مسوراہی متن کے مطابق لکھا ہے کہ اخزیاہ ۴۲ برس کا تھا جب وہ حکومت کرنے لگا ۔ لیکن ۲-سلاطین ۸: ۲۶ میں لکھا ہے کہ وہ ۲۲ سال کا تھا ۔ یہ چھوٹی عمر درست لگتی ہے کیونکہ اس کے باپ کی عمر چالیس۴۰ برس تھی جب وہ مرا ۔ "بیالیس۴۲ سال عمر"، یقیناً کاتب کی غلطی ہوگی ۔

(۲۴: ۴-۱۴): کیا نقدی اکٹھی کرنے کا صندوق دروازے کے باہر (۲۴: ۸) رکھا تھا، یا یہ مذبح کے پاس رکھا گیا تھا (۲-سلاطین ۱۲: ۹)؟ بعض ایک مفسرین کا خیال ہے کہ دو۲ صندوق تھے، ایک دروازے کے باہر اور دوسرا مذبح کے پاس ۔ لیکن بعض لوگوں کا یہ نظریہ ہے کہ صندوق صرف ایک ہی تھا لیکن یہ کبھی ایک جگہ اور کبھی دوسری جگہ رکھ دیا جاتا تھا ۔

(۲۴: ۴-۱۴): ۲-سلاطین ۱۲: ۱۳ میں لکھا ہے کہ جمع شدہ نقدی میں سے ہیکل کے ظروف نہ بنائے گئے، لیکن ۲- تواریخ ۲۴: ۱۴ میں لکھا ہے کہ زائد نقدی سے ظروف بنائے گئے ۔ ۲-سلاطین میں یہ کہا گیا ہے کہ گھر کی مرمت کے لئے کاریگروں کو دیا گیا، جبکہ تواریخ کی کتاب میں یہ بتایا گیا ہے کہ اس کے بعد زائد نقدی کا کیا استعمال کیا گیا ۔

(۲۴: ۲۰-۲۷): ۲۴: ۲۰ میں بتایا گیا ہے کہ زکریاہ یہویدع کا بیٹا تھا ۔ لیکن ہمارے خداوند نے کہا کہ وہ برکیاہ کا بیٹا تھا (متی ۲۳: ۳۵) ۔ ایک اور زکریاہ جس کے نام سے ایک کتاب منسوب ہے، اس کے لئے بتایا گیا ہے کہ وہ برکیاہ کا بیٹا تھا ۔ ایک ممکنہ تشریح درج ذیل ہے: ۲-تواریخ ۲۴ باب میں مذکور زکریاہ، یہویدع کا پوتا اور برکیاہ کا بیٹا تھا ۔ عبرانی محاورے کے تحت بیٹے کا مطلب پوتا بھی ہے ۔ جس زکریاہ نے کتاب لکھی وہ بھی برکیاہ کا بیٹا تھا، لیکن وہ مختلف برکیاہ تھا ۔ عہدِ عتیق کے ایام میں یہ دونوں عام نام تھے ۔

(۲۸: ۱-۴): آخز جب مرا، اگر وہ اس وقت ۳۶ برس کا تھا (۲۸: ۱) تو اس حساب سے اس کی عمر صرف گیارہ۱۱ سال کی تھی جب صِدقیاہ پیدا ہوا (۲۹: ۱)، یا ایک اور بیان کے مطابق وہ پندرہ۱۵ برس کا تھا ۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ آخز گیارہ۱۱ سال کی عمر میں ایک بچے

کا باپ ہو سکتا تھا، لیکن پندرہ ۱۵ سال کی عُمر میں تو اُس کا باپ ہونا بالکل یقینی ہے۔ لیکن بعض دُوسرے لوگوں کا یہ نظریہ ہے کہ یہاں کاتب کی غلطی کا امکان ہے۔ سادہ سی بات تو یہ ہے کہ ہمارے پاس اِس قدر معلُومات نہیں کہ ہم آخز کی جدول کے مسئلہ کو حل کر سکیں۔

(۲۸: ۱۶-۲۷): ۲-سلاطین ۱۶: ۲۰ میں لکھا ہے کہ آخز کو اُس کے باپ دادا کے ساتھ دفن کیا گیا، جبکہ ۲-تواریخ ۲۸: ۲۷ میں لکھا ہے کہ اُسے بادشاہوں کی قبروں میں دفن نہ کیا گیا۔ دونوں بیانات درست ہیں۔ وُہ اپنے باپ دادا کے ساتھ سو گیا اور اُسے اُن کے ساتھ دفن کر دیا گیا (یعنی یروشلیم شہر میں)، لیکن اُسے شاہی قبرستان میں دفن نہ کیا گیا۔

(۳۵: ۲۰-۲۴): کیا یوسیاہ نے یروشلیم میں وفات پائی (۳۵: ۲۴) یا مجدو میں (۲-سلاطین ۲۳: ۲۹)؟ مجدو کی جنگ میں اُسے مہلک زخم لگا اور سلاطین کی کتاب میں لکھا ہے کہ وُہ وہاں مرا کیونکہ اُسے وہاں مُہلک زخم لگا۔ تواریخ کی کتاب میں خصُوصی طور پر بیان کیا گیا ہے کہ اُس نے درحقیقت یروشلیم میں وفات پائی۔ آج کل ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ کوئی شخص کار کے حادثے میں مر گیا، حالانکہ وُہ کچھ دیر کے بعد ہسپتال میں مَرا۔ ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ حادثہ اُس شخص کی موت کا سبب تھا، حالانکہ یہ وُہ جگہ نہیں جہاں اُس نے دَم دیا۔

(۳۶: ۹، ۱۵): آیت ۹ میں لکھا ہے کہ یہویاکین آٹھ ۸ سال کا تھا جب وُہ بادشاہ بنا جبکہ ۲-سلاطین ۲۴: ۸ میں لکھا ہے کہ وُہ اٹھارہ ۱۸ برس کا تھا۔ بلاشُبہ آیت ۹ میں کاتب کی غلطی ہے کیونکہ یہویاکین کی بیویاں تھیں، جب اُس نے بابلیوں کے سامنے ہتھیار ڈالے اور یہ اُس کے تخت نشین ہونے کے چند ماہ بعد وقُوع پذیر ہُوا (۲-سلاطین ۲۴: ۱۵)۔ بعض ایک عبرانی نُسخوں، ہفتادی ترجمہ اور ارامی تراجم میں ۱۸ سال عمر لکھی ہے۔

بہُت سے فرق کاتب کی غلطیوں کی وجہ سے ہیں۔ اگر کاتبوں نے کئی صدیوں کے دوران، بائبل کو بار بار نقل کرتے ہُوئے چھوٹی موٹی غلطیاں کیں تو ہمیں اُن سے ہرگز حیران نہیں ہونا چاہیئے۔ حتیٰ کہ آج کل بھی یہ ممکن نہیں کہ کوئی کتاب کُلّی طور پر کتابت کی غلطیوں سے پاک ہو۔

شاید کوئی شخص یہ سُوال کرے "اگر خُدا نے بائبل کے اصلی مُصنّفین کی راہنمائی کی کہ وُہ غلطیوں سے پاک الہامی کتابوں کو لکھیں، تو اُس نے کاتبوں اور نقل نویسوں کو کیوں توفیق نہ دی کہ وُہ غلطیوں سے پاک اِن کتابوں کو نقل کریں؟" اِس کا جواب یہ ہے کہ وُہ ایسا کر سکتا تھا، لیکن اپنی حکمت سے اُس نے ایسا نہ کیا۔ تاہم ضرُوری نقطہ یہ ہے کہ کتابت کی چھوٹی چھوٹی

غلطیوں (عموماً ناموں کے ہجے اور تعداد کے سلسلے میں) کے باوجود، دورِ حاضر میں ہمارے پاس بائبل مقدس، خدا کا کلام ہے۔ چھوٹی چھوٹی تفصیلات کی غلطیوں کے مسائل بائبل کے عقائد کو متاثر نہیں کرتے۔ ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ جب ہمارا خداوند اِس دُنیا میں تھا، اُس نے عہدِ عتیق کا ایڈیشن (اصلی نسخوں کو نہیں) استعمال کیا اور اُس نے اِس متن کا خدا کے کلام کے طور پر اقتباس کیا۔ ہم دورِ حاضر کے مشہور تراجم کو اِسی اعتقاد کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں کہ یہ خدا کا کلام ہیں۔

۲: ۱۱-۱۶ حیرام نے سلیمان کو جو تحریری بیان بھیجا، ظاہر کرتا ہے کہ اُس نے دلی اور رُوحانی طور پر تسلیم کیا کہ یہ ایک نہایت اہم کام ہے۔ اُس نے لکھا کہ وُہ حورام کو بھیج رہا ہے جو بہت اعلیٰ صلاحیتوں کا مالک ہے۔ اُس نے یہ بھی وعدہ کیا کہ وُہ گندم، جو، تیل اور مے کے بعد لبنان سے لکڑی بھیجے گا۔ عمارتی لکڑی بیڑے بنوا کر بحیرۂ روم میں سے یافا تک پہنچائی گے، اور وہاں سے خشکی کے راستے انہیں یروشلیم میں پہنچایا جائے گا۔

۲: ۱۷، ۱۸ ۱۵۳,۰۰۰ پردیسی وُہ کنعانی تھے جنہیں اسرائیلی ہلاک کرنے سے قاصر رہے تھے۔ اب انہیں جبری مشقت کے لئے استعمال کیا گیا۔

۳: ۱-۴ بہت زیادہ منصوبہ بندی اور تیاری کے بعد بالآخر سلیمان کی حکومت کے چوتھے سال میں تعمیر کا کام شروع ہوا۔ ۱۵۰,۰۰۰ سے زائد مزدوروں، اور اَن گنت وسائل سے اِس عظیم منصوبے کی تکمیل میں سات سال لگے۔

کوہِ موریاہ پر بنیادیں کھودی گئیں۔ یہ ہیکل ۹۰ فٹ لمبی، تیس ۳۰ فٹ چوڑی اور ۴۵ فٹ اونچی تھی (۱- سلاطین ۶ باب ملاحظہ فرمائیے جہاں مزید تفصیلات دی گئی ہیں)۔ اندازاً یہ خیمۂ اجتماع سے دُوگنا بڑی تھی اور اس کے ساتھ تیس ۳۰ فٹ لمبا برآمدہ تھا۔

۳: ۵-۹ بڑے فرش پر ہیکل کے اندرونی حصے کو دُو کمروں میں تقسیم کیا گیا۔ دو ۲ کمروں میں سے ایک تو بڑا تھا دُوسرا نسبتاً چھوٹا تھا۔ یہ پاک ترین مقام تھا۔ یہ عمارت پتھر کی بنی ہُوئی تھی۔ ہیکل کے اندر صنوبر کی لکڑی لگی ہوئی تھی اور اُس پر سونا منڈھا ہُوا تھا۔ اِس پر بہت خوبصورت نقوش بنے ہُوئے تھے اور اِس پر قیمتی پتھر جڑے ہوئے تھے۔ ہیکل کے اندر سونا ہی سونا دِکھائی دیتا تھا، جو الوہیت کی علامت ہے اور یہ خدا کے جلال

کی تصویر کو پیش کرتا تھا جو اِس مقام کو معمور کرتا تھا۔

۳: ۱۰-۱۳ پاک ترین مقام میں دو کروبی بھی تھے (یہ ان دو کروبیوں کے علاوہ تھے جو عہد کے صندوق کے سر پوش پر تھے)۔ ان دونوں کے پر پورے پاک ترین مقام کی چوڑائی میں پھیلے ہوئے تھے۔ عہد کے صندوق کو بعد ازاں ان کے نیچے رکھا گیا (۵: ۷)۔ کروبی، روحانی وجود ہیں جن کا اکثر کتابِ مقدس میں ذکر ہے۔ دیواریں (آیت ۷) اور پردہ (آیت ۱۴) اِن سے مزین تھے۔ یہ اِس بات کی علامت تھے کہ وہ مسلسل خدا کی خدمت پر مامور ہیں۔ ہیکل اور خیمۂ اجتماع خدا کی حقیقی سکونت گاہ یعنی آسمان کے مثیل تھے، جہاں دکھائی نہ دینے والا آسمانی لشکر دن رات خدا کی پرستش اور اُس کی تعریف کرتے ہیں (عبرانیوں ۸: ۵)۔ وہ مسیح کے مثیل تھے جن میں فی الحقیقت خدا "سکونت" کرتا تھا (۲: ۱۹)۔

۳: ۱۴-۱۷ خیمۂ اجتماع کی طرح، ایک پردہ دونوں کمروں میں حدِ فاصل تھا۔ ہیکل کے کمروں کے دروازے (آیت ۷) بھی تھے۔ دو ستون جن پر تاج اور ایک سو آرائشی انار تھے ہیکل کے سامنے قائم کئے گئے تھے۔ دائیں طرف کے ستون کا نام یاکین (وہ قائم کرے گا) اور بائیں طرف کے ستون کا نام بوعز رکھا جس کا مطلب ہے (اُس میں قوت ہے)۔

۴: ۱-۲۲ دھاتوں میں سے ہیکل میں زیادہ تر پیتل اور سونے کا استعمال کیا گیا۔ باب ۴ میں مختصراً اُس سامان کی فہرست دی گئی ہے جو اِن دھاتوں سے تیار کیا گیا۔ سوختنی قربانی کے مذبح، بڑے حوض اور اُس کو تھامنے والے بیلوں (آیات ۲-۵، ۱۰)، دس حوضوں (آیت ۶)، دروازوں کو منڈھنے کے لئے (آیت ۹)، مختلف برتنوں (آیات ۱۱، ۱۴-۱۸)، دونوں ستونوں اور اُن کے اُوپر تاجوں (آیات ۱۲، ۱۳) کے لئے پیتل استعمال کیا گیا۔ یہ سب سکات اور صریدا کے درمیان چکنی مٹی میں ڈھالے گئے (آیت ۱۷)۔

سلیمان نے پاک مقام کے دس شمع دانوں (آیات ۷، ۲۰)، نذر کی روٹی کے لئے دس میزوں (آیات ۸، ۱۹)، سونے کی قربان گاہ (آیت ۱۹)، مختلف برتنوں (آیات ۸، ۲۱، ۲۲) اور پاک مقام اور پاک ترین مقام کو منڈھنے کے لئے سونا استعمال کیا (آیت ۲۲)۔ سونا زیادہ تر ہیکل کے اندر کی چیزوں کے لئے، اور پیتل، ہیکل کے باہر کے سامان اور چیزوں کے لئے استعمال کیا گیا۔

سوائے عہد کے صندوق کے ہیکل کا سارا سامان سلیمان نے بنوایا۔ عہد کا صندوق خیمۂ اجتماع سے لایا گیا۔

۵: ۱-۱۰ ہیکل کا کام مکمل ہو گیا (آیت ۱، بمقابلہ ۱-سلاطین ۸ باب)۔ آیات ۲-۱۰ میں بتایا گیا ہے کہ سامان خیمۂ اِجتماع سے ہیکل میں لایا گیا۔ عہد کے صندُوق کو پاک ترین مقام میں رکھا گیا۔ شاید دُوسری چیزیں مثلاً عُودسوز، اور نذر کی روٹیوں کی میز، اِس وقت خزانے میں رکھ دی گئیں، کیونکہ انہیں سلیمان کی ہیکل میں استعمال نہ کیا گیا۔

لاوی جو عہد کے صندوق کو اُٹھاتے تھے کاہن تھے (آیات ۴، ۷)۔ اُنہوں نے عہد کے صندُوق کو کروبیوں کے بازُوؤں کے نیچے رکھ دیا (آیات ۷، ۸)۔ خرُوج ۲۵: ۱۵ کے مُطابق لازم تھا کہ چوبیں عہد کے صندُوق کے ساتھ رہیں۔ ۱-سلاطین ۸: ۸ کے مُطابق چوبوں کے سرے پاک مقام سے دِکھائی دیتے تھے۔ اِس وقت عہد کے صندُوق میں پتھر کی دو لوحیں ہی تھیں۔

۵: ۱۱-۱۴ آیت ۱۱ب "سب کاہن ۰۰ باری باری خدمت نہیں کرتے تھے"۔ اِس کا مطلب ہے کہ جو کاہن اُس دِن حاضر تھے، خِدمت میں شریک ہُوئے، نہ کہ صِرف اُس وقت جب اُن کی باری ہوتی تھی۔

جب لاوی اور کاہن مذبح کے مشرقی کنارے پر کھڑے خُداوند کی رحمت اور بھلائی کے لئے اُس کی حمد کر رہے اور اُس کا شُکر ادا کر رہے تھے تو ہیکل خُدا کے جلال سے معمُور ہو گئی اور کاہن خِدمت کے لئے اندر نہ ٹھہر سکے۔

۶: ۱-۱۱ سلیمان نے مخصُوصیت کی دُعا میں خُداوند سے مُخاطب ہونے سے پیشتر لوگوں کو یاد دلایا کہ اِسرائیل کی قدیم تاریخ میں خُداوند نے کسی شہر کو مذہبی مرکز نہیں بنایا تھا، اور نہ ہی کسی شخص کو بادشاہ بنایا تھا (یہ سچ ہے کہ سموئیل اور دُوسرے راہنما تھے، لیکن اُن کے پاس مُطلق العنان اختیارات نہ تھے)۔ لیکن وہ وقت آیا جب خُدا نے یروشلیم کو اپنا شہر مُنتخب کیا اور داؤد کو اِسرائیل پر بادشاہ مقرر کیا۔ داؤد کی خواہش تھی کہ وُہ ہیکل کو تعمیر کرے لیکن اُس کی اِس نیک تمنّا کو اُس کے ایک بیٹے نے پایۂ تکمیل تک پہنچایا اور اب یہاں سلیمان خُدا کی وفادار گواہی کے طور پر کھڑا تھا۔

۶: ۱۲، ۱۳ باب ۶ کا مرکزی حِصّہ مخصُوصیت کے لئے سلیمان کی دُعا ہے (آیات ۱۲-۴۲)۔ یہ بائبل میں سب سے لمبی دُعا ہے اور یہ شُکر گزاری اور مناجات سے بھرپُور ہے۔ اُس نے ہیکل کے صِحن میں ایک منبر کے اوپر کھڑے ہو کر اپنے ہاتھ اُٹھائے اور دعا کی۔ شُکر گزاری

کے بہت سے اسباب تھے۔ خُداوند کے فضل سے دلیری پاکر اُس نے بہت سی باتوں کے لئے مناجات بھی کی۔

۶:۱۴-۱۷ سلیمان نے سب سے پہلے اِسرائیل کے تخت کے لئے دُعا کی۔ خُدا نے داؤد کے ساتھ کئے ہُوئے وعدے کو پورا کیا۔ بادشاہ نے دُعا کی کہ اُس کی وفاداری جاری رہے۔

۶:۱۸-۲۱ اِن چار جُملوں میں پُوری دُعا کا خُلاصہ ہے۔ اِس کے بعد الفاظ "سُن لے" اور "مُعاف کر" کے اظہار سے ایک سادہ سے خیال کی توسیع ہے (آیت ۲۱)۔

۶:۲۲-۲۳ اِس کے بعد سلیمان درخواست کرتا ہے کہ خُداوند مذبح پر کھائی ہُوئی قسم سُنے اور انصاف کرے۔

۶:۲۴-۲۵ تب وُہ اُس گناہ کی معافی کے لئے اِلتجا کرتا ہے، جو اسرائیل کے لئے اُس کے دشمنوں کے ہاتھوں شکست دِلانے کا باعث بنے۔

۶:۲۶-۲۷ وُہ اِلتجا کرتا ہے کہ اگر گناہ کے باعث خشک سالی ہو، تو خُداوند بارش بھیجے۔

۶:۲۸-۳۱ وُہ دُعا کرتا ہے کہ خُداوند قحط اور وبا سے رہائی دے تاکہ لوگ خداوند کا خوف مانیں۔

۶:۳۲، ۳۳ وُہ دُعا کرتا ہے کہ جب پردیسی خُدا کے گھر میں آکر اُس سے دُعا کریں تو وُہ اُن کی دُعا کو سُنے تاکہ وُہ اُس کی قدرت کو جانیں۔

۶:۳۴، ۳۵ وُہ جنگ میں فتح کے لئے دُعا کرتا ہے۔

۶:۳۶-۳۹ وُہ اِلتجا کرتا ہے کہ جب لوگ، اپنی بدی کا اِقرار اور توبہ کریں تو وُہ انہیں اسیری سے رہائی دے۔

۶:۴۰-۴۲ سلیمان نے تین۳ باتوں کی اِلتجا کے ساتھ دُعا کو ختم کیا۔ اُس نے درخواست کی کہ اُس کی دُعا قبول ہو۔ اُس نے درخواست کی کہ خُداوند کاہنوں کو جو ہیکل میں خِدمت کرتے ہیں اپنا فضل اور خُوشی عطا کرے۔ اُس نے دُعا کی کہ خُداوند اُس کے باپ داؤد سے اپنی عظیم محبّت کی بنا پر فضل کرے۔

اِس خیال کے پیشِ نظر کہ کہیں ہم یہ نہ سوچیں کہ اُس کی دُعا میں صرف درخواستیں ہی تھیں، ہم ایک بار اِس کا پھر سے جائزہ لیں۔ یہاں خُدا کے اَوصاف کے بارے میں بہت کچھ بیان

کیا گیا ہے۔ سلیمان نے خُدا کی: انفرادیت (آیت ۱۴)، مہربانی (آیت ۱۴)، اُس کے قادرِ مُطلق ہونے (آیت ۱۸)، لامحدُودیت (آیت ۱۸)، ہمہ جا حاضر ہونے (آیت ۱۸)، اِنصاف (آیت ۲۳)، مُعافی (آیات ۲۵، ۲۷ وغیرہ وغیرہ)، علیم وبصیر ہونے (آیت ۳۰)، فضل (آیت ۳۳) اور رحم (آیات ۳۸، ۳۹) کو بیان کیا۔

اِن سب اوصاف کے عِلاوہ خُدا کے قادرِ مُطلق ہونے اور اُس کی پاکیزگی کا ساری دُعا سے اِظہار ہوتا ہے۔

۷:۱-۷ جونہی سلیمان نے دُعا ختم کی آسمان پر سے آگ اُتری اور سوختنی قُربانی اور ذبیحوں کو بھسم کر دیا اور مسکن خُداوند کے جلال سے معمُور ہو گیا۔ جب لوگوں نے دیکھا کہ خُداوند کا جلال اُس گھر پر چھا گیا تو اُنھوں نے مُنہ کے بل زمین تک جُھک کر سجدہ کیا۔ اِس کے بعد سلیمان نے ہزاروں بیلوں اور بھیڑ بکریوں کی قُربانی دی۔

پیتل کا مذبح اتنی زیادہ قربانیوں کے لئے بہُت چھوٹا تھا۔

۷:۸-۱۰ یومِ کفّارہ سمیت رسمِ مخصُوصیت سات دِن تک جاری رہی۔ اِس کے بعد خیموں کی عید منائی گئی۔ بعد ازاں سلیمان نے لوگوں کو رُخصت کیا۔

۷:۱۱-۱۶ جب سلیمان نے ہیکل اور اپنے محل کی تعمیر ختم کی تو خُداوند رات کے وقت اُس پر ظاہر ہُوا اور اُس سے وعدے کئے اور اُسے آگاہ بھی کیا۔ خُشک سالی، ٹڈیوں اور وَبا کی صُورت میں لوگ خاکسار بن کر دُعا کریں، خُداوند کے دیدار کے طالب ہوں اور اپنی بُری راہوں سے پھریں۔ تب وُہ اُن کے گُناہ کو مُعاف کر دے گا اور اُن کے مُلک کو بحال کر دے گا۔

آیت ۱۴ ساری کتاب کی سنہلی آیت ہے۔ گو یہ آیت بُنیادی طور پر بنی اسرائیل کی برگزیدہ قوم کے لئے کہی گئی لیکن اِس کا اطلاق اُن سب قوموں پر ہوتا ہے جن کی بائبلی وراثت ہے۔ یہ ہر زمانے کے لئے بحالی اور بیداری کا یقینی راستہ ہے۔ اگر اِن شرائط کو پورا کیا جائے تو اِن وَعدوں کی تکمیل یقینی ہے۔

جے۔ بارٹن پیئن اپنے تاثرات دیتا ہے:

> یہ عظیم آیت، تواریخ کی پوری کتاب کی سب سے مشہُور آیت ہے۔ یہ نہایت خوبصُورتی سے خُدا کے تقاضوں کو ظاہر کرتی ہے۔ لازم ہے

کہ ایمان دار اپنے گناہوں کو ترک کریں، خودی کی زندگی کو ترک کریں، اور خدا کے کلام اور اُس کی مرضی کے تابع ہوں۔ صرف اور صرف ایسی صورت میں آسمان سے بیداری آئے گی۔

۷:۱۷-۲۲ اگر سلیمان خداوند کی فرماں برداری کرے تو وہ اُس کے تخت کو قائم کرے گا اور اُس کی نسل کو بھی اُس پر بٹھائے گا۔ دوسری طرف اگر سلیمان اور اُس کے لوگوں نے غیر معبودوں کی خاطر خداوند کو چھوڑ دیا، تو اُنہیں اسیری میں لے جایا جائے گا، اور وہ اِس ہیکل کو بھی رد کر دے گا اور قومیں اُسے دیکھ کر اُن کا مذاق اڑائیں گی کہ اسرائیل کو خداوند نے چھوڑ دیا ہے۔

آیت ۱۶ کا یہ مطلب ہے کہ ہیکل ہمیشہ قائم رہے گی، تاہم ہم جانتے ہیں کہ اِسے ۵۸۶ ق۔م میں برباد کر دیا گیا۔ اِس کی وضاحت کے لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ خدا کا وعدہ مشروط تھا کہ اگر اسرائیل وفادار اور فرماں بردار رہے۔ آیات ۱۹ اور ۲۰ میں خصوصی طور پر آگاہ کیا گیا ہے کہ اگر لوگ بت پرستی کی طرف مائل ہو گئے تو خداوند ہیکل کو رد کر دے گا۔

ج۔ سلیمان اپنے سارے جاہ و جلال میں ۸:۱-۹:۲۸

۸:۱-۶ یہاں ہم مختلف شعبوں میں سلیمان کی کامیابیوں کے بارے میں پڑھتے ہیں۔ سب سے پہلے اُس نے شہری ترقیاتی منصوبہ شروع کیا۔ خزانے کے شہروں، فصیل دار شہروں اور رتھوں کے سب شہروں اور علاقوں کو ازسرِنو تعمیر کیا یا فتح کیا۔

۸:۷-۱۰ اُس نے کنعانیوں کو بیگاری مقرر کیا لیکن اسرائیلیوں کو جنگی سپاہیوں، سرداروں اور منصب داروں کے طور پر استعمال کیا۔

۸:۱۱ اُس نے اپنی بیوی یعنی فرعون کی بیٹی کو شاہی محل میں یہ کہتے ہوئے رہنے کی اجازت نہ دی کہ عہد کا صندوق وہاں آیا ہے۔ اِس کا یہ مطلب نہیں کہ عہد کا صندوق واقعی محل کے اندر لے جایا گیا تھا، بلکہ محل اِس لئے پاک تھا کہ ہیکل میں عہد کا صندوق، محل کے قریب تھا۔ بدقسمتی کی بات تو یہ ہے کہ سلیمان نے اُسے ایک خصوصی رہائش گاہ میں رہنے سے تو منع کیا لیکن اُس نے اِس بات سے منع نہ کیا کہ وہ اُسے بت پرستی کی طرف مائل کرے (۱-سلاطین ۱۱:۱-۸)۔

۸:۱۲-۱۶ بادشاہ تہواروں کے سلسلے میں قربانیوں کے بارے میں بہت زیادہ محتاط

تھا۔ اُس نے اپنے باپ داؤد کے ترتیب دِئے ہُوئے نظامِ اوقات کے مُطابق کاہنوں اور لاویوں کو خدمت کے لئے مُقرر کیا۔

یُوں سلیمان کا کام شرُوع سے آخر تک نہایت منظم تھا۔

۸: ۱۷، ۱۸ بالآخر ہم سلیمان اور حیرام کے بحری منصوبُوں کی کاوشوں میں شراکت کے بارے میں پڑھتے ہیں۔ یہ جہاز عصیون جابر اور ایلات کے درمیان سفر کرتے تھے۔ یہ دونوں مقامات بحرِ قُلزم کے مشرقی کنارے کے شمالی سرے پر ہیں (خلیجِ عقبہ اور اوفیر پر)۔ کُچھ مُفسّروں کا اندازہ ہے کہ اوفیر جنوبی عرب، مشرقی افریقہ یا ہندوستان میں ہے۔

۹: ۱-۹ جب سبا کی ملکہ نے سلیمان کی شہرت سُنی تو وُہ بہت بڑے جلو کے ساتھ کثیر مقدار میں تحائف لئے خود معلوم کرنے کے لئے آئی۔ اُس کی سلطنت کی حشمت کو دیکھنے اور مشکل سوالوں سے اُس کی حِکمت کو جانچنے کے بعد وُہ نہایت مرعُوب ہُوئی۔ اُس نے اِقرار کیا کہ مُجھے تو اِن سب باتوں کے بارے میں نِصف بھی نہیں بتایا گیا تھا۔ اُس نے محسُوس کیا کہ سلیمان کی ترقی خُدا کی مہربانی کے باعث ہے۔

۹: ۱۰-۱۲ آیات ۱۰ اور ۱۱ میں سلیمان کی کُچھ دولت کے ماخذوں اور اِس کے منفرد اور خوبصورت استعمال کی وضاحت کی گئی ہے۔ جب سبا کی ملکہ رخصت ہوئی تو سلیمان کے لئے اُس کے تحائف کی نِسبت بادشاہ نے اُسے زیادہ قیمتی تحائف دِئے۔

۹: ۱۳-۲۸ سلیمان کو ہر سال چھ[٦] سو چھیاسٹھ[٦٦] قنطار سونا حاصِل ہوتا تھا اور اِس میں سے کُچھ سونے کو ڈھالیں بنانے، ہاتھی دانت کے تخت پر منڈھنے، پینے کے برتنوں اور دسترخوان کی چیزوں کے لئے اِستعمال کرتا تھا۔ اُس کی عظمت کے سبب سے زمین کے سب بادشاہ اُسے دولت اور عزّت دیتے تھے۔ اُس کی تجارت ترسیس تک جو غالباً سپین میں تھا، وسیع تھی۔ اُس کے پاس بہت سارے گھوڑے، علاقے، چاندی اور دیودار کی لکڑی تھی۔ گو وُہ دریائے فرات کے مغرب تک کے علاقے پر حکومت کرتا تھا، تو بھی ان علاقوں کو کبھی اسرائیل کے علاقے میں باقاعِدہ شامل نہ کیا گیا، بلکہ یہ حلقہ بگوش ریاستیں تھیں جو اُسے خراج ادا کرتی تھیں۔

د- سلیمان کی موت ۹: ۲۹-۳۱

سلیمان نے چالیس سالہ حکومت کے بعد وفات پائی اور اُس کا بیٹا رحبعام اُس کا جانشین مقرر ہُوا۔ آیت ۲۹ میں جن غیر مسلّمہ کتابوں کا ذِکر ہے، انہیں غالباً تواریخ کی کتاب کے مُصنّف نے مواخذ کے طور پر استعمال کیا، لیکن یہ بعد میں گُم ہوگئیں۔

۲- سلطنت کی تقسیم باب ۱۰

۱۰: ۱-۵ شاید شمالی قبائل کی ہمدردیاں حاصل کرنے کے لئے رحبعام نے اپنی حکومت کے آغاز میں سکم کو جانے کا فیصلہ کیا۔ لوگوں نے وعدہ کیا کہ وُہ اُس کی خدمت کریں گے، بشرطیکہ وُہ اُس بھاری جوئے کو ہلکا کر دے جو سلیمان نے اُن پر رکھا تھا۔ "سب اِسرائیلی" (آیت ۳) سے مُراد شمالی قبائل کے تمام نمائندے ہیں۔ رحبعام نے لوگوں کی درخواست پر غور کرنے کے لئے تینؔ دِن کی مُہلت مانگی۔

۱۰: ۶-۱۱ پہلے تو رحبعام نے بزرگوں سے مشورہ کیا جو اُس کے باپ سلیمان کی خدمت کرتے تھے۔ اُنہوں نے صلاح دی کہ وُہ لوگوں کو راضی کرے۔ اِس کے بعد اُس نے اُن کی صلاح کو رَدّ کر کے اپنے نوجوان دوستوں سے مشورہ کیا۔ انہوں نے اُسے بتایا کہ وُہ عوام کے ساتھ سختی سے پیش آئے۔

۱۰: ۱۲-۱۹ جب لوگ تینؔ دِن کے بعد واپس آئے اور بادشاہ کی دھمکیوں کو سُنا، تو اُنہوں نے یربعام کی قیادت میں بغاوت کر دی۔ نتیجے میں سلطنت تقسیم ہوگئی۔ یہ اخیاہ کی معرفت خُدا کے کلام کی تکمیل تھی۔ بیگاریوں کے داروغہ ہدورام کے قتل کے بعد رحبعام یروشلیم کو واپس آ گیا، جہاں اُس نے یہوداہ اور بنیمین پر حکومت کی۔ ولیم اپنے تاثرات دیتا ہے:

> اخیاہ کی پیشین گوئی کی یہ تکمیل کتابِ مقدّس میں دیگر واقعات کی طرح ایک ایسی مثال ہے، جہاں اِنسانی خواہشات کے باعث پیش گوئیوں کی تکمیل ہوئی ہے۔ لوگ یہ سوچتے ہیں کہ وُہ اپنی مرضی کو پُورا کرتے ہُوئے اپنے منصوبوں کی تکمیل کر رہے ہیں، لیکن وُہ اِس بات سے بے خبر ہیں کہ یہ مُعاملہ خُدا کا ہے اور اُس نے اپنے کلام کی تکمیل کے لئے ایسے کاموں کو ہونے دیا ہے۔

۳- یہوداہ کی سلطنت ۱۱: ۱- ۳۶: ۱۹

۱- رحبعام بادشاہ ابواب ۱۱، ۱۲

۱۱: ۱-۴ جب رحبعام یروشلیم کو واپس لوٹا تو خُدا نے سمعیاہ نبی کے وسیلے سے خانہ جنگی کو روک دیا۔ اُس نے رحبعام کو بتایا کہ حالات جیسے پیدا ہو چکے ہیں انہیں قبول کرلے کیونکہ "یہ مُعاملہ میری طرف سے ہے"۔ رحبعام نے اِس سے پہلے صحیح مشورے پر عمل نہ کیا لیکن اِس بار اُس نے ضرور عمل کیا۔ دونوں سلطنتوں کے درمیان مسلسل کشیدگی تو رہی (۱۲: ۱۵) لیکن جنگ سے ہمیشہ گریز کیا گیا۔ سارے اسرائیل سے جو یہوداہ اور بنیمین میں ہیں (آیت ۳) کا مطلب ہے وُہ سب لوگ جو جنوبی سلطنت میں داؤد کے شاہی خاندان کے ساتھ وفادار رہے۔

۱۱: ۵-۱۲ بادشاہ کا زیادہ وقت یہوداہ میں دفاعی شہر بنانے میں صرف ہوا۔ یروشلیم کے جنوب میں فصیل دار شہروں کی تعمیر سے ظاہر ہوتا ہے کہ وُہ مصر کے حملے سے خائف تھا۔

۱۱: ۱۳-۱۷ اِسی اثنا میں شمالی سلطنت کے باشندوں کو یُربعام نے بُت پرستی میں دھکیل دیا (۱-سلاطین ۱۲ باب)۔ اِس سبب سے وُہ کاہن اور لاوی جو خداوند سے وفادار تھے، یہوداہ کو بھاگ گئے۔ اُن کے ساتھ وُہ لوگ بھی آئے جن کے دِل خُدا کی حرف مائل تھے۔ یُوں رحبعام کی سلطنت مضبُوط ہو گئی۔ یروشلیم آنے کے لئے انہیں کافی نقصان برداشت کرنا پڑا کیونکہ اُنہوں نے اپنی زمینوں، مِلکیتوں اور دوستوں کو چھوڑا۔

۱۱: ۱۸-۲۳ رحبعام کثرتِ ازدواجی کا قائل تھا لیکن اِس سلسلے میں وُہ اپنے باپ کی حد تک نہ گیا۔ اُس کی اٹھارہ ۱۸ بیویاں، ساٹھ ۶۰ حرمیں، اٹھائیس ۲۸ بیٹے اور ساٹھ ۶۰ بیٹیاں تھیں۔ لیکن اِن بیویوں کا غیر قوم سے نہیں بلکہ اِسرائیل کے شاہی خاندان سے تعلق تھا۔

۱۲: ۱-۴ ۱-سلاطین ۱۴: ۲۲-۲۴ میں رحبعام کی برگشتگی کی کچھ تفصیلات دی گئی ہیں لیکن تواریخ کی کتاب کا مُصنّف صِرف یہ کہتا ہے کہ "اُس نے بدی کی کیونکہ اُس نے خُداوند کی تلاش میں اپنا دِل نہ لگایا" (آیت ۱۴)۔ زبردست بادشاہ سلیمان کی موت کے پانچ ۵ سال بعد مصری یروشلیم میں آ دھمکے اور وُہ اپنے ساتھ اِس کے خزانے لے گئے۔ رحبعام کے فصیل دار شہروں کا کچھ فائدہ نہ ہوا۔ سیسق نے اپنی فوجی برتری کے باعث یہوداہ کو شکست نہ دی

بلکہ اِس لئے کہ یہُوداہ یہوواہ سے بے وفا ہو گیا تھا۔

۱۲: ۵-۸ جب سمعیاہ نبی نے دُوسری بار رحبعام کے پاس آکر (دیکھیں ۱۱: ۲) اُن کے انجام و سزا کا پیغام دیا تو بادشاہ اور سرداروں نے خداوند کے حُضور اپنے آپ کو خاکسار بنایا اور تسلیم کیا کہ آنے والی سزا میں خُداوند صادق ہے۔ خُداوند کے رحم اور فضل نے انہیں فوری طور پر مخلصی دِلائی، لیکن اُنہیں یہ تکلیف دِہ سبق سیکھنا پڑا کہ یہوواہ کی خدمت اور اُن کے فاتحین کی خِدمت میں کتنا فرق ہے۔

۱۲: ۹-۱۲ لوگوں کی تو جان بخشی ہو گئی لیکن سلطنت خراب ہو گئی۔ اُس نے سونے کی جگہ پیتل کی ڈھالیں بنوائیں اور یوں انجانے میں اِس بات کی علامت مہیا کی کہ خُدا کی حضوری اور مہربانی (سونا) کی جگہ اب اُس کی عدالت (پیتل) لے رہی تھی۔

۱۲: ۱۳-۱۶ رحبعام کی کہانی اِس بیان کے ساتھ ختم ہوتی ہے کہ اُس نے بدی کی اور وُہ اپنے باپ دادا کے ساتھ سو گیا۔ رحبعام اور اُس کے دادا داؤد کے درمیان موجُود فرق کو زبُور ۲۷: ۸ کا آیت ۱۴ سے موازنہ کرنے سے معلُوم کر سکتے ہیں۔ داؤد خُداوند کے دیدار کا طالب ہؤا جبکہ رحبعام اُس کے دیدار کا طالب نہ ہؤا۔

ب۔ ابیاہ بادشاہ باب ۱۳

۱۳: ۱-۳ ابیاہ جس کی ماں کا نام میکایاہ تھا رحبعام کے بعد بادشاہ بنا۔ اُس نے یروشلیم میں تین ۳ سال تک حکومت کی۔ ۱-سلاطین میں اُس کے گناہ کا ذِکر ہے کہ اُس نے داؤد کی طرح خُداوند کی پیروی نہ کی۔ لیکن ۱-تواریخ کا مُصنّف ابیاہ کی حکومت کے دَوران یربعام کے ساتھ جنگ کے علاوہ کسی اَور بات کا ذِکر نہیں کرتا۔

۱۳: ۴-۱۲ جنگ سے پہلے ابیاہ نے اپنی تقریر میں یربعام کو یاد دلایا کہ خُدا نے سلطنت داؤد اور اُس کی نسل کو دی تھی لیکن یربعام نے داؤد کے شاہی گھرانے سے بغاوت کی اور اپنے گرد نکمّے اور خبیث لوگ جمع کر لئے جبکہ رحبعام بے یار و مددگار تھا۔ اِسرائیل کو اُمید تھی کہ وُہ تعداد کے لحاظ سے بہت بڑی فوج اور اپنے سنہری بچھڑوں کے باعث فتح حاصل کر لیں گے۔ یربعام نے ایک ایسی کہانت شرُوع کی جس میں الٰہی اختیار کے بغیر شامل ہؤا جا سکتا تھا۔ اِس کے مقابلے میں یہُوداہ نے لاویوں کی کہانت کو قائم رکھا جو ابھی تک مجوزہ

انداز میں خُداوند کی خدمت کر رہے تھے۔ خُدا ہی یہوداہ کی فوجوں کا سردار تھا، اور اُس کے کاہنوں نے اِسرائیل کے خِلاف اپنے نرسنگے بجائے۔ اِس لئے خُداوند خُدا کے خلاف جنگ کرنا شمالی سلطنت کے قبیلوں کی حماقت ہے۔

۱۳: ۱۳-۱۸ ابیاہ کی باتوں پر کان دھرنے کے بجائے یربعام نے گھات لگائی۔ جب یہوداہ کے لوگ نرغے میں آ گئے، تو اُنہوں نے خُداوند سے فریاد کی اور کاہنوں نے نرسنگے بجائے۔ اِس پر اِسرائیل کے ۵ لاکھ چنے ہوئے مرد ہلاک ہو گئے۔ یہ خُداوند سے برگشتگی کی کتنی بھاری قیمت تھی۔

۱۳: ۱۹-۲۲ گو ابیاہ نے اسرائیل کو کلی طور پر مطیع نہ کیا، تاہم اُسے اضافی علاقہ مِل گیا۔ یربعام کے لئے یہ نقصان بہت زیادہ پریشان کُن تھا۔ بعد ازاں خُدا نے اُسے مارا۔ لیکن ابیاہ زور آور اور خُوش حال ہو گیا۔

ج۔ آسا بادشاہ ابواب ۱۴-۱۶

۱۴: ۱، ۲ اگلے تین۳ ابواب میں ہمیں آسا اور اُس کے ۴۱ سالہ دورِ حکُومت کے بارے میں مُختصر طور پر بتایا گیا ہے۔ ان ابواب کے ساتھ ۱- سلاطین ۱۵: ۹-۲۴ کا بھی مُطالعہ کریں۔ آیت ۱، گزشتہ باب کے ساتھ تسلسل کو ظاہر کرتی ہے۔ عبرانی متن میں ۱۴: ۲ سے باب کا آغاز کیا گیا ہے۔

۱۴: ۳-۸ آسا کے پُرامن دَورِ حکومت کا سبب یہ تھا کہ اُس کا دِل یہوواہ کی طرف مائِل تھا۔ اُس نے اپنے باپ دادا کے بُت سے گُناہوں کو دُور کیا اور اپنی رعایا کو تاکید کی کہ خداوند کی طرف رجُوع لائیں۔ نیز اُس نے اپنی سلطنت کو بُت پرستی سے پاک کرنے میں خود قیادت کی۔ امن کے اِن ایام میں آسا نے شہروں کو فصیل دار بنایا اور بہُت بڑی فوج اِکٹھی کی۔

۱۴: ۹-۱۵ کوشیوں کی دس۱۰ لاکھ فوج اور تیس۳۰ ہزار رتھوں سے یہوداہ میں امن و امان کی صُورتِ حال خراب ہو گئی۔ یہوداہ کی فوج گو تعداد میں کم تھی، لیکن یہوداہ پر بھروسا کرنے کے باعث وُہ فتح مند ہوئے اور کُوشی بھاگ اُٹھے۔

آیت ۱۱ میں آسا کی دُعا بہُت مختصر لیکن بامعنی ہے۔ جنگ کے دَوران لمبی دُعا کے لئے کوئی وقت نہیں ہوتا۔ آسا کی طرح اگر انسان کا تعلق خُدا کے ساتھ درُست ہو تو شدید ضرُورت

کے دَوران کی ہوئی دُعائیں بہُت مُؤثر ہوتی ہیں۔ چونکہ اُس نے امن کے دِنوں میں خُداوند کی پَیروی کی، اِس لئے وُہ جانتا تھا کہ خُداوند جنگ میں اُس کی مدد کرے گا۔ یہ جنگ یہُوداہ کے ایک شہر مریسہ میں شرُوع ہوئی، اور فلستیوں کے شہر جرار میں اِختتام پذیر ہوئی۔ بہُت سے لوگ مارے گئے، اِن میں وُہ لوگ بھی شامِل تھے جِن کے مویشی بھی تھے۔ یروشلیم میں بہُت سا مالِ غنیمت اور مویشی لے جائے گئے۔

۱۵: ۱-۶ آسا اور اُس کے لوگ بہُت سی مُشکلات کے باوجود اپنی حالیہ کامیابی سے بہُت خُوش تھے۔ جب وُہ یروشلیم میں واپس آئے تو خُدا نے انہیں سبق سکھایا۔ عزریاہ نے اُنہیں یاد دلایا کہ خُداوند اُن کے ساتھ تھا کیونکہ اُنہوں نے اُس کی طرف رجُوع کیا تھا۔ لیکن اگر اُنہوں نے اُسے ترک کیا تو وُہ بھی اُنہیں ترک کر دے گا۔ افسوس تاریخ شاہد ہے کہ اسرائیل نے اکثر خُداوند کو چھوڑ دیا جس کے نتیجے میں اُنہیں چَین نہ مِلا بلکہ وُہ مُسلسل اپنے دُشمنوں سے مار کھاتے رہے۔ لیکن جب بھی قوم نے خُداوند کو تلاش کیا اُس نے اُنہیں مُعاف کر کے بحال کیا۔

۱۵: ۷ چونکہ آسا خُداوند کی پیروی کرتا تھا اِس لئے عزریاہ نے اُس کی حَوصلہ افزائی کی کہ وُہ اچھے کام کو جاری رکھے۔ آیت ۷ زبانی یاد کرنے کے قابِل ہے: "تُم مضبُوط بنو اور تمہارے ہاتھ ڈھیلے نہ ہونے پائیں کیونکہ تمہارے کام کا اَجر ملے گا"۔ دَورِ حاضِر کے ایمان دار اِس کا مُقابلہ ۱-کرنتھیوں ۱۵: ۵۸ سے کریں۔

۱۵: ۸-۱۵ "عودد" (آیت ۸) کا غالباً عودد کے بیٹے عزریاہ کی طرف اشارہ ہے۔ بادشاہ نے نبی کی باتوں کا پُرجوش جواب دیا۔ اُس نے فوری طور پر اصلاحات کے اپنے پروگرام کو شرُوع کیا، اور مزید بُتوں کو دُور کیا (مُقابلہ ۱۴: ۳)، نہ صرف اپنے یہُوداہ کے علاقے سے بلکہ افرائیم کے علاقوں سے بھی جِنہیں اُس نے جنگ کے دَوران لے لیا تھا۔ اُس نے ہیکل میں مذبح کو بحال کیا اور قُربانیوں کے ساتھ اُسے مخصُوص کیا۔ اُس نے یروشلیم میں لوگوں کو جمع کیا اور خُوشی مالِ غنیمت کا کُچھ حِصّہ مذبح پر خُداوند کی نذر کیا اور لوگوں سے قسم کے ساتھ عہد لیا کہ وُہ خُداوند کی طرف رجُوع کریں گے۔ اُس نے اختلافِ رائے رکھنے والوں کے لئے کوئی گنجائش نہ رکھی۔ اِس عہد کی تعمیل نہ کرنے والوں کے لئے سزائے موت مقرر کی گئی (آیت ۱۳)۔

۱۵: ۱۶-۱۹ آسا نے اپنی دادی (نہ کہ ماں) کو مِلکہ کے مقام سے معزُول کر دیا اور اُس کے بنوائے ہوئے یسیرت کے بُت کو توڑ ڈالا۔ آیت ۱۷ کی وضاحت کے لئے ۱۴: ۳-۸ کی تشریح

ملاحظہ فرمائیے۔ خزانوں کو باہر لے جانے کے بجائے ہیکل میں لے جایا گیا۔ اُس کے کام کا اَجر دیا گیا، جیسا کہ خُداوند نے عزریاہ کی معرفت وعدہ کیا تھا۔ چنانچہ اُس کے دَور میں امن و امان تھا۔

۱۶: ۱ آسا کے دَورِ حکومت کے آخری ایّام میں شاہِ اسرائیل بعشا نے رامہ کو تعمیر کیا تاکہ اپنی رعایا کو آسا کے پاس آنے جانے سے روکے۔ یہ قصبہ یروشلیم سے زیادہ دُور نہ تھا۔

۱۶: ۲-۶ اِس وقت آسا نے خُداوند کے بازُو پر بھروسا کرنے کے بجائے انسان پر تکیہ کیا۔ اُس نے بن ہدد کی مدد حاصل کرنے کے لئے اُسے خُداوند کے گھر کے خزانوں میں سے ادائیگی کی۔ تب ارامی بادشاہ نے شمال سے اسرائیل پر حملہ کر کے بعشا کو مجبور کیا کہ شمالی سرحد کے دفاع کے لئے رامہ سے نکل جائے۔ بظاہر تو آسا کی تدبیر کارگر ثابت ہُوئی، لیکن خُدا ناراض ہو گیا۔

۱۶: ۷-۱۰ یہوواہ نے حنانی نبی کو بھیجا کہ وُہ آسا سے ہم کلام ہو۔ حنانی نے بڑی دلیری سے بادشاہ کو مُوردِ الزام ٹھہرایا کہ اُس کا عمل احمقانہ تھا۔ کیا خُداوند نے اُسے کُوشیوں سے رہائی نہیں دِلائی تھی؟ کیا خداوند مُسلسل ایسے لوگوں کی تلاش میں نہیں رہتا جن کی معرفت وُہ اپنا کام کر سکے؟ چونکہ آسا نے جسم کے مُطابق جنگ کرنا چاہا، اِس لئے اِس کے بعد اُسے جنگوں کا سامنا کرنا پڑا۔ اُس نے پہلے کی طرح خُدا کے کلام پر کان دھرنے کے بجائے حنانی کو قید میں ڈال دیا (۱۵: ۸)۔

۱۶: ۱۱-۱۴ چونکہ آسا نے خُداوند کے حُکموں کے خلاف کام کیا، اِس لئے خُداوند نے اُسے یہ سزا دی کہ اُس کے پاؤں کو روگ لگ گیا۔ لیکن اُس نے اِس کے باوجود توبہ نہ کی بلکہ یہوواہ سے برگشتہ ہو گیا۔ خُداوند کے بجائے اُس نے طبیبوں کا سہارا لیا، اور تھوڑے ہی عرصے کے بعد مر گیا۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ طبیب جادُوگر یا ٹُونے ٹوٹکے والے اشخاص تھے۔

اِس افسوس ناک انجام کے باوجود آسا، یہوداہ کے اچھے بادشاہوں میں شمار کیا جاتا ہے (۱۵: ۱۷)۔ لوگوں نے اُس کی موت پر بہت ماتم کیا۔ آیت ۱۴ میں مذکور الفاظ "خُوب جلایا" کا مطلب لاش کو جلانا نہیں بلکہ بخور کو جلانا ہے۔

۵- یہوسفط بادشاہ ابواب ۱۷- ۲۰

۱۷: ۱-۵ یہوسفط اپنے باپ کا جانشین بنا۔ اُس نے ۲۵ سال تک حکومت کی

(۲۰: ۳۱) - سلاطین کی کتاب کی نسبت، ۲-تواریخ میں اِس کا کافی تفصیل کے ساتھ ذِکر کیا گیا ہے -

یہوسفط جونہی تختِ نشین ہُوا اُس نے اسرائیل کے خلاف اپنی سلطنت کو مستحکم کیا - اُس نے شہروں کو فصیل دار بنایا - لیکن اُس کی کامیاب حکومت کا یہ راز تھا کہ اُس نے داؤد کی طرح خُداوند کی پیروی کی - یہ امر باعثِ دِل چسپی ہے کہ بادشاہوں کو جانچنے کے لئے مُسلسل داؤد کی شخصیّت کا معیار استعمال کیا گیا - اگر وُہ اُس کے نمُونے پر چلتے تو وُہ ترقی کرتے اور خُداوند اُنہیں برکت دیتا - اور اگر وُہ اُس کے نمُونے پر نہ چلتے تو ناکام ہو جاتے - یہوسفط کے عہدِ حکومت میں مُلک میں امن و امان رہا اور اُس کے دُشمن اُس کے باج گزار تھے (آیات ۱۰-۱۲) -

۱۷: ۶-۹ یہوسفط اپنی زِندگی میں خُدا کے کلام کو سب باتوں پر ترجیح دیتا تھا - اُس کا دِل خُداوند کی راہوں میں مسرُور تھا - اُس کی سلطنت میں یہ اصُول حاوی تھا کہ وُہ سرداروں، لاویوں اور کاہنوں کے خصُوصی وفد بھیجتا کہ وُہ لوگوں کو خُداوند کی راہوں کی تعلیم دیں تاکہ وُہ اِستثنا ۶: ۶ سے آگے لِکھے ہُوئے خُدا کے حکموں کی فرمان برداری کریں -

۱۷: ۱۰-۱۹ یہوواہ کی برکت سے یہوسفط سب سلطنتوں پر چھا گیا - اُس کی کس قدر بڑی فوج تھی - رحبعام کے پاس ساٹھ سال قبل ۱۸۰،۰۰۰ جنگی مَرد تھے - اب یہوداہ کی فوج کی تعداد ۱۱،۶۰،۰۰۰ تھی، اور اِس میں وُہ جنگی مَرد شامل نہیں جو فصیل دار شہروں میں متعیّن تھے - اِن میں سے اکثر وہ لوگ تھے جو اسرائیل میں سے آئے تھے کیونکہ اُنہوں نے دیکھا کہ خُداوند یہوداہ کے ساتھ ہے - یہ کس قدر افسوس ناک بات ہے کہ یہوسفط نے اپنی افرادی قُوّت کو عقل مندی سے اِستعمال نہ کیا، جَیسا کہ ہم باب ۱۸ میں دیکھیں گے -

۱۸: ۱ اِس وقت تک یہوداہ اور اسرائیل میں دُشمنی تھی - لیکن یہوسفط کے بیٹے نے اخی آب کی بیٹی کو بیاہ لیا (۲۱: ۵، ۶) - یُوں دونوں سلطنتوں کے درمیان اتحاد قائم کیا گیا -

۱۸: ۲-۷ اخی آب نے ارامیوں پر حملہ کرنے کے لئے یہوسفط سے مدد مانگی، کیونکہ اُنہوں نے اِسرائیل کے کُچھ عِلاقے پر قبضہ کر رکھا تھا (بمقابلہ ۱-سلاطین ۲۲: ۳، ۴) - یہوسفط نے فوری طور پر اخی آب کی مدد کے لئے رضامندی کا اظہار کر دیا لیکن اُس نے مشورہ دیا کہ ذرا خُدا کی مرضی دریافت کر لیں - اخی آب نے فوراً انبیا کو بُلا بھیجا جنہوں نے ہم آواز ہو کر کامیابی کی پیش گوئی کی - چونکہ یہوسفط میں کِسی حد تک امتیاز کی رُوح تھی

اِس لئے اُسے تسلّی نہ ہُوئی۔ چنانچہ اُس نے کہا کہ "خُداوند کے نبی" کو بُلایا جائے۔ اِس سے یہ مطلب اخذ ہوتا ہے کہ چار سَو نبیوں کا یہوؔواہ سے رابطہ نہ تھا۔ یُوں لگتا ہے کہ اخی اَب کو بھی اِن نبیوں اور حقیقی نبی میں فرق معلوم تھا۔ لیکن میکایاہ نبی وُہ واحِد شخص تھا جس کی معرفت وُہ خداوند کے کلام کو حاصل کر سکتے تھے، مگر اخی اَب کو اُس سے نفرت تھی کیونکہ اُس نے ہمیشہ بادشاہ کے خلاف بدی کی پیش گوئی کی۔

۱۸:۸-۱۱ جب میکایاہ کو بُلایا گیا تو صدقیاہ نے ڈرامائی طور پر سوانگ بھرا کہ کس طرح ارامیوں کو برباد کیا جائے گا (شاید دو سینگوں سے مُراد دو یہودی بادشاہ ہیں) اور بادشاہ کے دیگر نبیوں نے بھی انہیں ترغیب دی کہ وُہ چڑھائی کریں۔ ڈی۔ ایل موڈی یُوں تاثرات دیتا ہے:

> اخی اَب کے اپنے مبشّر اور نبی تھے۔ کوئی شخص کتنا ہی بُرا کیوں نہ ہو اُسے ایسا شخص ضرور مِل جائے گا جو اُس کی تائید کرے۔

۱۸:۱۲،۱۳ اِسی اثنا میں بادشاہ کے قاصِدوں کی طرف سے میکایاہ پر دباؤ ڈالا جا رہا تھا کہ وُہ بھی دیگر انبیا کے ساتھ مِل کر فتح کی پیش گوئی کرے، لیکن میکایاہ نے اِصرار کیا کہ وُہ صِرف خُداوند کے کلام کو پیش کرے گا۔ آیت ۱۳ ہر ایک مبشّر اور ہر ایک مسیحی ایمان دار کا ماٹو بن جانا چاہئے "خُداوند کی حیات کی قسم جو کچھ میرا خُدا فرمائے گا مَیں وہی کہوں گا۔"

۱۸:۱۴-۱۷ پہلے تو میکایاہ نے ظاہر کیا کہ گویا وُہ بھی دُوسروں کا ہمنوا ہے لیکن جلد ہی واضح ہو گیا کہ اُس نے طنز سے بات کی تھی۔ جب اخی اَب نے اُسے قسم کھلا کر حق بات بتانے کے لئے کہا تو اُس نے نبوّت کی کہ اسرائیل کو شکست ہوگی اور اخی اَب مارا جائے گا۔

۱۸:۱۸-۲۲ میکایاہ نے اِس بات کی بھی وضاحت کی کہ اخی اَب کے نبی اُسے کیوں جھوٹی خبر دے رہے تھے۔ وُہ جھوٹ بولنے والی رُوح کے زیرِ اثر تھے جسے خُداوند نے اخی اَب کی بدی کے سبب سے بھیجا تھا۔ جیسا کہ اِس سے قبل ایلیاہ نے نبوّت کی تھی، اخی اَب کو اَب سزا مِلنے والی تھی (۱-سلاطین ۲۱: ۱۹-۲۴)۔ میتھیو ہنری اپنے تاثرات یُوں دیتا ہے:

> ابلیس خُداوند کی اجازت سے ہی لوگوں کو فریب دیتا ہے۔ اِس سے بھی خُداوند اپنے مقاصد کو پُورا کرتا ہے . . .

۱۸:۲۳-۲۶ میکایاہ کو اپنی دیانت داری کے سبب سے دُکھ اُٹھانا پڑا۔ صِدقیاہ

نے اُس کے گال پر تھپڑ مارا اور اخی آب نے اُسے قید میں ڈال دیا اور اُسے صِرف روٹی اور پانی دیا جاتا تھا، غالباً وُہ اُسے مار دینا چاہتا تھا۔ دونوں اشخاص کو میکایاہ نے بتایا کہ خداوند ثابت کرے گا کہ مَیں سچ کہہ رہا ہُوں۔ کتابِ مقدّس میں یہ نہیں بتلایا گیا کہ صدقیاہ کا کیا انجام ہُوا لیکن ہم یہ جانتے ہیں کہ خُداوند کے کلام کے مطابق اخی آب جنگ میں مارا گیا۔

۱۸: ۲۷-۲۹ یُوں ظاہر ہوتا ہے کہ نبی کی باتوں کا اخی آب پر ضرُور کُچھ اثر ہُوا تھا، کیونکہ اُس نے بھیس بدل لیا تاکہ خُدا کی سزا سے بچ جائے۔ اُس نے مشورہ دیا کہ یہُوسفط اپنا شاہی لباس پہنے جبکہ وُہ (اخی آب) سپاہی کی وردی پہنے گا۔

۱۸: ۳۰-۳۴ لیکن خُداوند کا کلام پُورا ہُوا۔ یہُوسفط تو ارامیوں سے بچ گیا اور اُس نے یہ سبق سیکھ لیا کہ ناپاک اتحاد کے کیا خطرات ہوتے ہیں (۲-کرنتھیوں ۶: ۱۴)۔ اخی آب نہ بچ سکا۔ کِسی شخص نے یُوں ہی تیر مارا جو خُدا کی مرضی سے شاہِ اسرائیل کے جوشن کے بندوں میں لگا اور وُہ غروبِ آفتاب کے وقت مر گیا۔

۱۹: ۱-۵ جب حنانی غیب بین کے بیٹے یاہُو نے جو نبی تھا، یہُوسفط کو اخی آب کے ساتھ اتحاد کے سبب سے ملامت کی تو اُس نے توبہ کر لی۔

بُت پرست اخی آب کے ساتھ اُس کے تعلقات اُس کی رعایا کے لئے بہُت گھٹیا نمونہ تھا۔ اِس لئے بادشاہ نے پُوری سلطنت کا دَورہ کیا تاکہ انہیں خُداوند کی طرف واپس لائے۔ اُس نے مُوسوی شریعت کے مطابق عدالتی نظام قائم کیا (اِستثنا ۱۶: ۱۸-۲۰)۔ اِس سے قبل اُس نے سارے مُلک میں شریعت کے مُعلّمین کو بھیجا (۱۷: ۷-۹)۔ اُس کا یہ اقدام ظاہر کرتا ہے کہ اُس کے دِل میں خدا کے کلام کا بڑا احترام تھا۔ ان اقدام سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اُسے اپنی رعایا کی بڑی فِکر تھی اور کہ وُہ یہوواہ کے نائب کی حیثیت سے وفاداری سے خِدمت کرنا چاہتا تھا۔

۱۹: ۶-۱۱ بادشاہ نے ساری نصیحتیں شریعت سے اخذ کیں (آیت ۱۰)۔ اُس نے مُنصِفوں کے لئے خُداوند کے بنیادی احکام کا نفاذ کیا۔ چونکہ وُہ خُدا کے عہد کے لوگوں کا انصاف کر رہے تھے اور جو کچھ ہوتا ہے خُداوند اُسے دیکھتا ہے، اِس لئے لازِم تھا کہ مُنصِف خُداوند سے ڈریں اور اُس کی شریعت پر عمل کریں۔ دارالحکُومت یروشلیم میں بھی مُنصِفوں کو مقرر کیا گیا تاکہ پیچیدہ اور مشکِل مقدمات وہاں لائے جائیں۔ سردار کاہن امریاہ مذہبی

نوعیّت کے مقدمات کا انچارج تھا، اور یہُوداہ کے قبیلے کا سربراہ زبدیاہ سول نوعیّت کے مُقدمات کے فیصلے کرتا تھا۔ اور لاوی سرداروں کی حیثیت سے خدمت کرتے تھے۔

۲۰: ۱-۶ ۔ بحیرۂ مُردار کے پار سے ایک بہُت بڑی فوج نے یہُوداہ کے خلاف اعلانِ جنگ کر دیا۔ (بعض عبرانی نُسخوں میں آرام کو "ادوم" لکھا گیا ہے۔ آیت ۲)۔ یہُوسفط ڈر گیا۔ اُس نے روزے کی منادی کرائی اور لوگوں کو ہیکل میں بُلایا، جہاں اُس نے خُداوند سے دُعا کی۔ یہ ۲-تواریخ میں بادشاہ کی تیسری دُعا ہے (دیکھیں سلیمان کی دُعا باب ۶، اور آسا کی دُعا ۱۴: ۱۱)۔

۲۰: ۷-۱۳ یہُوسفط نے خُداوند کو یاد دلایا کہ یہُودی اُس کے عہد کے لوگ ہیں۔ ہیکل جہاں یہُوسفط دُعا کر رہا ہے، خُدا کا مسکن ہے اور یہ وُہ مقام ہے جہاں اُس نے دُعا کو سُننے اور جواب دینے کا وعدہ کیا ہے۔ وُہ لوگ جن پر اسرائیل نے کسی وقت مہربانی کی تھی، اب اُسے برباد کرنے اور اُن کے ملک کو چھیننے کے لئے آ رہے ہیں۔ یہُوسفط نے اپنی دُکھ بھری اور جذباتی دُعا کو ختم کیا اور یہُوداہ کے سب لوگ دُعا کے جواب کے لئے خُداوند کے حضُور کھڑے رہے۔

۲۰: ۱۴-۱۷ خُداوند کی رُوح نے یحزی ایل کی معرفت کلام کر کے قوم کو خوف سے آزاد کر دیا۔ یہ جنگ خُداوند کی تھی، اور لوگوں کو اگلے دِن صِرف باہر جانا تھا تاکہ دیکھیں کہ خُداوند نے اُن کے لئے کیا کیا ہے۔

۲۰: ۱۸-۲۱ ایمان سے لوگوں نے فتح سے قبل ہی بڑی خُوشی کا اِظہار کیا۔ اگلے دِن وُہ صُبح سویرے اُٹھے کہ دیکھیں خُداوند نے کیا کیا ہے۔ وُہ میدانِ جنگ میں اِس انداز سے گئے گویا کہ کسی تقریب میں جا رہے ہوں، گانے والے اُن کے آگے آگے جا رہے تھے۔

۲۰: ۲۲-۳۰ جب خُدا نے اپنے لوگوں کے ایمان کا گیت سُنا تو اُس نے دُشمنوں کو پریشان کر دیا۔ اُس نے دُشمنوں کو ایسا مشتعِل کر دیا کہ وُہ ایک دُوسرے کو ہلاک کرنے لگے۔ جب یہُوداہ کے لوگ آئے تو وہاں پر دُشمنوں کا وُجود نہیں تھا بلکہ صِرف مالِ غنیمت تھا جسے لُوٹنے میں تین ۳ دِن لگے۔ بے حد خُوشی سے اُنہوں نے خُداوند کی تعریف کی اور گاتے ہُوئے یروشلیم کو واپس آئے۔ پڑوسی ممالک کو بھی پتہ چلا اور یہُوداہ میں امن و امان رہا۔

۲۰: ۳۱-۳۴ حسبِ دستور یہوسفط کے عہدِ حکومت کا بھی خلاصہ دیا گیا ہے۔ تمام کوششوں کے باوجود وہ بت پرستی کو ختم نہ کر سکا۔ لیکن مجموعی طور پر اُس کا دورِ حکومت بہت اچھا رہا۔ اُس نے نیکی کرنے کی کوشش کی، گو وہ کامل نہیں تھا، تاہم اُس نے عموماً وہی کچھ کیا جو خدا کی نظر میں درست تھا۔

۲۰: ۳۵-۳۷ یہ اسرائیل کے بادشاہ اخزیاہ کے ساتھ یہوسفط کے اتحاد کا بیان ہے۔ اُنہوں نے ترسیس کو بھیجنے کے لئے عصیون جابر میں بحری جہاز بنائے، لیکن خداوند نے منصوبے کو برباد کر دیا جیسا کہ الیعزر نبی نے پیش گوئی کی تھی۔

یہوسفط نے ستّر سال کی عمر میں وفات پائی۔ اُس کا بیٹا یہورام جو اُس کا نائب بھی تھا، اُس کا جانشین بنایا گیا (۲۱: ۱)

۵- یہورام بادشاہ باب ۲۱

۲۱: ۱-۳ یہورام کے دورِ حکومت سے شروع کر کے ۲- تواریخ میں بیان کردہ تاریخ زوال کی طرف جاتی ہے یہاں تک اِس کا انجام مصیبت اور اسیری ہوتا ہے۔

آیت ۲ میں یہورام کے دو بھائیوں کا ایک ہی نام عزریاہ درج ہے۔

۲۱: ۴-۶ یہوداہ کا پانچواں بادشاہ، داؤد کی راہوں پر چلنے کے بجائے اسرائیل کے بادشاہوں کی روش پر چلا۔ یہورام قاتل اور بت پرست تھا۔ اُس نے اپنے تخت کے استحکام کے لئے بڑی بے دردی سے اپنے ہی بھائیوں کو قتل کر دیا۔ کتابِ مقدس ہمیں واضح طور پر بتاتی ہے کہ یہورام کے اِن بُرے کاموں کا کون محرک تھا: اُس کی بیوی اخی اب کی بیٹی تھی (آیت ۶)۔ اِس سے قبل یہوسفط نے اِن دو بادشاہتوں کے درمیان اِس شادی کا اہتمام کیا تھا، اور اب یہوداہ میں بھی اُسی بدی کا آغاز ہو گیا جس نے اسرائیل کو برباد کیا تھا۔ اخی اب کی بیٹی عتلیاہ ابلیس کی آلۂ کار تھی۔ وہ خدا کے لوگوں کی سزا کا باعث بنی۔

۲۱: ۷ لیکن خداوند کو داؤد کے ساتھ باندھا ہوا عہد یاد تھا، اِس لئے وہ یہورام اور یہوداہ کے ساتھ اِس قدر سختی سے پیش نہ آیا جیسے کہ اُس نے اخی اب اور اسرائیل سے سختی کی تھی۔ ("ایک چراغ" کا مطلب ہے ایک بیٹا جو بادشاہ کی حیثیت سے کام کرے گا)۔ تاہم یہوداہ کو اِس ناپاک اتحاد کے سبب سے بہت دُکھ اُٹھانا تھا۔

۲۱: ۸-۱۵ ادومی جو یہُوسفط کے دَور میں یہُوداہ سے ڈرتے تھے (۱۷: ۱۰) اب بغاوت پر اُتر آئے۔ یہُوداہ میں ایک شہر لبناہ نے بھی بغاوت کر دی۔ یہُورام نے اپنے لوگوں کو مزید بُت پرستی میں دھکیلنے سے حالات اَور بگاڑ دیئے۔ حتّیٰ کہ ایلیاہ کا بادشاہ کو لکھا ہُوا خط بھی اُس کو اُس کی بُری روش سے باز نہ رکھ سکا۔ یہُورام اسرائیل میں اِس نبی کی زوردار خدمت کو یقینی طور پر جانتا تھا، لیکن اخی اَب کی طرح اُس نے بھی نبی کی باتوں کا کوئی اثر قبول نہ کیا۔

ایلیاہ کو یہُوسفط کے دَورِ حکومت کے دَوران آسمان پر اُٹھایا گیا (۲-سلاطین ۲: ۱۱)۔ چونکہ یہُورام نے پانچ سال تک اپنے باپ کے ساتھ حکومت کی اِس لئے جب یہ پیغام دیا گیا تو شاید ایلیاہ ابھی اِس دُنیا میں تھا۔ یا یہ بھی ممکن ہے کہ نبی نے یہ خط خدا کی ہدایت کے مُطابق لِکھ کر الیشع کو دے دیا ہو تاکہ وُہ مناسب وقت پر بادشاہ کو پہنچا دے۔

۲۱: ۱۶، ۱۷ فلستی اور عربی یہُورام کے سب سے چھوٹے بیٹے یہُوآخز (اخزیاہ) کے سِوا، اُس کے مال اور اُس کے خاندان کو لے گئے۔ چونکہ اُس نے اپنے باپ کے خاندان کو قتل کر دیا تھا، اِس لئے یہ اُس کے جُرم کی مناسب سزا تھی۔

۲۱: ۱۸-۲۰ یہُورام، انتڑیوں کے ایک لاعلاج مرض کے شدید درد سے مَر گیا۔ اُس کی موت پر ماتم کرنے والا کوئی بھی نہ تھا۔ چونکہ وُہ دُوسرے بادشاہوں کی طرح زندگی نہیں گزار رہا تھا اِس لئے اُسے اُن کے ساتھ دفن نہ کیا گیا۔

و- اخزیاہ بادشاہ ۲۲: ۱-۹

۲۲: ۱-۹ اخی اَب کے گھرانے کے ساتھ اتحاد سے پیدا شُدہ مشکلات تیسری پُشت میں بھی جاری رہیں۔ اخزیاہ (یعنی یہُوآخز ۲۱: ۱۷ اور عزریاہ آیت ۶) یہُورام کی موت کے بعد بادشاہ بنا۔ اُس وقت اُس کی عمر بائیس ۲۲ سال تھی۔

اُس کی ماں عتلیاہ (عُمری کی پوتی) نے، اپنے خاوند کی موت کے بعد یہُوداہ میں اپنا نُقصان دہ اثر و رسُوخ جاری رکھا۔ وُہ اپنے بیٹے کو بدی کی مشورت دیتی رہی جو اُس کی بربادی کا باعث بنی۔ اخزیاہ بچ گیا تھا (آیت ۱) تاکہ داؤد کے تخت پر ایک بیٹا وارث ہو سکے، لیکن اُس نے اپنے باپ کی بدیوں کو جاری رکھتے ہوئے ناشکر ہونے کا اظہار کیا۔ اُس نے ارام کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے یہُورام کے ساتھ اتحاد کیا۔ یاہُو اور اُس کے لوگوں نے

اخزیاہ کو جب وُہ سامریہ میں چھُپا ہُؤا تھا، ڈھونڈ نکالا اور اُسے قتل کر دیا۔ بادشاہ کے خادموں نے نہایت اچھے طریقے سے اُس کی تجہیز و تکفین کی (۲-سلاطین ۹: ۲۸) کیونکہ وُہ ایک دین دار بادشاہ یہوسفط کا پوتا تھا۔ اخزیاہ کا اِس قدر کوئی بڑا بیٹا نہ تھا جو اُمورِ سلطنت کو سنبھال سکے۔

ز- ملکہ عتلیاہ کا غاصبانہ قبضہ ۲۲: ۱۰-۲۳: ۲۱

۲۲: ۱۰-۱۲ عتلیاہ کا شوہر مَر گیا تھا اور اب اُس کا بیٹا بھی مَر گیا، چنانچہ اُس نے اپنے پوتوں کو قتل کر کے تخت پر خود قبضہ کر لیا۔ شاہی خاندان کے اِس قدر بے دردی سے قتل کے پیچھے شیطان اَن دیکھا محرک تھا۔ اُس کی یہ کوشش تھی کہ مسیح کی نسل کو کاٹ دے جیسا کہ اُس نے اِس سے قبل کیا تھا اور وُہ پھر بھی کرے گا۔ لیکن پیدائش ۳: ۱۵ کے وعدے کی ضمانت دی گئی تھی، اِس لئے خُداوند نے اِس نسل کو قائم رکھا جِس کے ذریعے سے بالآخر یسوع مسیح آنے والا تھا۔ یہوواہ نے یہوسبعت کو اِس مقصد کے لئے استعمال کیا جِس نے اپنے بھتیجے یوآس کو چھُپا لیا۔ اُسے ہیکل میں چھُپایا گیا، جہاں یہوسبعت کے شوہر یہویدع کاہن نے چھ۶ سال تک اُس کی نگہداشت کی۔

۲-سلاطین ۸-۱۱ ابواب میں ان واقعات کو کافی تفصیل سے بیان کیا گیا ہے اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اِس وقت اسرائیل میں کیا ہو رہا تھا۔

۲۳: ۱-۷ یہویدع نے یوآس کے بڑے ہونے تک انتظار کیا جبکہ ایک غاصبہ داؤد کے تخت پر قابض تھی۔ لیکن ساتویں سال اُس نے سرداروں اور لاویوں کو جمع کیا اور عتلیاہ کا تختہ اُلٹ دیا۔ ساری سلطنت میں خبر پہنچائی گئی اور بہت سے لوگوں نے عہد کیا کہ وُہ یوآس کو اُس کے باپ کے تخت پر بٹھائیں۔ آیت ۶ کے الفاظ: "سب لوگ خُداوند کا پہرہ دیتے رہیں" کا مطلب یہ ہے کہ ہیکل میں داخلے کی ممانعت کے لئے شریعت کی پابندی کریں (دیکھیں آیت ۶)۔ لاویوں اور سرداروں کو ان کی ذمہ داریاں دی گئیں، اور اِس یادگار دِن کے لئے سبت کو چُنا گیا۔

۲۳: ۸-۱۱ پہلی باری والوں کو ہیکل سے ابھی رُخصت نہیں کیا گیا تھا کہ نئی باری والے لوگ آ گئے۔ یوں یہویدع نے خفیہ طور پر کافی لوگوں کو اکٹھا کر لیا۔ لوگوں کو داؤد کے اُن ہتھیاروں سے مسلح کیا گیا جو ہیکل میں موجود تھے۔ جب تمام تیاریاں مکمل ہو گئیں تو سات سالہ

یوآس کو ہیکل سے باہر لا کر اُس کی تاج پوشی کی گئی ۔ اُسے موسیٰ کی ہدایت کے مطابق شریعت کی ایک نقل دی گئی (استثنا ۱۷: ۱۸-۲۰) ۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ شریعت کی اصلی جلد تھی جو عہد کے صندوق میں رکھی ہوئی تھی (خروج ۲۵: ۲۱؛ ۲۔ تواریخ ۵: ۱۰) ۔

۲۳: ۱۲-۱۵ ملکہ عتلیاہ ہیکل میں یہ معلوم کرنے کے لئے آئی کہ لوگ کیوں خوشی سے نعرے مار رہے ہیں ۔ لیکن اُس نے کیا دیکھا کہ ایک بچہ جس کے بارے میں اُس کا خیال تھا کہ عرصہ پہلے مارا جا چکا ہے، اب شاہی تاج پہنے ہوئے ہے ۔ وہ اِس بات سے پریشان ہو گئی کہ لوگ دِل کی گہرائیوں سے اُس کے ساتھ ہیں ۔ غداری کے اُس کے الزام پر کسی نے کان نہ دھرا ۔ بہرکیف یوآس نہیں بلکہ وہ خود غاصبہ تھی ۔ یہویدع نے حکم دیا کہ اُسے قتل کر دیا جائے لیکن ہیکل کے اندر نہیں ۔ اُسے گھوڑا پھاٹک پر لے جایا گیا جہاں اُسے یہوداہ میں اُس کے ظلم وستم کے باعث ہلاک کر دیا گیا ۔

۲۳: ۱۶-۱۹ جب عتلیاہ راستے سے ہٹ گئی تو بڑی تیزی سے اصلاحات شروع کی گئیں ۔ یہویدع اور عوام نے عہد کیا کہ وہ خداوند کی پیروی کریں گے ۔ اپنے عہد کے ثبوت میں اُنہوں نے بعل کے مندر کو ڈھا دیا اور بعل کے پجاری متان کو قتل کر دیا ۔ کاہن کی حیثیت سے یہویدع ہیکل اور خدا کی پرستش کے بارے میں بہت حساس تھا ۔ اُس نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ ہیکل کی عبادات کو ترتیب دیا جیسا کہ موسیٰ اور داؤد کا حکم تھا ۔ لاویوں اور کاہنوں کو اُن کی ذِمہ داریاں سونپی گئیں ۔ ہیکل کی پاکیزگی کو معمولی بات تصور نہ کیا گیا ۔ دربان مقرر کئے گئے کہ وہ رسوماتی طور پر ناپاک لوگوں کو اُس سے باہر رکھیں ۔ یہویدع جانتا تھا کہ اِصلاحات کا آغاز خدا کے گھر سے ہوتا ہے ۔

۲۳: ۲۰، ۲۱ یوآس کو شاہی محل میں لے جایا گیا ۔ لوگوں کی یوآس کے دورِ حکومت سے بہت سی امیدیں وابستہ تھیں ۔

ح ۔ یوآس بادشاہ (باب ۲۴)

۲۴: ۱-۳ یوآس صرف سات برس کا تھا جب وہ بادشاہی کرنے لگا اور اُس نے چالیس برس تک بادشاہی کی ۔ جب تک یہویدع زندہ رہا یوآس نے وہی کچھ کیا جو خداوند کی نظر میں درست تھا ۔ حتیٰ کہ خدا کے اِس بااثر کاہن نے یوآس کے لئے دو بیویاں چنیں ۔

۲۴: ۴-۱۴ ہیکل کی بحالی کے لئے یوآس نے لاویوں کو حکم دیا کہ وہ تمام اسرائیل سے چندہ فراہم کریں۔ جب لاویوں نے اِس کا فوری طور پر انتظام نہ کیا تو اُس نے یہویدع سے خفگی کا اظہار کیا۔ بالآخر ایک خاص صندُوق ہیکل کے سامنے رکھ دیا گیا اور لوگوں کو حکم دیا گیا کہ وہ آکر اِس میں "ہیکل کا محصُول" ڈالیں۔ اِس روپے کو لے کر کاریگروں میں تقسیم کر دیا جاتا جسے وہ خداوند کے گھر کی بحالی اور مرمت کے لئے استعمال کرتے۔

۲۴: ۱۵-۱۹ جب یہویدع نے اپنی پھل دار اور طویل زندگی کے بعد وفات پائی تو اُسے بڑے اعزاز کے ساتھ شاہی قبرستان میں دفن کیا گیا۔ یہ ایک ایسے شخص کے لئے جس کا شاہی گھرانے سے تعلق نہ تھا ایک غیر معمُولی اعزاز تھا۔ لیکن جونہی اُس کا رُوحانی اثر ختم ہُوا، یوآس نے مشورت کے لئے بُت پرستوں سے رجُوع کرنا شرُوع کر دیا یہاں تک کہ یہ اُس کی سلطنت کی بربادی کا باعث بنا۔ یہوواہ نے اُسے تنبیہ کرنے کے لئے انبیا بھیجے، لیکن توبہ کرنے کے بجائے، یہوداہ کے اِس قائد نے بغاوت کی۔

۲۴: ۲۰-۲۷ زکریاہ نے لوگوں کو خدا کی طرف سے آگاہ کیا لیکن بادشاہ نے اُسے سنگسار کروا دیا۔ یوآس نے اُس مہربانی کو بھی یاد نہ رکھا جو زکریاہ کے باپ (یا دادا) یہویدع نے اُس سے کی تھی۔ شاید زکریاہ کے مرتے وقت اُس کی دُعا کے جواب میں خداوند نے تھوڑی سی فوج کو ارام سے بھیجا، تاکہ وہ یہوداہ کو لُوٹے اور اُس کے منصب داروں اور سرداروں کو قتل کرے۔ یُوں وہ جنھوں نے یوآس کو بدی کی مشورت دی تھی مارے گئے بلکہ یوآس خُود بھی زخمی ہوگیا اور اُس کے اپنے خادِموں نے اُسے قتل کر دیا۔ اِس سے پہلے کے یہورام کی طرح اُسے بھی یہوداہ کے بادشاہوں کے ساتھ دفن نہ کیا گیا۔

چونکہ یوآس نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں خُداوند کو چھوڑ دیا تھا، اِس لئے اُس نے جو کچھ اوائلِ حکومت میں کیا اُس کی کوئی وقعت نہ رہی۔ اُس نے ہیکل کی مرمت کروائی تھی اور اُس کے سونے کے ظرُوف بنوائے لیکن بالآخر یہ خزانے ارامی حزائیل کے حوالے کرنا پڑے (۲-سلاطین ۱۲: ۱۷، ۱۸)۔ بے شک اچھی بات ہے کہ آغاز اچھا ہو لیکن اِس کے ساتھ ساتھ ضرُوری ہے کہ انجام بھی اچھا ہو۔ یُوحنّا رسُول یہ جانتے ہُوئے کہ لوگ بالآخر ہمت ہار دیتے ہیں، ہمیں آگاہ کرتا ہے کہ "اپنی بابت خبردار رہو تاکہ جو محنت ہم نے کی ہے وہ تمہارے سبب سے ضائع نہ ہو جائے بلکہ تُم کو پُورا اجر مِلے" (۲-یُوحنّا ۸ آیت)۔

۲-سلاطین باب ۱۲ میں یوآس کی زندگی اور دَورِ حکُومت کو تفصیل سے بیان کِیا گیا ہے (وہاں اِسے یہُوآس لِکھا گیا ہے)۔ اِس باب کی تفسیر ملاحظہ فرمائیے۔

ط- امصیاہ بادشاہ باب ۲۵

۲۵: ۱-۱۰ اپنے تخت کے استحکام اور شریعت کے مُطابق اپنے باپ کے قاتلوں سے نپٹنے کے بعد، اِمصیاہ نے اُمورِ خارجہ کی طرف توجّہ دی۔ یہُورام کے دَورِ حکومت میں ادومیوں نے یہوداہ سے بغاوت کر دی تھی (۲۱: ۱۰)۔ شاید اب اِمصیاہ پھر سے انہیں مطیع کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ اُس نے اسرائیل میں سے اُجرت پر آدمیوں کو بلوایا۔ لیکن جب ایک مَردِ خُدا نے اُسے آگاہ کیا تو اُس نے اسرائیلیوں کو واپس بھیج دیا۔ گو اُجرت پر بُلائے ہُوئے لوگوں کو دی گئی رقم کے نقُصان کے سبب سے وُہ فکر مند تھا تاہم اُس نے نبی کی یقین دہانی کو قبول کر لیا کہ خُداوند احمقانہ طور پر اِس لگائی ہوئی رقم کے عوض اُسے بہُت زیادہ دے گا۔

۲۵: ۱۱-۱۳ امصیاہ اور اُس کے آدمیوں نے دسؔ ہزار ادومیوں کو ہلاک کر دیا اور دسؔ ہزار مَردوں کو قید کر لیا جنہیں بعد ازاں پہاڑ کی چوٹی پر سے گِرا کر مار دیا۔ ممکن ہے کہ جِن لوگوں کو بعد میں مارا گیا، اُنہوں نے حَد سے زیادہ ظُلم کیا ہو۔ اور ممکن ہے کہ اِمصیاہ نے اُس دَور کی جنگی حکمتِ عملی اختیار کی ہو۔ اِمصیاہ نے جن لوگوں کو اُجرت پر بُلایا تھا، اور جِنہیں اُس نے افرائیم میں اُن کے گھر بھیج دیا تھا، انہوں نے نہایت غُصّے سے یہُوداہ کے شہروں پر حملہ کر کے تینؔ ہزار لوگوں کو ہلاک کر دیا اور بہُت سا مالِ غنیمت لے گئے۔

۲۵: ۱۴-۲۱ جب اِمصیاہ نے اُن بُتوں کی پرستِش شرُوع کر دی جو وُہ ادوم سے لایا تھا، تو ایک نبی نے اُسے ملامت کرتے ہُوئے بتایا کہ وُہ دیوتا جو اپنے لوگوں کو نہ بچا سکے اُس کی کیا مَدد کریں گے۔ اِمصیاہ نے نبی کی بات کو ٹوکتے ہُوئے دھمکی دی۔ یہاں غالباً زکریاہ کا سا حال نظر آتا ہے جو امصیاہ کے باپ کے خِلاف نبوت کر کے اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھا (۲۴: ۲۰-۲۲)۔ نبی نے یہ کہتے ہوئے بادشاہ کی دھمکی کا جواب دیا “میں نہیں مارا جاؤں گا۔ چونکہ تُو نے میری نصیحت کو ماننے سے انکار کر دیا ہے اِس

لئے تو ہلاک ہوگا"۔ اِمصیاہ نے خدا کی مشورت پر کان نہ دھرا بلکہ اپنے عملے کی بات مانی۔ اُس نے بڑی حماقت سے اسرائیل کے یوآس سے جنگ کی اور نبی کی بات ماننے سے اِنکار کر دیا۔

۲۵:۲۲-۲۸ یہوداہ کو شکست ہوئی اور امصیاہ کو ذِلّت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑا اور وہ کمزور ہوگیا۔ اِمصیاہ کی رعایا نے اُس کے خِلاف سازِش کی اور انجامِ کار وہ یروشلیم سے بھاگ گیا۔ اُسے لکیس میں ہلاک کر دیا گیا۔ اُسے یروشلیم میں لاکر دفن کیا گیا۔

ی۔ عُزّیاہ بادشاہ ۲۶ باب

۲۶:۱-۵ عُزّیاہ کی کامیابی کا راز اِس باب کے شروع میں دے دیا گیا ہے۔ "اُس نے وہی جو خُداوند کی نظر میں درُست ہے ٹھیک اُسی کے مُطابق کیا"۔ خُداترس اور صاحبِ فہم زکریاہ (زکریاہ نبی نہیں) اُس کا مُشیر تھا۔

۲۶:۶-۱۵ عُزّیاہ جہاں کہیں گیا خُداوند نے اُسے برکت دی۔ اُس نے فلستیوں اور عمُونیوں کے خلاف جنگ لڑکر کامیابی حاصِل کی۔ اُس نے یہوداہ کے دِفاع میں بھی اِضافہ کیا۔ اُس نے بہُت اعلیٰ فوج مرتب کی اور اُسے مسلّح کرنے کے لئے ایک بہُت اچّھا اسلحہ خانہ بنایا۔ اُس نے شہر بھی تعمیر کئے اور زرعی ترقی کی حوصلہ افزائی کی (آیت ۱۰)۔ "کلیں" (آیت ۱۵) ایک قسم کی منجنیقیں تھیں۔

۲۶:۱۶-۲۳ تب عُزّیاہ کے دِل میں گھمنڈ سما گیا۔ وہ خُداوند کے حُضور بخُور جلانے کے لئے ہیکل میں داخِل ہوا، لیکن اِس خِدمت کا صِرف کاہنوں کو اختیار تھا۔ عزّریاہ اور دیگر اَسّی کاہن جو بہادر آدمی تھے، بادشاہ کے پیچھے گئے۔ کاہنوں کی ملامت سے بادشاہ بہُت خفا ہُوا، لیکن اُس کے کچھ کرنے سے پیشتر خداوند نے اُسے کوڑھی بنا دیا۔ اُسے بہُت جلدی سے ہیکل سے باہر نکال دیا گیا اور پھر وہ کبھی وہاں واپس نہ آیا۔ وہ اپنے کوڑھ کے ساتھ ایک الگ گھر میں رہتا تھا۔ اُس کے بعد اُس کا بیٹا یوتام حکمرانی کرنے لگا۔ عُزّیاہ شاہی قبرستان میں دفن نہ کیا گیا کیونکہ وہ کوڑھی تھا۔ اُسے شاہی قبرستان کے ساتھ ملحقہ میدان میں دفن کیا گیا۔

ک - یوتام بادشاہ باب ۲۷

۲۷: ۱-۴ اُس کے باپ عُزّیاہ کے عہدِ حکومت کی طرح یوتام کے دَور میں بھی امن وامان رہا۔ اِس لئے اُس نے اپنے دارالحکومت اور مضافاتی شہروں میں کافی ترقی کے کام کئے۔ سوائے عُزّیاہ کے گناہ کے وُہ اپنے باپ کے نقشِ قدم پر چلا۔ تاہم اُونچے مقام ڈھائے نہ گئے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یوتام نے زیادہ اصلاحات نہ کیں۔ اُس نے اپنے لوگوں کو بدی سے بچانے کے لئے بہُت تھوڑا کام کیا۔

۲۷: ۵-۹ عمّونیوں کو عُزّیاہ نے مطیع کر لیا تھا (۲۶: ۸) لیکن شاید اُس کی موت کے باعث اُنھوں نے خراج دینا بند کر دیا۔ یوتام نے اُن کے خلاف جنگ کی تو اُنھوں نے مجبُوراً پھر سے خراج دینا شروع کر دیا۔ اُس کی قُوّت کا راز اِس بات میں تھا کہ اُس نے اپنے ہر کام میں خُدا کو اوّل مقام دیا۔ اُنھوں نے یوتام کو داؤد کے شہر میں دفن کیا۔ اُس کا بیٹا آخز اُس کے بعد بادشاہ بنا۔

ل - آخز بادشاہ باب ۲۸

۲۸: ۱-۴ آخز کے بارے میں مکمّل بیان کے لئے ہمیں ۲- سلاطین ۱۶ باب اور یسعیاہ ۷ باب پڑھنا چاہئے۔ وُہ یہُوداہ کے سارے بادشاہوں میں سب سے بدکار بادشاہ تھا۔ اُس نے یروشلیم میں سولہ ۱۶ تک حکومت کی۔

بادشاہ بننے کے بعد آخز فوراً بُت پرستی کی طرف مائل ہو گیا۔ اُس نے داؤد کی رَوش کو اختیار نہ کیا بلکہ وُہ اِسرائیل کے بدکار بادشاہوں کے نمونے پر چلا۔ آخز نے یروشلیم کے باہر ہنّوم کے بیٹے کی وادی میں بچّوں کی قُربانی کی مکروہ رسم کا دوبارہ آغاز کیا۔ سلیمان کے ایّام کے بعد مولک کی پرستش جو اِن قُربانیوں کا حصّہ تھی بند تھی (۱-سلاطین ۱۱: ۷)۔ لیکن اب ہر قسم کی بُت پرستی اور مکروہات کی وسیع طور پر حوصلہ افزائی کی جاتی تھی۔

۲۸: ۵-۸ اِس وجہ سے خُداوند کی طرف سے یہُوداہ پر بہُت سی مُصیبتیں نازِل ہُوئیں۔ یسعیاہ ہمیں بتاتا ہے کہ شاہِ اَرام رضین اور شاہِ اسرائیل فقح نے یروشلیم کے خِلاف گٹھ جوڑ کر لیا۔ وُہ دارالحکومت یروشلیم کو فتح کرنے میں کامیاب نہ ہُوئے لیکن اُنھوں نے

یہُوداہ کی سلطنت کو بہُت زیادہ نُقصان پہُنچایا- اِسرائیل نے ایک دِن میں ایک لاکھ بیس ۱،۲۰،۰۰۰ ہزار جنگی مَردوں کو ہلاک کر دیا اور دو ۲ لاکھ لوگوں کو اسیر کر کے لے گئے - اِس وقت کئی اعلیٰ شخصیتوں کو بھی مار دیا گیا - جب رضین اور فقح نے آخز کو دھمکی دی تو خُدا نے اپنے فضل سے اِسرائیل کے گھرانے سے وعدہ کیا کہ ایک کنواری کی معرفت "عمانوایل" پیدا ہوگا (یسعیاہ ۷: ۱۴) -

۲۸: ۹-۱۵ اِسرائیل کے لوگ یہُوداہ سے اپنے بھائیوں کو غُلام بنانا چاہتے تھے، جسے مُوسیٰ کی شریعت میں ممنُوع قرار دیا گیا تھا- چنانچہ خُدا نے اُن کے پاس ایک نبی کو بھیجا کہ وُہ ایسا نہ کریں کیونکہ اُن پر خُدا کا قہرِ شدید ہے - یہ سچ ہے کہ اِسرائیل کے لوگ خُدا کی طرف سے آلۂ کار تھے، لیکن اُنہیں ظُلم کرنے کی اجازت نہیں دی گئی تھی - افرائیم کے بعض سرداروں نے عودِد نبی کی آواز کے شِنوا ہو کر قیدیوں کو آزاد کر دیا اور مالِ غنیمت میں سے اُنہیں کھلایا پلایا اور وُہ اپنے مُلک کو واپس لوٹ گئے -

۲۸: ۱۶-۲۷ عین اِنہی ایّام میں آخز بادشاہ اُن قوموں یعنی ادومیوں اور فِلستیوں کی وجہ سے بھی پریشان تھا جنہیں اُن کے باپ نے مطیع کر رکھا تھا- لیکن مُصیبت کے ان لمحات میں آخز نے خُداوند کی طرف رُجوع کرنے کے بجائے، شاہِ اسُور تِگلت پِلاسر کی طرف رجُوع کیا - اُس نے ہیکل اور شاہی محل سے سونا دے کر اسُوریوں کو اُجرت پر بلایا- شاہِ اسُور نے ارام پر حملہ کیا اور رضین کو دمشق میں قتل کیا (۲- سلاطین ۱۶: ۹) - جب آخز دمشق میں تِگلت پِلاسر کو ملنے کے لئے گیا تو وُہ ارامی دیوتاؤں پر فریفتہ ہوگیا (۲- سلاطین ۱۶: ۸-۱۰)- آخز کو شاہِ اسُور کے ساتھ گٹھ جوڑ بہُت مہنگا پڑا، کیونکہ اسُور نے اُسے دھوکا دے کر اُس پر بھاری خراج لاگو کر دیا- لیکن ارام کے دیوتاؤں کے ساتھ اُس کا الحاق مہلک ثابت ہُؤا کیونکہ اِس سے یہوواہ کا اُس پر قہرِ شدید بھڑکا - آخز بادشاہ نے یہُوداہ میں بُت پرستی کی جڑیں اِس قدر مضبُوط کر دیں کہ اُس کا بیٹا حزقیاہ جو کہ ایک اچھا بادشاہ تھا، اُسے ختم نہ کر سکا- جب آخز مر گیا تو اُسے شاہی قبرِستان میں دفن نہ کیا گیا - آخز کو آیت ۱۹ میں اسرائیل کا بادشاہ کہا گیا ہے - بعض اوقات یہُوداہ کے بادشاہوں کو یہ نام دیا گیا (دیکھیں ۲- تواریخ ۲۱: ۲)-

## م - حزقیاہ بادشاہ		ابواب ۲۹-۳۲

۲۹: ۱-۱۱ بائبل میں حزقیاہ کے دَورِ حکُومت کے لئے کئی باب مختص کئے گئے ہیں،

یعنی تین[۳] باب ۲-سلاطین میں (۱۸-۲۰)، چار[۴] یسعیاہ کی کتاب میں (۳۶-۳۹) اور چار[۴] یہاں اُس کے دَورِ حکومت کے بیان کے لئے مخصوص کئے گئے ہیں - ۲-تواریخ میں بنیادی طور پر اُس کے مذہبی کاموں کا ذِکر کیا گیا ہے، جبکہ ۲-سلاطین میں اُس کی سیاسی اور خارجی اُمور میں کامیابیوں کا بیان ہے - دونوں کتابوں میں اُس کے نمایاں کِردار اور خداوند سے اُس کی محبّت کو بیان کیا گیا ہے -

حزقیاہ نے اپنی اصلاحات کا مذہبی قائدین سے آغاز کیا - اُس نے کاہنوں اور لاویوں کو بُلا کر اُنہیں حُکم دیا کہ وُہ اپنے آپ کو اور ہیکل کو پاک کریں - اُن کے آباواجداد کی بے وفائی سے خُداوند کا غضب مُلک پر تھا اور بہُت سے لوگوں کو پہلے ہی ہلاک کیا جا چُکا تھا یا اُنہیں قیدی بنالیا گیا تھا - بادشاہ خُدا کے ساتھ اپنے تعلقات درُست کرنا چاہتا تھا اِس لئے اُس نے کاہنوں اور لاویوں کو بھی تاکید کی کہ وُہ بھی یہی کریں -

۲۹: ۱۲-۲۴ آیات ۱۲-۱۴ میں جن لاویوں کے ناموں کی فہرست دی گئی ہے، اُنہوں نے اپنے بھائیوں سے کہا کہ وُہ بادشاہ کے حُکم کی تعمیل کریں - اُنہوں نے آٹھ[۸] دِنوں تک ہیکل کو پاک کیا (آیات ۱۷، ۱۸) - اُنہوں نے ہیکل کی خدمت کے لئے ظرُوف کو ترتیب میں رکھا اور اس کے بعد حزقیاہ بادشاہ کو اطلاع دی کہ اُس کے حُکم کے مطابق تمام کام سرانجام دیئے جا چُکے ہیں - حزقیاہ نے سلطنت کی طرف سے خطا کی قُربانی گزرانی - خطا اور سوختنی قُربانی کے خُون سے مذبح کو پاک کیا گیا -

۲۹: ۲۵-۳۶ جیساکہ داؤد کے اَیّام میں مُقرر کیا گیا تھا، کاہنوں اور لاویوں کو اُن کی جگہوں پر مقرر کیا گیا - انہوں نے مُقدّس ساز بجائے اور گیت گائے اور سوختنی قُربانی گزُرانی گئی - وُہ سب جو پرستش کے وقت لاویوں کے ساتھ حاضر تھے، اُنہوں نے سجدہ کیا اور سوختنی قربانیاں اور شُکر گزاری کی قربانیاں لائے - شُکر گزاری کے ہدیے اِس قدر کثرت سے لائے گئے کہ لاویوں کو جانوروں کو ذبح کرنے کے لئے کاہنوں کی مَدد کرنا پڑی کیونکہ اِتنے کاہن وہاں موجود نہیں تھے جنھوں نے اپنے آپ کو پاک کیا تھا - لوگ اِس بیداری سے بہُت خُوش ہوئے کیونکہ اِس سے یہُوداہ کے بہتر مُستقبل کی کِرن پھُوٹی تھی - لیکن یہ ابھی حزقیاہ کی اِصلاحات کا شروع تھا -

۳۰: ۱-۵ پُورے باب ۳۰ میں حزقیاہ کی طرف سے عیدِ فسح کی بحالی کا بیان

ہے کیونکہ یہ جس انداز سے منائی گئی، یہ اِس انداز میں سلطنت کے تقسیم ہونے سے پہلے منائی گئی تھی (۲-تواریخ ۸ : ۱۳)۔

پہلے مِہینے میں بادشاہ نے ہیکل کو پاک کیا اور اُس کی عبادات کا ازسرِنو آغاز کیا۔ دُوسرے مہینے میں اُس نے عیدِ فسح اور بے خمیری روٹی کی عید منانے کی تیاری کی۔ گِنتی ۹:۱۱ کے مُطابق اگر کوئی شخص کسی لاش کی وجہ سے ناپاک ہوگیا یا وُہ دُور دراز سفر میں تھا تو وُہ عیدِ فسح دُوسرے مہینے میں منا سکتا تھا۔ جہاں تک حِزقیاہ کا تعلق ہے، پہلے مہینے میں یعنی اِس کے مقررہ وقت پر عیدِ فسح منانا ممکن نہیں تھا، کیونکہ کافی تعداد میں کاہنوں نے اپنے آپ کو پاک نہیں کیا تھا (آیت ۳)۔ چونکہ یہ قومی تہوار تھا اس لئے ساری قوم کو بُلانا ضرُوری تھا۔ چنانچہ سارے یہُوداہ اور اسرائیل میں قاصدوں کو بھیجا گیا کہ وُہ لوگوں کو دعوت دیں کہ وُہ عیدِ فسح کے لئے آئیں۔ اِسرائیل اِس وقت اَسُور کا ایک صُوبہ تھا اور بہُت سے لوگوں کو اسیری میں لے جایا جا چُکا تھا۔ تاہم حِزقیاہ نے باقی اِسرائیلیوں کو دعوت دی اور اَسُوریوں نے اِس کی کسی طور سے مُخالفت نہ کی۔

۳۰: ۶-۱۲ جب قاصِدوں نے اسرائیلیوں کو تاکید کی کہ وُہ خُداوند کی طرف رُجُوع لائیں تو اُن میں سے اکثروں نے اُن کا مذاق اُڑایا۔ تاہم ایک چھوٹا سا بقیہ توبہ کرکے حِزقیاہ کی حکُومت کے پہلے سال میں عیدِ فسح منانے کے لئے یرُوشلیم میں آیا (۷۱۵-۷۱۶ ق-م) (۲-تواریخ ۲۹ : ۱۳)۔

۳۰: ۱۳-۱۵ لوگوں کے جوش و خروش نے کاہنوں اور لاویوں کو شرمندہ کر دیا اور انہیں بیدار کیا کہ وُہ مزید سنجیدگی سے اپنے فرائض کو سرانجام دیں۔ شہر کو ہر طرح کی بے دینی کی گندگی سے پاک کیا گیا اور بُت پرستی کے ہر ایک نشان کو قدرون کے نالے میں پھینک دیا گیا۔

۳۰: ۱۶-۲۷ لاویوں نے ان لوگوں کی مدد کی جو رسُوماتی طور پر ناپاک تھے اور حزقیاہ نے دُعا کی کہ خداوند اِن بے قاعدگیوں کو نظر انداز کرتے ہُوئے لوگوں کے دِلی رویّے کو قبول کرے۔ اور خُداوند نے ایسا ہی کیا۔ فطیری روٹی کی عید اُن سب کے لئے اِس قدر خُوشی کا باعث تھی کہ اُنھوں نے مزید سات دِن تک یہ تہوار منانے کا فیصلہ کیا۔ بادشاہ اور سرداروں نے اِن مزید ایام کے لئے جانور دِئے اور یروشلیم میں بہُت زیادہ خوشی کا سماں تھا۔ ساری

جماعت کو برکت دی گئی۔ اب اسرائیل کے سُنہری دَور کے سے حالات پیدا ہو گئے تھے۔ ایک بار پھر یہوواہ کے کاہنوں کی دعائیں آسمان پر سُنی گئیں۔

۳۱: ۱ ۳۱ باب کی پہلی آیت کا گزشتہ باب کی اختتامی آیت سے تعلق ہے۔ جب اِسرائیل کے لوگ یروشلیم سے گئے تو وُہ یہوداہ، بنیمین، افرائیم اور منسّی میں تمام بُتوں اور یسیرتوں، اُونچے مقاموں اور مذبحوں کو ڈھا کر اپنے اپنے گھروں کو لوٹ گئے۔

۳۱: ۲-۱۰ اب حزقیاہ نے کاہنوں اور لاویوں کو مقرر کیا کہ وُہ اپنے اپنے فرائض سرانجام دیں اور دہ یکی سے اُن کی مالی مُعاونت کی۔ لوگوں نے اِس قدر فیاض دِلی سے دیا کہ کھانے سے بہُت زیادہ بچ گیا۔

۳۱: ۱۱-۱۹ ہیکل میں زائد اناج وغیرہ کو ذخیرہ کرنے کے لئے کوٹھڑیاں بنائی گئیں، اور اہل لوگوں کو اُن کا نگران مقرر کیا گیا۔ نام بہ نام اُن کو فہرست میں درج کیا گیا۔ اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو شخص خُداوند کی خِدمت کرتا ہے وُہ اُسے یاد رکھتا ہے۔

گو نئے عہد نامے میں دہ یکی کا حکم نہیں دیا گیا لیکن یہ تعلیم ضرور دی گئی ہے کہ ہم باقاعدگی سے اپنی آمدنی کا ایک مناسب حصّہ خُداوند کے کام کے لئے وقف کریں۔

۳۱: ۲۰، ۲۱ باب ۳۱ کے اختتام پر حزقیاہ کے کاموں کی تعریف کی گئی ہے۔ جو کچھ بھی اُس نے خُداوند کے لئے کیا ... اُس نے اپنے سارے دِل سے کیا۔ اِس کا نتیجہ یہ تھا کہ وُہ کامیاب ہُوا۔

۳۲: ۱-۸ اُسوری شمالی قبائل کو اسیری میں لے گئے (۲-سلاطین ۱۷ باب)۔ اب وُہ یہوداہ کا بھی یہی حشر کرنا چاہتے تھے۔ حزقیاہ، اِس سے قبل سنحیرب کو خراج ادا کرتا تھا (۲-سلاطین ۱۸: ۱۳-۱۶)۔ اب اُسوری اُس پر دباؤ ڈال رہے تھے کہ وُہ اپنی سلطنت اُن کے حوالے کر دے۔

جب سنحیرب نے یہوداہ پر چڑھائی کی تو حزقیاہ نے اِس کے جواب میں شہر کے باہر کی آب رسانی کے وسائل کو منقطع کر دیا، یروشلیم کی دیوار کو از سرِ نو تعمیر و مُرمّت کیا، اپنے لوگوں کو ہتھیار دِئے اور عُہدیدار مقرر کِئے اور یہ کہتے ہُوئے لوگوں کی حوصلہ افزائی کی کہ اُسوریوں کی فوج سے خائف ہونے کے بجائے یہوواہ پر نِگاہ کریں۔ جی۔ کیمبل مورگن لِکھتا ہے:

اپنے خادم کی وفاداری کے جواب میں خُدا کا یہ ایک عجیب سا جواب ہے کہ ایک زبردست دشمن اِس موقعے پر اُس کی سلطنت پر حملہ آور ہو۔ اِس بیان کی نسبت مزید تفصیلات کی ضرورت ہے۔ یہ تفصیلات ۲-سلاطین ۱۸: ۷-۱۶ میں موجود ہیں۔ اِس حوالے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ حزقیاہ شاہِ اسُور کے جُوئے سے مُنحرف ہو گیا۔ یاد رہے کہ اُس کا باپ آخز اِس جُوئے کا مُطیع رہا تھا۔ جب سنخیرب نے یہوداہ پر چڑھائی کی تو کمزوری کی حالت میں حزقیاہ نے اُسے بہت بھاری خراج ادا کیا، اور اُس کی حمایت حاصل کرنے کے لئے پھر سے اُس کا مطیع ہو گیا۔ نتائج اُس کی خواہش کے مُطابق نہ نکلے کیونکہ سنخیرب نے اب اُس سے غیر مشروط اطاعت کا مطالبہ کیا۔ اِن بُحرانی لمحات میں جو اِس پس و پیش کی کیفیت سے پَیدا ہُوئے تھے، اُس کے ایمان اور جرأت کو تازگی ملی۔ اُس نے دشمن کو پریشان کرنے کے لئے فوری طور پر آب رسانی کا سِلسلہ منقطع کر دیا، فصیل کو مضبوط کیا۔ اپنی فوج کو جنگی وسائل دِیئے اور بالآخر لوگوں کو یہ یقین دلایا کہ "وہ جو ہمارے ساتھ ہے اُس سے بڑا ہے جو اُس کے ساتھ ہے"۔

۳۲: ۹-۱۹ لکیس کے مُحاصرے کے دَوران شاہ اسُور نے حزقیاہ اور اُس کے لوگوں کو طعنہ دیا جس کا یہ مطلب تھا کہ یہوواہ دیگر دیوتاؤں کی نسبت جنہیں اُس نے پہلے سے فتح کر لیا ہے، زیادہ طاقتور نہیں ہے اور لوگوں کو مشورہ دیا کہ حزقیاہ کی باتیں نہ سُنیں بلکہ اطاعت قبول کر لیں۔ آیت ۱۲ ظاہر کرتی ہے کہ اسُوریوں کو بھی حزقیاہ کی اصلاحات کا عِلم تھا۔ لیکن سنخیرب کو دو باتوں یعنی لوگوں کی حزقیاہ سے وفاداری اور یہوواہ کی قوّت کا عِلم نہیں تھا۔

۳۲: ۲۰-۲۳ جب سنخیرب نے خُداوند کا مضحکہ اُڑایا تو حزقیاہ اور یسعیاہ نے دُعا کی اور خُداوند نے ایک فرشتے کو بھیجا جس نے اسُوریوں کی فوج کو ہلاک کر ڈالا۔ سنخیرب شرمندہ ہو کر اپنے مُلک کو واپس لوٹ گیا جہاں بعد ازاں اُس کے اپنے بیٹوں نے اُسے اُس کے دیوتا کے مَندر میں قتل کر دیا۔

۳۲: ۲۴-۲۶ حزقیاہ کی بیماری اور صحت یابی کا واقعہ غالباً سنخیرب کے محاصرے سے قبل رُونما ہُوا۔ اپنی بیماری میں اُس نے خُدا سے دُعا کی اور خُداوند نے اُس سے اُس کی زندگی میں توسیع کا وعدہ کیا، اور اِس وعدے کی تصدیق اِس نشان سے کی کہ سُورج پیچھے چلا گیا۔

لیکن جب اِس فضل کا اُس نے اچھا جواب نہ دیا تو خُداوند اُس سے بہت خفا ہُوا۔ چونکہ وُہ خُداوند کے حضُور خاکسار بن گیا، اِس لئے اُس کی موت کے بعد ہی یہوداہ کو سزا دی۔

۳۲: ۲۷-۳۰ اُس کی دولت اور اعزازات کا خصُوصی ذِکر کیا گیا ہے، اور اُس نے یروشلیم میں آب رسانی کے لئے وادیٔ قدرون کے چشمے سے نالی بنا کر، شہر کے اندر تالاب میں پانی اکٹھا کیا (پانی کی اِس نالی کی تفصیلات کے لئے ۲-سلاطین ۲۰: ۲۰ ملاحظہ فرمائیے)۔

۳۲: ۳۱ حزقیاہ کی زِندگی میں خُدا کے مُعجزے سے متاثر ہو کر بابل سے ایلچی آئے۔ اُن کی اِس میں دلچسپی اِس لئے تھی کہ وُہ سُورج اور ستاروں کی پرستش کرتے تھے۔ بادشاہ نے بڑی حماقت سے اُنہیں اپنے خزانے دِکھائے۔ یُوں ان پر قبضہ کرنے کے لئے اُن کے دِل میں خواہش پیدا ہو گئی، جو بہت جلد پُوری ہو گئی۔

۳۲: ۳۲، ۳۳ حزقیاہ کے باقی کام یسعیاہ کی رویا میں بیان کئے گئے ہیں۔ جب حزقیاہ نے وفات پائی تو اُسے پورے اعزاز کے ساتھ دفن کیا گیا۔ اُس کا بیٹا منسّی اُس کی جگہ بادشاہ ہُوا۔

ن۔ منسّی بادشاہ ۳۳: ۱-۲۰

۳۳: ۱-۱۱ گو باپ اِس قدر خُدا پرست تھا لیکن منسّی کا دَورِ حکومت یہوداہ میں سب بادشاہوں کی نسبت بدترین دَور تھا۔ اور یہ پچپن ۵۵ سالہ طویل دَور تھا۔ منسّی کے گُناہوں کی فہرست بھی بہت طویل ہے۔ اُس نے شہر اور ہیکل کو اپنے بُتوں کے ساتھ ناپاک کر دیا اور ہنوم کے بیٹے کی وادی میں مولک کے لئے بچّوں کو جلانے کی رسم بھی شروع کر دی۔ وُہ بہت بڑا قاتل بھی تھا (۲-سلاطین ۲۱: ۱۶)۔ یُوسیفس بیان کرتا ہے کہ وُہ ہر روز لوگوں کو قتل کرواتا تھا۔ روایت کے مُطابق اُس نے یسعیاہ نبی کو آرے سے چِروا کر قتل کیا (شاید عبرانیوں ۱۱: ۳۷ میں اُسی کی طرف اشارہ ہے)۔ جب منسّی نے خُداوند کی آواز کو سُننے سے اِنکار کر دیا اور اپنی بدی سے باز نہ آیا، تو خُداوند نے شاہِ اسُور کو اُبھارا کہ اُس کو بابل میں لے جائے، جو اُس وقت اسُور کے زیرِ تسلّط تھا۔

۳۳: ۱۲-۲۰ صِرف ۲-تواریخ میں منسّی کی توبہ کا ذِکر ہے (آیت ۱۸ میں سلاطین کی مُسلّمہ کتابوں کا نہیں بلکہ ایک سرکاری تاریخ کا ذِکر ہے جو نایاب ہے)۔ بہت سالوں تک

کئی طرح کے مکرُوہ بُتوں کی پرستش کے بعد منسّی کو معلُوم ہُوا کہ خدا ہی خداوند ہے۔ پھر اُس کی زندگی تبدیل ہو گئی۔ اُس نے اپنی سلطنت کو بُت پرستی سے پاک کرنے اور اپنی رعایا کو یہوواہ سے وفاداری کی طرف واپس لانے کے لئے، جو کُچھ بھی وُہ کر سکا اُس نے کیا۔ آیت ۱۷ میں مذکُور یرُوشلیم سے دُور اونچے مقام یہوواہ کے لئے قربانی کی خاطر استعمال کئے جاتے تھے۔ گو شریعت کے لحاظ سے یہ ممنُوع تھا لیکن اِن کا وجُود باقی رہا۔

ص۔ امُون بادشاہ ۳۳: ۲۱-۲۵

منسّی کی موت کے بعد اُس کے بیٹے نے اُس کی اصلاحات کی نہیں بلکہ اُس کے اوّلین گُناہوں کی پیروی کی۔ اِس سے پہلے کہ اِس نوجوان بادشاہ امُون کو اُس کے اپنے خادِموں نے اُس کے اپنے ہی گھر میں قتل کر دیا، اُس نے صِرف دو۲ برس تک حکومت کی۔ تب لوگوں نے امُون کے قاتِلوں کو قتل کر کے اُس کے بیٹے یُوسیاہ کو اُس کی جگہ تخت نشین کیا۔

ع۔ یُوسیاہ بادشاہ ابواب ۳۴، ۳۵

۳۴: ۱-۷ مُبتوں کے مذبحوں کو منسّی نے تو شہر سے ختم کر دیا تھا (۳۳: ۱۵)، لیکن امُون نے پھر سے اُنہیں بحال کر دیا۔ اپنی سلطنت کے آٹھویں سال میں یُوسیاہ بادشاہ (جو لڑکا ہی تھا) اپنے باپ داؤد کے خُدا کا طالب ہُوا۔ چار۴ سال کے بعد اُس نے اپنی اصلاحات کو شرُوع کیا۔ یُوسیاہ نے بڑی احتیاط سے کام لیا کہ ماضی کی غلطیوں کو پھر سے نہ دُہرایا جائے۔ چنانچہ اُس نے بُت پرستی سے متعلق ہر شے کو جلا کر دھُول بنا ڈالا۔ اُس نے اپنی اصلاحات کو اسرائیل کی سرحدوں تک پہنچا دیا۔

۳۴: ۸-۱۸ اپنے سے قبل کے عظیم مُصلِحین کی طرح اُس نے بھی فوری طور پر ہیکل کی مرمت کی طرف توجہ دی۔ شریعت کی کتاب کی ایک نقل مِلی جسے بادشاہ کے سامنے پڑھا گیا۔ حقیقی ایمان کی ہر بیداری سے خُدا کے کلام کی تعلیم کے آغاز کا ضرُور تعلق رہا ہے۔

۳۴: ۱۹-۲۸ یُوسیاہ نے بڑی سنجیدگی سے اُس کی آگاہی پر غور کیا اور خُلدہ نبیہ کے پاس لوگوں کو یہ معلُوم کرنے کے لئے بھیجا کہ آیا رحم کی کوئی گنجائش ہے۔ نبیہ کی باتوں نے تصدیق کی کہ خُداوند کا غضب نازِل ہونے والا ہے۔ تاہم یہُوداہ پر آفت کے ایّام سے

یُوسیاہ بچ جائے گا، کیونکہ اُس کا دل موم ہو گیا تھا، اُس نے عاجزی کی اور وُہ خُداوند کے کلام پر ایمان لایا۔

۳۴: ۲۹-۳۲ گو یوسیاہ جانتا تھا کہ سزا یقینی ہے، تاہم اُس نے لوگوں کو اِکٹھا کیا اور خُداوند کے ساتھ عہد باندھا۔ اُس نے لوگوں کو خُدا کا کلام پڑھ کر سُنایا تاکہ وُہ سمجھ سکیں کہ اُن کی صُورتِ حال کس قدر خراب ہے اور جانیں کہ انہیں کس قدر توبہ کی ضرورت ہے۔

۳۴: ۳۳ اپنی مضبُوط قیادت کے باعث وُہ زندگی بھر قوم میں خداوند سے وفاداری کو فروغ دے سکا۔ آیت ۳۴ میں مذکُورہ باتوں کو ۲-سلاطین ۲۳: ۴-۲۰ میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ شریعت کی کتاب کے ملنے اور خدا کے ساتھ عہد باندھنے کے بعد جو اِصلاحات ہُوئیں وُہ اُس کے دَور کے آغاز میں بادشاہت کو مکرُوہات سے پاک کرنے کی نسبت زیادہ مکمل تھیں۔

۳۵: ۱-۶ حزقیاہ کی طرح یُوسیاہ نے بھی کاہنوں اور لاویوں کی اپنی مقررہ خدمات کو جاری رکھنے کے لئے حوصلہ افزائی کی۔ انھوں نے عہد کے صندُوق کو واپس ہیکل میں رکھا، اور اپنی اپنی باری کا تقرر کیا، اور ہیکل میں اپنے اپنے مقامات پر ذمہ داریوں کو سنبھالا، اپنے آپ کو پاک کیا اور عیدِ فسح منانے کے لئے تیار ہوئے۔ ہیکل میں سے عہد کے صندُوق کو کیوں نکال دیا گیا اور اُسے اب واپس رکھ دیا گیا، اِس کے بارے میں کئی نظریات ہیں۔ ممکن ہے کہ کاہن اُسے جگہ بہ جگہ اپنے کندھوں پر اُٹھائے پھرتے رہے ہوں تاکہ اِسے بے حُرمتی سے بچائیں۔ ممکن ہے کہ منسّی یا کسی دُوسرے بُت پرست بادشاہ نے اِسے ہیکل سے نکالنے کا حُکم دیا ہو۔ ممکن ہے کہ ہیکل کی مرمت کے دَوران یُوسیاہ نے اِسے نکال کر کہیں رکھ دیا ہو۔

۳۵: ۷-۱۹ چونکہ اسُوریوں نے مُلک کو مُفلس بنا دیا تھا، اِس لئے عیدِ فسح کے لئے بیشتر جانور یوسیاہ نے مہیا کئے۔ دیگر سرداروں اور کاہنوں نے بھی جانور مُہیا کرنے کے سلسلے میں جو کچھ کر سکے کیا۔ عیدِ فسح اور فطیری روٹی کی عید عین مُوسیٰ کے احکام کے مُطابق منائی گئی۔ سموئیل نبی کے ایّام کے بعد اب بادشاہ اور لوگوں نے حمد و تعریف کے گیتوں کے ساتھ نہایت اعلیٰ انداز میں فسح کی عید منائی۔ یہ اِس قدر بڑا اجتماع نہیں تھا اور نہ ہی یہ اپنی

تفصیلات کے لحاظ سے شان دار تھی، لیکن یہ عید یہوواہ کو نہایت پسندیدہ تھی۔ اِس کی شاید یہ وجہ تھی کہ اندازِ پرستش نہایت سنجیدہ تھا۔ یہ عید اُسی سال منائی گئی جب ہیکل کی بحالی ہوئی (آیت ۱۹، بمقابلہ ۳۴: ۸ سے آگے)۔

۳۵: ۲۰-۲۴ یوسیاہ کے اگلے تیرہ ۱۳ سالہ دورِ حکومت کے بارے میں کچھ نہیں بتایا گیا۔ جب اُس کی عمر ۳۹ سال تھی تو وُہ شاہِ مصر نکوہ کے خِلاف جنگ کے لئے نِکلا۔ مصری فوج شاہِ اسُور سے لڑنے کو نکلی تھی اور وُہ بابل کی طرف بڑھ رہی تھی (۲-سلاطین ۲۳: ۲۹)۔ یوسیاہ کو قطعاً یہ تصوّر نہیں تھا کہ نکوہ کی نقل وحرکت کے پیچھے خُدا کا ہاتھ ہے اور نہ ہی اُس نے خُداوند سے پُوچھا کہ آیا فرعُون کی باتیں دُرست ہیں۔ گو اُس نے بھیس بدل رکھا تھا، لیکن اِس کے باوجُود وُہ جنگ میں مارا گیا۔ اُس کے عوام نے اُس کی موت پر بہُت ماتم کیا۔ جن لوگوں کا خُدا کے کلام پر ایمان تھا، جانتے تھے کہ یوسیاہ کے اِس دُنیا سے چلے جانے سے خُدا کا غضب نازل ہوگا (۳۴: ۲۲-۲۸)۔

جان وائٹ کامب ان واقعات کی یُوں تشریح کرتا ہے:

> اب عہدِ عتیق کی تاریخ میں ایک عجیب وغریب واقعہ رُونما ہُوا۔ ایک غیر قوم بادشاہ یعنی مصر کے نکوہ دوم نے یوسیاہ کو بتایا: "خُدا نے مجھ کو جلدی کرنے کا حکم دیا ہے" اور اگر یوسیاہ نے خُدا کے منصُوبے میں دخل اندازی کی تو خُدا اُسے برباد کرے گا (۲-تواریخ ۳۵: ۲۱)۔ اگر ۲-تواریخ کا مُصنّف اِس بات کی وضاحت نہ کرتا کہ "یُوسیاہ نے نکوہ کی بات جو خُدا کے مُنہ سے نکلی تھی نہ مانی"، تو ہم نکوہ کے مذکُورہ بالا بیان کو محض پروپیگنڈہ تصوّر کر کے ردّ کر دیتے۔ مزید برآں ہمیں نکوہ کی بات کا یقین کرنا چاہئے کیونکہ یُوسیاہ مارا گیا۔ اِس کا کیا مطلب ہے؟ کیا نافرمانی کے سبب سے یوسیاہ کی نجات چِھن گئی؟ نہیں! کیونکہ خُلدہ نے پیش گوئی کی تھی کہ وُہ "سلامتی سے" گور میں پُہنچایا جائے گا (۲-سلاطین ۲۲: ۲۸)۔ کیا فرعون نکوہ خُدا کا نبی تھا؟ نہیں! کیونکہ خُدا کئی بار بے دین بادشاہوں کا دِل تبدیل کِئے بغیر اُن سے ہم کلام ہُوا تھا (دیکھیں پیدائش ۱۲: ۱۷-۲۰؛ ۲۰: ۳-۷)۔ ہم یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ خُدا مصری فوج کو فرات میں لے جانا چاہتا تھا تاکہ نبوکدنضر

اُسے اور اسُوری فوج کو برباد کر سکے، اور یُوں اپنی پیش گوئی کی تکمیل کر سکے کہ بابلی یہُوداہ کو فتح کر کے اُسے سزا دیں گے (دیکھیں یرمیاہ ۲۵: ۸-۱۱)۔

۳۵: ۲۵-۲۷ یرمیاہ نے یوسیاہ پر نوحہ کیا۔ گانے والوں نے تو اُسے اسیری کے بعد بھی یاد رکھا۔ یوسیاہ نے خُدا کی شریعت کے مطابق زندگی بسر کی اور اُس کی وفاداری کو ہمیشہ خدا کے کلام میں یاد رکھا گیا ہے۔ یرمیاہ ۲۲: ۱۶ میں ہم پڑھتے ہیں "اُس نے مسکین اور محتاج کا انصاف کیا۔ اِسی سے اُس کا بھلا ہُوا۔ کیا یہی میرا عرفان نہ تھا؟ خُداوند فرماتا ہے"۔ یوسیاہ نے اپنی زندگی سے ثابت کیا کہ وُہ خُدا کو جانتا تھا۔ اُس نے اوائل عُمری میں خُدا کی طرف رجوع کیا (۳۴: ۳) اور جو عرفان بھی اُسے ملا، اُس نے اُس کی فرمانبرداری کی۔ "اور اُس سے پہلے کوئی بادشاہ اُس کی مانند نہیں ہُوا تھا جو اپنے سارے دِل اور اپنی ساری جان اور اپنے سارے زور سے مُوسیٰ کی ساری شریعت کے مُطابق خُداوند کی طرف رجُوع لایا ہو اور نہ اُس کے بعد کوئی اُس کی مانند برپا ہُوا" (۲-سلاطین ۲۳: ۲۵)۔

ف- یہوآخز بادشاہ ۳۶: ۱-۳

یہُوداہ کی اسیری مختلف مراحل میں ہُوئی۔ ۶۰۵ ق-م میں نبوکدنضر یروشلیم میں داخل ہُوا، یہویقیم کو باج گُزار بنایا اور دانی ایل سمیت بہُت سے لوگوں کو اسیر کر کے لے گیا (۲-سلاطین ۲۴: ۱)۔ ۵۹۷ ق-م میں نبوکدنضر نے دوبارہ یروشلیم پر حملہ کیا، یہویاکین کو گرفتار کیا اور حزقی ایل سمیت مزید اسیروں کو اپنے ساتھ لے گیا (۲-سلاطین ۲۴: ۱۰)۔ بالآخر ۵۸۶ ق-م میں نبوکدنضر نے ہیکل کو برباد کر دیا اور غریبوں اور مسکینوں کے سوا باقی لوگوں کو اسیر کر کے لے گیا (۲-سلاطین ۲۵: ۱-۱۰)۔

یہوآخز نے صِرف تین ۳ ماہ تک حکومت کی۔ اُسے شاہِ مِصر نے معزُول کر دیا اور بھاری خراج ادا کرنے پر مجبور کیا۔ وُہ اپنے باپ یوسیاہ کی مانند نہیں تھا بلکہ ایک بُرا شخص تھا (بمقابلہ ۲-سلاطین ۲۳: ۳۱-۳۴)۔ اُسے مِصر لے جایا گیا جہاں اُس نے وفات پائی۔

ص- یہویقیم بادشاہ ۳۶:۴-۸

الیاقیم جس کا نام یہویقیم بھی تھا، یہوآخز کا بڑا بھائی تھا- اُسے نکوہ نے تخت پر بٹھایا- اس کے گیارہ[۱۱] سالہ دَورِ حکومت میں بدی ہی بدی تھی اور اُس کی حکومت کو بالآخر نبوکدنضر نے ختم کر دیا اور ۶۰۵ ق-م میں ہیکل کو لُوٹ لیا- نبوکدنضر یہویقیم کو بابل لے جانا چاہتا تھا، لیکن کامیاب نہ ہوا- گو تواریخ کا مُصنّف اِس واقعہ کو بیان نہیں کرتا لیکن ہم جانتے ہیں کہ وُہ یرمیاہ کی پیش گوئی کے مُطابق یروشلیم میں ہی بڑی ذلّت کی حالت میں مَر گیا (یرمیاہ ۲۲:۱۹؛ ۳۶:۳۰)-

ق- یہویاکین بادشاہ ۳۶:۹-۱۰

یہویاکین ۱۸ برس کا تھا جب وُہ بادشاہ بنا- تین[۳] ماہ اور دس[۱۰] دِن کی حکومت کے بعد اُس نے یروشلیم میں ہتھیار ڈال دِئے اور اگلے ۳۷ برس بابل کی قید میں گُزارے - نبوکدنضر کی وفات کے بعد اُسے رہائی مِلی اور اُسے سرفراز کیا گیا (۲-سلاطین ۲۵:۲۷-۳۰)-

ر- صِدقیاہ بادشاہ ۳۶:۱۱-۱۹

صِدقیاہ جس کا دُوسرا نام متنیاہ تھا، یوسیاہ کا ایک اَور بیٹا تھا- جب یہویاکین نے اہلِ بابل کے ساتھ بے وفائی کی، تو انہوں نے صِدقیاہ کو اُس کا جانشین چُنا- اُس نے خُدا کی نظر میں بدی کی اور یرمیاہ نبی کے سامنے عاجزی نہ کی- اُس نے بھی نبوکدنضر سے عہد شکنی کرتے ہوئے بغاوت کی- یروشلیم کا بہُت خوف ناک مُحاصرہ کیا گیا جو اٹھارہ[۱۸] ماہ تک جاری رہا- جب کسدیوں (بابلیوں) نے ۵۸۶ ق-م میں شہر پر قبضہ کر لیا تو انہوں نے اُس کو اور ہیکل کو برباد کر دیا- اور مُلک کے نہایت غریب و مسکین لوگوں کے سوا باقی سب لوگوں کو اسیر کر کے لے گئے-

۴- بابلی اِسیری ۳۶:۲۰، ۲۱

یہودیوں نے ۴۹۰ سال تک سبت کے سال ماننے سے اِنکار کر دیا تھا- اب اُن کی زمین مجبُوراً ۷۰ سال تک سبت کا سال منائے گی- ستّر سال کی اسیری کے حساب کے مختلف

طریقوں کے لئے عزرا کی تفسیر میں "تعارف" ملاحظہ فرمائیے۔

۵- خورس کا فرمان ۳۶: ۲۲-۲۳

جب یہُوداہ کے لوگ ابھی اسیری میں تھے تو بابل کو شاہِ فارس نے فتح کر لیا۔ اسیری کے ستر سال کے بعد شاہِ فارس خورس نے ایک فرمان کے مُطابق یہُودیوں کو اجازت دی کہ وُہ اپنے مُلک کو لوٹ جائیں۔

یہ بات قابلِ غور ہے کہ عبرانی عہدِ عتیق کی کتابوں کی ترتیب میں تواریخ کی کتاب آخری کتاب ہے۔ عبرانی بائبل لعنت کے الفاظ کے ساتھ نہیں بلکہ حوصلہ افزائی کے عمل سے اختتام پذیر ہوتی ہے:

> شاہِ فارس خورس یُوں فرماتا ہے کہ خُداوند آسمان کے خُدا نے زمین کی سب مُملکتیں مُجھے بخشی ہیں اور اُس نے مُجھ کو تاکید کی ہے کہ مَیں یروشلیم میں جو یہُوداہ میں ہے اُس کے لئے ایک مسکن بناؤں۔ پس تُمہارے درمیان جو کوئی اُس کی ساری قوم میں سے ہو خُداوند اُس کا خُدا اُس کے ساتھ ہو اور وُہ روانہ ہو جائے۔

عزرا

تعارُف

عزرا کی کتاب اِس قدر سادہ سی کتاب ہے کہ اِس کے تعارُف کی ضرورت محسُوس نہیں ہوتی۔ یہ یہودی تاریخ کے نہایت اہم واقعات میں سے ایک کا صاف اور سادہ سا بیان ہے۔ یعنی خُدا کے لوگوں کی بابل کی اسیری سے واپسی۔ اِس میں براہِ راست نہایت تھوڑی نصیحت کی گئی ہے۔ مُصنِّف نہایت سادگی سے اپنی داستان کو بیان کرتا ہے تاکہ یہ داستان بذاتِ خُود اپنے اندر پوشیدہ اسباق کا اظہار کرے۔ جارج رالنسن

۱۔ مسلّمہ فہرست میں مُنفرِد مقام

کسی وقت عزرا اور نحمیاہ کی کُتب ایک ہی کتاب تھیں۔ لیکن اب یہ دو علیحدہ علیحدہ کتابیں ہیں۔ بلاشُبہ شُروع شُروع میں یہ دونوں کتابیں علیحدہ علیحدہ تھیں، کیونکہ عزرا ۲ باب اور نحمیاہ ۷ باب کا متن تقریباً ایک جیسا ہے، اور ایک ہی کتاب میں ایک ہی بات کو دُہرانا ناقابلِ تصوّر ہے۔

عزرا کی کتاب رُوحانی تاریخ ہے۔ اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایسی کتاب جِس میں بہت سی دستاویزات اور غیر مذہبی مواخذ سے مواد شامل کیا گیا ہو وُہ بھی رُوحُ القُدس کے انتخاب اور ترتیب سے الہامی کتابوں کا حصّہ بن سکتی ہے۔

عزرا کی ۲۸۰ آیات کی نہایت غیر معمُولی تقسیم ہے:

۱۱۱ آیات	مردم شماری		
۱۰۹ آیات	کہانی کی صُورت میں بیان		
۴۴ آیات	خُطوط		
۱۰ آیات	دُعا		
۳ آیات	اِعلان		
۳ آیات	اِقتباس	کُل آیات	۲۸۰

۲- مُصنّف

گو اِس کتاب کا مُصنّف گُمنام ہے، تاہم صیغۂ واحد متکلم میں یادداشتیں (دیکھیں ۷: ۲۷- ۹: ۱۵)، نسب نامے اور دستاویزات کو لکھنا غالباً عزرا کا کام ہے - سرکاری دستاویزات ارامی زُبان میں ہیں جو اُس وقت غیر قوموں میں سرکاری زُبان کی حیثیت سے رائج تھی اور عزرا اور نحمیاہ کے ایام میں بین الاقوامی زُبان تھی - عزرا کی کتاب کا تقریباً ایک چوتھائی حصّہ اِس زُبان میں لکھا ہُوا ہے - عبرانی زُبان کے خوبصورت حرُوفِ تہجّی اِسی سامی زبان یعنی ارامی سے لئے گئے تھے -

۳- تاریخ

دریائے نیل کے کنارے الفنٹائن میں سکونت پذیر یہودی جماعت کے لکھے ہُوئے پپائرس کے ایسے نُسخے ملے ہیں جو بالکل عزرا اور نحمیاہ کی کتابوں کی مانند ہیں - اِس سے اِس روایتی نظریے کی تصدیق ہوتی ہے کہ یہ کتابیں پانچویں صدی ق-م میں لکھی گئیں، اور اِس سے آزاد خیال نظریے کی تردید ہوتی ہے کہ یہ کتابیں سکندرِ اعظم کے دَور میں لکھی گئیں (قریباً ۳۳۰ ق-م میں) -

عموماً خیال کیا جاتا ہے کہ عزرا نے یہ کتاب دسویں باب کے آخر کے واقعات (۴۵۶ ق-م) اور نحمیاہ کی یروشلیم میں آمد (۴۴۴ ق-م) کے دوران لکھی - درج ذیل تواریخی جدول عزرا، نحمیاہ اور آستر کی کتابوں کو سمجھنے میں مدد دے گی -

عزرا، نحمیاہ اور آستر کی تواریخی جدول

(تاریخیں تقریباً لگ بھگ ہیں)

۵۳۸ ق-م	ہیکل کی تعمیرِ نو کے لئے خورس کا فرمان
۵۳۸/۷ ق-م	زرُبابل کا یروشلیم کو جانا
۵۳۶ ق-م	ہیکل کی بنیاد رکھی گئی -
۵۳۵ ق-م	ہیکل کی تعمیر کا کام رُک گیا-

۵۲۰ ق-م	حجّی اور زکریاہ کی خدمت
۵۲۰ ق-م	دارا کا فرمان کہ کام کو پھر سے شروع کیا جائے
۵۱۶ ق-م	ہیکل کی تعمیر کا کام مکمل ہو گیا
۴۸۶ ق-م	اخسویرس کا دورِ حکومت شروع ہوتا ہے
۴۷۹/۸ ق-م	آستر کی ملکہ کی حیثیت سے تاج پوشی
۴۶۴ ق-م	ارتخششتا کا دورِ حکومت شروع ہوتا ہے
۴۵۸ ق-م	عزرا کا یروشلیم کو جانا
۴۴۴ ق-م	نحمیاہ یروشلیم میں پہنچتا ہے
۴۴۴ ق-م	یروشلیم کی فصیل مکمل ہوتی ہے
۴۲۰ ق-م	نحمیاہ کا یروشلیم کو دوسرا سفر

۴- پس منظر اور مضامین

عزرا کی کتاب کے شروع میں بابلی حکومت دم توڑتی ہوئی نظر آتی ہے اور یہودیوں کے اپنے ملک کو واپس جانے سے یرمیاہ کی پیش گوئی پوری ہوتی ہے (یرمیاہ ۲۹: ۱۰-۱۴)۔

۱-۶ ابواب میں زربابل کی قیادت میں فلسطین میں واپسی کی پہلی مہم کا آغاز ہوتا ہے۔ جلاوطنوں نے واپس جا کر سب سے پہلے سوختنی قربانی کے مذبح کو بنایا، بعد ازاں خداوند کے گھر کی تعمیر کا کام شروع کیا گیا۔ خدا کے لوگوں کے دشمنوں نے خدا کے گھر کی تعمیر کی بہت مخالفت کی، لیکن حجّی اور زکریاہ نبی نے بڑی حوصلہ افزائی بھی کی۔

۶ اور ۷ باب کے درمیان تقریباً ۵۸ سال کا عرصہ ہے۔ اس دور میں ملکۂ آستر کی ڈرامائی کہانی وقوع پذیر ہوتی ہے اور عوامی تاریخ میں ماراتھان، تھرموپلائے، اور سلمیس کی مشہور جنگیں رونما ہوئیں۔

۷-۱۰ ابواب میں یروشلیم کو عزرا کے سفر (تقریباً ۴۵۸ ق-م) کا بیان ہے۔ وہ ارتخششتا بادشاہ کے احکام کے ساتھ وہاں جاتا ہے۔ اصلاحات کے لئے عزرا کی شخصی کاوشوں کا ان ابواب میں تفصیلی ذکر ہے۔

خاکہ

۱- زرُبابل کی قیادت میں اسیروں کی یروشلیم میں واپسی ابواب ۱-۶

ا- خورس کا حکم ۱:۱-۴
ب- تیاریاں اور سامان ۱:۵-۱۱
ج- واپس آنے والوں کا رجسٹر باب ۲
د- مذبح اور ہیکل کی بنیادوں کی تعمیر باب ۳
ہ- ہیکل کی تعمیرِ نو کی مخالفت باب ۴
(۱) خورس کے دورِ حکومت میں مخالفت ۴:۱-۵، ۲۴
(۲) اخسویرس کے دورِ حکومت میں مخالفت ۴:۶
(۳) ارتخششتا کے دورِ حکومت میں مخالفت ۴:۷-۲۳
و- حجی اور زکریاہ کی طرف سے تعمیرِ نو کے لئے حوصلہ افزائی ۵:۱، ۲
ز- دارا کے دورِ حکومت میں مخالفت ۵:۳-۱۷
ح- دارا کے پُرحمایت فرمان کے باعث ہیکل کی تکمیل باب ۶

۲- عزرا کی قیادت میں اسیروں کی واپسی ابواب ۷-۱۰

ا- ارتخششتا بادشاہ کی طرف سے واپسی کی اجازت باب ۷
ب- واپس آنے والوں کی گنتی ۸:۱-۱۴
ج- یروشلیم آنے کا بیان ۸:۱۵-۳۶
د- مخلوط شادیاں اور عزرا کا دُعائیہ اقرار باب ۹
ہ- یہودیوں کا غیر قوم بیویوں اور بچّوں کو علیحدہ کرنے کا عہد باب ۱۰

تفسیر

۱- زرُبّابل کی قیادت میں اسیروں کی یروشلیم میں واپسی ابواب ۱-۶

ا- خورس کا حکم ۱:۱-۴

پہلی تین آیات ۲- تواریخ کی آخری دو آیات کو دُہراتی ہیں۔ خُدا نے شاہِ فارس خورس کو اِستعمال کیا۔ اُس نے ایک فرمان جاری کیا کہ یہودیوں کو یہوداہ میں واپس جانے اور یروشلیم میں ہیکل کو ازسرِ نو تعمیر کرنے کی اجازت ہے۔ مزید برآں اُس نے اُن کے پڑوسیوں کو حکم دیا کہ وہ اِس بقیہ کی واپسی کی دل کھول کر امداد کریں۔ اُس کی پیدائش سے کئی سال قبل خُدا نے خورس کا ذِکر کیا اور اُسے ایک اعلیٰ اور عظیم مقصد کے لئے مخصوص کیا (یسعیاہ ۴۴:۲۸ تا ۴۵:۱۳)۔ اِس سے امثال ۲۱:۱ میں مذکور حقیقت کی وضاحت ہوتی ہے: "بادشاہ کا دِل خداوند کے ہاتھ میں ہے۔ وہ اُس کو پانی کے نالوں کی مانند جدھر چاہتا ہے پھیرتا ہے۔"

اِس حکم سے یہودیوں کی اسیری کے ستّر سال ختم ہو گئے۔ ۷۰ سالہ دَور کو دو طریقوں سے شمار کیا جا سکتا ہے، یعنی ۶۰۵ ق-م سے جب نبوکدنضر نے یروشلیم پر حملہ کیا اور اسیروں کی پہلی کھیپ کو لے کر گیا، اِسے ۵۳۵ ق-م تک شمار کریں جب ہیکل کا سنگِ بنیاد رکھا گیا، یا ۵۸۶ ق-م میں یروشلیم کے زوال سے ۵۱۶ ق-م میں ہیکل کی تکمیل تک۔

ب- تیاریاں اور سامان ۱:۵-۱۱

یہودیوں کو اُن کے پڑوسیوں کی طرف سے عطیہ کے طور پر دی گئی دَولت کے علاوہ خورس بادشاہ نے اُنہیں سونے اور چاندی کے پانچ ہزار چار سو برتن دیئے جو نبوکدنضر یروشلیم کی ہیکل سے لے آیا تھا۔ ممکن ہے کہ شیس بضر زرُبّابل کا فارسی نام ہو، یا وہ کوئی بالکل مختلف شخص ہو۔ آیت ۹ میں ۲۹ چھُریوں کا بیان ملاحظہ فرمائیے۔ اگر خُدا ایسی تفصیلات کی فکر

کرتا ہے تو وہ اپنے لوگوں کی اِس سے بڑھ کر کیوں فکر نہ کرے گا۔

ج۔ واپس آنے والوں کا رجسٹر

باب ۲

۲: ۱-۵۸ آیات ۱-۶۱ میں اُن لوگوں کی فہرست ہے جو زرُبّابل کی قیادت میں یہوداہ کو واپس آئے۔ بعض ایک کا اُن کے والدین (آیات ۳-۱۹) اور بعض ایک کا اُن کے آبائی شہر (آیات ۲۰-۳۵) کے حوالے سے بیان کیا گیا ہے۔ کاہنوں (آیات ۳۶-۳۹)، لاویوں (آیات ۴۰-۴۲) اور نتنیم یا ہیکل کے خادموں (آیات ۴۳-۵۴) کا خصوصی ذِکر ہے۔ اُن کا ہیکل کی تعمیرِ نو کے سلسلے میں اہم کردار تھا۔

۲: ۵۹-۶۳ بعض لوگ جو کاہن ہونے کا دعویٰ کرتے تھے لیکن اپنے نسب نامے کو ثابت نہ کر سکے، اُنہیں اُس وقت تک خِدمت اور کاہنوں کا کھانا کھانے سے خارج کر دیا گیا، جب تک اُوریم اور تمّیم کے ذریعے اُن کا جائزہ نہ لے لیا گیا۔ آیت ۶۳ میں مذکور حاکِم زرُبّابل تھا۔

۲: ۶۴-۶۷ اِس باب کی فہرست سے مِلتی جُلتی فہرست نحمیاہ ۷ باب میں بھی دی گئی ہے۔ گو فہرست کے خاکے میں چھوٹے چھوٹے فرق موجود ہیں، لیکن دونوں میں واپس آنے والے یہودیوں کی کُل تعداد بیالیس ۴۲ ہزار تین ۳ سو ساٹھ ۶۰، اور سات ۷ ہزار تین ۳ سو سینتیس ۳۷ خادم بیان کی گئی ہے۔ عزرا ۲۴۵ گانے والوں اور نحمیاہ ۲۰۰ گانے والوں کا اضافہ کرتا ہے۔ چنانچہ واپس آنے والوں کی کُل تعداد ۵۰،۰۰۰ ہزار ہے، جو اسیری میں جانے والوں کا ایک قلیل سا بقیہ ہے۔

۲: ۶۸-۷۰ جب یہودی یروشلیم میں پہنچے تو آبائی خاندانوں کے بعض سرداروں نے خُدا کے گھر کی تعمیر کے لئے سونا اور چاندی اور کاہنوں کے لئے پیراہن دِئے۔ تب لوگ اپنے شہروں میں بس گئے۔

د۔ مذبح اور ہیکل کی بُنیادوں کی تعمیر

۳: ۱-۷ ساتویں مہینے میں جو سرکاری سال کا شروع تھا، وطن واپس آئے ہُوئے یہودی خیموں کی عید منانے کے لئے یروشلیم میں اکٹھے ہُوئے۔ یشوع اور زرُبّابل کی

قیادت میں اُنہوں نے مذبح بنایا اور موسیٰ کی شریعت کے مُطابق سوختنی قُربانیاں گزرانیں۔ اُنہوں نے محسُوس کیا کہ یہوواہ کی یُوں تعظیم سے وُہ اُنہیں اُن کے دشمنوں سے محفُوظ رکھے گا۔ تب وُہ ہیکل کی تعمیر کی تیاری کرنے لگے۔ اِس سلسلے میں اُنہوں نے صیدانیوں اور صُوریوں سے مَدد لی۔

۳: ۸-۱۳ واپس آنے کے چودہ ماہ بعد ہیکل کی تعمیر کا کام شُروع ہُؤا۔ جُونہی بُنیاد رکھی گئی، کاہنوں اور لاویوں نے رسمِ مخصُوصیت ادا کی۔ بہُت سے بزُرگ سلیمانی ہیکل کی شان وشوکت اور موجُودہ سادہ سی ہیکل کا موازنہ کرتے ہُوئے رونے لگے (حجی ۲: ۳)۔ اُن کے رونے کی آواز، خوشی اور شُکرگزاری کے نعروں میں مِل گئی یہاں تک کہ دُور سے اِمتیاز کرنا مشکل ہو گیا۔

۵۔ ہیکل کی تعمیرِ نو کی مُخالفت باب ۴

(۱) خورس کے دَورِ حکومت میں مُخالفت ۴: ۱-۵، ۲۴

۴: ۱-۳ آیت ۱ میں مذکُور یہُوداہ اور بنیمین کے دُشمن دوسرے ممالک کے آباد کاروں کی اَولاد میں سے تھے جنہیں مُلک میں اُس وقت بسایا گیا تھا جب اسور نے شمالی سلطنت کو اسیر کر لیا تھا۔ اِن آباد کاروں نے مُلک میں باقی رہنے والے یہُودیوں سے شادیاں کیں، اور اُن کی اولاد سامری کہلائے۔ وُہ زرُبابل کے پاس آئے اور جھُوٹ موٹ کہنے لگے کہ ہم بھی ہیکل کی تعمیر میں مدد کرنا چاہتے ہیں۔ وُہ بھی یہوواہ کی عبادت کرتے تھے، لیکن یہ اُن کی بُت پرستی کے مذہب میں محض ایک دیوتا تھا۔ چنانچہ اِسرائیلی سرداروں نے اُن کی پیش کش کو ٹھکرا دیا۔

۴: ۴-۵، ۲۴ اِس کے بعد سامریوں نے اپنا لائحہ عمل تبدیل کر دیا۔ پہلے تو اُنہوں نے یہُوداہ کے لوگوں کی حوصلہ شکنی کی۔ بعد ازاں تعمیر کے کام میں اُنہیں تکلیف دینے لگے۔ اُنہوں نے شاہی دربار میں اسرائیل کے خلاف مُشیروں کو اُجرت دے کر استعمال کیا کہ یہُودیوں کو مختلِف طریقوں سے پریشان کیا جائے۔ ہیکل کی تعمیر کا کام رُک گیا۔

ترتیب کے لحاظ سے آیت ۵ کے بعد آیت ۲۴ کو درج کیا جانا چاہیئے تھا۔ یہُوداہ

کے دشمن ہیکل کے کام کو دارا کی سلطنت کے دُوسرے سال تک بند کرانے میں کامیاب ہو گئے۔

(۲) اخسویرس کے دَورِ حکُومت میں مُخالفت ۴: ۶

آیت ۶ میں ایک خط کا ذِکر ہے جو اخسویرس کے دَور میں لکھا گیا، اور جِس میں یہُودیوں پر اِلزامات لگائے گئے۔ آیات ۷-۲۳ میں ایک اَور خط کا ذِکر ہے جو ارتخششتا کے ایّام میں لکھا گیا۔ اِس خط میں یہُودیوں پر اِلزام لگایا گیا کہ یہُودی بغاوت کے طور پر شہر اور اِس کی دِیواروں کو تعمیر کر رہے ہیں۔ چنانچہ بادشاہ نے کام کو روکنے کا حکم جاری کر دیا۔

(۳) ارتخششتا کے دَورِ حکُومت میں مخالفت ۴: ۷-۲۳

ہیکل کی تعمیر نو دارا بادشاہ کے دَورِ سلطنت میں ہی مکمّل ہو گئی تھی جِس نے اخسویرس (آیت ۶) اور ارتخششتا (آیت ۷) سے قبل حکُومت کی۔ چنانچہ آیات ۶-۲۳ میں مذکور خطُوط ہیکل کی تعمیر نو کے بعد لکھے گئے۔ اِن کا تعلق ہیکل کی تعمیر نو سے نہیں بلکہ یروشلیم کی دِیواروں کی تعمیر سے ہے۔ لیکن یہاں اِن کا تواریخی ترتیب کے لحاظ سے ذِکر نہیں کیا گیا۔ یہاں کام کو روکنے کی کاوشوں کا بیان مقصود ہے۔

و۔ حجی اور زکریاہ کی طرف سے تعمیرِ نو کے لئے حوصلہ افزائی ۵: ۱، ۲

حجی ۱:۱ اور زکریاہ ۱:۱ سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اِس باب کا تعلق دارا کی سلطنت کے دُوسرے سال سے ہے۔ ان دونوں انبیا نے اِسرائیلیوں کو تاکید کی کہ وُہ اپنے قیمتی گھر بنانے کے بجائے ہیکل کی تعمیر کا کام شرُوع کریں (حجی ۱: ۴)۔ زرُبابل اور یشوع نے خُداوند کی بات مانی اور حکم دیا کہ تعمیر کا کام فوری طور پر شرُوع کیا جائے۔ ملاحظہ فرمائیے کہ یہاں بادشاہ کے حکم کے اختیار سے نہیں بلکہ خُدا کے انبیا کی معرفت کلام کرتے ہُوئے رُوح القدُس کے اختیار سے دوبارہ کام شروع کیا گیا (بمقابلہ ۴: ۶)۔

ز- دارا کے دورِ حکومت میں مخالفت ۵:۳-۱۷

۵:۳-۵ بہت جلد مخالفت پیدا ہو گئی۔ فارسی حاکم اور اُس کے رفیق یروشلیم میں آئے اور یہودیوں سے پُوچھا کہ تعمیر کے لئے تمہارے پاس کیا اختیار ہے اور لوگوں کے نام کیا ہیں (آیات ۹، ۱۰)۔ انہیں یہودی قائدین کے نام دِئے گئے۔ باب ۴ میں مذکور حاکموں کی نسبت اُن فارسی حکمرانوں کا رویّہ بہت اچھا تھا۔ اُنہوں نے کام کو نہ روکا بلکہ دارا کو خط لکھا جس میں اِس کام کے شروع کرنے کی قانونی حیثیت کے بارے میں پُوچھا گیا۔ چونکہ یہودیوں نے خُدا کے کلام کی فرماں برداری شروع کر دی تھی، اِس لئے اِس کام کی تکمیل کے لئے اُس کی نظر اُن پر تھی۔

۵:۶-۱۷ دارا کے نام لِکھے ہوئے خط میں تتنی اور شتر بوزنی نے یہودیوں کے ساتھ اپنی گفتگو اور مؤخرالذکر کے جواب کے بارے میں بتایا۔ بزرگوں نے سب سے پہلے تو اپنے اِلٰہی اختیار کے بارے میں بتایا کہ ہم خُدا کے بندے ہیں لیکن ہمارے گُناہوں کے سبب سے ہمیں بابل کی اسیری میں جانا پڑا۔ چونکہ اب یہوواہ اُنہیں اپنے مُلک میں واپس لے آیا ہے، اِس لئے ہمیں ہیکل کو ازسرِنو تعمیر کرنا ہے۔ جہاں تک اِنسانی اختیار کا تعلق ہے اُن کے پاس خورس کا اختیار نامہ تھا کہ وُہ ہیکل کی تعمیرِ نو کریں۔ خورس نے خُود اِس منصوبے کی دِل کھول کر مدد کی تھی۔ حاکم نے درخواست کی کہ تفتیش کی جائے کہ آیا شاہِ خورس نے ایسا کوئی فرمان جاری کیا ہے اور دارا سے درخواست کی کہ اِس معاملے میں وُہ اپنی مرضی کو ظاہر کرے۔

ح- دارا کے پُرحمایت فرمان کے باعث ہیکل کی تعمیر باب ۶

کافی تفتیش کے بعد خورس کا فرمان اخمتا سے مِلا جو بادشاہ کا صدر مقام تھا (باب ۱ میں فرمان کا صِرف خلاصہ پیش کیا گیا ہے، لیکن یہ کافی تفصیلی فرمان تھا)۔ اِس میں ہیکل کی تفصیلات بھی دی گئی ہیں اور یہ احکام بھی صادر کئے گئے کہ سونے چاندی کے اُن برتنوں کو بھی واپس کیا جائے جو نبوکدنضر لایا تھا۔

۶:۶-۱۲ دارا نے تتنی اور اُس کے رفیقوں کو یہودیوں کے لئے اُن کی ذمّہ داریوں کے بارے میں بتایا۔ اُنہیں کہا گیا کہ وُہ ہیکل کے کام میں کسی طرح کی رُکاوٹ نہ ڈالیں بلکہ جمع کئے

ہُوئے محصُولات سے شاہی خزانے میں سے ہیکل کی تعمیر کے لئے اخراجات دیں۔ ہیکل میں خدمت کی اُشیا کاہنوں کی درخواست کے مُطابق دی جائیں (آیت ۹) تاکہ یہوُدی خُدا کی نظر میں مقبُول ٹھہریں اور بادشاہ اور اُس کے خاندان کے لئے دُعا کریں۔ دارا نے اِس بات کی بھی وضاحت کر دی کہ اگر کوئی اِس کام میں رُکاوٹ ڈالے تو اِسے سنگین جُرم قرار دیا جائے۔ اُس نے خُدا سے اِلتجا کی کہ بادشاہوں سمیت اگر کوئی مُستقبل میں خُدا کے گھر کو غارت کرے، تو وُہ اُسے غارت کرے۔

۶: ۱۳ - ۱۵ بادشاہ کے احکام پر فوری عمل ہوُا اور ہیکل کی تعمیر کے کام میں کامیابی ہوتی گئی۔ خُدا کے انبیا کی حوصلہ افزائی اور دارا کے خزانے سے وسائل کی دستیابی سے ہیکل چار^{۴} سال کے بعد مکمل ہو گئی۔ لیکن یہ تکمیل سنگِ بنیاد رکھنے کے اُنیس^{۱۹} یا بیس^{۲۰} سال بعد ہُوئی۔ ارتخششتا کا دَور درحقیقت بعد میں ہے، اُس نے ہیکل کی تعمیر میں نہیں بلکہ اُس کی دیکھ بھال کے لئے وسائل مہیا کئے۔

۶: ۱۶ اسرائیلیوں اور اُن کے قائدین نے بڑی خوشی سے ہیکل کی رسمِ مخصُوصیت ادا کی۔ ڈانئت لکھتا ہے:

> یہ ایک فطری امر تھا کہ وُہ ایک ایسے موقعے پر خوشی مناتے کیونکہ اُن کے خُدا کا گھر، اُن کے لئے عہد کے تحت تمام برکتوں کا اِظہار تھا۔ بالآخر ناکامیوں، مُشکلات، مایُوسیوں اور المیوں کے پریشان کُن سالوں کے بعد، یہ ہیکل اُن کی آنکھوں کے سامنے مکمل تھی۔ اِسی لئے تو انہیں بابل سے لایا گیا تھا، اور اگر اُنھوں نے آنسُوؤں کے ساتھ بویا تھا، اب خوشی کے ساتھ کاٹا۔

۶: ۱۷-۲۲ اُنھوں نے قُربانیاں گزرانیں۔ اگر ہم اِس کا سلیمان کی ہیکل کی مخصُوصیت سے موازنہ کریں، جب عہد کے صندُوق کے سامنے بائیس^{۲۲} ہزار بَیل، ایک لاکھ بیس^{۲۰} ہزار بھیڑیں اور بے شمار بیل اور بھیڑیں ذبح کی گئیں (۲-سلاطین ۷: ۵؛ ۵: ۶) تو یہ اُس کے مقابلے میں بالکل ہیچ نظر آتا ہے۔ خوش قسمتی سے اُن کی نگاہیں صِرف اِسی پر مرکوز نہیں تھیں۔

آج کل بہُت سی کلیسیاؤں، رفاقتوں، جماعتوں، سکُولوں اور مملکتوں میں سلیمان سے عزرا کے دَور تک کا زوال نظر آتا ہے۔ ڈانئت اِس سلسلے میں ایک حوصلہ افزا اطلاق پیش کرتا ہے:

> ایمان کا تعلق ان دیکھی چیزوں سے ہوتا ہے، اور اِس کمزور سے بقیہ کو یاد تھا کہ یہوواہ اب بھی اُسی قدر مہربان اور زور آور ہے جس قدر وُہ سُلیمان کے ایّام میں تھا۔ گو گھر کی حشمت کم تر تھی، اور وُہ خود بھی ایک غیر قوم بادشاہ کے غریب باج گُزار تھے، اگر خُدا اُن کی طرف تھا، اور وُہ اُن کی طرف تھا، تو ایمان کے لئے دستیاب وسائل پہلے کی طرح بکثرت تھے۔ یہ حقیقت آپ کے ذہنوں کو متأثر کرے کہ مسیح اپنے لوگوں کے مُشکلات کے دَور میں بھی وہی ہے جو کہ وُہ خُوشحالی کے ایّام میں تھا۔ اِس قوّت کا احساس ہمیں حالات سے بالاتر رکھتا ہے اور مصائب کی راہوں میں بھی ہمیں آگے بڑھنے کے لئے جُرأت دیتا ہے۔

اِس کے بعد عیدِ فسح اور فطیری روٹی کی عید بڑی خُوشی سے منائی گئی، کیونکہ لوگوں نے بڑی صفائی سے دیکھا کہ دَارا کی ساری مہربانیوں کے پیچھے خُدا کا ہاتھ کار فرما تھا۔ دَارا کو یہاں شاہِ اسُور کہا گیا کیونکہ وہ قدیم اسُوری سلطنت پر حکمران تھا۔

۲۔ عزرا کی قیادت میں اسیروں کی واپسی ابواب ۷۔۱۰

ا۔ ارتخششتا بادشاہ کی طرف سے واپسی کی اجازت باب ۷

۷: ۱-۵ چھٹے اور ساتویں باب کے درمیان تقریباً ۵۸ سال کا وقفہ ہے (تعارف میں عزرا، نحمیاہ اور آستر کی جدول کا چارٹ ملاحظہ فرمائیے)۔ اِس وقت کے دوران دَارا اخسویرس کا جانشین بنا۔ اِس کی حکومت کے واقعات آستر کی کتاب میں مندرج ہیں۔ اِس کے بعد، آیت ۱ میں مذکور ارتخششتا تخت نشین ہُوا۔

آیات ۱-۵ میں عزرا کا ایک مختصر نسب نامہ دیا گیا ہے تاکہ اُس کے کہانتی حسب نسب کو ظاہر کیا جائے۔ جی۔ کیمبل مورگن یُوں وضاحت کرتا ہے:

> خُدا کی مرضی کو ظاہر کرنے والے پیغامبروں کی حیثیت سے فقیہوں نے انبیا کی جگہ لے لی۔ فرق صِرف یہ تھا کہ نیا مکاشفہ حاصل کرنے کے بجائے وُہ پُرانے مکاشفہ کی وضاحت اور اِطلاق کرتے۔ اِس نئے نظام کا عزرا بیک وقت بانی اور مثیل تھا۔ وُہ شریعت کی تفسیر و اطلاق میں ماہر تھا۔ اِس کام

کی صلاحیت کے سلسلے میں اِسی باب کی آیت ۱۰ میں واضح بیان دیا گیا ہے کہ "وُہ خُداوند کی شریعت کا طالِب ہو۔۔۔ عمل کرے اور تعلیم دے"۔

۷:۶-۱۰ اپنے امتیازی حسب نسب کے علاوہ عزرا، مُوسیٰ کی شریعت میں ماہر فقیہ تھا۔ یقیناً عزرا مردِ شریعت اور پہلے زبُور کی پہلی تین آیات میں مذکُور شخص کی زندہ مثال تھا۔ چونکہ اُس کا دِن رات خُداوند کی شریعت پر دھیان تھا اِس لئے وُہ جو کُچھ خُدا کے لئے کرنا چاہتا تھا، بارور تھا۔ یہوواہ نے ایک بار پھر ایک غیر قوم بادشاہ کی اپنی تدبیروں کی تکمیل کے لئے راہنمائی کی۔ ایک فرمان جاری کیا گیا جس کے تحت ممکن ہُوا کہ عزرا کی سرکردگی میں یروشلیم میں اسیروں کی دُوسری واپسی ہو۔

۷:۱۱-۲۶ شاہِ فارس ارتخششتا نے یہاں پر درج خط میں عزرا کو بے پناہ اختیارات دِئے۔ کوئی بھی خواہش مند اسرائیلی یروشلیم میں اُس کے ساتھ جا سکتا تھا، جہاں کہ اُسے یہ دریافت کرنا تھا کہ آیا ہر کام مُوسیٰ کی شریعت کے مُطابق ہو رہا ہے۔ بادشاہ اور اُس کے مشیروں نے دِل کھول کر عطیات دِئے۔ اِن عطیات کے ساتھ ہیکل کے وُہ برتن بھی اُسے دِئے گئے جو ابھی تک بابل میں تھے۔ یہ عطیات ہیکل میں خدمت کو جاری رکھنے کے لئے دِئے گئے اور باقی ماندہ کے اِستعمال کے لئے عزرا کو وسیع اختیارات دِئے گئے۔ اگر یہ کافی نہ تھے، تو چاندی، گندم، مَے، تیل اور نمک بلا توقف شاہی خزانہ سے مُہیا کرنے کے لئے کہا گیا۔ آخری چار چیزیں یہُودیوں کے نظامِ قُربانی کے لئے بُہت ضرُوری تھیں۔ ہیکل میں خدمت کرنے والوں پر کسی طرح کا ٹیکس عائد نہیں ہوتا تھا۔ آخر میں اِس فرمان کے تحت عزرا کو سیاسی اختیارات دِئے گئے تاکہ دریائے فرات کے مغرب میں بسنے والے یہُودیوں پر حاکم اور قاضی مقرر کرے۔ اِن قاضیوں کا کام یہ تھا کہ وُہ خُدا کی شریعت کی تعلیم دیں اور اُس پر عمل درآمد کرائیں۔

۷:۲۷-۲۸ اپنی شُکر گزاری کی دُعا میں عزرا نے خُدا کو مُبارک کہا کہ اُس نے بادشاہ کے دِل میں بات ڈالی کہ وُہ ہیکل کو آراستہ کرے اور بڑی عاجزی سے اُس کا شکریہ ادا کیا کہ اُس نے اِتنے اہم کام کی تکمیل کے لئے اسے قوّت دی۔ خُداوند کا ہاتھ اُس پر تھا، اِس لئے عزرا نے اسرائیل کے خاص لوگوں کو اکٹھا کیا کہ وُہ اُس کے ساتھ یروشلیم کو جائیں۔

ب - واپس آنے والوں کی گنتی ۸ : ۱ - ۱۴

اِس پہلے پارے میں اُن لوگوں کی فہرست ہے جو بابل سے عزرا کے ساتھ یروشلیم کو واپس گئے۔ ان خاندانوں کے کافی لوگ کئی سال قبل زرُبابل کی قیادت میں واپس آئے تھے (باب ۲)۔ اِس دُوسری واپسی میں تقریباً ۱۵۰۰ مرد شامل تھے۔

ج - یروشلیم آنے کا بیان ۸ : ۱۵ - ۳۶

۸ : ۱۵ - ۲۰ جب وُہ دریائے اہاوا کے نزدیک ٹھہرے تو عزرا کو پتہ چلا کہ اُس کے ساتھ واپس جانے والے لوگوں میں کوئی لاوی نہیں۔ چنانچہ اُس نے گیارہ سرکردہ لوگوں کو کسیفیا جانے کے لئے مُقرر کیا، جہاں اُس کو عِلم تھا کہ کُچھ لاوی بسے ہوئے تھے تاکہ ان لاویوں اور ہیکل کے خادموں کی حوصلہ افزائی کریں کہ اُن کے ساتھ یروشلیم جانے کے لئے شامل ہوں۔ ۳۸ لاوی اور ۲۲۰ نتنیم یعنی خادم اُن کے ساتھ شامل ہو گئے۔

۸ : ۲۱ - ۲۳ یہودیوں نے ۹۰۰ میل کا سفر شروع کرنے سے پہلے دریائے اہاوا کے کنارے قیام کیا اور عزرا نے روزے کا اعلان کیا۔ اُس نے اِس سے قبل بادشاہ کے سامنے خُدا کی بھلائی اور قُدرت کی گواہی دی تھی۔ فوجی دستے کی درخواست کرنا اپنے عمل سے اپنے کلام کی تردید کرنے کے مُترادِف تھا۔ بلکہ اُس نے خُدا پر توکّل کیا کیونکہ اُس کا ایمان تھا کہ جو اُس پر ایمان رکھتے ہیں وُہ انہیں بچانے میں خُوشی محسُوس کرتا ہے۔ اُس نے اُنہیں مایُوس نہ کیا بلکہ اُن کی دُعاؤں کا جواب دیا۔

۸ : ۲۴ - ۳۴ عزرا کو دی گئی نقدی اور ظرُوف تول کر سردار کاہنوں میں سے بارہ اور لاویوں میں سے بارہ قائدین کے سپُرد کر دِئے گئے۔ چونکہ یہ چیزیں پاک تھیں (مُقدّس استعمال کے لئے علیحدہ کی گئی تھیں)، اُنہیں پاک لوگوں کے سپُرد کیا گیا۔ ساڑھے تین ماہ کے سفر کے بعد، یہ قافلہ بخیریت یروشلیم پہنچ گیا۔ یروشلیم میں پہنچ کر چاندی اور سونے کے ظرُوف کو ایک بار پھر تولا گیا اور اُنہیں ہیکل کے مُنتظمین کے حوالے کیا گیا۔

۸ : ۳۵، ۳۶ جلاوطنوں کا پہلا کام یہ تھا کہ وُہ یہوواہ کی قُربان گاہ پر تمام اسرائیل کے لئے سوختنی اور خطا کی قُربانیاں گزرانیں۔ اپنی رُوحانی ذِمّہ داریوں کو پورا کرنے کے بعد

اُنھوں نے مغربی صُوبوں کے حاکموں کو بادشاہ کے احکام پہُنچائے جنہوں نے اِس کے مُطابق عمل کیا ۔

د۔ مخلُوط شادیاں اور عزرا کا دُعائیہ اقرار باب ۹

۹: ۱، ۲ عزرا کو یروشلیم میں آئے ہُوئے ابھی زیادہ عرصہ نہیں ہوُا تھا کہ بعض ایک سرداروں نے اُسے یہ پریشان کُن خبر دی کہ حاکم اور لوگ غیر قوموں کے ساتھ شادیاں کر رہے ہیں ۔ ماضی میں اسرائیل کے دیگر گُناہوں میں سے یہ بھی ایک گُناہ تھا جس کے لئے اُنھیں سزا دی گئی ۔ شریعت کے احکام بالکل صاف اور واضح تھے (خرُوج ۳۴: ۱۶؛ اِستثنا ۷: ۳) ۔ ضرُور ہے کہ خُدا کے لوگ پاک ہوں ۔ وُہ چاہتا ہے کہ وُہ دُنیا اور اُس میں کی ہر طرح کی بُرائی سے اپنے آپ کو علیحدہ رکھیں ۔

۹: ۳، ۴ جب عزرا نے ان مخلُوط شادیوں کے بارے میں سُنا تو وُہ حیران و پریشان ہو گیا ۔ وُہ شام کی قُربانی تک ماتم کرتا رہا ۔ اُس نے اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے ، اور اپنے سر اور ڈاڑھی کے بال نوچے ، اور خاموش بیٹھا رہا اور وُہ جو خُدا سے ڈرتے تھے ، اُس کے گرد بیٹھے تھے ۔

۹: ۵-۱۵ جب شام کی قُربانی کا لہُو یہوواہ کے سامنے لوگوں کی خطاؤں کے لئے بہایا جا رہا تھا ، عزرا نے گھٹنوں کے بل گر کر اِقرار کے لئے اپنی آواز بُلند کی ۔ لوگوں کے گُناہ کو اپنا گُناہ تصوُّر کرتے ہُوئے وُہ شرمندہ تھا کہ اُنھوں نے خُدا کے فضل کا بڑی شرارت سے جواب دیا جس نے انہیں بقیہ کی حیثیت سے مختلف مُصیبتوں میں محفُوظ رکھا ، اور اُنہیں اپنے مقدّس مقام میں ایک کھُونٹی دی (آیت ۸) ۔ یہ "کھُونٹی" خُدا پر تکیہ کرنے والے ہر شخص کی بات کرتی ہے ۔ آئرن سائنڈ کے علاوہ بعض ایک اَور لوگوں کا بھی یہ خیال ہے کہ بالآخر یہ مسیح خُداوند کے بارے میں بیان کرتی ہے ۔

> ”کھُونٹی“ کا حوالہ بلاشُبہ ”مضبُوط کھُونٹی“ کے بارے میں ہے جس کی یسعیاہ نے پیش گوئی کی جس پر یہوواہ کا جلال قائم ہوگا ، اور جو اپنے صحیح معنوں میں مسیح خُداوند خوُد ہے (یسعیاہ ۲۲: ۲۱-۲۵) ۔

انبیا نے مخلُوط شادیوں کے سِلسلے میں واضح طور پر کلام کیا ۔ چنانچہ اُن لوگوں کے پاس کوئی بہانہ نہیں تھا ، خاص طور پر جبکہ خُدا نے اُن پر بہُت زیادہ مہربانیاں کی تھیں ۔

"دیکھ ہم اپنی خطاکاری میں تیرے حضور حاضر ہیں"۔ اِس کے عِلاوہ اور کیا کہا جا سکتا تھا۔

۵۔ یہودیوں کا غیر قوم بیویوں اور بچّوں کو علیحدہ کرنے کا عہد باب ۱۰

۱۰:۱-۵ عزرا کے دُعائیہ اقرار سے لوگ زار زار رونے لگے۔ سکینیاہ نے اُن کے نمائندے کی حیثیت سے اُن کے گناہوں کا اقرار کیا لیکن عزرا کو یاد دلایا کہ ابھی تک اُمید باقی ہے بشرطیکہ لوگ اقرار کے بعد ناہموار جُوئے سے نکل آئیں۔ اُس نے یہ مشورہ دیا کہ عہد باندھنے میں عزرا اُن کی راہنمائی کرے تاکہ وُہ غیر قوم بیویوں اور بچّوں کو دُور کریں۔ کاہنوں، لاویوں اور تمام اسرائیل نے اِس قومی توبہ کی درخواست پر عمل کیا اور قسم کھائی۔

۱۰:۶-۸ تمام اسیروں کو اعلانیہ اقرار کے لئے ایک خاص وقت پر یروشلیم میں بُلایا گیا۔ جو تین۳ دن کے اندر آکر اِس مُعاملے کو طے کرنے سے اِنکار کریں، اُن کی یہ سزا مقرر کی گئی کہ اُن کی جائیداد ضبط کرکے اُنہیں خارج کر دیا جائے گا۔

۱۰:۹-۱۱ لوگوں کے پاس اِس معاملے کا جواب دینے کے لئے صِرف تین۳ دِن تھے۔ چنانچہ بنی یہوداہ اور بنی بنیمین بڑی جلدی یروشلیم میں فراہم ہُوئے۔ سخت بارش اُن کے لئے رُکاوٹ نہ بن سکی کیونکہ بارش کی نسبت یہ مُعاملہ زیادہ سنگین تھا۔ عزرا نے مجمع سے خطاب کرتے ہُوئے اُن کی بُرائیوں کی نشان دہی کی۔

۱۰:۱۲-۱۷ سارے مجمع نے فوری طور پر تسلیم کر لیا کہ ہم نے خُدا کی شریعت کی نافرمانی کی ہے لیکن سخت بارش اور مخلوط شادیوں کے بہُت سارے واقعات کی وجہ سے اُنہوں نے تجویز پیش کی کہ انفرادی مقدمات کا شہر بہ شہر فیصلہ کیا جائے۔ چار۴ اشخاص نے اِس منصُوبے کی مخالفت کی لیکن وُہ ناکام رہے۔ قاضی مقرر کئے گئے اور دو۲ ہفتوں سے کم عرصے میں تفتیش کا آغاز ہو گیا۔ تین۳ ماہ میں یہ سارا مُعاملہ نپٹا لیا گیا۔

۱۰:۱۸-۴۴ جن لوگوں پر الزام عائد کیا گیا اُن کے نام ۱۸-۴۴ کی فہرست میں مندرج ہیں۔ پہلے کاہن (آیات ۱۸-۲۲)، پھر لاوی (آیات ۲۳، ۲۴)، اور پھر اسرائیل کے باقی لوگ (آیات ۲۵-۴۳)۔ آیت ۴۴ میں یُوں مرقُوم ہے: "یہ سب اجنبی عورتوں کو بیاہ لائے تھے اور بعضوں کی بیویاں ایسی تھیں جن سے اُن کے اولاد تھی"۔ گو اس بات کا بیان موجُود نہیں لیکن عین ممکن ہے کہ ان بیویوں اور اولاد کی کفالت کے لئے خاطر خواہ انتظام کیا گیا۔ اِن خاندانوں کے

ٹوٹنے کے غم کا قوم کی سالمیت کے قیام کی اہمیّت سے موازنہ کیا گیا کیونکہ اِسی قوم سے مسیح نے جنم لینا تھا۔

ناہموار جُوئے میں جُتنے کو اب بھی ممنوع قرار دیا گیا ہے (۲-کرنتھیوں ۶: ۱۴-۱۸)۔ خُدا کے فرزندوں میں ایسی بات نہیں پائی جانی چاہیئے۔ لیکن ۱-کرنتھیوں ۷: ۱۲، ۱۳ میں عہدِ جدید کا اُن لوگوں کے لئے قانون ہے جو اپنی تبدیلی کے وقت پہلے سے ایک غیر ایمان دار شخص کے ساتھ ازدواجی رِشتے میں بندھے ہُوئے ہیں۔ فضل کے تحت، ایمان دار سے یہ تقاضا نہیں کیا گیا کہ وُہ اپنے غیر ایمان دار جیون ساتھی یا اولاد کو چھوڑ دے۔ مؤخر الذِکر، ایمان دار کی وجہ سے پاک ٹھہرتے ہیں۔

عزرا کی کتاب بیداری کے موضُوع پر ایک بہترین مُطالعہ ہے۔ جب لوگ خُدا کے کلام کا مُطالعہ کرتے ہیں اور اِس کی سچائیوں کا اپنی زندگیوں پر اِطلاق کرتے ہیں، جب مقدسین کے لئے سفارشی مناجات کی جاتی ہیں، اور جب گُناہوں کا اقرار کرکے اُنہیں ترک کیا جاتا ہے تو کلیسیا میں خُدا کے لئے عظیم کام کرنے کے لئے قوت ہوگی۔

نحمیاہ

"اِس کتاب کا نِصف سے زائد حِصّہ شخصی ریکارڈ پر مشتمل ہے، جہاں نہایت صاف گوئی سے تاثرات دِئے گئے ہیں جن سے بائبل کی دِیگر تحریروں میں اِسے نمایاں مقام مِلتا ہے۔ عزرا کی کہانی کا بھی بیشتر حِصّہ صِیغۂ واحد متکلم میں بیان کیا گیا ہے (عزرا ۸: ۱۵- ۹ : ۱۵) - لیکن عزرا عِلمی اور سخت طبع کے مالک نحمیاہ کی نسبت خاموش انسان تھا، اِس لئے وہ نحمیاہ کی نِسبت اپنے دستاویزی بیان میں زیادہ نمایاں نظر نہیں آتا۔"

ڈیرک کِڈنر

۱۔ مُسلّمہ فہرست میں نمایاں مقام

اگر آپ کِسی تعمیراتی منصوبے پر کام کر رہے ہیں، اور آپ کو لوگوں کو اِس کام میں شامل کرنے میں دِقّت پیش آ رہی ہے تو آپ نحمیاہ کی کتاب کا مُطالعہ کریں، اِس کی تعلیم دیں اور اِس میں سے منادی کریں۔ ۵۰۰ ق ۔م میں لِکھی ہوئی اِس کتاب میں ناممکن کام کو ممکن بنانے کے لئے قیادت کی خوبیوں کو بہُت خوبصورت طریقے سے اُجاگر کیا گیا ہے۔

۲۔ مُصنّف

نحمیاہ کے نام کا لغوی مطلب ہے "یہوواہ آرام دیتا ہے"۔ وُہ اپنی یادداشتوں کو صیغۂ واحد متکلم میں لِکھتا ہے۔ الفنٹائن کی تحریریں اِس کتاب کی تاریخی حیثیت کی تصدیق کرتی ہیں۔ وُہ یوحنان سردار کاہن (دیکھیں ۱۲: ۲۲- ۲۳) اور نحمیاہ کے ایک بڑے دشمن سنبلّط کے بیٹوں کا ذِکر کرتی ہیں۔

اِس سے اِس روایت کی تصدیق ہوتی ہے کہ خلقیاہ کا بیٹا اور حنانی کا بھائی نحمیاہ ہی اِس کتاب کا مُصنّف ہے (۱:۱، ۲)۔ ہمیں نحمیاہ کے پس منظر کے بارے میں بہُت کم عِلم ہے۔ وُہ غالباً فارس میں پیدا ہوُا تھا۔

نحمیاہ بہت اعلیٰ مرتبے پر فائز تھا یعنی وہ بادشاہ کا ساقی تھا جو کہ ایک نہایت اہم عُہدہ تھا۔ ضرور تھا کہ ایسا شخص اس کتاب میں مذکور طریقِ کار، تحریک اور قائدانہ صلاحیتوں کا مالک ہوتا۔

۳۔ تاریخِ تصنیف

نحمیاہ نے غالباً واقعات کے فوراً بعد انہیں لکھ لیا (تقریباً ۴۳۰ ق۔م میں)۔ یہ ارتخششتا اوّل (۴۶۲-۴۲۴ ق۔م) کے دورِ حکومت میں تھا۔

یوسیفس بیان کرتا ہے کہ جب سکندرِ اعظم فلسطین میں آیا تو یدوع سردار کاہن تھا۔ چونکہ نحمیاہ ۱۲: ۲۲ میں ایک یدوع کا ذکر ہے اِس لئے بعض لوگ یہ نظریہ پیش کرتے ہیں کہ یہ کتاب نحمیاہ کے ایام کے بعد لکھی گئی۔ عین ممکن ہے کہ جب نحمیاہ نے یدوع کا ذکر کیا ہو تو اُس وقت وُہ نوجوان ہو (کیونکہ اُس کا کہانتی گھرانے سے تعلق تھا) اور سکندرِ اعظم کے دَور میں اُس کی عُمر ۹۰ سال کے لگ بھگ ہو۔ یا ممکن ہے کہ ایک ہی نام کے دُو سردار کاہن ہوں۔ تیسرا اِمکان یہ ہے کہ یوسیفس جو عموماً اِس دَور کی تاریخوں میں اکثر غلطی کر جاتا ہے، یہاں بھی غلطی پر ہو۔

۴۔ پس منظر اور مضمون

یہودیوں کی بحالی میں نحمیاہ تیسرا عظیم راہنما تھا۔ زرُبّابل ۵۳۸-۵۳۷ ق۔م میں اسیروں کے پہلے گروہ کو لے کر یروشلیم آیا (عزرا ۲) اور ہیکل کی تعمیر کے کام کی نگرانی کی۔ اِس کے تقریباً ۸۰ سال بعد عزرا فقیہ یہودیوں کے دُوسرے گروہ کو لے کر مُقدّس شہر میں آیا۔ اُس نے خُدا کے کلام کی تعلیم دیتے ہُوئے بہُت سی اصلاحات کیں۔ لیکن وقت گُزرنے کے ساتھ ساتھ یروشلیم میں حالات رُو بہ زوال ہو گئے۔

عزرا کی مُہم کے تیرہ ۱۳ سال بعد خُدا نے یروشلیم کی حالت کے بارے میں نحمیاہ کو بوجھ دیا۔ حالات کو درُست کرنے کے لئے اجازت کے حصُول کے بعد اُس نے اسرائیلیوں کو ایسی قیادت دی جس کی اُنہیں سخت ضرورت تھی۔ (اُس کی دُعائیہ زندگی کے بارے میں متعدد حوالہ جات ملاحظہ فرمائیے)۔ اِس سے اُسے اپنے مشن کے شروع ہی سے مُخالفتوں کے طُوفان کا مقابلہ کرنے کی حکمت اور قوت ملی۔ کسی نے کیا خُوب کہا ہے "دُنیا میں تین قسم کے لوگ

ہوتے ہیں۔ وہ جو نہیں جانتے کہ کیا کچھ ہو رہا ہے، وہ جو وقوع پذیر واقعات کا تماشا دیکھتے ہیں اور وہ جو حالات کے وقوع پذیر ہونے کا باعث بنتے ہیں"۔ نحمیاہ وہ شخص تھا جو حالات کے وقوع پذیر ہونے کا باعث بنا۔ عزرا کی کتاب میں ہیکل اور پرستش کے بارے میں ذکر کیا گیا ہے لیکن نحمیاہ کی کتاب میں فصیل اور روزمرہ کام کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ نحمیاہ کی کتاب یہ ظاہر کرتی ہے کہ روزمرّہ زندگی کے معاملات میں خدا کس طرح مدد کرتا ہے۔

خاکہ

۱- نحمیاہ کا پہلی بار یروشلیم میں آنا: شہر کی بحالی ابواب ۱-۱۲

ا- یروشلیم کی حالتِ زار کے بارے میں مایوسی باب ۱
ب- یروشلیم کی بحالی کے لئے اختیار نامہ ۲: ۱-۸
ج- یروشلیم کی دیوار کی تعمیرِ نو ۲: ۹-۶: ۱۹
  (۱) شخصی معائنہ اور علانیہ مخالفت ۲: ۹-۲۰
  (۲) کارکن اور اُن کا کام باب ۳
  (۳) خارجی رکاوٹیں اور خصوصی حفاظتی اقدام باب ۴
  (۴) اندرونی مسائل اور خصوصی اصلاحات ابواب ۵، ۶
د- یروشلیم کے لئے حفاظتی دستوں کی تنظیم ۷: ۱-۴
ہ- یروشلیم کی آبادی کی مردم شماری ۷: ۵-۷۳
و- یروشلیم میں احیائے دین ابواب ۸-۱۰
ز- یروشلیم کے نواحی علاقوں کو نئے سرے سے آباد کرنا باب ۱۱
ح- یروشلیم کے کاہنوں اور لاویوں کی مردم شماری ۱۲: ۱-۲۶
ط- یروشلیم کی دیوار کی مخصوصیت ۱۲: ۲۷-۴۷

۲- نحمیاہ کا دوسری بار یروشلیم میں آنا اور یروشلیم کی اصلاح باب ۱۳

ا- طوبیاہ کو ہیکل سے باہر نکالنا ۱۳: ۱-۹
ب- لاویوں کے لئے دہ یکی کی بحالی ۱۳: ۱۰-۱۴
ج- سبت کے دن غیر شرعی سرگرمیوں کا خاتمہ ۱۳: ۱۵-۲۲
د- مخلوط شادیوں کو ختم کرنا ۱۳: ۲۳-۳۱

تفسیر

۱۔ نحمیاہ کا پہلی بار یروشلیم میں آنا؛ شہر کی بحالی ابواب ۱-۱۲

ا۔ یروشلیم کی حالتِ زار کے بارے میں مایوسی باب ۱

۱:۱-۳ اِس پہلے باب میں تعارف کے سلسلے میں بہت کم بیان کیا گیا ہے۔ نحمیاہ کے بارے میں ہمیں صرف دو باتیں بتائی گئی ہیں یعنی اُس کے باپ کا نام حکلیاہ تھا اور وہ ارتخششتا بادشاہ کا ساقی تھا۔ ساقی نہایت ہی اہم عہدہ تھا۔ یروشلیم کے بارے میں خبر کے ردِّعمل سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ نہایت ہی رُوحانی کردار کا حامل انسان تھا۔ جے۔ ایلک مَاٹر اپنے تاثرات یُوں بیان کرتا ہے:

> تاریخی لحاظ سے یہ نہایت ہی غیر یقینی کا دَور تھا، لیکن ایسا لگتا ہے کہ عزرا کے مشن سے پیدا ہونے والے جوش و خروش نے قدرے سیاسی یا قومی رنگ اختیار کر لیا۔ یہ جوش اِس قدر زیادہ تھا کہ لوگوں نے بغیر سرکاری اجازت کے یروشلیم کی دیواروں کی ازسرِ نو تعمیر شروع کر دی۔ اِس علاقے میں خدا کی قوم کے چند دشمنوں نے ارتخششتا کو اِس معاملے کے بارے میں خبر دی جس پر اُس نے حکم دیا کہ کام بند کیا جائے۔ خدا کے دشمنوں نے اِس سے پورا پورا فائدہ اُٹھایا اور شاہی فرمان کے ساتھ یروشلیم میں واپس گئے، کام بند کروا دیا اور شہر کی دیواروں کو گرا دیا۔ عین ممکن ہے کہ اِس کارروائی کی خبر نحمیاہ کو ملی ہو۔

۱:۴-۱۱ یروشلیم میں بقیہ کے لئے نحمیاہ کے دِل پر بوجھ تھا۔ گو وہ اُن کی مشکلات کے تجربے سے نہیں گزرا تھا، لیکن اُس نے اُن کے دُکھوں کو محسوس کیا، اور محل کی عشرتوں سے خود انکاری کرتے ہوئے اُس نے روزہ رکھا، ماتم کیا اور دُعا کی۔ اُس نے اُن کے گناہوں کو اپنے گناہ تصوّر کرتے ہوئے اقرار کیا اور خدا سے اِلتجا کی کہ وہ اپنے کلام کو یاد کرے اور

جیسے اُس نے راستی سے اُنہیں پراگندہ کیا، بعینہٖ وُہ انہیں اِکٹھا کرے۔ اُس نے خُدا سے یہ بھی درخواست کی کہ بادشاہ اُس پر کرم کی نظر کرے تاکہ وُہ اپنے بھائیوں کی مدد کے لئے اپنے ذہن میں جنم لینے والے عظیم منصوبے کے لئے حمایت حاصِل کر سکے۔ کئی دِنوں تک قادرِ مُطلق کے سامنے وُہ اپنے معاملے کو پیش کرتا رہا۔

اکثر اوقات نحمیاہ کو ایک مُؤثر قیادت کے نمونے کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ اوّل تو ایک مقصد کے حصُول کی رویا اُس کے ذہن میں تھی۔ معاملے کے تجزیے کے بعد اُس نے مناسب عمل کے لئے فیصلہ کیا۔ بعد ازاں اُس نے دُوسروں کو اپنی رویا میں شامِل کیا تاکہ وہ بھی نہایت سرگرمی سے حِصّہ لیں۔ پھر اُس نے دُوسروں کو اختیارات تفویض کئے اور انہیں ذِمّہ داریاں سونپیں۔ اُس نے کام کی نگرانی کی اور کارکردگی کا مُعائنہ کیا جب تک کہ منصُوبہ تسلّی بخش تکمیل تک نہ پہنچ گیا۔

ب۔ یروشلیم کی بحالی کے لئے اِختیار نامہ ۲: ۱-۸

۲: ۱-۳ تین۳ یا چار۴ ماہ کے بعد نحمیاہ کے ایمان کا نہایت ہی غیر متوقع طور پر جواب مِلا۔ ایک دن جب وُہ بادشاہ کو جام پیش کر رہا تھا، اُس کے دِل کا غم اُس کے چہرے سے ظاہر ہوگیا۔ بادشاہ کے سوال سے اُس پر خوف طاری ہوگیا، کیونکہ شاہی حضوری میں غم کی اجازت نہیں تھی (آستر ۴: ۲)۔ جارج ولیم لِکھتا ہے:

> مشرقی بادشاہ ہر روز زہر کے خوف میں مُبتلا رہتے تھے۔ ساقی کے چہرے پر پریشانی کو شک کی نِگاہ سے دیکھا گیا۔

لیکن نحمیاہ تو بادشاہ کو کسی طرح کا نقصان نہیں پہنچانا چاہتا تھا۔ اُس کے آباؤاجداد کے گھر یعنی یروشلیم کی بربادی اُس کے غم کا سبب تھا۔

۲: ۴، ۵ نحمیاہ کا خُداوند پر دُعائیہ انحصار رائیگاں نہ گیا۔ نہ صِرف بادشاہ نے اُسے وُہ کُچھ دیا جِس کی اُس نے درخواست کی بلکہ اُسے یہوداہ کا حاکم بنا دیا (۵: ۱۴)۔ ارتخششتا کے حکم سے دانی ایل نبی کی معرفت خُداوند کا کلام پُورا ہُوا (دانی ایل ۹: ۲۵)، جیسا کہ خورس کے حُکم سے یرمیاہ کی نبوّت کی تکمیل ہُوئی (یرمیاہ ۲۹: ۱۰؛ عزرا پہلا باب)۔

۲: ۶-۸ بادشاہ کے سُوال کے جواب میں نحمیاہ نے اُسے بتایا کہ اُسے کتنی مدّت

لگے گی۔ آخر کار نحمیاہ فارس سے کم از کم بارہ برس غیر حاضر رہا۔ اِن سارے حالات میں نحمیاہ نے تسلیم کیا کہ خُدا کی شفقت کا ہاتھ اُس پر تھا۔

ج۔ یروشلیم کی دیوار کی تعمیرِ نو ۲:۹-۶:۱۹

(۱) شخصی معائنہ اور علانیہ مخالفت ۲:۹-۲۰

۲:۹-۱۶ ارتخششتا نے سرکاری خطوط کے علاوہ نحمیاہ کے ساتھ مسلح دستہ بھی بھیجا۔ یروشلیم میں آنے کے تھوڑی دیر بعد نئے حاکم نے رات کے اندھیرے میں صدر مقام کا جائزہ لیا تاکہ جہاں تک ممکن ہو اُس کے منصوبوں کا کسی کو پتہ نہ چل سکے۔ وُہ جانتا تھا کہ شہر کی بقا کے لئے دیواروں کی مرمت کرنا ضروری ہے۔ ایک جگہ پر کوڑا کرکٹ اِس قدر زیادہ تھا کہ اُس کا گدھا گزر نہ سکا۔

۲:۱۷-۲۰ بعد میں اُس نے قائدین کو فراہم کر کے اُنہیں بتایا کہ کیا کرنا چاہئے اور یہ کہتے ہوئے اُن کی حوصلہ افزائی کی کہ اَب تک کس طرح خُداوند کا ہاتھ اُس پر رہا اور انہیں بادشاہ کی باتیں بھی بتائیں۔ یہودی جوش سے بھر گئے اور وُہ کام کرنے کے لئے تیار ہوئے۔ اُن کے دشمنوں یعنی سنبلّط، طوبیاہ اور جشم نے اُن کا مذاق اڑایا اور "بادشاہ کے خلاف بغاوت" کے جھوٹے الزام سے تعمیراتی منصوبے کو روکنے کی کوشش کی۔ لیکن نحمیاہ نے ہمت نہ ہاری، کیونکہ خُدا نے کامیابی کا وعدہ کیا تھا۔ لوگ متحد تھے اور خدا کی برکتوں کو حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری بات ہے۔

(۲) کارکن اور اُن کا کام باب ۳

کاہنوں نے سب سے پہلے کام کو شروع کیا۔ اُنہوں نے بھیڑ پھاٹک کی مرمت کی۔ یہ پھاٹک شہر کے مشرقی کونے میں تھا۔ ہیکل میں قربانی کے لئے بھیڑیں اِس پھاٹک سے لائی جاتی تھیں۔ ذیل کے پھاٹکوں کا ذکر کیا گیا ہے: بھیڑ پھاٹک (آیات ۱،۲)، مچھلی گیٹ (آیات ۳-۵)، پُرانے پھاٹک (یا کونے کے پھاٹک) (آیات ۶-۱۲)، وادی کا پھاٹک (آیت ۱۳)، کُوڑے کا پھاٹک (آیت ۱۴)، چشمہ پھاٹک (آیات ۱۵-۲۵)، پانی پھاٹک (آیت ۲۶)، گھوڑا پھاٹک (آیت ۲۸)، مشرقی پھاٹک (آیت ۲۹)، ہمفقاد کا پھاٹک (آیت ۳۱)۔ اِس کتاب

میں دو^{۲} دیگر پھاٹکوں کا بھی ذِکر ہے۔ اِفرائیمی پھاٹک (۸ : ۱۶) اور پہرے والوں کا پھاٹک (۱۲ : ۳۹)۔ کُل بارہ^{۱۲} پھاٹک تھے۔ نئے یروشلیم میں بھی بارہ^{۱۲} پھاٹک ہوں گے (مکاشفہ ۲۱: ۱۲)۔ صاف ظاہر ہے کہ خُداوند اپنی خِدمت کرنے والوں کو یاد رکھتا ہے۔ یہ حقیقت اِس امر سے ثابت ہوتی ہے کہ دِیواروں اور پھاٹکوں کی مرمّت کرنے والوں کے نام درج کِئے گئے۔

سُورماؤں کا گھر (آیت ۱۶) شُروع شُروع میں شاید داؤد کے سُورماؤں کا مرکز تھا۔

مردوزن، کاریگروں، مزدُوروں، شہزادوں اور عوام سب نے مِل کر شانہ بہ شانہ کام کیا۔ عدمِ اِتحاد کا صِرف ایک واقعہ ہے۔ تقوعیوں کے امیروں نے اپنی ذِمّہ داری کو پُورا کرنے سے گُریز کیا (آیت ۵)۔ بعض ایک نے اپنا کام ختم کرنے کے بعد دیوار کے اضافی حِصّے کو تعمیر کِیا (بمقابلہ آیات ۴، ۲۱، ۵، ۲۷)۔ خُدا نے دَورِ حاضر میں بھی ایمان داروں کو مختلف کام دِئے ہیں۔ اُس نے ہماری بُلاہٹ کے مُطابق ہمیں مُختلف نعمتیں اور صلاحیتیں دی ہیں، اور وُہ جانتا ہے کہ کون کام نہیں کرتا اور کون دوہری ذمّہ داری کو نبھا رہا ہے۔ "اُس کا کام ظاہر ہو جائے گا کیونکہ جو دِن آگ کے ساتھ ظاہر ہوگا وُہ اُس کام کو بتا دے گا اور وُہ آگ خُود ہر ایک کا کام آزما لے گی کہ کیسا ہے" (۱-کرنتھیوں ۳: ۱۳)۔

(۳) خارجی رُکاوٹیں اور خُصوصی حفاظتی اقدام باب ۴

۴: ۱-۶ جب سنبلّط اور طوبیاہ نے ازسرِ نو تعمیراتی کاوشوں کے اوائل میں مذاق اُڑایا تو نحمیاہ نے دُعا کرنے اور اپنے کام کو جاری رکھنے سے جواب دیا۔ آیت ۴ اور ۵ میں بددُعا کرنا شریعت کے دَور میں قابلِ قبول تھا لیکن فضل کے دَور میں مسیحیوں کو اِس کی اجازت نہیں ہے (رومیوں ۱۲: ۱۹-۲۱)۔ بہُت جلد پوری دیوار آدھی بلندی تک جوڑی گئی۔

۴: ۷-۱۴ عربیوں، عمونیوں اور اشدُودیوں کا خارجی دباؤ ہی واحِد خطرہ نہ تھا، بلکہ بعض اوقات کام کی زیادتی سے بھی یہوُدی پریشان ہو جاتے تھے۔ بہُت زیادہ ملبے کے سبب سے بھی ان کا زور اور جوش گھٹ گیا (آیت ۱۰)۔ جب یروشلیم سے باہر رہنے والے اُن کے ہم وطنوں نے متوقع حملے سے آگاہ کِیا تو نحمیاہ نے شہر پناہ کے نِچلے حِصّوں میں لوگوں کو پوزیشن سنبھالنے کا حُکم دِیا اور اُنہیں مسلّح کیا اور یہ کہتے ہوئے اُن کی حوصلہ افزائی کی کہ "خُداوند کو یاد کرو ... اور لڑو"۔

۴: ۱۵-۲۳ جب پریشان کُن حالات ختم ہو گئے، تو یہُوداہ کے دشمنوں نے براہِ راست حملے کا منصُوبہ ترک کر دیا۔ اِس وقت کے بعد آدھے یہُودی تو تعمیر کا کام کرتے رہے جبکہ آدھے پہرہ دیتے رہے، حتیٰ کہ تعمیر کرنے والے بھی مسلّح تھے۔ نحمیاہ کے پاس ہر وقت نرسنگا تھا تاکہ حملے کے وقت انہیں آگاہ کر سکے اور بکھرے ہوئے لوگ اکٹھے ہو کر مُقابلہ کریں۔ جو لوگ باہر سے شہر کے اندر آتے اُنہیں حکم دیا جاتا کہ وُہ یروشلیم میں رات گزاریں تاکہ بوقتِ ضُرورت مُقابلے کے لئے مدد کر سکیں۔ دُعا کرنا، خبردار رہنا اور کام کرنا ان کا لائحہ عمل تھا۔ لوگ اُن کے ناقابلِ تسخیر عزم اور حوصلے پر رشک کرتے تھے۔ نحمیاہ، اُس کے رشتہ داروں، اُس کے خادموں اور اُس کے ساتھ آئے ہُوئے فارسی مُحافظوں کے پاس کوئی فارغ وقت نہیں تھا کیونکہ وُہ ہر وقت شہر کی حفاظت کے لئے چوکس رہتے تھے۔

(۴) اندرُونی مسائل اور خُصوصی اِصلاحات ابواب ۵، ۶

۵: ۱-۷ دورانِ تعمیر ایک خطرناک مسئلہ پیدا ہو گیا۔ خوراک کی کمی اور بہُت مہنگائی ہو گئی۔ مہنگائی اور خراج نے یہُودیوں کی کمر توڑ دی یہاں تک کہ اکثر لوگ غربت کا شکار ہو گئے۔ انہوں نے مجبُور ہو کر اپنے امیر بھائیوں سے روپیہ اُدھار لیا اور اپنی جائیداد رہن رکھ دی۔ حتیٰ کہ بعض ایک نے اپنے بیٹے اور بیٹیاں غُلامی میں بیچ دِئے۔ چونکہ اُن کی اراضی کِسی اَور کی ملکیت بن گئی، اِس لئے اپنے بچّوں کی قیمت کی ادائیگی کے لئے اُن کے پاس وسائل نہیں تھے کہ اُنہیں واپس لے سکیں۔ جب اُنہوں نے نحمیاہ کو اِس ابتر صورتِ حال کے بارے میں بتایا تو اُس نے اُمرا کو فراہم کر کے اُنہیں ملامت کی۔

۵: ۸-۱۰ جب نحمیاہ اور دیگر قائدین یہُودیوں کو اُن کے غیر قوم پڑوسیوں کی غُلامی سے رہائی دِلا رہے تھے، تو کیا یہُودیوں کا اپنے یہُودی بھائیوں کو غُلام بنانا اِس صُورتِ حال کے متضاد عمل نہیں تھا؟ کیا اُن کے اپنے تحفّظ کے لئے یہ ضرُوری نہیں تھا کہ وُہ خُدا سے اپنے درُست تعلقات قائم کریں۔ وُہ سُود لیتے ہُوئے خُداوند کی مقدّس شریعت کو توڑ کر یہوواہ سے کیونکر الگ رہ سکتے تھے (آیت ۹ بمقابلہ خروج ۲۲: ۲۵)؟ جبکہ اُن کے قائد نحمیاہ نے قرض پر سُود نہ لینے سے مثال قائم کی تھی، کیا اُن کے لئے ضرُوری نہ تھا کہ وُہ بھی ایسے ہی کرتے؟

۵: ۱۱-۱۲ نحمیاہ نے اُمرا سے مِنّت کی کہ وُہ رُوپے، انگورِستانوں، کھیتوں اور تیل پر

لئے ہُوئے سُود کو واپس کر دیں، تو انہوں نے وعدہ کیا کہ وُہ ایسا ہی کریں گے۔ تب کاہنوں کو بلایا گیا اور اُنہوں نے قسم لے کر وعدہ کیا۔

۵:۱۳ واضح طور پر خبردار کیا گیا کہ جو کوئی عمل نہیں کرے گا اُس کا کیا انجام ہو گا۔ اُسے لباس کی گرد کی طرح جھاڑ کر مُلک سے نکال دیا جائے گا۔ پُورے دِل سے آمین کہہ کر اُنہوں نے اپنے وعدے کو پورا کیا۔

۵:۱۴-۱۹ پانچویں باب میں نحمیاہ کے حاکم کی حیثیت سے بارہ سالہ دَور کا مختصر بیان ختم ہوتا ہے۔ وُہ اپنے دورِ حکومت میں خود کفیل رہا۔ اُس نے عوام پر بوجھ نہ ڈالا۔ اُس نے اپنی حیثیت سے فائدہ نہ اُٹھایا۔ نہ تو زمین حاصل کی اور نہ ہی مستقبل کے لئے پُونجی جمع کی۔ اُس نے اپنا سارا وقت اپنے بھائیوں کے لئے یروشلیم کو محفوظ بنانے میں صرف کیا اور ذاتی مِلکیت کے حصُول کے لئے کُچھ نہ کیا۔ اُس نے اپنے کھانے پینے کا خود اِنتظام کیا بلکہ اجنبیوں کی بھی مہمان نوازی کی۔ اُس نے یہ سب کُچھ اِس لئے کیا کہ وہ خدا سے ڈرتا تھا۔ اگر خُدا نے اُس کے جذبۂ ایثار کو یاد رکھا تو یہی اُس کے لئے کافی تھا۔

۶:۱-۴ دشمنوں نے یہُودیوں کے کام میں دیگر طریقوں سے رُکاوٹیں ڈالنے سے ناکامی کے بعد نحمیاہ کو ہلاک کرنے کی کوشش کی۔ چار دفعہ سنبلّط اور جشم عربی نے کوشش کی کہ نحمیاہ انہیں اونو کے میدان میں مِلے۔ چاروں دفعہ نحمیاہ نے اِنکار کر دیا کیونکہ وُہ جانتا تھا کہ وُہ نُقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ اِتنے بڑے کام کو موقوف نہیں کیا جا سکتا تھا۔

۶:۵-۹ ابھی تک اپنے آپ کو نحمیاہ کا حامی ظاہر کرتے ہُوئے سنبلّط نے ایک خط میں اُس پر الزام لگایا کہ شاہِ فارس کے خِلاف بغاوت کرتے ہُوئے وُہ اپنے آپ کو یہوداہ کا بادشاہ بنانا چاہتا ہے۔ سنبلّط نے یہ ظاہر کیا کہ وُہ نحمیاہ کی مدد کرنا چاہتا ہے تاکہ بادشاہ کی طرف سے اُسے کِسی طرح کا نُقصان نہ پہنچے، اِس لئے وُہ اِس معاملے پر باہم گفتگو کرنا چاہتا ہے۔ لیکن نحمیاہ نے اِنکار کر دیا کیونکہ وُہ اچھی طرح جانتا تھا کہ سنبلّط کے دِل کے عزائم اچھے نہیں۔ علاوہ ازیں اُس کی طرف سے بُہتان تراشی میں کِسی طرح کی حقیقت نہیں تھی۔ نحمیاہ کی وفاداری اِس کا بہترین ثبوت تھا۔

۶:۱۰-۱۴ بلاشبہ نحمیاہ ایک پُر خلوص شخص تھا۔ وُہ خُداوند کی شریعت سے ڈرتا تھا۔ چنانچہ جھوٹے نبیوں کو اُجرت پر بُلایا گیا کہ اُسے چالاکی اور فریب سے گُناہ میں

پھنسائیں تاکہ خُدا اُس سے ناراض ہو جائے۔ سمعیاہ نامی ایک یہُودی دشمن کا خُفیہ جاسُوس تھا۔ اُس نے نحمیاہ کو خبردار کیا کہ اُس کی جان لینے کے لئے سازش تیار ہو رہی ہے، اور اُس نے مشورہ دیا کہ وُہ اپنے تحفّظ کے لئے اُس کے ساتھ ہیکل میں چھپ جائے۔ لیکن نحمیاہ نے اُس کی چال کو سمجھ لیا۔ خُدا نے سوائے کاہن کے ہر شخص کو ہیکل میں داخل ہونے سے منع کیا تھا۔ نحمیاہ نے شریعت کو توڑنے کے بجائے جان سے ہاتھ دھونے کو ترجیح دی۔ یُوں سنبلّط کی تیسری چال بھی ناکام ہو کر رہ گئی۔

آیات ۹ اور ۱۴ کی سی مختصر دُعائیں نحمیاہ کی زندگی کا خاصّہ ہیں (دیکھیں ۲:۴؛ ۴:۹؛ ۵:۱۹)۔ یہ اُس کی عادت تھی کہ بحرانی لمحات میں وُہ خُدا کی طرف رجُوع کرتا تھا۔ میتھیو ہنری یُوں تفسیر پیش کرتا ہے:

> اُس کے دشمن اپنے بُغض اور کینے سے اُسے خائف کرنا چاہتے تھے تاکہ یُوں اُس کے ہاتھوں کو کمزور کر دیں لیکن اُن کی شکایت کرتے ہُوئے اُس نے مختصر سی دُعا میں آسمان کی طرف دِل سے رجُوع کیا۔ "اَے خدا! تُو میرے ہاتھوں کو زور بخش"۔ یہ نیک لوگوں کے لئے کس قدر اطمینان اور حمایت کی بات ہے کہ اُن کی مُشکلات اور کمزوری میں اُن کا ایک بھلا خُدا ہے جس سے وُہ رجُوع کر سکتے ہیں، اور ایمان اور دُعا سے وُہ اُس فضل کو حاصل کر سکتے ہیں جو اُن کے خوف کو دُور کرے اور اُن کے ہاتھوں کو زور بخشے۔ جب ہم اپنے مسیحی کام اور جنگ میں تصادم سے دوچار ہوں تو یہ ہمارے لئے بہُت اچھی دُعا ہے۔ "مجھے ایک ایسی ذمّہ داری کو نبھانا ہے اور ایک ایسی آزمائش کا مُقابلہ کرنا ہے اِس لئے اے خُداوند! تُو میرے ہاتھوں کو زور بخش"۔

__۶: ۱۵-۱۹__ مُسلسل مُخالِفت کے باوجُود شہرپناہ باون (۵۲) دِنوں میں مکمّل ہو گئی۔ یہ نہایت ہی شان دار کارنامہ تھا۔ اِلٰہی بخشش کی اِس شہادت نے یہُوداہ کے دشمنوں کے حوصلے پست کر دِیے۔ جب دِیواریں تعمیر ہو رہی تھیں تو نحمیاہ کو ایک اور دُکھ سے دوچار ہونا پڑا جس کا ذِکر آیات ۱۷-۱۹ میں ہے یروشلیم کے بہُت سے اُمرا کے شریر طوبیاہ سے دوستانہ تعلقات قائم رہے کیونکہ اُن کی اُس کے ساتھ رشتہ داری تھی (طوبیاہ عمونیوں کا حاکم تھا ۲:۱۰)۔ یہ اُمرا ایک طرف تو نحمیاہ کی باتیں طوبیاہ کو بتاتے تھے اور نحمیاہ کی باتیں سُن کر طوبیاہ کی تعریف

کرتے تھے۔ باب ۱۳ میں ہمارا پھر طوبیاہ سے واسطہ پڑتا ہے۔

گو شہر پناہ کا کام تو باون ۵۲ دنوں میں ختم ہو گیا، لیکن حاکم کی حیثیت سے نحمیاہ کو دیگر ذِمّہ داریوں کو پورا کرنے کے لئے بارہ ۱۲ یا اِس سے زائد برس لگے۔

د۔ یروشلیم کے لئے حفاظتی دستوں کی تنظیم ۷: ۱-۴

۷: ۱، ۲ جب شہر پناہ بن گئی اور پھاٹک بھی لگا دِئے گئے اور دربان، گانے والے اور لاوی مقرر کر دِئے گئے تو نحمیاہ نے شہر کی ذمّہ داری اپنے بھائی حنانی اور حننیاہ کے سپرد کی۔ دونوں نیک شخص تھے۔ وہ اِس ذمّہ داری کو نبھانے کے لائق تھے۔ حننیاہ خُدا کی بہت تعظیم کرتا تھا، جس کی بِنا پر اُس کا نحمیاہ سے بہت گہرا تعلق قائم ہو گیا۔

۷: ۳-۴ یروشلیم کے تحفّظ کے لئے ہدایات دی گئیں۔ پھاٹکوں کو صرف دِن کی روشنی میں کھولنے کی اجازت دی گئی۔ سارے شہر کے گرد پہرے دار مقرر کر دِئے گئے اور ہر شخص اپنے گھر کے سامنے اِس ذِمّہ داری کو نبھاتا تھا۔ نحمیاہ نے ایمان سے دیواریں جہاں جہاں پہلے تھیں، اُنہیں وُہیں تعمیر کرا دیا، حالانکہ اِس وسیع فصیل دار علاقے میں ابھی نسبتاً تھوڑے لوگ رہتے تھے۔

ھ۔ یروشلیم کی آبادی کی مُردم شُماری ۷: ۵-۷۳

۷: ۵-۶ جب اُس نے شہر کی از سرِ نو آبادکاری کا منصوبہ بنایا تو اُس کے لئے لازم تھا کہ صِرف انہی لوگوں کو آباد کیا جائے جو اپنے نسب نامے سے ثابت کر سکیں کہ وہ یہودی ہیں۔ اِسی دَوران اُسے اُن لوگوں کا نسب نامہ مِلا جو زرُبّابل کی قیادت میں یروشلیم اور یہوداہ میں واپس آئے تھے۔

۷: ۷-۶۵ آیات ۷-۶۵ میں دی گئی یہ فہرست عزرا ۲ باب میں درج فہرست سے تقریباً مِلتی جلتی ہے۔ یہ اِس نظریے کے خلاف ایک واضح دلیل ہے کہ شروع میں عزرا اور نحمیاہ ایک ہی کتاب تھی۔

۷: ۶۶-۶۹ اِن آیات میں نوکروں، گانے والوں اور گاڑیوں میں استعمال ہونے والے جانوروں کے علاوہ ساری جماعت کا پھر سے بیان کیا گیا ہے۔

۷: ۷۰-۷۲ ہدیے دینے والوں اور کام میں شرکت کرنے والوں کی فہرست دی گئی ہے۔ آیات ۷۰-۷۲ اور عزرا ۲: ۶۸-۶۹ میں خاصا فرق ہے۔ یروشلیم کے لئے حاکم کا منصوبہ باب ۱۱ تک کلی طور پر پایۂ تکمیل تک نہ پہنچا۔

۷: ۷۳ یہ باب نہایت ہی پُرسکون انداز میں اختتام پذیر ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل شہروں میں بس گئے اور محفوظ تھے۔

و۔ یروشلیم میں احیائے دین ابواب ۸-۱۰

۸: ۱-۱۰ اس اہم باب میں شریعت کے جماعت کے سامنے پڑھنے سے خُدا کے لوگوں میں رُوحانی بیداری کے متعلق بتایا گیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے کہ آب سے لے کر ۱۲: ۳۱ تک نحمیاہ کا ذکر صیغۂ واحد غائب میں کیا گیا ہے۔ آئندہ چند ابواب میں عزرا نمایاں کردار کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

ساتویں مہینے کی پہلی تاریخ کو نرسنگوں کی عید کے لئے لوگوں کا مُقدّس مجمع فراہم ہوُا (احبار ۲۳: ۲۴-۲۵)۔ یہ غیر قوموں میں سے بنی اسرائیل کو دوبارہ اکٹھا کرنے کی علامت تھا۔ عزرا ایک خصُوصی منبر پر کھڑا تھا۔ اُس کے ساتھ تیرہ لاوی بھی کھڑے تھے۔ وُہ کئی گھنٹوں تک موسیٰ کی شریعت سے پڑھتا رہا۔ جیسا کہ آیت ۷ میں ذِکر کیا گیا ہے لاوی لوگوں کو خُدا کی شریعت سمجھاتے گئے کہ کیا تِلاوت ہو رہی ہے (آیت ۸)۔ سُننے والوں نے خُدا کے کلام کی بڑی تعظیم کا اظہار کیا۔ چونکہ اسیری کے بعد ارامی زبان نے عبرانی زبان کی جگہ لے لی تھی اِس لئے عبرانی میں لکھی ہوئی شریعت کے بہُت سے الفاظ کی وضاحت کرنا ضروری تھا۔

دَورِ حاضر میں کئی صدیوں بعد ایک بالکل مختلف تہذیب اور زبان کے ماحول میں مبشّروں اور بائبل کے معلّموں کے لئے ضرُوری ہے کہ وُہ نہایت احسن طریقے سے تفسیر و تشریح کریں۔ ڈاکٹر ڈونلڈ کیمبل اِس خدمت کی اہمیّت پر بہُت زور دیتا ہے:

> منادی کا یہ طریقہ باعثِ برکت رہا ہے اور مسیحیوں کی رُوحانی بلوغت کے لئے بھی یہ ایک موثر طریقہ رہے گا۔

۸: ۹-۱۲ اُن کے آنسوؤں سے ظاہر ہوتا تھا کہ انھوں نے پیغام کو بڑی سنجیدگی سے قبول کیا (آیت ۹)۔ خُدا کے کلام کو سنجیدگی سے قبول کرنے کی حد تک وُہ بالکل درست تھے،

لیکن اُنہیں غم کے بوجھ تلے دبنے کی اِس قدر ضرورت نہیں تھی۔ یہ عید رونے کے لئے نہیں بلکہ خوشی منانے کے لئے تھی۔ بنی اسرائیل کی عیدوں میں صرف یومِ کفّارہ ایک ایسا موقع تھا جب اُنہیں غم کرنے اور روزہ رکھنے کی ضرورت تھی۔ باقی عیدوں کے لئے ضروری تھا کہ خوشی سے منائی جائیں۔ رُوح کا پھل بالکل واضح ہوتا تھا: محبّت (غریبوں کو اپنے وسائل میں شریک کرنے سے)، خوشی (خداوند کی حضوری میں کھانے پینے سے)، اِطمینان (دِلی آرام اور اپنے خوف کو دُور کرنے سے)۔ اُن کا غم خوشی میں بدل گیا اور خُداوند کی شادمانی اُن کی پناہ گاہ تھی۔

۸: ۱۳-۱۵ اگلے دِن سرداروں، کاہنوں اور لاویوں کے لئے مُطالعہ بائبل کے لئے خصُوصی وقت مقرر کیا گیا۔ اُنہیں خیموں کی عید کے بارے میں پتہ چلا جو اُس ماہ کے آخر میں منائی جانے والی تھی۔

۸: ۱۶-۱۸ یہ تعطیل اُس وقت کا پیش خیمہ تھا جب اسرائیل موعُودہ مُلک میں امن سے سکونت پذیر ہوگا۔ یہ عید منانے کے لئے فوری طور پر انتظامات کئے گئے۔ یشُوع کے ایّام کے بعد اِس دفعہ ہی پُوری جماعت نے یہ عید منائی (جُزوی طور پر اِس عید کو اُن پہلے اسیروں نے منایا، جو زرُبّابل کی قیادت میں یروشلیم لوٹے تھے عزرا ۳: ۴)۔ صحنوں، چھتوں اور گلیوں میں جھونپڑیاں بنائی گئیں۔ جب رُوحانی طور پر بھوکے لوگوں کے لئے ہر روز خُدا کا کلام پڑھا جاتا تو اُن کی خوشی کی اِنتہا نہ رہتی۔ یہ عید ۱۵ تاریخ سے شروع ہُوئی اور ۲۲ تاریخ تک جاری رہی۔

۹: ۱-۳ عید کے بعد لوگ قومی طور پر اقرارِ گناہ کے ایک عظیم دِن کے لئے فراہم ہُوئے۔ اُنہوں نے اپنے آپ کو اپنے درمیان کے غیر قوموں سے الگ کیا اور خاکسار بنے۔ روزہ اور ماتم کے ساتھ اُنہوں نے تِین گھنٹوں تک کلام کا مُطالعہ کیا۔ اور مزید تِین گھنٹوں تک اُنہوں نے اِقرار کیا اور پرستش کی۔ اقرارِ گناہ بیداری کا راستہ ہے۔

۹: ۴-۳۸ بعد ازاں آیات ۴ اور ۵ میں مذکور لاویوں نے اِقرارِ گناہ (آیات ۶-۳۷) اور مخصُوصیت (آیت ۳۸) کی دُعا میں لوگوں کی راہنمائی کی۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ عزرا نے دُعا میں راہنمائی کی، گو خصُوصی طور پر اُس کے نام کا ذِکر نہیں کیا گیا۔ یہ بائبل کی طویل دُعاؤں میں سے ایک ہے، اور مُقدّس تاریخ میں اِس کی جڑیں بہت گہری ہیں۔

اِس دُعا کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ بنی اسرائیل کی گمراہی کے باوجود خدا وفادار رہا۔ اِس دُعا کا خاکہ یہ ہے: تخلیق (آیت ۶)، ابرہام کی بلاہٹ اور وُہ عہد جو خُدا نے اُس سے سے باندھا (آیات ۷، ۸)، مصر سے خروج (آیات ۹-۱۲)، کوہِ سینا پر شریعت کا دیا جانا (آیات ۱۳، ۱۴)، بیابانی سفر کے دَوران خُدا کی طرف سے معجزانہ طور پر خوراک دینا (آیت ۱۵)، خُدا کی مسلسل مہربانیوں کے باوجود اسرائیل کا اکثر اظہارِ بغاوت (آیات ۱۶-۲۱)، کنعان کی فتح (آیات ۲۲-۲۵)، قاضیوں کا دَور (آیات ۲۶-۲۸)، آگاہیوں پر کان نہ دھرنا اور انجام کار اسیری میں چلے جانا (آیات ۲۹-۳۱)، اسیری کے نتائج سے مخلصی اور معافی کے لئے اپیل (آیات ۳۲-۳۷)، خُدا سے عہد باندھنے کی لوگوں کی خواہش (آیت ۳۸)۔

دُعا کا خاکہ پیش کرنے کا ایک اَور طریقہ یہ ہے کہ بائبل کی کتابوں میں اِس کا اِرتقا دیکھیں: آیات ۶-۸ پیدائش، آیات ۹-۱۳ خروج، آیت ۱۴ احبار، آیات ۱۵-۲۰ گنتی (سوائے آیت ۱۸ کے)، آیات ۲۱-۲۳ گنتی اور اِستثنا، آیات ۲۴، ۲۵ یشوع، آیات ۲۶-۲۹ قضاۃ، آیات ۳۰-۳۷ ۱-سموئیل سے ۲-تواریخ تک۔ یہ بائبلی طریقِ دُعا ہے — واقعات کو خُدا کے نقطۂ نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔ خُدا کی وفاداری کو ہمیشہ تسلیم کیا گیا ہے۔ رحم اور فضل وُہ بنیاد ہے جِس پر قوم قائم رہ سکتی ہے۔

کئی طرح سے آخری آیت (۳۸) دُعا کا سب سے اہم حِصّہ ہے۔ یہودیوں نے پہچان لیا تھا کہ کمی خُداوند میں نہیں بلکہ اُن میں ہے اور اُنہوں نے عزم کیا کہ وُہ ضرور اِس کا حل تلاش کریں گے (عہد کی تفصیلات کے لئے باب ۱۰ ملاحظہ فرمائیے)۔ دُعا اور اقرار بڑی اہمیت کے حامل ہیں لیکن یہ کسی بھی طرح سے فرماں برداری کے متبادل نہیں ہیں۔

۱۰: ۱-۲۷ اِن آیات میں اُن افراد کی فہرست ہے جنہوں نے لوگوں کی طرف سے دستخط کئے (۹: ۳۸ ب)۔ نحمیاہ کا نام سرِفہرست ہے (آیت ۱)۔ اِس کے بعد کاہنوں (آیات ۲-۸)، لاویوں (آیات ۹-۱۳) اور رئیسوں (آیات ۱۴-۲۷) کے نام درج ہیں۔

۱۰: ۲۸، ۲۹ یہ دونوں آیات عہد کا دیباچہ ہیں۔ اِن میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ سب لوگ اِس بات پر متفق تھے کہ وُہ خُداوند اپنے خُدا کے احکام کو مانیں گے، اور فرمانوں اور آئین پر عمل کریں گے۔

۱۰: ۳۰-۳۸ خصوصی طور پر یہودیوں نے یہ عہد باندھا کہ وُہ غیر قوم سے

شادی کرنے سے گریز کریں گے (آیت ۳۰)۔ وہ سبت کے دن اور سبتی سال کی پابندی کریں گے (آیت ۳۱) اور ہیکل کی خدمت کے لئے سالانہ ہدیہ دیا کریں گے (آیات ۳۲، ۳۳)، مذبح کے لئے لکڑی مُہیا کریں گے (آیت ۳۷) اور اپنے پہلوٹھوں کے لئے زرِ فدیہ ادا کریں گے اور کاہنوں اور لاویوں کی خدمت کے لئے اپنی فصل کے پہلے پھل لایا کریں گے یعنی وہ دہ یکی کو بحال کریں گے (آیات ۳۵ - ۳۹)۔

اِس عہد میں رُوحانی زندگی کو مرکزی حیثیت حاصل تھی۔ آیات ۳۰ اور ۳۱ کے سوا اِس عہد کا مضمون ہیکل کی خِدمت کو جاری رکھنا اور اِس میں خِدمت کرنے والوں کی مالی مُعاونت ہے۔

۱۰: ۳۹ یہ الفاظ "ہم اپنے خدا کے گھر کو نہیں چھوڑیں گے" اسیری کے بعد یہُودیوں کے عہد کو ظاہر کرتے ہیں۔ اُن کی اِس خالِص نیت سے کہ اُن کے ایمان کا اظہار ظاہری باتوں سے ہو بعد میں فریسیوں کا بگڑا ہُوا نظام پیدا ہُوا جس کی بِنا پر ہمارے خداوند کی شدید مخالفت ہُوئی کیونکہ اُس نے شریعت کے اہم نکات یعنی فرماں برداری، اور رحم وغیرہ پر زیادہ زور دیا۔ لیکن شرُوع میں اِس عہد کے خلوص سے یقیناً یہوواہ خوش ہُوا تھا۔

ز۔ یروشلیم کے نواحی علاقوں کو نئے سرے سے آباد کرنا باب ۱۱

۱۱: ۱، ۲ باب ۱۱ کا باب ۷ کی آخری آیت سے گہرا تعلق ہے۔ نحمیاہ یروشلیم میں آبادی کی کمی کے سبب سے فِکرمند تھا۔ وہاں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو سکُونت پذیر ہونے کی ضرُورت تھی تاکہ وہ حملے کی صُورت میں شہر کا دفاع کر سکیں۔ لیکن اکثر یہُودی ڈر کے مارے دیہاتوں میں رہے۔ قُرعہ ڈالا گیا کہ چھوٹے قصبوں کے رہنے والے دس لوگوں میں سے ایک یروشلیم میں آکر رہائش پذیر ہو۔ بعض لوگوں نے رضاکارانہ طور پر شہر میں سکونت اختیار کی۔

۱۱: ۳-۳۶ یروشلیم میں رہتے والے جن خاندانوں کے نام پہلے فہرست میں درج ہو چکے ہیں (باب ۷)، اُن کے نام یہاں پھر لکھے گئے ہیں (آیات ۳-۲۴)۔ یہُوداہ کے چار سو ساٹھ ۴۶۰ مرد تھے۔ اُن میں سے ہر ایک گھرانے کا سربراہ تھا (آیات ۴-۶)۔ بنیمینی نو سو اٹھائیس ۹۲۸ مضبُوط خاندان تھے (آیات ۷، ۸)۔ یہُوداہ اور یُوایل اُن کے ناظِم تھے

(آیت ۹) - آیات ۱۰-۱۴ میں کاہنوں کے تین ۳ گروہوں کی فہرست دی گئی ہے، زبدی ایل اُن کا لیڈر تھا - شہرِ مقدّس میں چار سَو ساٹھ ۴۶۸ لاوی تھے، اُن میں سے ایک سَو بہتّر ۱۷۲ دربان تھے (آیات ۱۵-۱۹) - ضِیحا اور جِسفا کی سرکردگی میں ہیکل کے خادم، ہیکل کے نزدیک یروشلیم کی ایک جگہ عوفل میں رہتے تھے (آیت ۲۱) - عُزّی نامی شخص لاویوں کا ناظم تھا اور فتحیاہ شہر میں نحمیاہ کے ماتحت بادشاہ کا ایجنٹ تھا (آیات ۲۲-۲۴) - باقی یہُودی نواحی دیہاتوں میں رہتے تھے - یہُوداہ آیات ۲۵-۳۰ میں مذکُور دیہاتوں اور بنیمین ۳۱-۳۵ آیات میں مذکور دیہاتوں میں رہتا تھا - لاویوں کے بعض فریق جو پہلے یہُوداہ میں رہتے تھے، اب بنیمین کے علاقے میں بس گئے (آیت ۳۶) -

ح - یروشلیم کے کاہنوں اور لاویوں کی مردُم شماری ۱۲: ۱-۲۶

وُہ کاہن جو زرُبّابل کے ساتھ واپس آئے اُن کے نام ۱-۷ آیات میں درج ہیں - جو لاوی واپس آئے اُن کی فہرست ۸ اور ۹ آیات میں درج ہے - آیات ۱۰ اور ۱۱ میں یشوع (زرّبابل کے ایام میں - آیت ۱) سے یدوع تک کے سردار کاہنوں کا ذِکر ہے - آیات ۱۲-۲۱ میں اُن کاہنوں کے نام لکھے ہُوئے ہیں جِنہوں نے یہُویقیم کے ایام میں خدمت کی، جِس کا بیٹا الیاسب نحمیاہ کے ایام میں سردار کاہن تھا (۳: ۱) - اِن میں سے اکثر اَب تک زِندہ تھے - الیاسب سے یدوع تک آنے والے سردار کاہنوں کے تحت لاویوں کے نام درج کئے گئے - جِن لوگوں کے نام ۲۴-۲۶ آیات میں درج ہیں، اُنھوں نے نحمیاہ کے حاکم بننے سے قبل اور اُس کے حاکم بننے کے دَوران خِدمت کی -

ط - یروشلیم کی دیوار کی مخصُوصیّت ۱۲: ۲۷-۴۷

۱۲: ۲۷-۳۰ دیوار کی مخصُوصیت کے لئے نواحی عِلاقوں کے لاویوں (خصُوصاً گانے والوں کو) یروشلیم میں لایا گیا - کاہنوں اور لاویوں نے اپنے آپ کو لوگوں، شہر پناہ اور پھاٹکوں سمیت پاک کیا -

۱۲: ۳۱-۴۲ پھر نحمیاہ نے یہُوداہ کے اُمرا کو دیوار پر بُلایا اور اُنہیں حملہ کرنے کے لئے دو ۲ غولوں میں تقسیم کیا - وُہ دیوار کے گرد مختلِف اطراف میں روانہ ہُوئے، گیت

گانے والے آگے تھے اور لوگ اُن کے پیچھے جا رہے تھے یہاں تک کہ وُہ پھر ہیکل میں جمع ہو گئے۔

۱۲: ۴۳-۴۶ بڑی خوشی مناتے ہُوئے بہُت زیادہ قربانیاں گُزرانی گئیں۔ اِس کے ساتھ ساتھ شریعت کے مُطابق کُچھ لوگوں کو لاویوں، کاہنوں کی مدد کے لئے دَہ یکیوں، پہلے پھلوں، اور ہدیوں کو اکٹھا کرنے کی نگرانی کے لئے مُقرر کیا گیا۔ لوگوں نے بڑی خوشی سے ہدیے دِئے کیونکہ وُہ خوش تھے کہ خُدا کی عبادات کا ازسرِ نو اجرا ہُؤا۔ کاہنوں اور لاویوں نے طہارت اور پرستش کے اپنے فرائض کو ادا کیا۔ گانے والوں اور دربانوں نے اپنی اپنی ذِمّہ داریوں کو نبھایا۔ جہاں تک گانے والوں کی ذمہ داریوں کا تعلق ہے، اِس کا آغاز داؔؤد اور آسؔف کے زمانے سے ہُؤا۔

۱۲: ۴۷ نحمیاؔہ اور زرؔبابل کے ایاؔم میں لوگوں نے وُہ سب کُچھ مُہیّا کیا جِس کی گانے والوں، دربانوں، لاویوں اور کاہنوں کو ضرُورت تھی۔

۲- نحمیاؔہ کا دُوسری بار یرؔوشلیم میں آنا اور یرؔوشلیم کی اِصلاح باب ۱۳

ا- طُوبیاؔہ کو ہیکل سے باہر نِکالنا ۱۳: ۱-۹

۱۳: ۱-۳ یرؔوشلیم میں بارؔہ سال تک خدمت کرنے کے بعد نحمیاؔہ ۴۳۳ ق-م میں باؔبل کو غیر معیّنہ مُدّت کے لئے واپس چلا گیا۔ یرؔوشلیم جانے کے لئے اُس نے پھر اجازت حاصل کی۔ اِس بار آنے کا اس کا یہ مقصد تھا کہ بُرائیوں کی درستی کرے (آیت ۱)۔ ممکن ہے کہ "اُس دِن" کا گزشتہ باب سے تعلق ہو یا اُس کا نحمیاہ کی غیر حاضری میں کِسی اَور دِن سے تعلق ہو (آیت ۶)۔ بہرکیف خُدا کے کلام کی تلاوت کی گئی اور کلام کا وُہ حصّہ بھی پڑھا گیا جس کے مُطابق موآبیوں اور عمونیوں کو جماعت میں شامل ہونے کی اجازت نہیں ہے۔ اِن کنعانیوں نے نہ صِرف خُدا کے لوگوں کو روٹی اور پانی دینے سے اِنکار کیا تھا بلکہ بلعاؔم کو اُجرت پر بُلایا تھا کہ وُہ اُن پر لعنت کرے۔ لیکن خُدا نے لعنت کو برکت میں تبدیل کر دیا۔ وُہ کس قدر عظیم خُدا ہے! لوگوں نے حُکم کی تعمیل کرتے ہُوئے اسرائیل سے مِلی جُلی بھیڑ کو علیحدہ کر دیا۔

۱۳: ۴، ۵ غیر قوموں کو جماعت سے خارِج کرنے سے اُنھوں نے اُس کام کو مکمّل کِیا جِس کا اُنھوں نے ۹: ۲ میں آغاز کِیا تھا۔ الیاسؔب کاہن نے شریر طوبیاؔہ کے لئے خُدا

کے گھر میں ایک کوٹھڑی مخصوص کر رکھی تھی جو خُدا کے گھر میں پہلے سٹور کے طور پر استعمال ہوتی تھی جسے لاویوں اور کاہنوں کے لئے دَہ یکیوں سے بھرا ہونا چاہیئے تھا۔

۱۳: ۶-۹ جب نحمیاہ واپس آیا تو وُہ فوراً حالات کو بہتر بنانے لگا۔ اُس کی عدم موجودگی میں دیگر مسائل بھی پیدا ہو گئے۔ نحمیاہ نے برہم ہو کر فوراً اِن برائیوں کو ختم کرنے کی مہم شروع کی۔

ب۔ لاویوں کے لئے دَہ یکی کی بحالی ۱۳: ۱۰-۱۴

نحمیاہ نے اُن عہدیداروں کو بُرا بھلا کہا جنہوں نے لاویوں کو نظر انداز کرنے سے غیر ذِمّہ داری کا ثبوت دیا۔ وُہ لاوی جو اپنی گزر اوقات کے لئے کھیتوں میں کام کرنے کے لئے مجبور ہو گئے تھے، اُنہیں پھر سے اکٹھا کیا گیا اور دیانت دار لوگوں کو مقرر کیا گیا کہ وُہ اُن میں دہ یکیوں کو تقسیم کریں۔ اِس نیک کام کے لئے نحمیاہ نے اپنے خُدا سے التجا کی کہ وُہ اُسے یاد رکھے (آیت ۱۴)۔

ج۔ سبت کے دِن غیر شرعی سرگرمیوں کو ختم کرنا ۱۳: ۱۵-۲۲

نحمیاہ نے اُمرا کو ملامت کی جنہوں نے لوگوں کو سبت کے دِن کام کرنے کی اجازت دے رکھی تھی۔ اگر ضرورت پڑے تو زبردستی سبت کا احترام کرایا جائے۔ لوگوں کو پھاٹکوں پر نِگرانی کے لئے مُقرّر کیا گیا، اور لالچی تاجر جو شہر کے باہر ٹِک جاتے تھے، اُنہیں تشدّد کے خوف سے بھگا دیا گیا۔ غیر شرعی سرگرمیاں فوری طور پر ختم ہو گئیں۔ اِس کے لئے بھی نحمیاہ نے التجا کی کہ خُداوند اُسے یاد رکھے (آیت ۳۱)۔

د۔ مخلوط شادیوں کو ختم کرنا ۱۳: ۲۳-۳۱

کئی سال قبل غیر قوم بیویوں کو عزرا کے حکم پر چھوڑ دیا گیا تھا (عزرا ۱۰)۔ اُس وقت سے لوگوں نے یہ عہد کر لیا تھا کہ وُہ اپنے آپ کو غیر قوموں سے الگ رکھیں گے (باب ۱۰)۔ کسی حد تک وُہ اپنے اِس عہد پر کاربند بھی رہے تھے۔ لیکن وقت کے ساتھ ساتھ ایک بار پھر اہلِ یہود اشدودی، عمونی اور موآبی عورتوں سے شادی کرنے لگے، حتّٰی کہ کاہنوں نے بھی یہ

حرکت کی۔ اِسی بدی میں ملوّث بعض لوگوں کو تو جسمانی طور پر سزا دی گئی اور دیگروں کو جماعت سے خارج کر دیا گیا۔ سردار کاہن کے ایک پوتے کو بھگا دیا گیا۔ غیر قوموں کو نکال دیا گیا۔ اور خُدا سے اِلتجا کی گئی کہ جن لوگوں نے اپنے عُہدے کو ناپاک کیا ہے، اُنہیں سزا دے۔ ایک بار پھر نحمیاؔہ نے خُدا سے دُعا کی کہ اُسے یاد رکھے۔

کلیسیا میں، مختلِف نسلی گروہوں کے مابین شادی کرنے پر کوئی پابندی نہیں ہے، کیونکہ مسیحیت ایک ایسا مذہب ہے جِس میں تمام قوموں اور قبیلوں کو قبول کیا جاتا ہے۔ تاہم عہدِ عتیق میں اِس پابندی کی سب سے بڑی وجہ غیر اقوام کے جھُوٹے اور بُرے مذاہب تھے۔

کیمبلؔ مسیحیت میں مخلوط شادیوں کے بارے میں اپنے تاثرات یوں بیان کرتا ہے:

> عہدِ جدید میں ایمان داروں اور بے ایمانوں کے مابین شادی کے خلاف مُسلسل شہادت دی گئی ہے۔ پولُسؔ نے ایمان داروں کو ہدایت کی کہ وُہ صِرف اُن سے شادی کریں جو مسیح میں ہوں۔ گزشتہ زمانوں کی طرح آج بھی بعض ایک ایمان دار یہ دلیل دیتے ہیں کہ وُہ اپنے بے ایمان شریکِ حیات کو خُداوند کے پاس لے آئیں گے۔ لیکن شاذونادر ہی ایسا ہوتا ہے بلکہ اِس کے برعکس بچے اکثر غیر نجات یافتہ باپ یا ماں کی راہوں پر چلتے ہیں۔

نحمیاؔہ ہمیشہ عمل کا قائل تھا۔ یہاں واضح ہے کہ خُداوند کی باتوں کی غیرت اُسے کھا گئی (زبور ۶۹:۹)۔ چونکہ وُہ کسی کی رعایت نہیں کرتا تھا اِس لئے جو خُداوند کی شریعت کی خلاف ورزی کرتے تھے اُن سب کی اُس نے تنبیہ کی، خبردار کیا، سرزنش کی، مارا، بالوں کو نوچا اور عموماً بے دینوں کے لئے مُشکلات پیدا کر دیں۔ وُہ ایک دلیر شخص تھا۔ وُہ بدی کے خلاف جنگ میں اگلی صفوں میں ایک مضبُوط جرنیل تھا۔ وُہ ایک انتھک کارکن اور خُدا کا ایک عظیم معمار تھا۔

اِس باب کے ساتھ عہدِ عتیق کی تاریخ اختتام پذیر ہوتی ہے۔ جو کتابیں بائبل کی ترتیب میں نحمیاہ کی کتاب کے بعد آتی ہیں اُن کا دَور نحمیاہ کے دَور سے پہلے کا ہے (سوائے ملاکی کی کتاب کے جو نحمیاؔہ کی ہم عصر تھی)۔

چارلس سِونڈؔل نحمیاؔہ پر اپنی تفسیر کو اِن الفاظ کے ساتھ ختم کرتا ہے: "مجُھے ایک اَور اینٹ دیجئے" اور یہ ہم سب کے لئے ایک چیلنج ہے۔

میرا خیال ہے کہ یہ اَمر نہایت معنی خیز ہے کہ نحمیاؔہ کی کتاب کے

آخری باب میں اُس کی یہ تصویر پیش کی گئی ہے کہ وُہ گھٹنوں کے بل خدا سے فضل مانگ رہا ہے۔ سچائی کے لئے اُس نے سخت جِدّوجہد کی، لیکن خُداوند کے سامنے اُس کا دِل نرم تھا۔ قیادت کا کس قدر شان دار نمونہ ہے۔ اِس شخص میں دیانت داری، یقینِ محکم اور خلُوص تھا۔

"کیا آپ مجھے ایک اَور اِینٹ دیں گے؟"

آستر

"آستر کی کتاب یہودیوں کی تاریخ کے اُس حِصّے کا بیان کرتی ہے جو بائبل میں اَور کہیں نہیں مِلتا۔ مثلاً ہم اِسی کتاب میں عیدِ پوریم کے آغاز کے بارے میں پڑھتے ہیں۔ یہودی آج کے دِن تک اِس عید کو مناتے ہیں۔"

کارل ارمڈرنگ

۱۔ فہرستِ مُسلّمہ میں مُنفرِد مقام

حال ہی میں کِسی شخص نے ایک رُوسی یہودی سے پوچھا کہ اگر سوویت یونین یہودیوں کی سخت ایذا رسانی کرے تو اِس کا کیا انجام ہوگا۔ جواب مِلا، "اوہ! غالباً ایک اَور عید" وضاحت کے لئے یہودی شخص نے کہا، "فرعون نے یہودیوں کو ختم کرنا چاہا تو اِس کا نتیجہ عیدِ فسح نِکلا اور ہامان نے یہودیوں کو صفحۂ ہستی سے مٹانا چاہا تو عیدِ پوریم نے جنم لیا۔ انطاکس اپفنیس نے ہمارے ساتھ یہی سلوک کرنا چاہا تو اِس کا انجام ہانوکر کی عید نکلا۔"

آستر کی کِتاب میں عیدِ پُوریم کے آغاز کی وضاحت کی گئی ہے، اِس تعطیل پر آج بھی رنگا رنگ پروگرام مرتّب کئے جاتے ہیں، اور جب عوامی سطح پر اِس کتاب کا مُطالعہ کیا جاتا ہے تو جب بھی ہامان کا ذِکر آتا ہے تو بہت زیادہ نعرہ بازی ہوتی ہے۔

آستر کی کتاب کئی لحاظ سے منفرد حیثیت کی حامِل ہے۔ یہ اُن یہودیوں کی داستان پیش کرتی ہے جو شریعت کے پابند نہیں ہیں، جنہوں نے زرُبّابل کے تحت یروشلیم میں واپس آکر مشکلات کو برداشت کرنے کے بجائے، فارس میں خوشحالی کو ترجیح دی (عزرا ۲)۔ سوائے روزہ کے، مذہب کے سِلسلے میں دِیگر حوالہ جات مفقُود ہیں۔

اِس کتاب کا ایک اَور نمُایاں پہلُو یہ ہے کہ اِس میں خُدا کا نام نہیں پایا جاتا۔ اِسی کی بِنا پر بعض لوگوں نے اِعتراض کیا ہے کہ اِسے کتابِ مُقدّس میں شامِل نہیں کیا جانا چاہئے تھا۔

گو خُدا کا نام واضح طور پر نہیں ملتا، لیکن اُس کے لوگوں کی مخلصی کے لئے اُس کی

قدرت اور حضوری کا احساس ہوتا ہے ۔ گو یہوواہ نام ان لوگوں کے ساتھ واضح طور پر منسلک نہیں جنہوں نے اپنے مُلک اور شہر کو واپس آنے کے بجائے بابل میں رہنے کو ترجیح دی ، لیکن ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ وُہ اُن کی حفاظت نہیں کرتا تھا ۔ وُہ اب بھی اُس کے لوگ تھے ۔ اور جو آج انہیں صفحۂ ہستی سے مٹا دینا چاہتے ہیں اُن سے بھی وُہ اُن کی حفاظت کرتا ہے ۔ خُدا ہی ساری تاریخ کا بانی ہے ، حالانکہ ہر ایک صفحہ کے نیچے اُس کے دستخط موجود نہیں ہیں ۔

آستر کی کتاب میں سے عہدِ جدید میں اقتباسات پیش نہیں کئے گئے اور بحیرۂ مُردار کے طوماروں میں بھی اِس کا کوئی حصّہ نہیں ملا ۔ اِس وجہ سے اور دیگر کئی وجوہات کی بنا پر بعض لوگوں نے (حتیٰ کہ چند ایک یہودیوں نے) آستر کی کتاب کے فہرستِ مسلّمہ میں شامل ہونے پر اعتراض کیا ہے ۔ تاہم اِس کتاب میں نہایت قیمتی تعلیم ہے ۔ گو لوگ نافرمان ہوں تو بھی خُدا اُن سے وفاداری سے پیش آتا ہے ۔

۲ ۔ مُصنّف

بلا شُبہ اِس کتاب کا مُصنّف کوئی یہودی ہے جو فارس کی رسُومات سے واقف تھا اور محل سے خوب مانوس تھا ۔ (آثارِ قدیمہ نے اِن میں سے بعض ایک باتوں کی تصدیق کی ہے) وُہ ایک عینی شاہد کی طرح لکھتا ہے اور وُہ اسیری کے بعد کے دَور کے عبرانی انداز کو استعمال کرتا ہے ۔ بعض ایک کا خیال ہے کہ عزرا یا نحمیاہ اِس کتاب کا مُصنّف ہے ۔ یہودی روایت کے مُطابق مردکی اِس کا مُصنّف تھا ۔ لیکن ہم وثوق سے نہیں کہہ سکتے کہ کون تھا ۔ شاید کوئی ایسا شخص تھا جو تاریخی لحاظ سے اہم کردار نہ تھا ۔ خواہ کوئی بھی تھا ایک تفسیر میں یُوں لکھا ہے "اِسے کسی ایسے شخص نے نہیں لکھا جس کا خُدا پر ایمان نہیں تھا ۔ اور خُدا پر ایمان رکھنے والا کوئی شخص جب اِسے پڑھتا ہے تو اِس سے تقویت حاصل کرتا ہے ۔"

۳ ۔ تارِیخ

آستر ۱۰ : ۲ ۔ اسے ظاہر ہوتا ہے کہ اخسویرس بادشاہ مر چکا تھا ، چونکہ وُہ ۴۶۵ ق م میں مرا اِس لئے یہ کتاب اُس سال کے بعد لکھی گئی ۔ فارسیوں کی ثقافتی تفصیلات ، درباری دستاویزات تک رسائی اور چشم دید گواہی اِس امر کی تصدیق کرتی ہے کہ یہ اخسویرس کی

موت کے فوراً بعد، ارتخششتا اوّل کے دَور (۴۶۴ - ۴۲۴ ق۔م) میں لکھی گئی۔ غیر ایمان دار نقّادوں کا عموماً یہ نظریہ ہے کہ یہ کتاب بہت بعد میں (تیسری یا دوسری صدی ق۔م میں) لکھی گئی۔

۴۔ پس منظر اور مضمون

اِسں کتاب کے واقعات عزرا کی کتاب کے چھٹے اور ساتویں باب کے دوران شاہِ فارس اخسویرس کے دَورِ حکومت میں رُونما ہُوئے۔ اِس کتاب کا اُن یہُودیوں سے تعلق ہے جنہوں نے زربابل (عزرا ۲) کی قیادت میں چھوٹے سے بقیہ کے ساتھ یروشلیم واپس جانے کے بجائے بابل میں سکُونت کرنے کو ترجیح دی۔ اِس کتاب کا نام اِس کے مرکزی کردار آستر سے لیا گیا ہے جو یتیم ہونے کے باوجود ملکہ بن گئی۔ اُس کے فارسی نام آستر کا مطلب ہے "ستارہ"۔ عین ممکن ہے کہ یہ دیوی عستارات سے اخذ کیا گیا ہو۔ اِس کے عبرانی نام ہدساہ کے معنی ہیں "خوشی"۔

اخسویرس سوسن شہر میں دربار لگاتا تھا۔ یہ فارس کے تین اہم شہروں میں سے ایک تھا۔ دُوسرے دُو شہر اخمتا اور بابل تھے۔ دانی ایل نبی نے وہاں وقت گزارا (دانی ایل ۸ باب) اور نحمیاہ نے وہاں آستر کے ایام کے بعد خدمت کی (نحمیاہ ۱)۔ وہاں ہماری اِس کہانی نے جنم لیا۔ اِس کا آغاز ۴۸۳ ق م میں ہوا۔ اخسویرس نے ۴۸۶ ق۔م میں اِقتدار سنبھالا، پہلا باب اُس کے دَورِ حکومت کے تیسرے سال میں شروع ہوتا ہے۔

خاکہ

۱- وشتی کو نکالنے کا فرمان باب ۱

۲- آستر کی سرفرازی باب ۲

۳- یہودیوں کی ہلاکت کا منصوبہ ابواب ۳، ۴
ا- ہامان کی بادشاہ سے گفتگو باب ۳
ب- مردکی کی ملکہ سے گفتگو باب ۴

۴- یہودیوں کی ہلاکت کے منصوبے میں رکاوٹ ابواب ۵-۹

ا- آستر کی درخواست اور ہامان کا غصہ باب ۵
ب- ہامان کی تذلیل اور مردکی کی عزت افزائی باب ۶
ج- آستر کا الزام اور ہامان کا پھانسی پر چڑھایا جانا باب ۷
د- مردکی کی ترقی اور یہودیوں کی مخلصی باب ۸
ہ- دشمن کی ہلاکت اور عیدِ پوریم کا آغاز باب ۹

۵- مردکی کی سرفرازی باب ۱۰

تفسیر

۱- وشتی کو نکالنے کا فرمان باب ۱

۱:۱-۴ گو سب علما اس بات پر متفق نہیں ہیں کہ اخسویرس کون تھا، لیکن دورِ حاضر کے اکثر مفسرین تسلیم کرتے ہیں کہ اخسویرس دارا اعظم کا بیٹا تھا۔ اخسویرس نے ۴۸۶ - ۴۶۵ ق۔م تک حکومت کی۔

یہ ضروری نہیں کہ پہلی ضیافت مسلسل ایک سو اسّی ۱۸۰ دن تک جاری رہی۔ بلکہ یہ وہ وقت تھا جو سلطنت کی دولت اور اپنی عظمت کی شان دکھانے کے لئے ضروری تھا۔ غالباً مختلف اُمرا اِن ایّام کے مختلف اوقات میں آئے کیونکہ سلطنت بہت وسیع تھی۔

۱:۵-۸ دوسری ضیافت سات دن تک جاری رہی اور سوسن کے سب لوگوں کے لئے دعوتِ عام تھی۔ بہت خوبصورتی سے سجائے ہوئے باغ میں، سونے کے پیالوں میں شاہی مے پیش کی گئی (آیت ۶ یقیناً بائبل کی بہت ہی بوقلمون آیت ہے)۔ مہمانوں کو اجازت تھی کہ حسبِ منشا مے پئیں۔

۱:۹-۱۲ نشے میں مخمور اخسویرس نے اپنے خواجہ سراؤں کو حکم دیا کہ وہ وشتی ملکہ کو لائیں، جو ایک علیحدہ ضیافت میں خواتین کی مہمان نوازی کر رہی تھی۔ وہ چاہتا تھا کہ اِس عوامی ضیافت میں اُس کے حُسن و جمال کو دکھائے۔ چونکہ اہلِ فارس کا یہ دستور تھا کہ عورت عوام میں اپنے چہرے کو ڈھانپے رکھے، اِس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بادشاہ اپنے نشے کی ترنگ میں اُس کی تذلیل کروانا چاہتا تھا۔ وشتی نے عوام میں اپنے آپ کو بے پردہ کرنے سے انکار کر دیا، اِس لئے بادشاہ بہت جھلّایا۔

۱:۱۳-۲۰ جب بادشاہ نے اپنے دانشوروں سے مشورہ کیا تو انہوں نے اُسے بتایا کہ وشتی کا رویّہ ساری مملکت میں عورتوں کے لئے بُرا نمونہ ہو گا۔ مموکان نے یہ صلاح دی کہ شاہی فرمان کے ذریعے وشتی کو معزول کر دیا جائے اور اِس فرمان کی ساری مملکت

میں تشہیر کی جائے۔ یہ جانتے ہوئے کہ مادیوں اور فارسیوں کا قانون لاتبدیل ہوتا ہے۔ اِن دانش وروں نے اِس سخت اقدام کو پکّا بنایا تاکہ وشتی ملکہ اقتدار میں واپس آ کر اُنہیں سزا نہ دِلوائے۔

۱: ۲۱، ۲۲ بادشاہ نے بِلا سوچے سمجھے اُن کے مشورے پر دستخط کر کے اِسے قانون کی شکل دے دی اور حکم دیا کہ ہر ایک صُوبے میں لوگوں کی اپنی زبان میں اِسے شائع کیا جائے۔ ڈاکٹر جے۔ ورنان مگی کا خیال ہے کہ غالباً مموکان اپنے گھر میں بہت دبا ہُوا خاوند تھا۔ وُہ اِس فرمان سے اپنی بیوی سے بھی بدلہ لینا چاہتا تھا۔

۲۔ آستر کی سرفرازی

باب ۲

۲: ۱-۴ ایسا لگتا ہے کہ جب بادشاہ کا غضب ٹھنڈا ہو گیا تو وُہ پچھتانے لگا کہ اُس نے وشتی کے ساتھ کیا کیا۔ اِس صُورتِ حال پر قابُو پانے کے لئے اُس کے مشیروں نے فوری طور پر مشورہ دیا کہ خوبصُورت جوان کنواریاں ڈھُونڈی جائیں اور اُس کی جگہ ایک جوان کنواری کو ملکہ بنایا جائے۔

۲: ۵-۷ جب جوان کنواریاں سوسن میں لائی گئیں تو آستر بھی اُن میں شامِل تھی۔ اُس کے والِدین کی موت کے بعد اُس کے تایا کے بیٹے مردکی نے اُسے پالا تھا۔ مردکی ایک بنیمینی تھا جِس کا پردادا قیس، یکونیاہ کے ساتھ اسیری میں لے جایا گیا تھا (۲-سلاطین ۲۴: ۱۴-۱۶)۔

۲: ۸-۱۱ حرموں کے مُحافِظ ہیجا کی آستر پر خصُوصی نظرِ عنایت تھی اور اُس کی طہارت کے لئے اُس کی سہیلیوں کو وافر سامان دیا۔ اِس سامان کے علاوہ اُس نے عورتوں کے محل میں اُسے سب سے اعلیٰ جگہ دی۔ مردکی کے حُکم کے مطابق آستر نے ابھی تک اپنی قومیت کا اِظہار نہیں کیا تھا۔ گو مردکی براہِ راست اُس کے ساتھ رابطہ نہیں رکھ سکتا تھا، تاہم اُسے کِسی نہ کسی طریقے سے ہر روز اُس کی ترقی کی خبر مِلتی رہتی تھی۔

۲: ۱۲-۱۴ بادشاہ کے حجلۂ عروسی تک لانے کی خاطر جوان خواتین کی تیاری کے لئے بارہ ۱۲ ماہ درکار تھے۔ رسمی طہارت کے طرِیق کار کے ساتھ ساتھ انہیں مُر اور عطر کا استعمال درکار تھا۔ جب ہر ایک کی باری آتی تو وُہ اپنی زیبائش و آرائش کے لئے ہیرے جواہرات کی فرمائش کر سکتی تھی۔ تب وُہ بادشاہ کے ساتھ ایک رات بسر کرتی، عام طور پر وُہ

اِس کے بعد دوبارہ اُس کے پاس نہ آتی ۔ یہ صرف ایسی صُورت میں ہوتا کہ بادشاہ اُس سے اِتنا خوش ہوتا کہ اُسے نام لے کر دوبارہ بُلاتا ۔

۲:۱۵-۱۸ ظاہری زیبائش کے لئے فرمائش کرنے کے بجائے آستر نے ہیجا کی نصیحت پر عمل کیا ۔ شاید اُس نے یہ مشورہ دیا کہ وُہ اپنے فطری حُسن پر انحصار کرے ۔ بادشاہ نے دُوسری عورتوں کی نسبت آستر کو زیادہ پیار کیا ۔ چنانچہ اُسے اپنی ملکہ ہونے کے لئے منتخب کیا اور اُس کے اعزاز میں ایک بہت بڑی ضیافت کا اہتمام کیا ۔ بادشاہ نے صُوبوں میں جِس تعطیل کا اعلان کیا، شاید اِس میں جرائم یا ٹیکسوں کی مُعافی شامل ہوئی ہو یا یہ محض ایک عام تعطیل ہو ۔ اور اُس نے اپنی دولت میں سے انعام واکرام بھی بانٹے ۔

۲:۱۹-۲۳ کنواریوں کا ایک دُوسرا اجتماع ہُوا، شاید یہ بادشاہ کے حرم میں اضافے کے لئے ہُوا ہو ۔ آستر نے ابھی تک اپنی قومیت کو خفیہ رکھا ہُوا تھا اور مردکی ابھی تک بادشاہ کے پھاٹک پر خصُوصی لائحۂ عمل کے تحت بیٹھا تھا ۔ یہ وُہ موقع تھا جب اُسے اخسویرس بادشاہ کے قتل کی سازش کا علم ہُوا ۔ اُس نے آستر کو خبر دی اور اُس نے بادشاہ کو بتایا ۔ قتل کے مجرموں کی تحقیق و تفتیش کے بعد اُنہیں تختۂ دار پر لٹکا دیا گیا ۔

اِس واقعے کو حسبِ معمول بادشاہوں کی سرکاری تواریخ میں درج کر دیا گیا ۔ مردکی کو فوری طور پر اِس کا صلہ نہ دیا گیا ۔ اُسے اِنتظار کرنا پڑا، لیکن اُسے یقین تھا کہ اُسے صِلہ ضرور ملے گا ۔ خدا اچھی باتوں کے ریکارڈ کو محفوظ رکھتا ہے ۔ قدیم یونانی مورخ ہیرودوتس لکھتا ہے کہ فارس میں اُن ایام میں غداروں اور باغیوں کو پھانسی کی سزا دی جاتی تھی ۔

۳ - یہُودیوں کی ہلاکت کا منصُوبہ ابواب ۳، ۴

ا - ہامان کی بادشاہ سے گفتگو باب ۳

۳:۱ یہ الفاظ "اِن باتوں کے بعد" باب ۲ اور ۳ کے مابین ۵ سال کے وقفے کو ظاہر کرتے ہیں ۔ آستر کے ڈرامے میں پہلی آیت میں آخری اہم کردار ہمداتا کا بیٹا ہامان سٹیج پر آتا ہے ۔ ہمیں یہ نہیں بتایا گیا کہ اُسے کیوں ترقی دی گئی لیکن بالآخر تاریخ اِس امر کی وضاحت کرتی ہے کہ بادشاہ کے ہاتھ کے پیچھے شیطان کا ہاتھ تھا ۔ ہامان ایک اجاجی

تھا، یعنی عمالیقیوں کے بادشاہوں کی نسل سے تھا (اجاج ایک شاہی خطاب تھا) ۔ خداوند نے عمالیقیوں کے خلاف مسلسل جنگ کا حکم دیا تھا (خروج ۱۷: ۸-۱۶) ۔ آستر کی کتاب میں اِس جنگ کی ایک آخری لڑائی کا بیان ہے (دیکھیں ۱-سموئیل ۱۵: ۳۲؛ ۳۰: ۱-۱۰؛ ۱-تواریخ ۴: ۴۳) ۔

۳: ۲-۶ سرکاری فرمان کے تحت اب ہامان، سلطنت میں بادشاہ سے دوسرے درجے پر تھا، اور اُسے خراجِ تحسین پیش کیا جانا تھا۔ لیکن مردکی نے محض ایک انسان اور وُہ بھی ایک عمالیقی کے سامنے جُھکنے سے اِنکار کر دیا۔ اِنسان کے خوف کی نسبت خُدا کا خوف غالب آ گیا۔ مُوسیٰ کی شریعت میں اختیار والوں کی تعظیم سے کہیں منع نہیں کیا گیا، لیکن اِس سے ضرور منع کیا گیا کہ خُدا کے عِلاوہ کسی اَور کو سجدہ کیا جائے۔ مشرقی بادشاہ عموماً ایسے سجدے کا تقاضا کرتے تھے۔ مردکی کے ساتھیوں نے ہامان کی حمایت حاصل کرنے کے لئے اُس کے نہ جُھکنے کی نشان دہی کی۔ ہامان پرلے درجے کا انا پرست تھا۔ مردکی کے تعظیم نہ کرنے سے وہ آگ بگولا ہو گیا۔ صِرف اکیلے مردکی کو سزا دینے کے بجائے اُس نے یہ منصوبہ بنایا کہ سب یہُودیوں کو مَوت کے گھاٹ اُتار دیا جائے۔

۳: ۷-۱۱ ہامان کا پہلا قدم یہ تھا کہ اُس نے قُرعہ ڈالا کہ یہُودیوں کے قتلِ عام کی کون سی مُناسب تاریخ ہو گی۔ یہ محض اتفاق تھا کہ تاریخ ایک سال کے بعد کی نکلی۔ جیسا کہ کِسی نے کیا خُوب کہا ہے کہ "تو تُم کو الٰہی رتھ کے پہیوں کے ساتھ باندھ دیا گیا تھا۔ خُدا نے ہامان کے منصُوبے کو روکنے کے لئے کافی وقت دے دیا۔" "قُرعہ گود میں ڈالا جاتا ہے پر اُس کا سارا انتظام خُداوند کی طرف سے ہے" (امثال ۱۶: ۳۳) ۔ اِس کے بعد ہامان نے یہُودیوں کے خِلاف بادشاہ کو ایک اشتعال انگیز رپورٹ دی، اور اُسے بتایا کہ وُہ سلطنت کے لئے خطرناک ہیں۔ اُس نے اِصرار کیا کہ ایک فرمان جاری کیا جائے کہ اُنہیں قتل کیا جائے۔ مادیوں اور فارسیوں کے مُطابق ایک قانون یا فرمان جب جاری کر دیا جائے اُسے نہ تو تبدیل کیا جا سکتا اور نہ منسوخ ہی کیا جا سکتا تھا۔ ہامان نے ایک اَور لالچ دیا کہ وُہ چاندی کے دس ہزار توڑے خزانے میں جمع کروائے گا کیونکہ یونان میں بادشاہ کے خزانے کو بُری طرح دھچکا لگا تھا۔ اخسویرس نے اپنی انگوٹھی سے مُہر ثبت کر دی جس کے تحت ہزاروں معصُوم مَردوں، عورتوں اور بچّوں کو ہامان کے غرُور کے مذبح پر قربان کیا جانا تھا۔ آیت ۱۱ کا یہ بھی مطلب

ہوسکتا ہے کہ مقتولوں سے حاصل ہونے والی رقم ہامان کی ملکیت ہوگی ۔

۳: ۱۲-۱۵ سزائے مَوت کی اِن نقول کو بڑی تیزی سے مُلک کے طُول وعرض میں بھیج دیا گیا اور اِس ظُلم کے لئے بارہویں مہینے کی تیرھویں تاریخ مقرر کر دی گئی ۔ محل میں بادشاہ اخسویرس اور ہامان بڑے سکون سے مَے نوشی کر رہے تھے، لیکن شہر میں بڑی پریشانی تھی ۔ اِروِنگ جینسن اِس کی یُوں تشریح کرتا ہے :

> تیسرے باب کی آخری آیت کا یہ جُملہ نہایت معنی خیز ہے ۔ "پر سوسن شہر پریشان تھا"۔ نہ صرف یہودی بلکہ غیر یہودی بھی تشدد اور ظُلم کی اِس مثال پر بہت پریشان تھے ۔ بعض اوقات عوام غلط ہوتے ہیں لیکن ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا ۔ یہاں ایسی صُورتِ حال ہے کہ ایک بادشاہ اور اُس کا وزیرِاعلیٰ اپنے وسیع اِختیارات کے ساتھ غلطی کی مرتکب ایک قلیل سی اقلیت ہیں ... بادشاہ کا فرمان جاری ہوگیا اور اُس کی منادی کر دی گئی لیکن حتمی فیصلہ بادشاہوں کے بادشاہ کا ہوتا ہے ۔

ب ۔ مردکی کی ملکہ سے گُفتگو باب ۴

۴: ۱-۳ جب ساری سلطنت میں یہ خبر پُہنچائی گئی تو یہودی دَم بخود رہ گئے ۔ جہاں بدی کا راج ہو وہاں افسُردگی ہوتی ہے ۔ مردکی نے ماتم کا لباس پہنا اور شہر میں ماتم کرتا پھرا حتیٰ کہ وُہ بادشاہ کے پھاٹک کے پاس آگیا ۔ اِس سے آگے وُہ نہیں جا سکتا تھا کیونکہ کِسی شخص کو بھی ٹاٹ اوڑھے ہُوئے بادشاہ کی حضُوری میں جانے کی اجازت نہیں تھی ۔ وُہ جانتا تھا کہ مَیں ہی ہامان کی نفرت کا سب سے بڑا سبب ہُوں ۔ قوم کے اِس بُرے انجام کا سبب مَیں ہی ہُوں ۔

۴: ۴-۹ چُونکہ دستُور کے مُطابق آستر محل میں اپنے کمرے سے باہر پھاٹک پر نہیں آسکتی تھی، اِس لئے اُس نے ایک نوکر کو بھیجا کہ مردکی کو کپڑے پہنائے تاکہ کہیں بادشاہ اُسے ٹاٹ اوڑھے ہُوئے دیکھ کر مروا نہ ڈالے ۔ لیکن مردکی نے اپنے غم کو چھپانے سے اِنکار کر دیا ۔ جب آستر کے ذاتی ملازم ہتاک نے اُس کے ماتم کی وجہ پوچھی تو اُس نے ساری داستان کہہ سُنائی ۔ ملکہ کو فرمان کی تحریر کی ایک نقل بھی بھیجی گئی اور اُسے یہ کہلا بھیجا گیا کہ وُہ اپنی قوم کی شفاعت کے لئے اپنے عُہدے کو اِستعمال کرے ۔

۴: ۱۰-۱۲ آستر نے مردکی کو یاد دلاتے ہوئے جواب دیا کہ بن بلائے بادشاہ کی حضوری میں جانا بڑا جرم ہے جس کی سزا موت ہے۔ جان بخشی کا ایک ہی طریقہ ہے کہ بادشاہ سونے کا عصا اُس کی طرف اُٹھائے۔

۴: ۱۳، ۱۴ مردکی نے آستر کے دلائل کا ٹھوس جواب دیا۔ اگر دوسرے یہودی مارے گئے تو خواہ وہ ملکہ ہے وہ بھی جیتی نہ بچے گی۔ اگر اُس نے اب عملی قدم اُٹھانے سے اِنکار کیا، تو خداوند کے لوگوں کی مخلصی کے لئے کوئی اَور برپا ہوگا، لیکن وہ خود برباد ہو جائے گی۔ شاید وہ اپنے لوگوں کی جان بخشی کے لئے ہی یہاں تک سرفراز ہوئی ہے۔ آیت ۱۴ کے الفاظ ہم میں سے ہر ایک کے لئے چیلنج ہیں "کیا جانے کہ تو ایسے ہی وقت کے لئے سلطنت کو پہنچی ہے؟" گو ہم میں سے بہت کم لوگ آستر کی سی حیثیت میں ہوں گے لیکن خدا کے منصوبے میں ہر ایک ایمان دار کا اہم کردار ہے۔

۴: ۱۵-۱۷ اپنا فیصلہ کرتے ہوئے آستر نے تمام یہودیوں کو تاکید کی کہ وہ اُس کے ساتھ تین ۳ دِن تک روزہ رکھیں، تب وہ بادشاہ کے پاس جائے گی۔

مشکل حالات میں مسیحی ایمان دار کا رویہ تقدیر پرستی کا نہیں بلکہ پُراُمید ہونا چاہئے۔ خاص طور پر جب ضرورت کے وقت مدد کے لئے فضل کے آسمانی تخت کے پاس آئے۔ ہم بڑی دلیری سے اعتماد کے ساتھ رسائی حاصل کریں، خدا کی معافی کا عصا کلوری پر ہماری طرف اُٹھا دیا گیا ہے۔ "پس آؤ ہم فضل کے تخت کے پاس دلیری سے چلیں تاکہ ہم پر رحم ہو اور وہ فضل حاصل کریں جو ضرورت کے وقت ہماری مدد کرے" (عبرانیوں ۴: ۱۶)۔

۴۔ یہودیوں کی ہلاکت کے منصوبے میں رُکاوٹ ابواب ۵-۹

ا۔ آستر کی درخواست اور ہامان کا غصہ باب ۵

۵: ۱-۳ تیسرے دِن جب روزہ ختم ہوا تو آستر نے اپنا شاہانہ لباس پہنا، دلیری کے ساتھ بِن بلائے اخسویرس کے حضور حاضر ہوئی۔ یہ جانتے ہوئے کہ ملکہ نے کسی اہم معاملے کے لئے اپنی جان خطرے میں ڈالی، بادشاہ نے سنہلا عصا اُس کی طرف اُٹھاتے ہوئے اُسے جان کی امان دی۔ اُس نے اُس سے یہ وعدہ بھی کیا کہ اُس کی درخواست

قبول کی جائے گی بلکہ آدھی سلطنت تک اُسے دے دی جائے گی (یہ اندازِ گفتگو تھا کہ جو کچھ دیا جا سکتا ہے، دیا جائے گا)۔ مسیح خُداوند اپنے فضل کا عصا ہر اُس بے ایمان کی طرف اُٹھاتا ہے جو توبہ اور ایمان کے ساتھ اُس کے پاس آتا ہے (دیکھیں یُوحنّا ۶: ۳۷، ب)۔ ایمان دار کی طرف ہر وقت سنہلا عصا بڑھا ہُوا ہے (عبرانیوں ۱۰: ۲۲)۔

۵: ۴-۸ اِس مقام پر آستر نے صرف بادشاہ اور اُس کے چہیتے وزیر ہامان کو ضیافت پر بُلایا (کتاب میں چوتھی ضیافت)۔ کھانے کے دَوران بادشاہ نے پھر معلُوم کرنا چاہا کہ ملکہ کیا چاہتی ہے۔ ایک بار پھر آستر نے تاخیر کی اور بادشاہ اور ہامان کو اگلے دِن ایک اَور ضیافت کے لئے دعوت دی۔ تب وُہ اپنی درخواست بتائے گی۔ اِس سلسلے میں مختلف آرا ہیں کہ درخواست بتانے سے قبل آستر نے دو دفعہ تاخیر کا منصُوبہ کیوں بنایا۔ (۱) وُہ بادشاہ کے دِل میں جگہ بنانا چاہتی تھی کیونکہ اُس پر اُس کی نظرِ عنایت نہ تھی (۴: ۱۰-۱۲ پر تفسیر ملاحظہ فرمائیے)۔ (۲) دونوں بار اُس کی جُرأت جواب دے گئی۔ (۳) وُہ بادشاہ کو تذبذب میں رکھنا چاہتی تھی اور اُس پر ظاہر کرنا چاہتی تھی کہ اُس کا مُعاملہ کوئی عام بات نہیں بلکہ بہت اہم ہے۔ (۴) وُہ ہامان کے غرُور کو ہوا دینا چاہتی تھی اور اُسے ایک شریر قاتل کی صُورت میں بے نقاب کرنے کے لئے بے خبر رکھنا چاہتی تھی۔ شاید ان تمام تصوّرات کے عناصر اُس کے لائحہ عمل میں شامل ہوں۔

۵: ۹-۱۴ بڑے فخر کے ساتھ ہامان خوشی خوشی ضیافت سے رُخصت ہُوا۔ لیکن جب وہ محل سے نِکل کر راہ میں مردکی سے مِلا تو وُہ آگ بگولا ہو گیا لیکن اپنے آپ پر ضبط کیا اور کِسی طرح کا تشدّد کرنے سے باز رہا۔ اُس نے اپنے دوستوں اور بیوی زرِش کو بُلا کر اُنہیں اپنی عِزّت افزائی کی سب باتیں بتائیں۔ لیکن صِرف ایک سرکش یہوُدی اُسے آنکھ میں کانٹے کی طرح کھٹکتا تھا۔ اُس کی بیوی نے اُسے مشورہ دیا کہ پچھتّر فٹ اونچی ایک سُولی بنوا کر بادشاہ سے مردکی کو اُس پر لٹکانے کے لئے اجازت لی جائے۔ اِس سے ہامان خوش ہو گیا اور اُس نے سُولی بنوالی۔

ب۔ ہامان کی تذلیل اور مردکی کی عزّت افزائی باب ۶

۶: ۱-۳ جب ہامان سو رہا تھا تو خُدا نے اخسویرس کو جگائے رکھا تاکہ ہامان کے

تیار کردہ بڑے منصوبے میں رکاوٹ ڈالے۔ اپنی بے خوابی سے پُورا پُورا فائدہ اُٹھانے کے لئے بادشاہ نے حکم دیا کہ اُس کے دَور کی تواریخ اُس کے سامنے پڑھی جائے۔ خُدا کا کرنا تھا کہ اُس کے سامنے وُہ حِصّہ پڑھا گیا جس میں اُس کی جان لینے کی کوشش کی گئی تھی اور مردکی کی مخبری سے یہ کوشِش ناکام بنا دی گئی۔ جب اِس کے بارے میں تفتیش کی گئی تو معلوم ہُؤا کہ اِس خدمت کے عوض اُسے کسی طرح کا کوئی صِلہ نہیں دیا گیا۔

اِس سلسلے میں جے۔ جی۔ بیلڈٹ کے تاثرات ملاحظہ فرمائیے:

> ہم دیکھتے ہیں اِس کہانی میں حالات کا ایک عجیب وغریب تانا بانا بُنا گیا ہے ۔ سازِش کے اندر ایک سازِش ہے ۔ حالات، حالات سے اُلجھے ہُوئے ہیں اور یہ سب خُدا کے عجیب وغریب منصوبے کی تکمیل کے لئے کار فرما ہیں۔ خُداوند کا حالات پر پُورے طور سے قبضہ ہے۔

۶: ۴-۱۱ شاید یہ صبح کا وقت تھا کہ ہامان بادشاہ کو مشورہ دینے آیا کہ مردکی کو سُولی پر لٹکایا جائے۔ عجیب بات ہے کہ عین اُسی وقت بادشاہ یہ سوچ رہا تھا کہ جس شخص نے قاتلوں سے اُس کی جان بچائی اُسے اِس کا صلہ دِیا جائے۔ جب ہامان داخِل ہُؤا تو بادشاہ نے ایک عام سا سوال پُوچھا "جس کی تعظیم بادشاہ کرنا چاہتا ہے اُس شخص سے کیا کیا جائے؟" یہ سوچ کر کہ میرے اعزاز کا عظیم وقت آ گیا ہے، ہامان نے مشورہ دیا کہ نہایت شان دار پریڈ کا اہتمام کیا جائے اور اُسے وُہ اعزازات دِئے جائیں جو صِرف بادشاہ سے دُوسرے درجے پر شخص کے لائق ہیں۔ جلُوس میں یہ اعلان کیا جائے کہ "جس شخص کی تعظیم بادشاہ کرنا چاہتا ہے اُس سے ایسا ہی کیا جائے گا"۔ پھر بادشاہ نے ہامان کو حکم دیا کہ تمام اعزازات اُسے نہیں بلکہ مردکی کو دِئے جائیں۔ چنانچہ ہامان اپنے بدترین دُشمن کے لئے یہ منادی کرتا گیا کہ یہ وُہ شخص ہے جس کی بادشاہ تعظیم کرنا چاہتا ہے۔ "ہلاکت سے پہلے تکبّر اور زوال سے پہلے خُود بینی ہے" (امثال ۱۶: ۱۸)۔

ہمارے دَور میں ایک شخص ہے جس کی بادشاہ تعظیم کرنا چاہتا ہے ـ یعنی خُداوند یسوع مسیح۔ خُدا نے فرمان جاری کیا کہ یسوع کے نام پر ہر ایک گھٹنا جُھکے اور خُدا باپ کے جلال کے لئے ہر ایک زبان اقرار کرے کہ یسوع مسیح خُداوند ہے (فلپیوں ۲: ۱۰، ۱۱)۔

۶: ۱۲-۱۴ بڑی بے دِلی کی حالت میں ہامان اپنے گھر گیا اور اِن عجیب وغریب

باتوں کی خبر دی۔ اُس کی بیوی اور اُس کے دوستوں نے اُس دِن کے واقعات میں یہُودی کی فتح اور ہامان کی شکست کا شگون دیکھا۔ لیکن اب وقت آ گیا تھا کہ ہامان کو آستر کی ضیافت میں جانا تھا۔

ج۔ آستر کا اِلزام اور ہامان کا پھانسی پر چڑھایا جانا باب ۷

۷:۱-۴ آستر کی دُوسری ضیافت نے ساری سلطنت کو ہلا کر رکھ دیا اور اِس کا آغاز ہامان کے گھر سے ہُوا۔ بادشاہ کے کہنے پر بالآخر اُس نے اپنی درخواست پیش کر دی۔ اُس نے اپنی اور اپنی قوم کی زِندگی کے لئے درخواست کی جنہیں سزائے موت دے دی گئی تھی۔ اگر اُنہیں محض غلام اور لونڈیاں ہونے کے لئے بیچ ڈالا جاتا تو وُہ چپ رہتی لیکن موجُودہ صُورتِ حال کی سنگینی نے اُسے اِس عمل کے لئے مجبور کر دیا۔

۷:۵-۷ا بادشاہ نے بڑے غُصّے سے پوچھا کہ کس شخص نے آستر کی قوم کے خلاف ایسے مکرُوہ منصُوبے کو تشکیل دینے کی جُرأت کی ہے۔ ملکہ نے بڑی عقل مندی سے ہامان کو اِس موقعے کے لئے دعوت دی تھی۔ عَین اُس کے مُنہ پر اُس نے اِلزام لگایا "یہی خبیث ہامان"۔ ہامان کا اصلی چہرہ اب پُورے طور پر بے نقاب ہو گیا۔ اخسویرس ایک بپھرے ہُوئے شیر کی طرح محل سے نکل کر باغ میں چلا گیا۔ عین ممکن ہے کہ جب اُس نے اِس خوف ناک منصُوبے کی منظُوری کے لئے اپنے کردار کو یاد کیا تو اُس کا ضمیر ملامت کرنے لگا۔ اُس کے تصوّر سے کہیں بعید یہ صُورتِ حال خطرناک تھی۔

۷:۷ب-۱۰ موت کے خوف سے ہامان جان بخشی کے لئے ملکہ آستر کے سامنے مُنہ کے بل گر گیا۔ جب بادشاہ کمرے میں واپس آیا تو اُس نے یہ سمجھا کہ وُہ اُس کی بیوی پر جنسی جبر کرنا چاہتا تھا۔ ہامان کے مُقدّر کا اب فیصلہ ہو چُکا تھا۔ بادشاہ کے کسی واضح حکم کے بغیر خادموں نے اُس کے چہرے کو ڈھانپ دیا۔ یہ پھانسی دینے سے قبل پہلا قدم ہوتا تھا۔ اُن میں سے ایک نے بادشاہ کو اُس سُولی کے بارے میں بتایا جو ہامان نے تیار کروائی تھی۔ اخسویرس نے حکم دیا کہ اِس بدمعاش کو اُسی پر لٹکا دیا جائے۔ یُوں ہامان کو مردکی کی جگہ لٹکایا گیا۔ اُس نے جو کچھ بویا تھا وہی کاٹا۔ تب بادشاہ کا غُصّہ ٹھنڈا ہُوا۔

د۔ مردکی کی ترقی اور یہُودیوں کی مخلصی

باب ۸

۸: ۱-۲ ہامان کا گھر آستر کو اور اُس کا عُہدہ مردکی کو دے دیا گیا۔

۸: ۳-۸ ہامان کو تو راستے سے ہٹا دیا گیا لیکن اُس کا تیار کردہ تباہی کا منصُوبہ ابھی قابلِ عمل تھا۔ ایک بار پھر آستر اپنی جان کی پروا کئے بغیر بن بُلائے بادشاہ کے پاس گئی اور رو رو کر اپنی قوم کی جان بخشی کے لئے التجا کی۔ ایک بار پھر رحم کا عصا اُس کی طرف اُٹھایا گیا۔ آیت ۳ میں درخواست کا خُلاصہ پیش کیا گیا ہے اور آیات ۵ اور ۶ میں ہُوبہُو وُہ الفاظ دئے گئے ہیں۔ اُس نے درخواست کی کہ پہلے حکم کو منسُوخ کر دیا جائے۔ لیکن آئین کے مُطابق جب کسی فرمان پر فارس کا بادشاہ دستخط کر کے اُس پر مُہر لگا دیتا تو اُسے تبدیل نہیں کیا جا سکتا تھا۔ تاہم آستر کو یہ یاد دِلانے پر کہ اُس کے لئے پہلے ہی اُس نے کیا کُچھ کیا ہے، بادشاہ نے اُسے اور مردکی کو اجازت دی کہ ایک اَور فرمان تحریر کریں جو پہلے فرمان کو منسوخ کر دے۔

۸: ۹-۱۴ بادشاہ کے مُنشیوں کو بُلایا گیا اور مردکی نے اُنہیں ایک فرمان لکھوایا، جس میں یہُودیوں کو یہ حق دیا کہ وُہ اپنی جان کی حفاظت کریں۔ تیز رفتار شاہی گھوڑوں پر سلطنت کے ہر ایک حِصّے میں یہ خبر پہنچائی گئی۔ شیطان کی سلطنت میں بدی کی قوّتوں سے انسان کی مخلصی کے لئے کس قدر تیزی سے خبر پہنچانے کی ضرورت ہے۔

۸: ۱۵-۱۷ اپنے ٹاٹ کو اُتار کر مردکی عالی شان لباس پہنے ہُوئے محل سے نکلا۔ جب یہُودیوں نے سُنا کہ اچانک کس طرح حالات کا رخ مُڑ گیا تو وُہ خُوشی سے پھُولے نہ سمائے، جبکہ باقی لوگ ابھی تک خوف زدہ تھے۔ دُشمنوں کی صف میں شمار نہ ہونے کے لئے بہت سے غیر قوم اُس وقت یہُودی مذہب میں نومُرید بن گئے۔

ہ۔ دُشمن کی ہلاکت اور عیدِ پُوریم کا آغاز

باب ۹

۹: ۱-۵ جب وُہ بدنصیب دِن آیا یعنی بارھویں مہینے کی تیرھویں تاریخ، تو یہُودی اپنے اپنے شہروں میں جمع ہوئے اور اپنے دُشمنوں کو قتل کیا۔ حتیٰ کہ اُمرا اور حاکموں نے یہُودیوں کی مدد کی کیونکہ وُہ مردکی سے خائف تھے، جو کہ ساری سلطنت میں بادشاہ کے بعد

سب سے زیادہ بااختیار شخص تھا۔

۹:۶-۱۵ صِرف صدر مقام میں ہی، ہامان کے دس بیٹوں سمیت پانچ سو لوگ مارے گئے۔ جب بادشاہ کو اِس کی خبر دی گئی تو اُسے احساس ہُوا کہ باقی مُلک میں اِس سے کہیں زیادہ لوگ قتل ہُوئے ہوں گے۔ آستر نے جواب دیا کہ سوسن میں ایک اضافی دِن دیا جائے کہ سامی نسل کے مخالفین کو ختم کیا جائے۔ اِس کے نتیجے میں اَور تین سو مَردوں کو مَوت کے گھاٹ اُتار دیا گیا۔ آستر نے یہ بھی درخواست کی کہ ہامان کے دس بیٹوں کی لاشیں سرِعام ٹانگ دی جائیں۔

۹:۱۶ صُوبوں میں یہُودیوں نے ۷۵ ہزار لوگوں کو قتل کیا، لیکن اُن کے مال کو نہ لُوٹا۔ اِس سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ اُن کی صِرف اپنی جانوں کے تحفّظ میں دلچسپی تھی نہ کہ لُوٹ کے مال سے امیر ہونے میں۔

۹:۱۷-۲۸ صُوبوں میں رہنے والے یہُودیوں نے مہینے کی چودھویں تاریخ کو بہت بڑی عید منائی، لیکن سوسن میں رہنے والوں نے پندرھویں تاریخ کو عید منائی۔ عیدِ پوریم کا یہ آغاز تھا۔ پوریم نام "پور" سے مشتق ہے جس کا مطلب ہے وُہ قرعہ جو ہامان نے ڈالا تھا (۳:۷)۔ بعد ازاں مردکی نے حکم جاری کیا کہ تمام یہُودی چودھویں اور پندرھویں تاریخ کو عید منائیں۔ گزشتہ عیدوں کی طرح، اِس عید کو بھی ہر سال منایا جاتا۔ آنے والی نسلوں کے لئے یہ یاددہانی تھی کہ خُدا نے کس عجیب وغریب طریقے سے اپنے لوگوں کو مخلصی دلائی۔

۵۔ مردکی کی سرفرازی

باب ۱۰

۱۰:۱، ۲ آستر کی کتاب مردکی کی سرفرازی سے اختتام پذیر ہوتی ہے۔ مادی اور فارس کے بادشاہوں کی تواریخ میں اخسویرس کی کامیابیوں کے ساتھ ساتھ مردکی کی ترقی کا حال بھی درج ہے۔

کارل ارمرڈنگ آستر پر اپنی کتاب کو اِن الفاظ سے ختم کرتا ہے:

> یہ حقیقت ہے کہ ہمیں اُس کی موت کے بارے میں کوئی دستاویزی ثبوت نہیں مِلتا، اور یہ بہُت خوبصورت پہلو ہے ... ہمارے ذہنوں میں یہ تاثر ہے کہ وُہ ایک ایسا شخص ہے جو زندۂ جاوید ہے۔" جو خُدا کی مرضی پر چلتا ہے وُہ

ابد تک قائم رہے گا" (۱- یوحنا ۲: ۱۷)۔

۱۰: ۳ مردکی اپنی قوم کا خیر خواہ تھا - سپرجن اُس کی خدمت کا مسیحیوں پر اطلاق کرتا ہے:

> "مردکی ایک سچا محبِ قوم تھا، اِس لئے اخسویرس کے ماتحت نہایت اعلیٰ عُہدے پر فائز کئے جانے پر، اُس نے اپنے وقار کو اسرائیل کی ترقی کے لئے استعمال کیا۔ یُوں وُہ مثیلِ مسیح تھا جو اپنے جلال کے تخت پر، اپنے اقتدار کو اپنے لئے نہیں بلکہ اپنے لوگوں کی بہتری کے لئے استعمال کرتا ہے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ ہر ایک مسیحی اپنی کلیسیا کے لئے مردکی بن جائے، اور اپنی صلاحیتوں کو اُس کی ترقی کے لئے استعمال کرے۔ بعض لوگوں کو با اثر عہدے ملتے ہیں اور وُہ صاحبِ ثروت بھی ہیں، اِس لئے وہ اپنے زمینی عُہدوں کو اپنے خُداوند کے جلال کے لئے استعمال کریں۔ اور بڑے لوگوں کے سامنے یسوع کی گواہی دیں۔ دُوسرے جو بادشاہوں کے بادشاہ کے بہُت قریب ہیں وُہ ہر روز خُداوند کے کمزور لوگوں کے لئے اِلتجا کریں جو شک کرتے ہیں، جو آزمائش میں ہیں اور جو بے سکون ہیں۔"

ـــــ ختم شُد ـــــ

تفسیرُالکتاب عام ایمان داروں کے لئے تحریر کی گئی ہے جس میں سادگی سے پاک کلام کے گہرے بھیدوں سے پردہ اُٹھایا گیا ہے۔ اس پیش کش میں پرانے عہد نامے کی نہایت اِحتیاط کے ساتھ آیت بہ آیت تشریح کی گئی ہے۔ سادگی اور سلاست کے باوجود کلامِ مقدّس کے متنازُع مسائل سے پہلو تہی نہیں کی گئی، بلکہ مُصنّف نے اِن پر بھی تبصرہ کیا ہے اور اپنی رائے کے ساتھ ساتھ دیگر مفسّرین کے خیالات بھی دَرج کئے ہیں۔ عِلم الٰہیات کے ضمن میں مُصنّف نے اِعتدال پسندی کا دامن نہیں چھوڑا جو اِس کتاب کی ایک اَور خُوبی ہے۔ چنانچہ یہ تفسیر بائبل مقدس کے باضابطہ شخصی مطالعہ کے لئے ازحد مفید ثابت ہوگی۔